II پُورن پرماتما کو سلام II

مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن

اللہ ایک، دھرتی ایک، مزھب کیسے بنے انیک؟

مسلمان بھائیوں اور بھنوں کے لیئے
یہ کتاب بھت مفید ثابت ھوگی ۔ مصنف

جیوَ (خلق) ہماری ذات ہے، انسانیت مذہب ہمارا
ہندو، مسلم، سِکھ، عیسائی مذہب نہیں کوئی نیارا

ایڈیشن نمبر:-   پہلا ایڈیشن (سنہ 2013)
تعداد:-   پانچ ہزار

مصنف:- (سنت) رامپال داس

پبلشر:- پبلسٹی کمیٹی اور ساری سنگت
ستلوک آشرم، حصار - ٹوہانہ روڈ بروالا، ضلع - حصار (ریاست - ہریانہ) انڈیا۔

پرنٹر:- کبیر پرنٹرز
C-117، سیکٹر-3، بوانا انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔

رابطہ نمبر: 08222880541- 08222880542
08222880543- 08222880544- 08222880545

Email: jagatgururampalji@yahoo.com
Website: www.jagatgururampalji.org

فهرست مضامین

شمار نمبر	تفصیلات	صفحه نمبر
I	باخبر سنت رامپال جی مهاراج کا پوری کائنات کے انسانی سماج کے فلاح و بهبود کے لئے خاص پیغام	I
II	پیش لفظ	III-VIII
	(باب اول)	
1.	قرآن پاک کیا کهتا هے	1
2.	قرآن پاک کا علم	1
3.	بائبل اور قرآن کا نازل کرنے والا ایک هے	1
4.	قرآن پاک میں اچھی تعلیمات	2
5.	منشیات اور جوئے کی ممانعت	4
6.	سود لینا گناه هے	4
7.	زکوٰۃ ادا کرنی چاهیے	4
8.	«قرآن کا علم دینے والا اپنی شان بیان کررها هے»	4
9.	قرآن کا علم دینے والا ایک دیگر قادر الله کی شان بیان کررها هے	5
10.	"فضائل اعمال" کتاب سے ماخوذ معلومات	5
11.	بشکریه فضائل اعمال، من و عن منقول:-	6
12.	قرآن مجید سے ثبوت	7
13.	وه علم جو قرآن اور گیتا کا علم نازل کرنے والا بهی نهیں جانتا	8
14.	قرآن کا غیر حل شده علم (عین، سین، کاف کا راز	8
15.	صحیفوں میں الله کا ذکر	11
16.	مکه مهادیو کا مندر هے	14
17.	انسانوں کے کهانے کے لیے خدا کا حُکم:-	16
18.	حضرت محمد جی گوشت نهیں کهاتے تهے:-	19
19.	سنت جمبهیشور مهاراج جی کے خیالات:-	20
20.	قرآن پاک کا علم دینے والے کی گوشت کهانے کے بارے میں هدایات	21
21.	انسان کے کها نے کےمتعلق خالق کی هدایات و احکامات	21
22.	انسانوں کے کهانے کے بارے میں هدایات:-	21
23.	سُکشم وید (کلام کبیر) میں قادر الله کا حکم	22
24.	مقدس کتاب قرآن شروع کرنے سے پهلے	26
25.	پیدائش وَموت کے مظاهر	28

26. مبلغین اسلام کا بتایا گیا قانون غلط ھے 28
27. دوبارہ جنم پر ذکر 30
28. قیامت تک قبروں میں رھنے والے نظریه کی تردید 30
29. قیامت کی معلومات 34
- پھلی بڑی قیامت 36
- دوسری دوِیه مها پرلے(تیسری بڑی قیامت) 36
- تیسری دوِیه مها پرلے(بڑی قیامت) 37

(باب دوم)

1. الله زمین پر آتا ھے یا نھیں 39
- علمائے اسلام کے شکوک و شبھات کا ازاله 41
- باخبر کون ھے؟ الله کا نام کیا ھے؟ 41
- حضرت محمد ﷺ کی (معراج) آسمانی سفر میں اختلاف 47
- معراج محمدی 47
- خدا کے لیے کچھ بھی ناممکن نھیں ھے 49
2. تباھی کے لیے شراب پینا کافی ھے 49
3. اسلام میں شادی کی رسم 50
4. فرقان (سچ اور جھوٹ) کا فیصله:- 54
5. یگّوں کے فوائد:- 58
6. نام جاپ(ورد) کرنے کے فائدے:- 58
7. آدی سناتن پنتھ یعنی حقیقی کبیر پنتھ میں پُوجا 59
8. دونوں مذاھب کو سمجھانا 70
9. کلِ یُگ میں قادر خدا کا ظھور 82
- پرمیشور کبیر جی کا کاشی نگر کے لھر تارہ تالاب کے جنگل میں کمل کے پھول پر ظاھر ھونے کا بیان 85
- کبیر پرمیشور جی کا کلِ یُگ میں ظھور 85
- بھکت سُدرشن کے والدین کے کل ِیُگ کے دیگر انسانی جنموں کے بارے میں معلومات 86
- بچے کبیر پرمیشور کی نام رکھائی 90
- بچه کبیر دیوَ کا کنواری گائے کا دودھ پینا 90
- نیرُو کو دولت ملنا 92

- بچہ کبیر کی ختنہ کرنے کی ناکام کوشش 92
- رِشی رامانند، سیئو، سمن اور نیکی نیز کمالی کے پچھلے جنموں کا بیان 93

(باب سوم)

1. حضرت آدم سے حضرت محمد تک 106
- بابا آدم کا مختصر تعارف 106
- بابا آدم کی پیدائش 106
- خدا (اللہ) ایک انسان جیسے جسم والا ھے 107
- بِرھما نے آدم اور حوا کو جنت میں رکھا 107
- خدا ایک سے زیادہ ھیں کا ثبوت 108
- حضرت عیسیٰ سے کال معجزات کرواتا تھا 109
- عیسٰی مسیح کے اندر فرشتے داخل ھو کے معجزات کرتے تھے 110
2. باب محمد بودھ کا خلاصہ (مذھب اسلام کے بارے میں معلومات) 112
- قادر اللہ کبیر 116
- سکندر لودھی بادشاہ کی لاعلاج بیماری ٹھیک کرنا 117
- سوامی رامانند جی کو زندہ کرنا 118
- سب انسان ایک ھی خدا کے بچے ھیں، جو دو مانتا ھے وہ جاھِل ھے 118
- مقدس مذھب اسلام کا مختصر تعارف 119
- شیخ تقی نامی مسلمان پیر سے گفتگو 119
- **حضرت محمد ﷺ کا کردار** 121
- مقدس کبیر ساگر گرنتھ میں حضرت محمد جی کا ذکر 124
- حضرت محمد جی کو قرآن کتاب کا علم کیسے حاصل ہُوا 128
- مقدس عیسائی اور مسلم مذھب کے ماننے والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نفع وَ نقصان پھنچانے والے بھی تین ھی دیوَتا (شری بِرھما، وِشنو اور شِو) ھیں 129
- مامرے پر تینوں دیوَتا دیکھنے کا ثبوت 130
- اسحاق کی پیدائش کا وعدہ 130
- بادشاہ سکندر کے شکوک و شبھات کا ازالہ 132
3. مردہ لڑکے کمال کوزندہ کرنا 133
4. شیخ تقی کی طرف سے کبیر جی کی دیگر آزمائشیں 134
5. کمالی کی پھلے والی پیدائشیں 134
6. شیخ تقی کی مُردہ لڑکی کمالی کو زندہ کرنا 137

7. کبیر صاحب کو سرسوں کے گرم تیل کی دیگ میں ڈالنا 138
8. شیخ تقی کا کبیر صاحب کو گھرے کُنویں (جھیرے) میں ڈلوانا 139
9. شیخ تقی کی کبیر صاحب جی کو غنڈوں کے ھاتھوں قتل کرانے کی ناکام کوشش 139
10. حضرت محمد جی کے بارے میں محترم غریب داس جی کے خیالات: - 140
11. قربانی کی حقیقی تعریف 144
12. مکمل روحانی علم کس نے بتایا؟ 144
13. الخِضر (الکبیر) کی خاص معلومات 144
14. مکمل روحانی علم کے بارے میں ثبوت 146
15. قرآن شریف (مجید) میں بھی مکمل روحانی علم نہیں ھے 147
16. وید منتروں کی فوٹو کاپی دیکھیں 149
17. حضرت محمد جی سے الله کبیر ملے 156
18. اسلام کی حل نه ھونے والی پھیلی 158
19. دوبارہ جنم ھوتا ھے- پڑھیے بھت سارے ثبوت 158
- سمن والی روح ھی سلطان ابراھیم تھے 158
- نیکی، سیئو اور سمن کی قربانی کی کھانی 160
- سمن والی روح نوشیر خان بنا 162
- سلطان ابراھیم کی پیدائش کی کھانی 163
- سلطان ابراھیم کو پناہ میں لینا 166
- سُلطان ابراھیم ادھم کے بارے میں محترم غریب داس جی کے خیالات 172
- ابراھیم ادھم سُلطان کا امتحان 173
- بھکت نیت کا پکا ھونا چاھیے 174
- غلام (داس) کی تعریف 175
- سُلطانی کو سار نام کیسے حاصل ھوا؟ 175
- راجه (بادشاہ) بڑا ھے یا بھکت راج (عقیدت مند) 176
- عیوب(وِکار) جیسے شھوت، لگاؤ، غصه، خواھش وغیرہ ختم نھیں ھوتے، صرف دب جاتے ھیں۔ 177
- عقیدت مند (بھکت) کا سلوک(سبھاؤ) ایک درخت کے مانند ھوتا ھے 178
20. منصور علی کا کبیر جی نے بھلا کیا 185
21. منصور علی کے الفاظ 187
22. بھکت شیخ فرید کی کھانی 189

(باب چہارم)

1. رحمٰن کی رحمت 192
- میں نے اللہ کی شان سمجھی 192
- اب میں صحیح معنیٰ میں مسلمان بنا ہوں 193
- بد روحوں کی رکاوٹ سے چُھٹکارا 194

(باب پنجم)

1. مختصر تخلیق کائنات 195
- ہم کال کے لوک میں کیسے آئے؟ 196
- شری بِرھما جی، شری وِشنو جی اور شری شِو جی کی پیدائش 199
2. مکمل تخلیق کائنات 203
- (سکشم وید پر مبنی تخلیق کائنات کا بیان) 203
- رُوحیں کال کے جال میں کیسے پھنسیں؟ 205
- شری برھما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی کی پیدائش 208
- تینوں گن کیا ھیں؟ ثبوت کے ساتھ 209
- بِرھم (کال) کی غیر ظاھر (پوشیدہ) رھنے کا عھد 210
- اپنے والد (کال/بِرھم) کے حصول کے لیئے بِرھما کی کوششیں 212
- ماں (دُرگا) کا بِرھما کو بد دعا دینا 213
- وِشنو کا اپنے والد (کال/بِرھم) سے ملاقات کے لیئے نِکلنا اور ماں کا آشیرواد پانا 214
- پربِرھم کے سات سنکھ برھمنڈوں کا قیام 220
- مقدس اتھرو وید میں تخلیق کائنات کا ثبوت 221
- مقدس رِگ وید میں تخلیق کائنات کا ثبوت 225
- مقدس شریمد دیوی مھا پُران میں کائنات کی تخلیق کا ثبوت 229
- مقدس شِو مھا پُران میں تخلیق کائنات کا ثبوت 230
- مقدس شریمد بھگوت گیتا جی میں تخلیق کائنات کا ثبوت 231
- مقدس بائبل اور قرآن شریف میں تخلیق کائنات کا ثبوت 233
- خدا کبیر (کویر دیوَ) جی کی امرت وانی میں تخلیق کائنات کا ثبوت 234
- محترم غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں تخلیق کائنات کا ثبوت 236
- محترم نانک صاحب جی کی وانی میں تخلیق کائنات کی طرف اشارہ 241
- تخلیق کائنات کے بارے میں دیگر سنتوں کی روایات 244
3. قرآن پاک سے کتاب میں پیش کی گئی آیات 245

باخبر سنت رامپال جی مہاراج کا پوری کائنات کے انسانی سماج کے فلاح و بہبود کے لئے خاص پیغام

باخبر سنت رامپال جی مہاراج نے پوری دنیا کے لوگوں کو روحانیت کا علم دینے اور اللہ سے سکھ و خوشحالی حاصل کرنے اور دنیا میں بھائی چارہ اور امن قائم کرنے کے لیے اس پاک کتاب "مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن" کو لکھا ہے۔
اس کتاب کو پڑھ کر آپ کو تعجب ہوگا کے ایک دیگر مذہب کے شخص کو اسلام کے ان گہرے راز کا علم کیسے ہے۔ جن کو آج تک ہمارے اسلام کے بڑے علمہ نہیں جان سکے۔ جیسے سورۃ الشوریٰ 42 آیت 1 اور 2 کا ترجمہ سورت فرقانی 25 آیت 52 سے 59 وغیرہ کا مکمل صحیح ترجمہ کرنا۔ اس پاک کتاب میں صفحہ نمبر 184 سے 231 تک لکھی کائنات کی تخلیق کا علم۔ ساری دنیا کو بنانے والا کون ہے؟ اُس کا کیا نام ہے؟ آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ ہم کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ انسانی زندگی کا خاص مقصد کیا ہے. ہمیں جنم اور موت سے چھٹکار کیسے مل سکتا ہے. اور ہمیں مکمل نجات کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

1. اس کتاب میں آپ جانینگے کے الحضر کون ہے جن کے پاس حضرت موسیٰ جی علم لینے گئے، لیکن کسی وجہ سے علم حاصل نہیں کر سکے. حضرت موسیٰ جی پر پاک کتاب "تورات"، حضرت داؤد جی پر پاک کتاب "زبورِ"، حضرت عیسیٰ جی پر پاک کتاب "انجیل" اور حضرت محمد جی پر پاک کتاب "قرآن" ایک ہی اللہ نے نازل کی تھی. حضرت موسیٰ سے ایک خطابی نے خطاب کے دوران ایک سوال کیا کہ آج دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟حضرت موسیٰ جی نے جواب دیا کہ حال میں، میں ہی اس کائنات میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ موسیٰ جی کا یہ انداز اللہ کو بالکل پسند نہیں آیا اور کہا کہ تو نے اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم کیسے بتایا؟ یہ اچھا نہیں کیا. مجھے تیری اس بات سے دکھ ہوا ہے. موسیٰ جی نے کہا کہ ای اللہ ! مجھے سارا علم آپ سے حاصل ہوا ہے، اس لیے کہہ دیا۔ اللہ نے کہا، ای موسیٰ ! تجھ سے زیادہ علم والا شخص زمین پر موجود ہے۔ اُس کے علم کے سامنے تیرا علم کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ موسیٰ جی کو اُس علم کو حاصل کرنے کے لیے الحضر کے پاس بھیج دیتا ہے۔ الحضر کی شرطیں پوری نہ کر سکنے کی وجہ حضرت موسیٰ جی اُس اپنے سے اچھے علم کو حاصل نہیں کر سکا۔ قارئین! اس سے ایک سوال یہ کھڑا ہو جاتا ہے کہ جس اللہ نے چاروں پاک کتابوں کا علم بتایا، اُسے بھی الخِضر والا علم نہیں تھا۔ جس کے سامنے حضرت موسیٰ جی کا علم دوسرے لفظوں میں کہیں تو پاک تورات کا علم یا یوں کہیں کہ چاروں پاک کتابوں کا علم کچھ بھی نہیں ہے۔اگر چاروں پاک کتاب کے علم کو بتانے والے کو الحضر والا علم ہوتا تو موسیٰ جی کو کہہ دیتا کہ اِس کتاب کی اِس صورت میں لکھایا ہے، ایسا نہیں کہا گیا۔ اگرچہ سورت فرقانی 25 کی آیت 59 بھی کسی باخبر سے یعنی الحضر جسے عالم سے جاننے کو کہا ہے۔ الحضر والا علم آپ جی کو اِس پاک کتاب مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن میں مکمل پڑھنے کو ملے گا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ جی کے پاس مکمل روحانی علم نہیں تھا۔ وہ مکمل روحانی علم آپ کو اِس پاک کتاب "مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن" سے حاصل ہوگا۔

2- اس پاک کتاب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے سبھی مذہب ایک ہیں اور دنیا کے سبھی انسان ایک اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں۔ ہم اپنی ناسمجھی کی وجہ انیک ہو کر آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔

3۔ کیا اللہ تعالیٰ ہی الحضر کی صورت میں زمین پر نازل ہوئے تھے؟

4۔ پاک قرآن کی سورہ الشوریٰ 42 کی آیت نمبر 1 وَ آیت نمبر 2 میں بتائے منتروں کا ترجمہ آپ کو اِس پاک کتاب میں ملے گا۔پاک قرآن کی سورۃ الشوریٰ 42 کی آیت نمبر 1 میں حا-میم اور آیت نمبر 2 عین(ع)-سین(س)-قاف(ق) منتروں کا راز کیا ہے. اس کا ترجمہ آج تک کائنات میں کوئی بھی مسلمان عالم نہیں کر پایا۔ جو اِس پاک کتاب "مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن" میں باخبر سنت رامپال جی مہاراج جی نے کیا ہے. یہ وہ رازدار منتر ہیں جس سے انسان کو سبھی سکھ اور مکمل نجات حاصل ہوگی۔

5۔ کیا اللہ تعالی بیچون ہے اور اگر بیچون ہے تو ساتویں آسمان پر تخت پر کون بیٹھا ہے؟ اِس پوری کائنات کی تخلیق کس نے کی؟ پاک قرآن مجید کی سورہ فرقان 25 آیت نمبر 52 سے 59 کا راز کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

پیش لفظ

{بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ:- **شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔}**

میں نے (مصنف با خبر رامپال داس جی) نے سبھی مقدس مذاہب کی مقدس کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا، تو معلوم ہوا کہ اس دنیا میں دو خاص قوتیں ہیں جو سبھی جانداروں پر اثر انداز ہیں۔

1۔ رحمان، 2۔شیطان۔

اسی کتاب کے آخر میں آپ کائنات کی تخلیق (Creation of World) کا باب پڑھیں گے۔ اس باب میں آپ جانیں گے کہ رحمان یعنی رحم کرنے والا قادر (قدرت والا) اللہ کائنات کا خالق اور سب کا رب کون ہے اور "شیطان" کون ہے؟ جو ہر انسان کو دھوکہ دے کر اپنے جال میں پھنساتا ہے۔ یہ انسانوں کو کچھ ٹھیک اور زیادہ غلط علم دیتا ہے۔

جبکہ قادر اللہ سچا علم بیان کرتا ہے۔ شیطان (عظیم شخصیتوں نے جسے "کال" کہا ہے) چھپ کے رہتا ہے۔ اور خُفیہ طور پر جہالت و علم کا مرکب انسانوں کو فراہم کرتا ہے جو نامکمل روحانی علم ہے۔ قادر پرمیشور کسی سنت اور ستگرو (مرشد) کی شکل میں براہ راست ظاہر ہوتا ہے اور اپنے منہ سے کلام کرتا اور حقیقی و مکمل روحانی علم بتاتا ہے۔ لیکن سب لوگوں نے بس ایک بات کی رٹ لگا رکھی ہے کہ پربھو (خدا، گاڈ، رب) بے شکل ہے جبکہ سبھی مذاہب کے مقدس صحیفوں میں اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا انسان جیسی صورت والا ہے۔

ثبوت کے لیے: - مقدس بائبل کے باب تخلیق نمبر 1 کی آیت نمبر 26 میں کہا گیا ہے کہ "خدا نے چھٹے دن کہا کہ ہم انسان کو اپنی برابری میں اپنی شکل و صورت والا پیدا کریں گے۔" خدا نے انسان کو اپنے جیسا پیدا کیا ۔ (مقدس بائبل سے اقتباس ختم ہوا) اس سے واضح ہوتا ہے کہ خدا انسانی شکل والا ہے، بنا شکل والا نہیں ہے۔ جبکہ عیسائی بھائیوں کا اصرار ہے کہ (God is formless) خدا بنا شکل ہے۔

اسی طرح ہندو بھائی بھی خدا کو بنا شکل کے کہتے ہیں۔ شری رام جی اور شری کرشن جی کی پوجا کرتے ہیں۔ انہیں خدا سمجھتے ہیں جو انسان جیسی شکل وصورت والے تھے۔

اسی طرح مسلمان بھائی کہتے ہیں کہ اللہ بنا شکل کے ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا ساتویں آسمان پر تخت پر بیٹھا ہے۔ جب تخت پر بیٹھا ہے تو انسان جیسی ہی شکل والا ہوا اور جب خدا زمین پر آتا ہے تو اسی وہم کی وجہ سے اسے پہچاننے میں دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اپنی اسی لا علمی کی وجہ سے اس کے حقیقی اور مکمل روحانی علم کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور نہ ہی اسے خدا مانتے ہیں۔

اس پاک کتاب "مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن" میں اس شبہ کا مکمل طور پر ازالہ کیا گیا ہے، لہٰذا اگر آپ دل تھام کے صبر کے ساتھ پڑھو گے، تو اپنے دانتوں تلے انگلیاں دبا لو گے۔

مصنف نے یہ کتاب اُس قادر خدا کے خود آسمان سے زمین پر آکے بتائے ہوئے مکمل اور درست روحانی علم سے دلائل کے ساتھ لکھی ہے۔میرا مقصد دنیا والوں کو حقیقی روحانی علم بتانا ہے۔حیرت کی بات یہ ہے کہ جو علم ہر مذہب کے مقدس صحیفوں میں موجود ہے اُسے بھی اُس مذہب کے ماننے والے ٹھیک سے نہیں سمجھ سکے۔جس وجہ سے مجھے مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اگر ہر مذہب کے لوگوں نے اپنے صحیفوں کو صحیح طرح سے سمجھا ہوتا تو انہیں سمجھانا آسان ہو جاتا۔ جیسے اگر کسی طالب علم نے آٹھویں جماعت تک صحیح طریقے سے تعلیم حاصل کی ہے، تو اسے اعلیٰ جماعتوں (کلاسوں) کی تعلیم دینا بہت آسان ہوجاتا ہے اور جنہوں نے دو جمع دو چھ پڑھ رکھا ہے، وہ اسی کی رٹ کر تے رہتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھانا بہت مشکل ہوتا ہے کہ دو جمع دو چار ہوتا ہے ۔ احتجاج کرتے ہیں کہ نئے استاد جی غلط پڑھا رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا کہ "مقدس بائبل" میں لکھا ہے کہ خدا ایک انسان

جیسی شکل والا ہے۔ اب اگر میں عیسائیوں سے کہوں کہ آپ نے مقدس بائبل ٹھیک سے نہیں سمجھی اور آپ غلط کہتے ہو کہ خدا بناشکل کے ہے تو وہ مجھے احمق کہتے ہیں کہ ایک ہندو شخص مقدس بائبل کا علم کیسے سمجھ سکتا ہے، ہم روزانہ اسے پڑھتے ہیں۔ یہی حال ہر ایک مذہب کے ماننے والوں کا ہے۔

ہندو مذہب کی مقدس کتابوں میں پہلا نام ویدوں کا ہے اور ویدوں کا علم بہترین سمجھا جاتا ہے۔ رِگ وید منڈل 9 سُکت 54 منتر 3 میں واضح لکھا ہے کہ ساری کائنات کا خالق خدا تمام جہانوں سے اوپر ایک جہاں میں بیٹھا ہے۔

رِگ وید منڈل 9 سُکت 82 کے منتر 1-2 اور رِگ وید منڈل 9 سُکت 86 کے منتر 26-27 میں اور ویدوں میں کئی دیگر مقامات پر لکھا ہے کہ "خدا اوپری دنیا میں بیٹھا ہے" یعنی رہائش کرتا ہے۔ وہاں وہ ایک شہنشاہ کی طرح تخت پر تشریف فرماتا ہے۔ حقیقی اور مکمل روحانی علم بیان کرنے کے لئے جسمانی شکل میں چل کے نیچے اِس زمین یا دوسرے جہانوں میں داخل ہوتا ہے اور ان لوگوں کی اُلجھنیں آسان کرتا ہے جو خدا کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن نیک رُوحوں کو حقیقی علم سمجھاتا ہے۔ ہندو مذہب کے لوگ بھی یہ ماننے کو تیار نہیں کہ ویدوں میں ایسا کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی لیے مجھے ناقد کہتے ہیں۔ اپنے مذہب کا مخالف سمجھتے ہیں۔ جبکہ میں نے تو صرف ہر ایک مذہب کی مقدس کتابوں میں موجود سچائی ظاہر کی ہے اور اسی کی بنیاد پر اُس مذہب کے ماننے والوں کو سمجھانا چاہا ہے۔ مخالفت تو بڑے زور وَ شور سے کرتے ہیں، لیکن پھر حقیقت اپنے اپنے صحیفوں میں موجود دیکھ کے خاموش ہو جاتے ہیں۔لیکن یہ سچائی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی ماننے سے آنا کانی کرتے ہیں کیونکہ شیطان اِن کی عقل پر سوار ہے۔ اِنہیں ڈراتا ہے کہ معاشرہ وَ لوگ کیا کہیں گے؟ تمہیں نقصان ہو جائیگا۔ یہ ہو جائیگا، وہ ہو جائیگا۔ جب کہ جو لوگ عقلمند اور اللہ کے سچے عاشق ہیں، وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور میرے ساتھ شامل ہو کے اپنی انسانی زندگی کامیاب کر لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر یہاں اللہ کے ایک سچے طالب کا قصہ ذکر کرتا ہوں، کہ سمجھنے کے لئےایک مثال ہی کافی ہے:-

میں نے قرآن پاک سمجھا

میں شہزاد خان ضلع گڑگاؤں کا رہنے والا ہوں اور میرا تعلق مسلم سماج سے ہے۔ میں شروع سے خدا کی تلاش میں تھا، جو باخبر رامپال جی مہاراج سے نام کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پوری ہوئی۔ نام لینے سے پہلے میں نے قرآن شریف بھی پڑھا۔ لیکن اس میں جو لکھا ہے وہ مجھے سمجھ نہیں آیا۔ مجھے شروع ہی سے ہمارے مسلم معاشرے کے ملاؤں، قاضیوں اور بڑے بزرگوں نے ایک ہی بات سکھائی تھی۔ کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، بقرعید مناؤ، بکرے ذبح کرو، گوشت کھاؤ۔ کچھ بھی کرو لیکن مالک کا نام لو۔ لہٰذا میں نے مسلم معاشرہ میں رہتے ہوئے وہ سبھی عبادتیں ادا کیں جو مسلم معاشرے میں بتائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ سب کرتے ہوئے مجھے کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میرا اپنا کوئی کام دھندہ نہیں تھا۔ میرے والدین ہمیشہ مجھ سے یہی کہتے تھے کہ تم کبھی بھی اپنی زندگی میں کچھ نہیں کر سکتے۔ جس وجہ سے میں بہت پریشان رہتا تھا۔ مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے مجھ سے جو بھی کرنے کو کہا گیا، میں نے وہ سب کیا۔ لیکن اس سے بھی مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔ مجھے بتایا گیا کہ ایک تہجد کی نماز ہوتی ہے جسے رات میں 12 ایشا کی نماز کے بعد سے شروع ہوتی ہے اور سہری کا وقت ختم ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے ۔ لیکن سہری کا وقت ختم ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت افضل مانا جاتا ہے ۔

اس کو سب سے پہلے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے پڑھا تھا ۔ اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے نزدیقی حاصل ہوتی ہے اور گناہوں کو معاف کروا دیتی ہے ۔ گناہوں کو روکتی ہے ۔ سب مرادیں پوری کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے جو مرادیں مانگتے ہیں ، ملتا ہے ہر دعا پوری ہوتی ہے ۔ پاک حدیث میں کہا ہے کہ تہجد کی نماز پڑھا کرو کیونکہ اس کو نیک بندے پڑھا کرتے ہیں ۔ جتنے بھی نیک بندے ہوئے ہیں ، اُنھوں نے اس کو پڑھا ہے ۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے نزدیقی نصیب ہوتی ہے، گناہوں کو معاف کروادیتی ہے اور گناہ کرنے سے روکتی ہے ۔ اس کا یہ ثواب ہے ۔ تہجدکی نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان لگتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا

! اس کی مرادوں کو پورا کیا جائے ۔

صبح 4 بجے کی نماز جسے ہم فجر کی نماز کہتے ہیں، اگر یہ نماز پڑھ کے تم کسی کام کے لئے نکلتے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا وہ کام یقینی طور پر ہوگا اور یہ سو فیصدی سچ ہے۔

میں نے یہ سب عبادات تقریباً 22 سال تک کیں۔ لیکن ان 22 سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ مجھے لگا ہو کہ آج مجھے کچھ فائدہ ہوا ہے، یا میرا کیریئر کامیاب ہوگیا ہو۔ میرا کوئی کام ہو گیا ہو یا میں کسی کام میں کامل ہو گیا ہوں۔ مجھے ایسے کسی بھی فائدے کا تجربہ نہیں ہوا۔ یہ تو شکر ہے اس خدائے تعالیٰ کا کہ جو مجھے باخبر رامپال جی مہاراج کی شکل میں ملے اور صحیفوں کے مطابق صحیح عبادت کرنی سکھائی۔

میں نے خواجہ صاحب کی درگاہ جو اجمیر میں ہے جسے معین الدین چشتی کی درگاہ کہا جاتا ہے اور جو پوری دنیا میں مشہور ہے پر چادر چڑھانے کی نذر مانی۔والد اور والدہ نے کہا کہ تم وہاں چلے جائو وہ سب کی مرادیں پوری کرتے ہیں تو تمہاری بھی مراد پوری کردیں گے۔ لہذا میں وہاں بھی گیا۔ لیکن جب میں وہاں گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑی دیگ ہے جس میں سب لوگ پیسے ڈالتے ہیں۔ کوئی سونا چاندی بھی ڈالتا ہے۔ لیکن میرے پاس تو کوئی پیسے نہیں تھے۔ وہاں لوگ اپنے سروں پر ٹوپیاں پہن لیتے ہیں۔ مالک کا نام لیتے ہیں اور ایک ہرے رنگ کا کپڑا ہوتا ہے، جس کے نیچے سے لوگوں کو نکالا جاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اب تمہیں ثواب مل چکا ہے اور تمہارے لئے جنت کے دروازے کھل چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہی جنت کا دروازہ ہے جسے رمضان میں کھولا جاتا ہے۔ میں نے 22 سال تک یہ سب کیا۔ لیکن مجھے ان سب سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں بہت سارے مقامات پر گیا۔ علی گڑھ درگاہ اور مہرولی بھی گیا۔ وہاں بھی میں نے چادر چڑھائی۔ یہاں باہر گوشت کٹتا ہے اور اندر ایک پتھر ہوتا ہے۔ اس کے آگے سجدہ کرو یا اس کے اوپر چادر چڑھا دو۔ ہر جگہ یہی کہانی تھی اور ہر جگہ کچھ نہ کچھ نیا نظر آتا تھا۔ میں نے اپنے ایک مولوی صاحب سے پوچھا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اور جس راستے پر چل رہے ہیں، کیا یہ سچ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! یہ بہت اچھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم 40 دن کی جماعت میں چلے جاؤ، میں 40 دن کی جماعت میں تو نہیں لیکن 3 دن کی جماعت میں گیا تھا۔ وہاں بھی میں نے یہی سب دیکھا کہ لوگ بھیڑ چال چل رہے ہیں۔ وہاں اگر کہیں کھانا پک رہا ہے تو لوگ نماز چھوڑ کے پہلے کھانے کی طرف بھاگ کے جاتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمیں عبادت کرنی ہے، صرف یہ دیکھتے ہیں کہ بس پیٹ بھر جائے اور سو جائیں۔ ان لوگوں کے لیے نماز کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ نماز کا مطلب ہے بس ایک روزمرہ کے معمول کا کام۔ نماز سے مجھے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

مہرولی میں ایک بہت بڑی درگاہ بنائی گئی ہے۔ ایک پتھر ہے جس پر ایک چادر ڈال دی گئی ہے اور باہر گوشت کاٹا جا رہا ہوتا ہے، گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھلایا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ مالک نے گوشت کھانے کو کہا ہے۔ مالک نے کہا تھا کہ قربانی کرو۔ گائے، بھینس، بکری جو بھی ان کے ہاتھ لگتا تھا، وہ اسے ذبح کر دیتے تھے اور لوگوں کو پکا کے کھانا کھلا تے تھے ۔ مسلمانوں میں گوشت ایسے ہی پکایا جاتا ہے جیسے کو ئی ہری سبزی پکائی جارہی ہو۔ کوئی بکرا ذبح کر دیتا ہے،کوئی گائے ذبح کر دیتا ہے،کوئی بھینس ذبح کر دیتا ہے۔ یعنی وہاں سب کچھ ہو تا ہے۔ وہاں سب لوگ ایک ہی برتن سے پانی پیتے ہیں۔ اگر کوئی شرابی ہو، بچہ ہو، یا کوئی کینسر میں مبتلا ہو یا مالدار ہو تو وہ بھی اسی گھڑے سے پانی پیتا ہے۔ اگر تم اس پر سوال کرو گے تو تم سے کہا جائے گا کہ یہ غلط نہیں ہے۔ اس سے ثواب ملتا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا جوٹھا کھا سکتا ہے۔

ان سب باتوں سے میں اتنا پریشان ہوگیا تھا کہ میرا دماغی توازن بھی بگڑ گیا۔ مسلمانوں میں ایک بات کہی جاتی ہے کہ تمہیں سیدھا مسلمان بنا کے بھیجا جاتا ہے۔

میں بھی اس روایت پر عمل پیرا تھا۔ مجھے ایک بھگتی سوداگر کو سندیش نامی کتاب ملی اور میں نے آہستہ آہستہ وہ کتاب پڑھنا شروع کی۔ جب میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ کتاب کہاں سے آئی تو اُنھوں نے بتایا کہ انہوں نے یہ کتاب بروالا آشرم سے بذریعہ ڈاک منگوائی تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس کتاب میں کلام پاک کی ایک سرخی لکھی ہوئی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ وہ اللہ

تعالیٰ جس نے مرد اور عورت کو پانی کے ایک قطرے سے پیدا کیا اور پھر اس زمین پر صاحب نسل سے کسی کا باپ اور بیٹا بنا کر بھیج دیا۔ اس اللہ تعالیٰ کے بارے میں جس نے آسمان و زمین، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے، اس کو چھ دن میں بنایا اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا۔ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ کر دیکھو۔ انہوں نے بتایا تھا کہ یہ سب سورہ فرقان 25 کی آیات 52 تا 59 میں لکھا ہے۔ پھر میں نے اس چیز کو نوٹ کیا اور اس پر غور وخوض کیا اور پھر ہندی میں قرآن شریف لا کے ان چیزوں کو ملایا۔ سب کچھ ہو بہو ملا تو یہ سب دیکھ کے میرا دماغ گھوم گیا۔ پھر میں سوچنے لگا کہ یہ علم اور ہندو سماج کے ایک فرد کے پاس کلام پاک کا علم کیسے پہنچا؟ پھر آہستہ آہستہ میں نے وہ کتاب دن و رات پڑھنی شروع کر دی اور ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ اب سے میں جب بھی دکان کھولوں گا تو پُورن پرماتما باخبر رامپال جی مہاراج کا نام لے کر ہی کھولوں گا۔ نیا نیا اسپتال تھا تو میں جب بھی دکان کھولتا تھا تو میں باخبر رامپال جی مہاراج کا نام لے کر ہی کھولتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی سے میری دکان میں ترقی ہونے لگی۔ نام دکشا لینے کے بعد جب میں باخبر رامپال جی مہاراج کے دیدار کے لئے گیا تو میں نے کہا کہ مالک! میں اتنے دکھوں سے نکل کے یہاں آیا ہوں تو پرماتما نے مجھ سے کہا کہ تمہیں کروڑوں لوگوں پر ترجیح دے کے نوازا ہے اور کہا کہ بیٹا! اسی عقیدت و عبادت پر قائم رہو اور اگر حدود میں رہ کے عبادت کرو گے تو ایک دن تم اپنی زندگی میں وہ مقام پاؤ گے جس کے بارے میں تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔

پرماتما/اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ میری زندگی میں سچ ثابت ہوئے ہیں۔ آج پرماتما نے مجھے وہ سب دے رکھا ہے جس کے بارے میں میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دکشا لینے کے بعد میں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ جو لوگ کہتے تھے کہ اللہ کے لئے قربانی کرو، اللہ نے گوشت کھانے کا حکم دیا ہے۔ لیکن باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اللہ کا ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔اللہ کے لیے قربانی کرنے کا مطلب ہے کہ تم اپنے بُرے اعمال چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی گوشت کھانے کا حکم نہیں دیا۔ میں اور بھی بہت سے لوگوں سے ملا لیکن مجھے کہیں سے کوئی اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ اطمینان صرف باخبر رامپال جی مہاراج کے تتوگیان سے حاصل ہوا ہے۔ کسی بھی مسلمان عالم کے پاس ایسا علم نہیں ہے۔ میں خود ایک مسلمان ہوں اور تمام مسلمان بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے جتنی بھی نمازیں پڑھی ہیں، آیات پڑھی ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہی کہتی ہیں:- «سُبْحَانَكَ اللّٰهم وبِحَمْدِكَ وتبارك اسْمُكَ»وَ تعالىٰ جدُّكَ وَلاالٰه غَيْرُكَ»

اے اللہ ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد (تعاریف) کرتا ہوں۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے۔ تیرے سِوا کوئی معابود نہیں ہے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۲) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (آمین)

ہمیں نماز کا مطلب سمجھنا ہے۔ نماز کا مطلب جو پرماتما بیان کرتے ہیں، کہ دعا کرنا، نماز پڑھنا اور روزمرہ کے احکام پر عمل کرنا۔ جب ہم پیدا ہوتے ہیں تب ہم ہندو ہوتے ہیں۔ اور جب ہماری ختنہ کردی جاتی ہیں تب ہم مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں؟ اگر رب ہمیں مسلمان ہی بنانا چاہتا تھا تو وہ رب ہماری اوپر سے ہی ختنہ کر کے ہمیں مسلمان بنا کے بھیجتا۔ اس کا کوئی جواب کسی ملا یا قاضی کے پاس نہیں ہے۔ نہ ہی محمد صاحب نے کبھی گوشت کو ہاتھ لگایا۔ ان کے 1 لاکھ 80 ہزار صحابہ تھے۔ لیکن انہوں نے بھی کبھی گوشت کو ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ہی گوشت کھانے کے لئے کہا۔

میری دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ گوشت کھانے کا مطلب ہے کہ ہم اپنے بیٹے کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ایک گوشت دوسرا گوشت کو کھا رہا ہے۔ اس سے بڑا شیطان اور کون ہو سکتا ہے۔ میری دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ مسلمان ہیں تو مصلح ایمان بنیں۔ لیکن ہمارا ایمان کہاں رہ گیا ہے؟ ہمارا ایمان تو کچھ ہے ہی نہیں، آج ہم گوشت کھاتے

ہیں۔ پھر تمباکو کھا لیتے ہیں۔ پھر جُھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن پہلے مسلم معاشرے میں یہ سب برائیاں نہیں تھیں۔ پہلے اگر کسی مسلمان کے اوپر شراب گر بھی جاتی تو جسم کے جس حصے پر شراب گرجاتی اس حصے کو وہ کاٹ کے الگ کر دیتا تھا۔ آج مسلمان شراب پیتے ہیں اور مسجد میں بھی شراب لے کے چلے جاتے ہیں۔ قربانی کرتے ہیں، بکرا ذبح کرتے ہیں۔ مسلم معاشرہ ایک پاکیزہ معاشرہ ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی کو نہیں مانتا۔ لیکن آج کے مسلم معاشرہ کو ملاؤں و قاضیوں نے گمراہ کر رکھا ہے۔ میرے والد جن کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی، ان کے پھیپھڑے سڑ چکے تھے۔ تب میں نے ان سے کہا کہ اب آپ کا خدا کہاں گیا؟ وہ روزے بھی رکھتے تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے۔ لیکن اس مصیبت کی گھڑی میں وہ کچھ کام نہ آیا۔ تب اُنہوں نے باخبر رامپال جی مہاراج سے درخواست کی کہ میں تاحیات نام لے کے بھگتی کروں گا آپ میری یہ بیماری ٹھیک کر دیں۔

میرے پورے خاندان یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے بھی کہے دیا تھا کہ اب یہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی سے میرے والد کی بیماری ٹھیک ہوگئی۔ پرماتما کے نام میں اتنی طاقت ہے کہ نام دِکشا لیے بغیر بھی اگر آپ سچے دل سے پرماتما کو یاد کرتے ہو تو یہ پرماتما آپ کے تمام دکھ دور کر دیتے ہیں۔ اگر آپ اب بھی خدا کو نہیں پہچان رہے تو پھر کب پہچانو گے؟ اب میں نے باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں آنے کے بعد تہ دل سے تین بار کلام پاک پڑھا ہے اور وہاں مجھے ایک ایک بات کے بارے میں معلوم ہوا۔ وہاں ایک بات لکھی ہے کہ شروع کرتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کے نام سے جو سب سے بڑا ہے اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

سورہ فرقان 25 کی آیات 52 تا 59 میں خدا کبیر کو بڑا کہا گیا ہے۔ اصل علم تو یہ تھا کہ کبیر خدا ہے۔ کبیر ہی اللہ ہے۔ حضرت محمد صاحب سے بھی کبیر خدا زندہ بابا کی شکل میں ملے تھے۔ جب محمد جی نے زندہ گائے کو مار دیا تھا۔ لیکن پھر ان سے وہ گائے زندہ نہیں ہوئی اور وہ غار کے اندر چلے گئے اور زور زور سے روئے اور اللہ ھو کبیر، اللہ ھو کبیر پکارا۔ تب خدا تعالیٰ ایک لطیف شکل میں وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ جاؤ حضرت محمد تمہاری گائے کو زندہ کر دیا ہے اور اس دن سے محمد صاحب جی مشہور ہو گئے۔ جس دن گائے کو ذبح کیا گیا تھا وہ دن ان مسلمان بھائیوں نے لکھ لیا اور اُسی دن سے یہ جانور وں کو ذبح کرنے کی روایت شروع ہو گئی۔ اگر آپ لوگوں کو میری بات پر یقین نہ ہو تو آپ لوگ اپنے ملاؤں اور قاضیوں سے پُوچھو کہ اگر محمد صاحب اللہ کو اتنے ہی پیارے تھے تو پھر ان کی موت اتنی اذیتناک کیوں ہوئی؟ اپنے ملاؤں اور قاضیوں سے جا کے پُوچھو۔ ساری معلومات دریافت کریں۔ اگر پھر بھی آپ مطمئن نہ ہوں تو یہاں بروالا آشرم میں تشریف لائیں اور یہاں آپ کے سبھی سوالوں کے اطمینان بخش جواب دیئے جائیں گے۔ آپ کو بالکل مطمئن کیا جائے گا۔ ہماری ذات ''انسانی (جیو) ذات'' ہے، اور انسانیت مذہب ہے، ہمارا ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر آپ اس ذات پات کے نظام میں بنے رہے تو آپ کو کبھی بھی حصول خدا نہیں ہو سکتا، جو اذان ہم دیتے ہیں، اس اذان کا مطلب ہی کیا ہوتا ہے؟

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ۔ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

اس کا مطلب ہمیں آج تک معلوم نہیں ہوا۔ سب لوگ بس بھیڑ چال چل رہے ہیں ایک کے پیچھے ایک۔ اگر کوئی صحیح راستہ بتا تا ہے تو لوگ اس کی بات سنتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بڑے بزرگ اسی روایت پر عمل پیرا رہے ہیں۔

اب صحیح سادھنا کرنے کا وقت ہے۔ بھیڑ چال سے نجات نہیں ملنے والی ہے۔ نجات صرف سچی عقیدت سے ملے گی اور حال ہی میں یہ صرف باخبررامپال جی مہاراج جی کے پاس ہے۔ میری دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ یہ علم بروقت سمجھ لیں۔ ابھی وقت ہے کہ باخبررامپال جی مہاراج کا بنیاد سمجھیں کیونکہ الٰہی روح غریب داس نے کہا ہے کہ:-

غریب داس یہ وقت جات ہے، روئو گے اس پہرے نوں ۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ اب اگر آپ یہاں دیر سے آؤ گے تو رونے کے سوا آپ کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ قرآن شریف میں بکرے کی قربانی کہیں نہیں لکھی ہے۔ اس میں صرف قربانی لکھی ہے، جس کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں اپنی برائیوں کو قربان کرنا، انہیں ترک کر دینا، نہ کہ بکرا یا مرغی ذبح کرنا اور عید کے دن ہم جو بھی قربانیاں کرتے ہیں، وہ سب ہمارے گناہ جمع ہو رہے ہیں۔ کلمہ پڑھ کے بکرے کی قربانی کرنا بڑا گناہ ہے، انتہائی حرام ہے۔ یہ بات اگر ملاؤں اور قاضیوں نے پہلے بتا دی ہوتی تو اتنے بڑے گناہ نہ سرزد ہوتے۔ انہیں کی وجہ سے آج مسلم معاشرے میں مسلمان لوگ شروع سے ہی گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جب خدا نے ہمیں یہاں بھیجا تھا تو اس نے ہمیں کچھ اصول و قوانین کے ساتھ بھیجا تھا اگر ہم خدا کے اصول و قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم سیدھے شیطان کے پاس جاتے ہیں اور جہنم میں جائیں گے۔ اللہ کبیر ہے اور اس اللہ کا علم موجودہ وقت میں باخبر رامپال جی مہاراج کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔ اگر ملاؤں اور قاضیوں کو کچھ بھی علم حاصل تھا تو اُنہوں نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ قرآن شریف میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس اللہ کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھو۔ یہ انسانی جسم نایاب ہے۔ وقت رہتے اس کا صحیح استعمال کرو۔ بعد میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ آج آپ تعلیم یافتہ ہیں تو اپنی مقدس کتابیں پڑھنے کی کوشش کرو۔ ان میں سب کچھ موجود ہے۔ وہاں آپ کو بہت کچھ ملے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ جسمانی ہے۔ ہر ذرے میں موجود ہے۔ ہمارے قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اس اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں کائنات کو بنایا اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا۔ اس اللہ تعالی کی خبر کسی باخبر سے پوچھ کر تو دیکھو۔

موجودہ وقت میں وہ باخبر (تتودرشی) رامپال جی مہاراج ہیں۔ آپ مقدس قرآن شریف کھول کر دیکھیں۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کبیر ہے۔ وہ ساتویں آسمان پر بیٹھا ہے۔ ہم سب اسی کی روحیں ہیں۔ یہ ساری دنیا اسی کی روح ہے۔ ہماری نجات صرف صحیفوں کے مطابق کی گئی صحیح عبادت کے ذریعے ہی ہوسکتی ہےاور صحیح عبادت کے لئے آپ کو باخبر کی تلاش کرنی پڑے گی اس باخبر کی بتائی ہوئی صحیح عبادت سے ہی روح کی نجات ممکن ہے۔ موجودہ وقت میں یہ تتودرشی(باخبر)رامپال جی مہاراج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نمائندے ہیں۔ اللہ تعالی کے فرشتہ ہیں۔ ان کی بتائی ہوئی صحیح عبادت اگر آپ پوری تڑپ کے ساتھ دل سے کرو گے تو آپ حقیقتا اس جنت میں جائو گے جہاں وہ اللہ تعالیٰ تشریف فرماتے ہے۔ اس شیطان کی دنیا میں سبھی کے اوپر دکھوں کا پہاڑ ٹوٹا ہوا ہے اور یہ دُکھ صرف باخبررامپال جی مہاراج کی پناہ میں آکے ہی ختم ہو سکتے ہیں۔

عقیدت مند شہزاد داس گروگرام (ہریانہ)

رابطہ نمبر:- 8950781981

اس کتاب میں ساری معلومات قرآن پاک اور بزرگوں کے مقدس کلام (وانی) سے لکھی گئی ہیں۔ جسے پڑھنے کے بعد کسی قاری کو شک کی گنجائش نہیں رہے گی۔

میرا مقصد دنیا کے لوگوں کو عبادت کا صحیح راستہ دکھانا ہے۔ انہیں حق کی راہ پر چلانا ہے۔ میں بے لوث کوشش کر رہا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ اور اپنے مرشد کو حاضر و ناظر مان کے اور دل میں ان کا خوف رکھ کے یہ نیک کام کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس وقت دنیا کے لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے اپنے مقدس صحائف خود سمجھیں گے اور میرے اس فلاحی کام کو کامیاب بنانے میں مدد کریں گے اور اپنی و اپنے خاندان کی فلاح و بہبود یقینی بنائیں گے۔

سارے انسانوں کا خیر خواہ

باخبررامپال داس (قادر اللہ کا آخری نبی)

(باب اول)

قرآن پاک کیا کهتا هے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ :- شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

{جیوَ(خلق) ہماری ذات ہے، انسانیت مذہب ہمارا ۔

ہندو، مسلم، سِکھ، عیسائی مذہب نہیں کوئی نیارا ۔} (رامپال داس)

یعنی ہم سب جیوَ (روحیں) ہیں ،انسانی جسم ملا ہے ۔ ہندو، مسلمان، سِکھ اور عیسائی سب انسان ہی ہیں، ہم سب کا ایک ہی انسانی مذہب ہے اور انسانیت ہی ہمارا عمل ہے، لہذا کوئی مذہب الگ نہیں ہے اور روئے زمین پر موجود تمام انسان (مرد وَعورت) ایک ہی خدا کی بچے ہیں ۔

نبی محمد نمسکار ہے، رام رسول کہایا ۔ ایک لاکھ اسی کوں سوگندہ، جن نہیں کرد چلایا ۔۱

عرش کُرش میں اللہ تخت ہے، خالق بن نہیں خالی ۔وے پیغمبر پاک پرش تھے، صاحب کے ابدالی ۔۲

یعنی غریب داس جی نے کہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو میں سلام کرتا ہوں، آپ (رام) اللہ کے رسول (پیغمبر) کہلائے، بابا آدم سے لے کر آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک ایک لاکھ اسی ہزار نبی ہوئے ہیں، نیز اس وقت جو ان کے پیروکار تھے با قسم انہوں نے بھی (کرد) چھری چلا کر جانداروں پر ظلم نہیں کیا ۔ (قول 1)

(عرش) آسمان کے (کرش) آخری حصے میں خدا (اللہ) کا تخت ہے جہاں وہ بیٹھا ہے، لیکن اس خالق دنیا کے مالک کی دسترس میں ہر جاندار اور ہر طبق آسمان ہے، سب پر قدرت رکھتا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، کوئی جگہ ایسی نہیں جو اس کی دسترس سے باہر ہو، وہ ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء مقدس بزرگ تھے اور اللہ کے پیغمبر اور برگزیدہ بندے تھے ۔ (قول 2)

{نوٹ: میں یہاں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض مسلم علماء کل تعداد پیغمبران ایک لاکھ چوبیس ہزار مانتے ہیں، پرمیشور کبیر جی، ان کے شاگرد غریب داس جی اور بشنوئی مذہب کے بانی بابا جمبیشور جی نے کل تعداد ایک لاکھ اسی ہزار بتائی ہے، خدائے بزرگ و برتر نے جو کہا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا، پھر بھی ہمیں یہ جاننا ہے کہ جانوروں پر تشدد اور گوشت کھانے کو بڑاگناہ قرار دیا گیا ہےاور جو گناہ ایک لاکھ اسی ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے نہیں کیا، ہمیں بھی نہیں کرنا چاہیے۔}

قرآن پاک کا علم

{نوٹ: قرآن پاک کی جو آیات ثبوت کے طور پر اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں، ان کی قرآن پاک کی اصل عبارت صفحہ نمبر 245 پر موجود ہے، براہ کرم مطابقت کے لیے وہاں ملاحظہ فرمائیں ۔}

بائبل اور قرآن کا نازل کرنے والا ایک هے

جس اللہ نے مقدس قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا، اسی نے حضرت داؤد پر پاک زبور نازل کی، حضرت موسیٰ پر پاک تورات اُتاری اور حضرت عیسیٰ پر پاک بائبل نازل فرمائی، ان سب کو نازل فرمانے والا اللہ صرف ایک ہی ہے ۔

دلیل: قرآن مجید کی سورہ مومنون نمبر(23)، آیت نمبر 49-50:

آیت نمبر49: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ لوگ اس سے ہدایت پائیں۔

آیت نمبر50: اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو ایک نشانی بنایا اور انہیں ایک اونچی زمین پر رکھا جو اطمینان و

سکون کی جگہ تھی اور اس میں چشمے جاری تھے۔

سورۃ حدید نمبر(57)، آیت نمبر 26-27:

آیت نمبر26: ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی، پھر ان کی اولاد میں سے بعض نے راہ راست اختیار کی اور بہت سے نافرمان بن گئے ہیں ۔

آیت نمبر27: ان کے بعد ہم نے یکے بعد دیگرے اپنے رسول بھیجے اور پھر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو بائبل عطا کی، اورجن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں ہم نے رحم اور ہمدردی ڈال دی، انہوں نے خود ہی رہبانیت ایجاد کی، ہم نے ان پر فرض نہیں کی، لیکن انہوں نے خود ہی اللہ کی رضا جوئی کے لیے یہ نئی چیز ایجاد کی اور پھر اس پر پابند رہنے کا حق ادا نا کر سکے، ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے انہیں ان کا اجر دیا، لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ۔ {رہبانیت: یعنی گھر چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں خدا کی تلاش میں نکلنا، جیسے شیخ فرید، بایزید حضرات وغیرہ وغیرہ، ان کے بارے میں تفصیلات آپ کتاب «الحضر (الکبیر)» میں پڑھیں گے ۔

- دیگر شواہد: قرآن مجید کی سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر 35-38: میں قرآن کا علم عطا کرنے والا اللہ فرما رہا ہے کہ:

آیت نمبر35: پھر ہم نے آدم سے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، اور یہاں جو چاہو جی بھر کے کھاؤ، لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔

آیت نمبر 36: آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کی طرف رغبت دلاکر ہمارے حکم کی نافرمانی کرادی، ہم نے حکم دیا کہ اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ، ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔ (سانپ اور انسان ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے) اور تمہیں ایک وقت تک زمین پر رہنا ہے، وہیں گزر بسر کرنا ہے ۔

آیت نمبر 37: اس وقت آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ کر ان کلمات میں توبہ کی جسے اس کے رب نے قبول کر لیا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر38: ہم نے کہا کہ تم اب یہاں سے اتر جاؤ، پھر اس ہدایت کے مطابق چلو جو میری طرف سے تمہیں پہنچے، جو لوگ میری ہدایت پر عمل کریں گے ان کو کوئی خوف اور رنج نہیں ہوگا۔ (قرآن مجید سے اقتباس ختم)۔

قرآن پاک میں اچھی تعلیمات

قرآن مجید میں بہت سی اچھی باتیں ہیں، مثال کے طور پر:-

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 12:- ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرے، جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہے، اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے نیاز اور سب خوبیوں سے سراہا ہے، یعنی اللہ کو اپنی تعریف کرانے کی ضرورت نہیں، وہ بہرحال عظیم ہے ۔ اگر کوئی اس کی تعریف کرتا ہے تو اللہ اس کی خوبی دیکھ کر خود بخود اسے اچھا پھل دیتا ہے۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 13:- یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا، تو اس نے کہا بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا یعنی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ماننا، یہ سچ ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے ۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 14:- اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے خود انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی تلقین کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑانے میں دو سال لگ گئے، اسی لیے نصیحت کی گئی ہے کہ میرا شکر کرو اور اپنے والدین کے شکر گزار رہو، کہ تمہیں میری ہی طرف پلٹنا ہے ۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 15:- لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کر جسے تو نہیں جانتا

یعنی تیرے علم میں میرا کوئی شریک نہیں ہے تو ان کی بات ہر گز نہ مان، دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، لیکن چل اس شخص یعنی ولی یا نبی کے راستے پر جس نے میری طرف رجوع کیا یعنی خدا سے عقیدت پیدا کی ہو، پھر تم سب کو میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تجھے بتادونگا کہ تم کیسے کام کرتے تھے۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 16:- (اور لقمان نے کہا کہ) بیٹا! کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمان میں چھپی ہو تو اللہ اسے نکال لائے گا، بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 17:- بیٹا! نماز قائم کر، اچھی بات کا حکم دے، بری بات سے روک، اور مصیبت میں صبر کر، یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے، یعنی سب ان باتوں کو اچھا سمجھتے ہیں ۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 18:- اور لوگوں سے منہ ٹیڑھا کر کے بات نہ کر، زمین پر اکڑ کر نہ چل، اللہ مغرور اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 19:- درمیانہ چال چل، اور اپنی آواز کچھ پست رکھ، کہ سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے

سورہ لقمان (31) آیت نمبر 22:- جو شخص خود کو اللہ کے حوالے کر دے اور نیکو کار ہو، اس نے بیشک ایک مضبوط سہارا تھام لیا یعنی اللہ اس کے ساتھ ہے اور سب کاموں کی انتہا اللہ ہی کی طرف ہے ۔

سورہ سجدہ (32) آیت نمبر 4:- وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر استواء کیا، اس کے سوا نہ تمہارا کوئی اپنا ہے، نہ مددگار ہے اور نہ کوئی اس کے حضور سفارش کرنے والا ہے، پھر کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے؟

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 188:- اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھاؤ، اور افسروں کے سامنے یہ مال اس غرض سے پیش نہ کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کچھ حصہ ناحق کھانے کا موقع مل جائے، {یعنی افسروں کو رشوت دے کر ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ}

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 268:- شیطان (تمہارے اعمال خراب کرنے کے لیے) تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی پر اکساتا ہے، لیکن اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے، اللہ وسعت والا اور علم والا ہے ۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 269:- اللہ جسے چاہتا ہے حکمت (فلسفہ) عطا کرتا ہے اور جسے حکمت ملی اسے بیشک بہت بڑی دولت مل گئی ۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 256:- دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے۔

سورہ یونس (10) آیت نمبر 99:- (اے محمد) تم کسی کو مسلمان بننے کے لیے مجبور نہ کرنا، اللہ کے حکم کے بغیر کوئی ایمان نہیں لا سکتا۔

سورہ رحمن (55) آیت نمبر 7-9:- تولنے میں ڈنڈی نہ مارو، انصاف کرو، پورا پورا تولو۔

سورہ انعام (6) آتپ نمبر108 :-اور (اے مسلمانو) انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ کر نادانی میں اللہ کو گالی دینے لگ جائیں (گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو جائیں)، یہ بھی ایک دن اللہ کی طرف لوٹ کر آئیں گے ۔

سورہ نساء (4) آیت نمبر10:- جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں (بے سہاراؤں) کا مال کھاتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے، یعنی وہ جہنم میں جائیں گے ۔

آیت نمبر9:- (ان) لوگوں کو اس بات کا دہیان رکھنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے مرنے کے بعد اولاد چھوڑتے تو موت کے وقت انہیں کیسے خدشات گھیرتے؟ اس لیے انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صحیح بات کرنی چاہیے ۔

سورہ نساء (4) آیت نمبر36:- اللہ کی عبادت کرو، اس کا شریک کسی کو نہ بناؤ، والدین، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، پڑوسیوں، مسافروں (سفر کے ساتھی)، غلاموں جو تمہارے قبضے میں ہیں کے ساتھ حسن سلوک کرو، یقین جانو! اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو شیخی مارے اور تکبر کرے ۔

منشیات اور جوئے کی ممانعت

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 219:- شراب اور جوئے میں بڑی خرابی ہے، گناہ کبیرہ ہے ۔

سود لینا گناہ ھے

قرآن مجید سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 276:-

اللہ سود لینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بڑھا تا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے بد اعمال کو پسند نہیں کرتا ۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 277:-

ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکٰوۃ دیں تو بیشک ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، انہیں کسی خوف اور رنج کی ضرورت نہیں ہے۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 278:-

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان والے ہو۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 279:-

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے یعنی سخت سزا دی جائے گی۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 280:-

اگر تمہارا مقروض مشکل میں ہو تو اسے آسانی ہونے تک مہلت دے دو، اور اگر تم صدقہ کردو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

زکوٰۃ ادا کرنی چاھیے

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 261:-

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے، اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اس طرح اللہ جس کے اعمال کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے، وہ وسعت والا اور علم والا ہے۔

سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 262:-

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرکے احسان نہیں جتاتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں کسی خوف اور رنج کی ضرورت نہیں ہے ۔ (یعنی انہیں کسی فکر اور خوف کی ضرورت نہیں ہے، اللہ ان کی حفاظت کرتا ہے، پیسہ بھی بڑھاتا ہے۔)

"قرآن کا علم دینے والا اپنی شان بیان کررھا ھے"

سورہ انبیا (21) (بڑے سائز والی قرآن مجید سے مقتبس) آیت نمبر 92:-

یہ ہے تمہارا طریقہ (جس پر تمہیں زندگی گزارنا واجب ہے اور) یہ ایک ہی طریقہ ہے، اور میں تمہارا رب ہوں، پس میری عبادت کرو۔

سورہ انبیا (21) (بڑے سائز والی قرآن مجید سے مقتبس) آیت نمبر 30:-

ان کافروں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین (پہلے) بند تھے، پھر ہم نے (اپنی قدرت سے) دونوں کو کھول دیا، اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا، کیا (یہ باتیں سننے کے بعد) اب بھی ایمان نہیں لاتے؟

سورہ انبیا (21) (بڑے سائز والی قرآن مجید سے مقتبس) آیت نمبر 31:-

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ ان لوگوں کو لے کر زمین ملنے نہ لگے، اور ہم نے اس زمین میں کھلے راستے بنائے تاکہ وہ (ان کے ذریعے) منزل تک پہنچ سکیں ۔

سورہ انبیا (21) (بڑے سائز والی قرآن مجید سے مقتبس) آیت نمبر 32:-

اور ہم نے (اپنی قدرت سے) آسمان کو ایک چھت کی طرح بنایا جو ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے اور یہ لوگ اس (آسمان کے اندر موجود) نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔

قرآن کا علم دینے والا ایک دیگر قادر اللہ کی شان بیان کررہا ھے

سورہ سجدہ (32) آیت نمبر 4:- وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر استواء کیا، اس کے سوا نہ تمہارا کوئی اپنا ہے، نہ مددگار ہے اور نہ کوئی اس کے حضور سفارش کرنے والا، پھر کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے۔

قرآن کا علم اتارنے والے اللہ نے سورہ بقرہ (2) آیت نمبر 255 :- میں فرمایا کہ اللہ زندہ ابدی طاقت ہے جو پوری دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کرسکےوہ آگے پیچھے ہر چیز کا جاننے والا ہے، اور وہ جان سکتا ہے جس پر وہ مہربان ہو، اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا نظم و نسق اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے، ہر جگہ وہی ایک عظیم اور اعلیٰ طاقت ہے، {واضح ہوا کہ قادر اللہ جو ساری دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے سب کا مالک ہے، کائنات کو پیدا کرتا ہے، وہ قرآن کا علم عطا کرنے والے سے مختلف ہے۔

"فضائل اعمال" کتاب سے ماخوذ معلومات

قرآن کا علم عطا کرنے والے اللہ سے مختلف قادر اللہ کے بارے میں دیگر معلومات: -

فضائل اعمال مسلمانوں کی ایک معتبرعظیم کتاب ہے جو منتخب احادیث سے ماخوذ شواہد سے مرتب کی گئی ہے، حدیث مسلمانوں کے لیے قرآن پاک کے بعد دوسرے نمبر پر ہے، فضائل اعمال میں ایک باب فضائل ذکر ہے، اس کی فصل نمبر 1، 2، 3، 6 اور 7 میں کبیر اللہ کی شان بیان کی گئی ہے ۔

خاص خیال:- فضائل اعمال مسلمانوں کی ایک خاص معتبرکتاب ہے جس میں عبادت کا طریقہ اور خدائے بزرگ و برتر کبیر صاحب کے نام کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ فضائل اعمال کے جیوں کے تیوں مضامین دیکھیں گے جس کی فصل نمبر 1، 2، 3، 6 اور 7 میں واضح ثبوت موجود ہے کہ قرآن کریم کو نازل فرمانے والا (اللہ) برہم (یعنی چھر پُرش) کہہ رہا ہے کہ تم کبیر اللہ کی تعریف کرو، کہ کبیراللہ تمام ڈھکی چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے اور وہ کبیر ہے اور عالیشان رتبہ والا ہے، جب فرشتوں کو کبیر اللہ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ خوف کے مارے گھبرا جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کبیر پروردگار کا کیا حکم ہے؟ وہ کبیر عالیشان مرتبہ والا ہے، یہ تمام احکامات کبیر اللہ کی طرف سے ہیں جو نہایت عالیشان رتبہ کا والا ہے، حضوراقدس (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو «لا الٰہ الا اللہ» کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ براہ راست عرش تک پہنچتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، دو کلمے مذکور ہیں جن میں سے ایک «لا الٰہ الا اللہ» اور دوسرا «اللہ اکبر» (کبیر) ہے۔ {یہاں اللہ اکبر کا معنی ہے رب کبیر (کبیر صاحب یعنی کبیر دیو) ۔

پھر فضائل درود شریف میں بھی کبیر نام کی شان چھپی نہیں ہے، براہ کرم فضائل اعمال کا درج ذیل مضمون پڑھیں :-

بشکریہ فضائل اعمال، من و عن منقول:-

فضائل ذکر

۱- ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾، سورہ بقرہ (2)، رکوع 23 ۔

اور تاکہ تم کبیراللہ کی حمد کرو، اس حقیقت پر کہ تمہیں ہدایت عطا فرمائیں، اور تاکہ تم اللہ تعالی کا شکر کرو۔1

فضائل ذکر

2۔ ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ﴾، سورہ رعد، رکوع 2 ۔

وہ کبیر اللہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے (سب سے) بڑا ہے اور عالیشان رتبہ والا ہے۔2

فضائل ذکر

۳۔ ﴿كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾، سورہ حج، رکوع 5 ۔

اسی طرح اللہ جل شانہ نے تمہارے لیے مسخرکر دیا تاکہ تم کبیر اللہ کی عظمت بیان کرو، اس بات پر کہ اس نے تم کو ہدایت کی اخلاص والوں کو اللہ کی رضا کی خوشخبری سنا دیجئے۔3

فضائل ذکر

۶۔ ﴿حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾، سورہ سبا، رکوع 3

(جب فرشتوں کو کبیر اللہ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ خوف کے مارے گھبرا جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کبیر پروردگار کا کیا حکم ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم ہوا واقیے وہ کبیر عالیشان مرتبہ والا ہے۔) 6

فضائل ذکر ۷۔ ﴿فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ﴾، سورہ مومن، رکوع 2

پس حکم کبیراللہ ہی کے لیے ہے، جوعالیشان بڑے مرتبہ والا ہے ۔ 7

فضائل درود شریف اللهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ اللّٰهُمَّ صَل عَلٰى جَسَدِ محمد فِي الْأَجْسَاد اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ ؏

فضائل ذکر ۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عبد لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَيث يَفْضِي إِلَى الْعَرْشِ ما اجتنبت الكبائر ؏ رواه الترمذی وهكذا فی المشكوة لكن ليس فيها حسن بل غريب فقط قال القاری و رواه النسائی وابن حبان وعزاه السيوطی فی الجامع الی الترمذی و رقم له بالحسن وحكاه السيوطی فی الدر من طريق ابن مردويه عن ابی هريرة وليس فيه ما اجتنبت الكبائر وفی الجامع الصغير برواية الطبرانی عن معقل ابن يسار لكل شی مفتاح ومفتاح السموات قول لا إله إلا الله و رقم له بالضعف۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو «لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ براہ راست عرش تک پہنچتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے ۔ 5

فائدہ - کتنی بڑی فضیلت اور قبولیت کی انتہا ہے کہ یہ کلمہ براہ راست عرش معلی تک پہنچتا ہے اور یہ ابھی معلوم ہوچکا ہے کہ اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے پھر بھی فائدہ سے خالی نہیں ۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کبائر سے بچنے کی شرط قبولیت میں تعجیل اور آسمان کے تمام دروازے کھلنے کے اعتبار سے ہے ورنہ ثواب اور قبولیت سے کبائر کے ساتھ بھی خالی نہیں۔

بعض علمائے کرام نے اس حدیث کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص کے لیے مرنے کے بعد اس کی روح کے اعزاز کے لیے جنت کے تمام دروازے کھل جائیں گے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کے لیے عرش کے نیچے کوئی منتہا نہیں، دوسرا آسمان اور زمین کو(اپنے نور سے یا اپنی عزت سے) بھر دے۔

ایک «لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ» اور دوسرا «اللہ اکبر» (خدا کبیر)

فضائل ذکر سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر۔

فضائل درود شریف «من صلی علی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ»

(وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ صدق اللہ العظیم الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔)

(فضائل اعمال کے ماخوذات ختم ہوئے)

دیگر شواہد :- قرآن کا علم دینے والے نے اپنے علاوہ خالق کائنات کے بارے میں بتایا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

قرآن مجید سے ثبوت

سورہ فرقان (25) آیت 52-59:قرآن مجید کی اصل عبارت درج ذیل ہے:

آیت نمبر 52:- (فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔)

آیت نمبر 52:- پس (اے پیغمبر) تم کافروں کا کہا نہ ماننا اور اس (قرآن کے دلائل) سے ان کا مقابلہ بڑے زور سے کرنا۔

آیت نمبر 53-59 کا ترجمہ درج ذیل ہے:

آیت نمبر 53:- اور وہی ہے جس نے دودریاؤں کو (ملا کر) جاری کیا، ایک کا (پانی) میٹھا پیاس بجھانے والا اور ایک کا نمکین کڑوا، اور دونوں میں ایک مضبوط روک بنادی۔

آیت نمبر54:- اور وہی ہے جس نے پانی کے قطرے سے آدمی کو پیدا کیا، پھر اسے صاحب نسب (یعنی کسی کا بیٹا یا بیٹی) اور سسرال والا (یعنی کسی کا داماد، بہو) بنا یا، اور تمہارا رب ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت نمبر55:- اور (کافر) اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان (پہنچا سکتے ہیں) اور کافر اپنے رب سے منہ پھیر چکے ہیں۔

آیت نمبر56:- اور (اے پیغمبر) ہم نے آپ کو بشارت دینے اور (صرف عذاب سے) ڈرانے کے لیے بھیجا۔

آیت نمبر57:- (ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے اس (اللہ کے حکم) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، ہاں جو چاہے اپنے رب تک پہنچنے کی راہ اختیار کرلے۔

آیت نمبر 58:- (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾)

آیت نمبر58:- اور (اے پیغمبر) اس زندہ (کبیر) پر بھروسہ رکھو جو کبھی مرنے والا نہیں، اور اس کی پاکیزگی کو حمد کے ساتھ بیان کرتے رہو اور اپنے بندوں کے گناہوں سے بخوبی خبردار ہے۔

آیت نمبر 59:- (الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا۔)

آیت نمبر59:- جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر استوا کیا۔ (وہ اللہ بڑا) رحمٰن ہے، تو اس کی خبر کسی باخبر علم والے سے پوچھو۔

تشریح:- (آیت نمبر 52) جو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا علم حضرت محمد ﷺ کو بتا رہا ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ اے نبی! تم کافروں کی بات نہ ماننا کیونکہ وہ کبیر اللہ کو نہیں مانتے، ان کا مقابلہ میرے دیے ہوئے قرآن کے دلائل کی بنیاد پر زور وسختی سے کرنا،

یعنی اگر وہ یہ نہ مانیں کہ کبیر اللہ ہی قادرِ مطلق ہے تو تم ان کی باتوں پر یقین نہیں کرنا ۔

آیت نمبر53-59:- اسی کبیر اللہ کی شان (پاکی) بیان کی گئی ہے، کہا گیا ہے کہ یہ کبیر وہ قادر اللہ ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا، اس نے انسانوں کو پیدا کیا، پھر ان کے سنسکار بنائے، رشتے ناتے اسی کے کرم سے بنتے ہیں، اس نے اپنی قدرت (طاقت) سے کھارے اور میٹھے پانی کی لہروں کو بھی الگ الگ کر رکھا ہے، پانی کے ایک قطرے سے انسان کو پیدا کیا (انسان- عورت ومرد) ۔ {سکشم وید میں کہا گیا ہے کہ پانی کے قطرے کا مطلب ہے نر اور مادہ کا نطفہ منی ۔

جو لوگ اس اللہ اکبر (خدا کبیر) کے علاوہ دیگر معبودوں اور بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو کہ فضول ہے، وہ طالب کو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، تو وہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

مرنے کے بعد وہ افسوس کریں گے، انہیں سمجھادو کہ میرا کام تمہیں سچا راستہ دکھانا ہے، میں اس کے بدلے تم سے کوئی رقم نہیں لے رہا ہوں، کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ یہ (نبی) اپنی خود غرضی کے لیے گمراہ کر رہا ہے، اگر تم چاہو تو اپنے رب (خالق اور پالنے والے) کی بندگی کا راستہ اختیار کرلو۔

(قرآن علم دینے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہتا ہے کہ)

آیت نمبر. 58:- اور (اے پیغمبر) اس زندہ (جو زندہ تمہیں کعبہ میں بابا کے روپ میں ملا ، جو کہ اللہ کبیر ہے) پر یقین رکھو جو کبھی مرنے والا نہیں ہے (خدائے لافانی ہے)، اور حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور یہ کہ خدا کبیر اپنے بندوں کے گناہوں سے بخوبی واقف ہے، یعنی وہ سچائی کے متلاشی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

وہ علم جو قرآن اور گیتا کا علم نازل کرنے والا بھی نہیں جانتا

آیت 59:- کبیر اللہ (اللہ اکبر) وہی ہے جس نے تمام کائنات (آسمان اور زمین پر) کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر اوپر اپنی اصل دنیا میں کرسی پر بیٹھ گیا، وہ کبیر اللہ بہت رحم کرنے والا ہے، اس کے بارے میں کسی باخبر علم والے سے پوچھو، ان سے جانو۔

اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا علم دینے والے کو اس قادر مطلق خدا کبیر کے بارے میں مکمل علم نہیں ہے اور اسے حاصل کرنے کا طریقہ قرآنی علم دینے والے کو معلوم نہیں ہے، اسی لیے تو سورہ 42 شوری کی آیت نمبر۔ 1 اور 2 میں علامتی الفاظ بیان کئے گئے ہیں جن کے معنٰی آج تک بندۂ ناچیز (رامپال داس) کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں تھے، حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کا علم نہیں تھا، ان کے علم کے بغیر نجات ممکن نہیں، نہ ہی جنت حاصل ہو سکتی ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک تمام انبیاء اور ان کے پیروکار نجات سے محروم رہے۔ جنت میں بھی نہیں جا پائے، محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ صحیح عبادت کے ساتھ روحانی مشق نہ کرنے کے سبب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنت میں نہ جا سکے، ان کے بعد اسی عبادت کو اپنانے کے سبب تمام (ترک) مسلمان بھی حقیقی عبادت بھولے ہوئے ہیں۔

{قول:- غریب، نبی محمد نہیں بہشت سدھانا ۔ پیچھے بھولا ہے ترکانہ ۔}

قرآن کا غیر حل شدہ علم (عین ، سین ، کاف کا راز

قرآن مجید کے مترجمین نے سورہ شوری 42 کی آیت نمبر 1 کے الفاظ ح م، اور آیت نمبر 2 کے الفاظ عین سین کاف کا ترجمہ نہیں کیا ہے اور تبصرہ کیا ہے کہ یہ ایک پیچیدہ ہے یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے، پھر یہ بھی دلیل دی ہے کہ اگر ان پانچ حروف کا علم نہ بھی ہو تو بھی علم قرآن کی شان کم نہیں ہوتی، اور نہ ہی انسان کا کوئی نقصان ہے، قرآن علم کا ذخیرہ ہے، اور علم کے ذریعے ہی فلاح و بہبود ممکن ہے۔

مصنف (رامپال داس) کی دلیل:- روحانی علم حاصل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر کوئی عبادت (حل)نہ ہو تو علم بیکار ہے، مثال کے طور پر، کسی شخص نے کسی دوسرے شخص سے کہا کہ آپ کو یہ بیماری ہے اور اس بیماری کی یہ علامات ہیں، مریض کو معلوم

ہوگیا کہ اسے یہ بیماری ہے، لیکن اگر علاج کا علم نہ ہو تو بیماری کی پہچان کرانے والے کو اور نہ ہی مریض کو اس بیماری کے علم کا کوئی فائدہ نہیں؟

اسی طرح قرآن مجید کا سارا علم پڑھ لیا یاد بھی ہوگیا، لیکن گہرا راز یعنی جو علاج ہے - یعنی ح م اور ع ،س، ک کا علم نہیں ہے، تو آپ قرآن پڑھ کر فلاح نہیں پا سکتے، کیونکہ ان پانچ حروف میں روح کی فلاح/نجات کا راز ہے، جسے آپ آگے پڑھیں گے۔ قرآن مجید کے علم سے عقیدت و عظمت کا علم ہوتا ہے اور عمل و بے عمل کا علم ہوتا ہے، نیک عمل کرو، گناہ نہ کرو، روزانہ قرآن کا کچھ حصہ پڑھو، نماز پڑھو، اذان دو، روزے رکھو وغیرہ۔ ان کاموں سے کسی انسان کی پیدائش وَ موت کا چکر ختم نہیں ہو سکتا، پیدائش و موت کے چکر سے نجات کے لیے منتر کا ورد کرنا پڑتا ہے۔ عین سین کاف - یہ ان تین ناموں کے علامتی الفاظ ہیں جو نجات کے منتر ہیں، ان کے ابتدائی حروف ہیں۔ ایک مکمل صوفی جو اس راز کو جانتا ہے سے علم حاصل کرکے، ان تینوں منتروں کا ورد ہی فلاح کا باعث بنے گا، کسی اور ذریعہ سے روح کی نجات ممکن نہیں ۔

پراسرار منتروں کا علم:- ح+حق، م+ معبود ، یعنی عین سین کاف حقیقی عبادت کے منتر ہیں، لہذا جو عقیدت مسلمان رکھتے ہیں، یعنی پانچ وقت کی نماز، زکوٰۃ، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ، یہ تو ایسا ہے جیسے مریض کو گلوکوز دے دی، لیکن بیماری ختم کرنے والی دوا اور انجکشن لگائے بغیر مریض صحت مند نہیں ہوگا، عین سین کاف جن تین ناموں کے علامتی حروف ہیں وہ تین نام بیماری ختم کرنے والی گولی اور انجکشن کی طرح ہیں۔ ان ناموں کے ورد سے پیدائش اور موت کا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔
اب عین سین کاف کا راز جانیں، جو درج ذیل ہے:-

سورہ شوریٰ 42 کی آیت نمبر - 1: حم

آیت نمبر- 2:- عین سین کاف

ان دونوں آیات کا سادہ مفہوم یا تجزیہ آج تک کسی نے نہیں کیا، قرآن کے ترجمہ نگاروں نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ ان کا مطلب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اب یہ راز جانئے۔

چاروں ویدوں (رِگ وید، سام وید، یجروید اور اتھرو وید) کا علم بھی کال بِرہم(شیطان) نے سکشم وید سے چن کر نامکمل دیا ہے۔ سام وید کے منتر نمبر۔ 822 میں انہیں تین ناموں کا ذکر ہے۔ لکھا ہے "تری تسیہ نام" یعنی اس رب قدیر کی عبادت کے لیے تین نام ہیں، اسی کال بِرہم(شیطان) نے شریمد بھگوت گیتا کا علم دیا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کا علم بھی اسی قرآنی علم دینے والے نے ارجن (جو پانچ پانڈووں میں سے ایک تھا) کو بتایا تھا۔ اس میں بھی باب 17 شلوک 23 میں تین منتروں کا اِشارہ کیا گیا ہے۔

اس میں لکھا ہے کہ:-

گیتا باب 17 شلوک 23: - اصل عبارت سنسکرت زبان میں ناگری رسم الخط میں ہے:-

اوم تت ست اتی نردیش: برہمن: تروید: سمرتا، برہمن: تین ویدا: چا یگیہ: چا ویہتا پورا۔ ۱۲۳.

مطلب:- گیتا میں کہا گیا ہے کہ اوم، تت، ست، یہ خالق رب قدیر کی عبادت کرنے کے لیے تین ناموں کا منتر ہے۔ اس کے ذکر وَورد کے تین طریقے بیان کئے ہیں۔

آغاز تخلیق میں آدی سناتن مذہب کے متلاشی عالم اسی بنیاد پر روحانی مشق کیا کرتے تھے۔ سکشم وید کا علم جو کہ خود خدا نے بتایا تھا، اسی وجہ سے برہمن یعنی ایک سالک کہلائے۔ اسی سکشم وید کی بنیاد پر مذہبی رسومات کا قانون بنا اور چاروں وید اسی سکشم وید کا حصہ ہیں جو کال بِرہم (شیطان) نے جان بوجھ کر جس کا نامکمل علم رشیوں کو دے کر گمراہ کیا جسے بعد میں سناتن دھرم (مذہب) کےعقیدت مندوں نے اپنایا۔ وہ بھی وقت گزرنے کے ساتھ غائب ہو گیا۔ پھر گیتا کے ذریعے جیوتی نرنجن (کال بِرہم/ شیطان) نے کچھ واضح و کچھ غیر واضح (علامتی) علم دیا۔ اسے بھی ان (مخفی الفاظ) علامتی منتروں کا علم نہیں ہے کہ پورے منتر کیا ہیں؟

سام وید کے منتر نمبر 822 میں انہی تینوں ناموں کا اِشارہ ملتا ہے۔ ویدوں میں بتایا گیا ہے کہ اعلیٰ اکشر برِہم یعنی اللہ کبیر کو ہی ان علامتی منتروں کا صحیح علم ہے۔

بندۂ ناچیز (رامپال داس) کو ان تین منتروں سے آگاہ کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں: - «عین» عربی زبان کا حرف ہے، دیوَ ناگرِی میں ہندی زبان کا «ا»، اور «سین» عربی زبان کے حروف تہجی کا حرف ہے۔ جو دیوَناگرِی میں ہندی زبان کے «سا» کے برابر ہے اور (کاف) عربی حروف تہجی کا حرف ہے جو دیوناگری میں ہندی زبان کے «کا» کے برابر ہے۔

جیسے اوم منتر کا پہلا حرف حروف تہجی کا «ا» ہے۔ اسی لیے حرف «عین» 'اوم(کی علامت ہے، «تت» ایک علامتی منتر ہے۔ اس کے اصلی منتر کا پہلا حرف «سا» اور تیسرا جو «ست» علامتی منتر ہے، اس کے اصلی منتر کا پہلا حرف «کا» ہے۔ اسی لیے قرآن میں مذکور علامتی حروف عین، سین، کاف، گیتا میں مذکور «اوم، تت، ست» کی طرح ہیں، اور یہ ان کی علامتیں ہیں، ان منتروں کے ورد سے انسان کو دنیاوی سکھ ملیں گی اور گناہوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی پریشانیوں سے نجات ملے گی، بے وقت موت سے تحفظ ملے گا۔ کال برِہم (جیوتی نرنجن) کی جنت سے بے شمار گنا زیادہ خوشیوں والی جنت (ستلوک سکھ ساگر) میں مستقل ٹھکانہ ملے گا اور دوزخ (جہنم) میں نہیں جائے گا۔ وہ ہمیشہ ستلوک کی جنت میں خوش رہیں گے اور جو ان تینوں ناموں کا ورد کرے گا وہ زمین پر دوبارہ نہیں پیدا ہوگا۔ یہ تینوں نام بندہ (رامپال داس) رب کبیر کے عقیدت مندوں یعنی کبیر پنتھ (فرقہ)یعنی آدی سناتن پنتھ (تیرویں آخری پنتھ) سے تعلق رکھنے والے جو رب کبیر کی پوجا کرتے ہیں، انہیں بتاتا ہے۔ اور کسی بھی مذہب، مسلک اور ذات کے مرد اور عورت دکشا لے کر حقیقی کبیر پنتھ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ میں یہاں ان دو دیگر منتروں کے صحیح منتر نہیں بتاؤں گا۔ میرے عقیدت مند اسے پڑھتے ہی سمجھ جائیں گے۔ دنیا کے انسانوں (مردوں اور عورتوں) کو اللہ اکبر یعنی خدا کبیر کی عبادت کرنی ہوگی، تبھی اس کی انسانی زندگی کامیاب ہوگی، دائمی سکون اور خوشی ملے گی۔ یہ تینوں منتر اسے شروع میں دیے جائیں گے، تینوں کے ورد کا طریقہ تین طرح سے ہے۔ «حا: میم:» بھی اسی طرح علامتی ہیں، ان کے بارے میں صفحہ 08 پر پڑھیں۔ کہ قادر اللہ کبیر نے کلام کبیر میں فرمایا ہے کہ:-

بارہویں پنتھ ہم ہی چل آویں، سب پنتھ مٹا ایک پنتھ چلاویں ۔

کلیوگ بیتے پانچ ہزار پانچ سو پانچا، تب یہ بچن ہوگا ساچا۔

دھرم داس توہے لاکھ دہائی، سار شبد کھیں باہر نا جائی ۔ تینتیس ارب گیان ہم باکھا،

مول گیان ہم گپت ہی رکھا ۔ مول گیان تب تک چھپائی، جب تک دوادش پنتھ نا مٹ جائی ۔

سال 1997 میں کل یُگ کے پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال پورے ہو جاتے ہیں۔ اسی وقت سے سارنام (حقیقی منتر)کو دیا جانے لگا ہے، جیسے قرآن مجید کی سورہ فرقان آیت نمبر۔ 59 میں کہا ہے کہ سب کے خالق سب کے رب کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھو۔

اسی طرح گیتا کے باب 4 آیت 34 میں کہا گیا ہے کہ جس برہمنہ پرم اکشر برِہم یعنی اللہ کبیر (سچیدآنند گھن برِہم) نے اپنی کہی بات (کلام کبیر) اقوال کبیر میں فلسفہ/تتوگیان/بنیادی علم کی وضاحت کی ہے۔ اس کی عبادت عام (آسان) طریقے سے کرکے مکمل نجات حاصل ہوتی ہے جس کا ذکر گیتا باب 4 کے ہی شلوک(آیت) 32 میں ہے، جو فلسفہ(بنیادی علم) ہے۔ } اس علم کو باخبر عالموں سے سمجھو ۔ اچھے سے تعظیم کرنے، خدمت کرنے اور بنا منافقت سوالات کرنے سے، وہ باخبر عقلمند مہاتما جو عنصر الٰہی کو اچھی طرح جانتے ہیں وہ ہی بتائیںگے۔

اس بحث سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گیتا، چاروں ویدوں، اور چاروں کتابوں کا علم دینے والا ایک ہی ہے۔ وہ خود گیتا کے باب 11 شلوک 32 میں کہتا ہے کہ میں کال ہوں، سب کو تباہ کرنے والا ہوں، یہ برِہم/شیطان ہے۔ اسے چھرپُرش بھی کہا جاتا ہے۔ سکشم وید میں جیوتی نِرنجن کال اس کا مشہور نام ہے، یہ تمام جانداروں کو دھوکہ میں رکھتا ہے، لیکن سکشم وید کا علم جو اس نے

مقدس کتابوں جیسے وید، گیتا اور قرآن وغیرہ میں بتایا ہے وہ نامکمل ہے، لیکن غلط نہیں ہے۔ یہ واضح طور پر نہیں بتایا بلکہ گھما پھرا کے بتایا ہے۔ جب تک مکمل روحانی علم اور مکمل طریقۂ عقیدت حاصل نہیں ہو جاتا تب تک روح کال جیوتی نرنجن کے جال میں غمگین رہے گی۔ چاہے وہ جنت میں ہی کیوں نہ چلی جائے۔

مثال ایک ہی کافی ہوتی ہے: بابا آدم جنت میں غمگین تھے، بائیں طرف منہ کر کے غم سے آنسو بھر آتے تھے۔ دائیں طرف منہ کرکے خوشی سے ہنستے تھے۔ اس کال کی جنت میں انتہائی سکون کسی کو نہیں ملے گا۔ جس انتہائی سکون کو حاصل کرنے کے لیے شریمد بھگوت گیتا کا علم دینے والے نے گیتا کے باب 18 شلوک 62 میں اپنے علاوہ خدا کی پناہ میں جانے کی نصیحت کی ہے۔

جیسا کہ قارئین نے پڑھا کہ قرآن کا علم دینے والے اللہ (جسے مسلمان اپنا خدا مانتے ہیں) نے ایک اور قادر، خالق کائنات لافانی اللہ کے بارے میں بتایا اور دیگر اسلامی کتابوں جیسے فضائل اعمال میں بھی اللہ کی قدرت بیان کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے دوسرے بزرگوں اور اولیاء نے بھی اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور گواہی دی جو درج ذیل ہے۔

صحیفوں میں اللہ کا ذکر

سکشم وید میں کہا گیا ہے کہ:-

وہی محمد، وہی مہادیو، وہی آدم، وہی برہما۔ داس غریب دوسرا کوئی نہیں، دیکھ آپنے گھر ما۔

مطلب:- مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد، بھگوان شِو کی دنیا سے آئے تھے، ایک متقی روح تھے جو ایک غار میں بیٹھ کر روایتی مراقبہ کیا کرتے تھے۔ بھگوان شوَ کا ایک گنڑ، جو گیارہ رُودروں میں سے ایک ہے، اُس غار میں حضرت محمد سے ملے۔ ان کی اپنی زبان (عربی زبان) میں کال یعنی بِرہم کا پیغام سنُایا۔ اسی رُودر کو مسلمان حضرت جِبرائیل فرشتہ کے نام سے پکارتے ہیں، جنھیں نیک فرشتہ سمجھا جاتا ہے۔

حضرت آدم:- پُرانوں اور جین مذہب کی کتابوں میں ایک سیاق ہے جو اس طرح ہے:- رشبھ دیوَ جی بادشاہ نابھیراج کے بیٹے تھے۔ نابھیراج جی ایودھیا کے بادشاہ تھے۔ رشبھ دیوَ جی کے سو (100) بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ ایک دِن بھگوان ایک باخبر کے رُوپ میں رشبھ دیو جی سے ملے ، اِنہیں عقیدت کرنے کی ترغیب دی، اِنہیں بتایا کہ اگر زندگی میں صحیفوں کے مطابق عبادت نہیں کی جائے تو انسانی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس انسان کو جو کچھ بھی حاصل ہے وہ پچھلے جنموں میں کیے گئے نیک و بد کاموں کا نتیجہ ہے۔ تم بادشاہ بنے ہو یہ تمہارے پچھلے جنم کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ اگر تم حال میں بندگی(عبادت) نہیں کرو گے تو بے اختیار بد عقیدہ ہو کر جہنم میں گرو گے اور پھر دوسری مخلوقات کے جسموں میں جاکر تکلیف اٹھاؤ گے۔ (جیسے اس وقت انورٹر کی بیٹری چارج ہے اور چارجر کو ہٹا دیا گیا ہے۔ پھر بھی وہ بیٹری کام کر رہی ہے، پنکھا بھی انورٹر کے ساتھ چل رہا ہے، بلب اور ٹیوب لائٹیں بھی جل رہی ہیں۔ لیکن اگر چارجر دوبارہ پلگ لگا کر چارج نہ کیا جائے تو کچھ دیر بعد انورٹر تمام کام بند کر دے گا، نہ پنکھا کام کرے گا، نہ بلب، نہ ٹیوب لائٹ جلے گی، اسی طرح انسانی جسم ایک انورٹر ہے، صحیفے عقیدت پر مبنی چارجر کی طرح ہیں۔ انسان خدا کی طاقت سے دوبارہ چارج ہو جاتا ہے یعنی بندگی کی طاقت سے امیر اور نیک بن جاتا ہے۔

بابا کی شکل میں اللہ کے مبارک منہ سے یہ سننے کے بعد، رشبھ دیونے عبادت کرنے کا پکا ارادہ کیا۔ رشبھ دیو جی نے بابا جی کا نام جاننا چاہا تو بابا جی نے اپنا نام کویر دیوَ بتایا اور یہ بھی کہا کہ میں خود قادر خدا ہوں۔ چاروں ویدوں میں جو کویر دیوَ لکھا ہوا ہے میں وہ ہوں۔ میرا یہی نام ہے. میں ہی پرم اکشر برہم ہوں۔

سکشم وید میں لکھا ہے:- **رشبھ دیو کے آئیا، کبی نامے کرتار،نو یوگیشور کو سمجھائیا، جنک ودیھ اُددار۔**

مطلب:- رشبھ دیو جی کو "کبی" کے نام کے خدا ملے، اِنہیں عقیدت (بندگی)کی ترغیب دی۔ اُسی خدا نے نو (9)یوگیشور وں اور بادشاہ جنک کو سمجھاکر ان کی نِجات کے لیے عبادت کرنے کی ترغیب دی۔ رشبھ دیوَ جی کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ یہ بابا

کوِیر دیوَ ہے جسے ویدوں میں سب کے خالق کوِیر دیوِ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ لیکن اس نے عقیدت(بھگتی) کرنے کا پکا اِرادہ کرلیا۔ ایک سنیاسی بابا سے نصیحت سُن کر اوم نام کا ورد کیا اور ہٹھ یوگ کیا۔ رشبھ دیو جی کا بڑا بیٹا «بھرت» تھا، بھرت کا بیٹا مارِیچی تھا۔ رشبھ دیو جی نے پہلے ایک سال تک روزے رکھ کر تپسیا کی۔ پھر ایک ہزار سال تک سخت تپسیا کی۔ اپنی تپسیا ختم کرکے سب سے پہلی نصیحت اپنے پوتے یعنی بھرت کے بیٹے مارِیچی کو کی۔ یہ مارِیچی والی روح 24ویں تیرتھنکر مہابیر جین تھے۔ رشبھ دیوَ جی نے جین مذہب نہیں چلایا، اسے محترم مہابیر جین جی نے چلایا۔

ویسے محترم مہابیر جی نے بھی کوئی مذہب نہیں قائم کیا۔ صرف اپنے پیروکاروں کو اپنا تجربہ بتایا تھا۔ وہ ایک عقیدت مندوں کی عقیدت مند جماعت ہے۔ رشبھ دیوَ جی «اوم» نام کا ورد اونکار بول کر کرتے تھے، حال ہی میں اسی کو بگاڑ کر جینی «نونکر» منتر کہتے ہیں، اسی کا ورد کرتے ہیں اور اسے اونکار اور اوم بھی کہتے ہیں۔

ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔ جین مذہب کے صحیفوں(مقدس کتابوں) اور اس کے پیروکاروں کی کتاب (آؤ جین دھرم کو جانیں) میں لکھا ہے کہ رشبھ دیوَجی (جین انہیں آدِی ناتھ کہتے ہیں) والی روح ہی بابا آدم کے رُوپ میں پیدا ہوئے تھے۔

اب میں اسی سُکشم وید کے الفاظ کی وضاحت کرتا ہوں:-

وہی محمد، وہی مہادیوَ، وہی آدم، وہی برہما۔ داس غریب دوسرا کوئی نہیں، دیکھ آپنے گھر ما۔

بابا آدم برہما جی کی دنیا (لوک) سےآئے تھے، کیونکہ انسانی جسم میں کی جانے والی روحانی مشق اور عقیدت کے مطابق، ایک انسان تینوں دیوتاؤں برہما جی، وِشنو جی اور شِو جی) کی دنیا میں باری باری جاتا ہے۔ اپنی نیکیاں کم ہونے پر اپنے سنسکاروں کی وجہ سے دوبارہ زمین پر جنم لیتا ہے۔

محترم غریب داس جی (گاؤں - چھُڈانی، ضلع جھجر، صوبہ ہریانہ) کو خود وہی خدا ملا تھا جو رشبھ دیو جی کو ملا تھا۔ محترم غریب داس جی نے خدا کے ساتھ اوپر جا کر پورے نِظام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پھر بتایا ہے کہ حضرت آدم برہما جی کی دنیا سے آئے تھے، برہما کے اوتار تھے۔ اور حضرت محمد تم گُن شِو جی کے اوتار تھے۔

قارئین حضرات! پیغمبر(اوتار) دو طرح کے ہوتے ہیں، 1. جیسے شری رام، شری کرشن وغیرہ کی شکل میں وِشنو جِی خود پیغمبر(اوتار) بن کر آئے۔ لیکن کپل رِشی جی، پرشُورام جی کو بھی وِشنو جی کے پیغامبر میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ خود شری وِشنو نہیں تھے، وِشنو لوک سے آئی ایک روح الٰہی تھے ۔ اِن کے پاس کچھ طاقت وِشنو جی کی تھی کیونکہ اِنھیں اُن ہی نے بھیجا تھا۔ اسی طرح، حضرت محمد شِو جی کے لوک سے آنے والی روح الٰہی پیغمبر تھے اور بابا آدم برہما جی (کےلوک سے آنے والی روح الٰہی) کے پیغمبر تھے۔ اسی طرح، یسوع مسیح شری وِشنو جی (کے لوک سے آنے والی روح الٰہی) کا پیغمبر تھا۔ عیسائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں، خدا نہیں مانتے۔

محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں آتا تو اپنے گھر میں یعنی اپنے انسانی جسم میں میرے بتائے ہوئے طریقہ سے عبادت کرکے اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔مطلب یہ ہے کہ تمام مذاہب کے انسانی جسم (مرد وَ عورت) کی ساخت ایک جیسی ہی ہے۔ یہ تتوگیان (فلسفہ) نہ جاننے کی وجہ سے ہم مذاہب میں بنٹ گئے ہیں۔ محترم غریب داس جی نے بتایا ہے کہ انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کے اندرونی طرف (نچلے سرے سے حلق تک) پانچ کمل چکر بنے ہیں۔

یہ تصویر دیکھیں

مول چکر:- یہ چکر ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے سے ایک انچ اوپر مقعد کے پاس ہے۔ اس کا دیوتا شری گنیش ہے۔ اس کمل کی 4 پنکھڑیاں ہیں۔

1. سواد چکر:- یہ مول کمل سے دو اِنچ اوپر ریڑھ کی ہڈی کے اندر کی طرف جڑا ہوتا ہے۔ اس کے دیوتا شری بِرہما جی اور ان کی بیوی ساوترِی جی ہیں۔ اس کمل کی چھ پنکھڑیاں ہیں۔

2. نابھی کمل چکر:- یہ ناف کے سامنے اسی ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ اس کے دیوَتا شری وِشنو جی اور ان کی بیوی لکشمی جی ہیں۔ اس کمل کی 8 پنکھڑیاں ہیں۔

3. ہردے کمل چکر:- یہ کمل سینے میں بنے دونوں چھاتیوں کے بیچ ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ اس کے دیوتا شری شِو اور ان کی بیوی پاروتی ہیں۔ اس کمل کی 12 پنکھڑیاں ہیں۔

4. کنٹھ کمل:- یہ کمل سینے کی ہڈیوں کے اوپر جہاں سے گلا شروع ہوتا ہے، اس کے پیچھے ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ آخر میں ہے۔ اس کی سربراہ شری دیوی یعنی دُرگا جی ہیں۔ اس کمل کی 16 پنکھڑیاں ہیں۔ باقی کمل چکر اوپر ہیں۔

5. سنگم کمل یا چھٹا کمل:- یہ کمل سُشمنا (نال) کے اوپری سرے پر ہے۔ اس کی تین پنکھڑیاں ہیں۔ اس میں دیوی دُرگا سرسوَتی

کی شکل میں رہتی ہیں۔ ایک پنکھڑی میں دیوی دُرگا سرسوَتی کی شکل میں رہتی ہیں۔ اسی کے ساتھ میں 72 کروڑ اُروَشیاں (خوبصورت پریاں) رہتی ہیں جو اوپر جانے والے عقیدت مندوں کو اپنے جال میں پھنساتی ہیں۔ دوسری پنکھڑی میں خوبصورت نوجوان مرد رہتے ہیں جو عقیدت مند خواتین کو اپنی طرف متوجہ کرکے کال (شیطان) کے جال میں رکھتے ہیں۔ کال بھی کسی اور شکل میں ان نوجوانوں کا منتظم مکھیا بن کے رہتا ہے۔ تیسری پنکھڑی میں، خدا خود کسی اور شکل میں میں رہتا ہے۔ اپنے عقیدت مندوں کو ان کے جال سے آزاد کراتا ہے۔ علم بیان کر کے ہوشیار کرتا ہے۔

6. ترِکوٹی کمل چکر:- یہ دونوں آنکھوں کی بھوؤں (خلیوں) کے درمیان میں سر کے پچھلے حصے میں دوسرے کملوں کی ہی قطار میں اوپر ہے۔ اس کا دیوَتا ستگرو (مرشد) کی شکل میں خدا ہی ہے۔ اس کمل کی دو پنکھڑیاں ہیں۔ ایک سفید رنگ کی اور دوسری کالے (بھنور -بھنورے) رنگ کی پنکھڑیاں ہیں۔ سفید پنکھڑی میں ستگرو کی شکل میں قادر اللہ رہتا ہے۔ کالی پنکھڑی میں کال نرِنجن(شیطان) ایک جعلی ستگرو کی شکل میں رہتا ہے۔

7. سہنسرار کمل چکر: - یہ کمل سر کے بیچ میں دو انگلی نیچے دوسرے کملوں کی طرح ایک ہی قطار میں ہے، ہندو مذہب کے لوگ سر پر بالوں کی چوٹی رکھتے تھے، کچھ اب بھی رکھتے ہیں۔ اس کے نیچے ایک ہزار کنول ہیں۔ اس کا دیوَتا برَہم ہے، اسے چھر پُرش بھی کہا جاتا ہے، جس نے گیتا اور ویدوں کا علم پوشیدہ رہکر بتایا ہے۔ اس کمل کی ایک ہزار پنکھڑیاں ہیں۔ کال برَہم نے اِنہیں روشنی سے بھر رکھا ہے، وہ خود اسی کمل چکر میں دور رہتا ہے۔ وہ خود نظر نہیں آتا، صرف پنکھڑیاں ہی چمکتی دکھائی دیتی ہیں۔

{ اشٹھ کمل دَل:- اس کمل کا دیوَتا اکشر پُرش ہے، اسے پربرَہم بھی کہا جاتا ہے، اس کی پنکھڑیاں بھی 8 ہیں۔ میں اس کی حالت نہیں بتاؤں گا کیونکہ نقلی گرو بھی اس کو جان کر عوام کو گمراہ کردیں گے۔}

8. سنکھ کمل دَل: - اس کمل میں برَہم کامل یعنی پرم اکشر برَہم(قادر اللہ)رہتے ہیں۔ اس کی اسنکھ پنکھڑیاں ہیں۔ اس کا حال بھی نہیں بتاؤں گا، وجہ اوپر لکھی جا چکی ہے۔

{جو تصویر میں دکھائے گئے ہیں۔ ان میں چھٹا کمل اور نواں کمل نہیں دکھایا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طلبہ کے علم میں بتدریج اضافہ کیا جاتا ہے، کملوں کا ایک گہرا راز ہے۔ یہ کبیر ساگر کے خلاصہ میں لکھا ہے۔

جسم میں یہ کمل ایسے کام کرتے ہیں جیسے ٹیلی ویژن میں چینلز کام کرتے ہیں۔ ان چینلز میں سے تم جس چینل کو بھی چالو کرو گے، اس پر پروگرام نظر آئے گا۔ وہ پروگرام چل تو رہا ہے اسٹوڈیو میں، لیکن دکھائی دے رہا ہے ٹی وی پر ۔ اسی طرح ہر کمل کا فنکشن ہوتا ہے۔ ان کملوں کو چالو کرنے کے لیے منتر ہیں جو یہ داس (باخبر رامپال داس) جاپ(وِرد) کرنے کے لیے دیتاہے۔ پہلی بار دِکشہ صرف اِن ہی چینلز کو کھولنے کی دی جاتی ہے۔ منتروں کی طاقت سے سبھی کمل چالو (آن) ہو جاتے ہیں، پھر عقیدتمند اپنے جسم میں لگے چینل میں اُس دیوَتا کا ٹھکانہ دیکھ سکتا ہے، وہاں کے تمام مناظر دیکھ سکتا ہے۔ اسی لیے محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ تم اپنے جسم کے چینل آن کر کے خود دیکھ لو کہ حضرت آدم تمہیں برِہما کی دنیا سے آئے ہوئے دکھائی دیں گے کیونکہ وہاں تمام ریکارڈ موجود ہیں۔ جس طرح اس وقت یوٹیوب ہے، اسی طرح آپ ہر دیوَ کی دنیا میں ماضی میں جو کچھ ہوا اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح حضرت محمد تمہیں شِو جی کے گھر سے آئے ہوئے دِکھیں گے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی شری وِشنو جی کی دنیا سے آئے دکھائی دیں گے۔

مکہ مہادیو کا مندر ہے

سکھ مذہب کی کتاب بھائی بالے والی جنم ساکھی میں اس کا ثبوت موجود ہے :-

(ساکھی مدینہ کی چلی) ہندی والی کتاب کے صفحہ نمبر 262 پر نانک جی نے چاروں اماموں کے سوال کے جواب دیتے ہوئے کہا ہے:-

آکھے نانک شاہ سچ، سُن ہو چار امام،مکہ ہے مہادیو کا، برِہمن سُن سلطان ۔

مطلب:- سنگرو نانک دیوَ جی نے چاروں اماموں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مکہ شہر میں خانۂ کعبہ جسے تم اپنا مقدس مقام مانتے ہو وہ مہادیوَ (شِو جی) کا مندر ہے۔ اس میں تمام دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں تھیں۔ اس کو قائم کرنے والا سلطان (بادشاہ) ایک برہمن تھا، بعد میں تمام بُتوں کو ہٹا دیا گیا۔ حضرت اِبراہیم علیہ اسلام اور حضرت اسماعیل علیہ اسلام نے اسے دوبارہ تعمیر کروایا تھا۔

اب میں آپ کو اپنے مقصد کی طرف لے چلتا ہوں، میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو حقیقی روحانی علم سُکشم وید میں ہے، وہ نہ گیتا میں ہے، نہ چاروں ویدوں میں ہے، نہ پورانوں میں ہے، نہ قرآن شریف میں، نہ بائبل میں، نہ چھ شاستروں میں، اور نہ ہی گیارہ اُپنشدوں میں ہے۔

مثال:- جیسے دسویں جماعت تک کا نصاب غلط نہیں ہے، لیکن اس میں بی اے اور ایم اے والا علم نہیں ہے۔ یہ کورس غلط نہیں ہے، لیکن کافی نہیں ہے۔ سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

سوال:- صحائف اور سنت خدا کے بارے میں کیا معلومات فراہم کرتے ہیں؟

جواب: دنیا کے اہم صحیفوں میں خدا کی تعریف بہت اچھے طریقے سے کی گئی ہے۔ پہلے یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے اہم صحیفے کون سے ہیں؟

1۔ وید:- وید دو قسم کے ہیں:- 1. سُکشم وید، اور 2. عام وید۔

1۔ سُکشم وید:- یہ وہ علم ہے جسے اللہ تعالیٰ خود زمین پر ظاہر ہو کر اپنے کمل جیسے منہ سے کلام کرتا ہے، یہ مکمل روحانی علم ہے۔

ثبوت:- رِگ وید منڈل 9 سُکت 86 منتر 26-27، رِگ وید منڈل 9 سُکت 82 منتر 1-2، 3، رِگ وید منڈل 9 سُکت 94 منتر 1، رِگ وید منڈل 9 سُکت 95 منتر 2، رِگ وید منڈل 9 سُکت 20 منتر 1، رِگ وید منڈل 9 سُکت 96 منتر 17 سے 20، رِگ وید منڈل 9 سُکت 54 منتر 3، یجُروید ادھیائے 9 منتر 1 اور 32، یجروید ادھیائے 29 منتر 25، اتھرو وید کانڈ 4 انوواک 1 منتر 7 ، سام وید منتر نمبر 822۔

دیگر ثبوت: - شریمد بھگوت گیتا کے باب 4 منتر 32 میں کہا گیا ہے کہ سچیدانند گھن برہم یعنی ستیہ پُرش اپنے کمل جیسے منہ سے بول کر تفصیل سے فلسفہ (تتوگیان بنیادی علم)بیان کرتا ہے۔ سبب:- خدا نے تخلیق کے آغاز میں علم کامل برہم (جیوتی نرِنجن یعنی کال پُرش) کے دل میں ڈالا تھا، (فیکس) کیا تھا۔ یہ علم بذات خود پرماتما کے مقرر کردہ وقت پر کال پُرش کی سانسوں کے ذریعے سمندر میں ظاہر ہوگیا۔ کال پُرش نے اس میں سے اہم معلومات نکال دیں۔ باقی نامکمل علم دنیا میں داخل کردیا۔ ویاس رِشی نے اسی کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ اور اس کے چار وید (رِگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھروَ وید) بنائے۔

2۔ عام وید:- یہ وہی چار ویدوں والا علم ہے جو برہم (جیوتی نرِنجن یعنی کال) نے اپنے بڑے بیٹے برہما جی کو دیا تھا، یہ نامکمل علم ہے۔ اس میں سے اہم معلومات نکالی گئی ہیں جو برہم یعنی کال نے جان بوجھ کر نکالی ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ "کال پُرش" کو ڈر رہتا ہے کہ کہیں انسانوں کو مکمل خدا (پُورن پرماتما) کا علم نہ مل جائے۔ اگر انسانوں کو قادر اللہ کا علم حاصل ہو گیا تو ہر کوئی اِس کال(شیطان) کی دنیا کو چھوڑ کر قادر اللہ کی دنیا (ست لوک = اَبدی جگہ) میں چلا جائے گا، جہاں جانے کے بعد پیدائش و موت ختم ہوجاتے ہیں۔ اسی لیے برہم (کال /شیطان) نے سچے خداکے بارے میں نہیں بتایا، اس نے ان معلومات کو مِٹا دیا۔ اس کی تکمیل کے سچے خدا خود اِنسانی جسم میں ظاہر ہوکر مکمل علم بتاتا ہے۔ اپنے حصول کے حقیقی منتر بھی بتاتا ہے، جو کال (شیطان) نے ختم کرکے باقی ماندہ علم عطا کر رکھا ہوتا ہے۔ رِشی منی لوگ اسے چار وید کہتے ہیں۔ رِشی ویاس جی نے یہ وید لکھا اور اسے چار حصوں میں تقسیم کیا۔

1۔ رِگ وید، 2۔ یجُروید، 3 ۔سام وید، 4۔ اتھروَوید ، جو آج کل رائج ہیں۔

ان ہی چار ویدوں کا خلاصہ کال پُرش نے شریمد بھگوت گیتا کی شکل میں مہابھارت کی جنگ سے پہلے شری کرشن جی کے جسم میں داخل ہو کر بولا تھا، وہ بھی بعد میں مہارشی ویاس جی نے کاغذ پر لکھا، جو آج ہم لوگوں کو دستیاب ہے۔

صحیفوں میں بائبل کا نام بھی ہے، بائبل: یہ تین کتابوں کا مجموعہ ہے۔

1۔ تورات، 2۔زبور، اور 3۔ انجیل۔

بائبل میں سب سے پہلے کائنات کی تخلیق کے بارے میں بتایا گیا ہے، یہ تورات کتاب والی ہے جس میں لکھا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے کائنات کی تخلیق کی۔ خدا نے زمین، سورج، آسمان، جانور، پرندے، انسان (نر مادہ) وغیرہ چھ دن میں بنائے اور ساتویں دن تخت پر جا بیٹھا۔ تخلیق کائنات باب 1 آیت 26، 27-28 میں یہ بھی واضح کیا ہے کہ خدا نے انسانوں کو اپنی شکل میں تخلیق کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ پرماتما بھی انسان ہی کی طرح جسم والا (نَر آکار/جسمانی) ہے۔

انسانوں کے کھانے کے لیے خدا کا حُکم:-

❖ بائبل کے باب تخلیق کائنات میں لکھا ہے (آیت 27-28) کہ انسانوں کے کھانے کے لیے بیج دار پودے (گیہوں، چنا، باجرا وغیرہ) اور پھل دار درخت عطا کئے ہیں، یہ تمہاری خوراک ہے۔ جانوروں اور پرندوں کے کھانے کے لیے گھاس اور پتوں والی جھاڑیاں دی ہیں۔ اس کے بعد مالک اپنے ذاتی مقام (ست لوک) میں تخت پر جا بیٹھا۔ بائبل میں آگے جو علم ہے وہ کال بِرہم اور اس کے دیوتاؤں (فرشتوں) کے ذریعے دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر بائبل میں بعد میں گوشت کھانے کے لیے لکھا گیا ہے تو یہ حقیقی خدا کا حکم نہیں ہے۔ وہ کسی نامکمل خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ سچے خدا کے حکم کی نافرمانی کے سبب انسان گناہ کا حصہ دار بن رہا ہے۔

❖ قرآن شریف :- بائبل کے بعد صحیفوں(مقدس کتابوں) میں قرآن شریف کا نام بہت احترام سے لیا جاتا ہے، قرآن کا علم دینے والا بھی وہی ہے جس نے بائبل، چاروں ویدوں اور شریمد بھگوت گیتا کا علم دیا ہے۔ اسی لیے اس نے اُن پہلوؤں کو بائبل میں اور قرآن میں نہیں دُہرایا جن پہلوؤں کا علم چاروں ویدوں اور شریمد بھگوت گیتا میں دیا ہے۔

❖ اُپنشد:- یہ تعداد میں 11 (گیارہ) مانے جاتے ہیں، اُپنشد کا علم کسی رِشی کا اپنا تجربہ ہے۔ اگر یہ تجربہ ویدوں اور گیتا کے مطابق نہ ہو تو بیکار ہے۔ اسے قبول نہیں کیا جانا چاہئے۔ اسی لیے اُپنشدوں کو چھوڑ کر ویدوں اور گیتا کے علم کو قبول کرنا چاہیے کیونکہ اُپنشدوں کا زیادہ تر علم ویدوں اور گیتا کے علم کے مخالف ہے۔ اسی طرح بائبل اور قرآن کے علم کو سمجھیں کہ جو علم ویدوں اور گیتا سے میل نہیں کھاتا اسے قبول نہیں کرنا چاہیے۔ ویدوں اور گیتا میں جو علم سُکشم وید سے میل نہیں کھاتا اسے قبول نہیں کرنا چاہیے۔

❖ پُران:- یہ تعداد میں 18 (اٹھارہ) مانے گئے ہیں۔ ویسے پُرانوں کے اِس علم کو بھی اسی طرح سمجھا جاتا ہے۔ یہ علم سب سے پہلے برہما جی نے اپنے بیٹوں (دکش وغیرہ رِشیوں) کو دیا تھا۔ راجہ دکش جی، منو جی اور پاراسر وغیرہ نے اسے آگے منتقل کرتے وقت اپنے تجربات بھی ملا دیئے۔ اس طرح 18 حصوں میں پُرانوں کا علم مانا گیا ہے۔ 18 پُرانوں کے علم کا جو حصہ ویدوں اور گیتا سے میل نہیں کھاتا اسے ترک کر دینا چاہیے۔ اسی طرح کوئی دوسری کتاب بھی جو ویدوں اور گیتا کے علم کے خلاف ہو، اسے بھی رد کر دینا چاہیے۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں گیتا کا علم دینے والا ارجُن سے کہہ رہا ہے کہ تو تمام اِرادوں اور مقاصد کے ساتھ اُس پرمیشور (جو گیتا کا علم دینے والے خدا سے مختلف ہے) کی پناہ میں جا۔ اُس پرمیشور کے فضل سے ہی تجھے امن وَ سکون اور اُبدی مقام (ستیہ لوک) ملے گا۔ گیتا ادھیائے 4 شلوک 32 میں کہا گیا ہے کہ وہ علم (سُکشم وید) جو خود خدا اپنے مُکھ کمل (منہ)سے بول کر بتاتا ہے، جسے سچید آنند گھن بِرہم کا قول کہا جاتاہے، جسے تتوگیان بھی کہتے ہیں جس میں خدا نے مکمل نجات کا راستہ بتایا ہے۔ گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں کہا گیا ہے کہ تم تتوگیان تتودرشی سنتوں باخبر سے سمجھو۔ سامنے جُھک کر سجدا کرنے اور سوال کرنے پر وہ تتودرشی سنت (باخبر) تمہیں تتوگیان سکھائیں گے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 میں تتودرِشی سنت(باخبر) کی پہچان بتائی ہے۔ کہا گیا ہے کہ جو سنت دنیا جیسے درخت کے تمام اُعضاء کو جانتا ہے، وہ ویدوں کے معانی جانتا ہے، وہ تتودرشی سنت ہے۔ یہ سُکشم وید یعنی سچید آنند گھن بِرہم کے الفاظ میں کہا گیا ہے کہ :-

کبیر، اکشر پُرش ایک پیڑ ہے، چھر پُرش واکی ڈار،تینوں دیوا شاخا ہیں، پات روپ سنسار۔

اُسی سچید آنند گھن برہم(قادراللہ) کے الفاظ کو تتوگیان بھی کہا جاتا ہے۔

گیتا اِدھیائے 15 شلوک 4 میں کہا گیا ہے کہ تتوِ گیان(بنیادی علم) حاصل کرنے کے بعد پرمیشور کے اُس اعلیٰ ترین ٹھکانے کی تلاش کرنی چاہیے، جہاں جانے کے بعد عقیدتمند کبھی اِس دنیا میں لوٹ کر واپس نہیں آتا، یعنی اُسے مکمل نجات مل جاتی ہے۔ اُسی خدا نے درخت کی شکل والی دنیا کو پیدا کیا ہے، صرف اُسی کی عبادت کرو۔ گیتا کا علم دینے والا اُس پُورن پرماتما(قادر اللہ) کی عبادت اپنے روحانی عمل سے بہتر سمجھتا ہے، اسی سے خدا کا وہ اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے، جسے حاصل کرنے کے بعد انسان کی پیدائش و موت کا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

❖ شرِی گُرو گرنتھ صاحب جی:- یہ سِکھ مذہب کا صحیفہ سمجھا جاتا ہے، درحقیقت یہ بہت سے مہاتماوں کی امرِت وانی کا مجموعہ ہے، جس میں شری نانک دیوَ جی کی اقوال یعنی مہلا پہلا کے اقوال تتوگیان یعنی سُکشم وید سے ملتے ہیں۔ کیونکہ شری نانک جی کو پرماتما ملا تھا جب شری نانک دیوَ جی سلطان پور شہر میں نواب کے یہاں مودی خانہ میں نوکری کرتے تھے۔ سلطان پور شہر سے آدھا کلومیٹر دور بےای ندی بہتی ہے، شری نانک جی روزانہ اس ندی میں نہانے جاتے تھے۔ ایک دن پرماتما ایک زندہ بابا کے لباس میں بےای ندی پر نمودار ہوا اور وہاں شری نانک دیوَ جی کے ساتھ علمی بحث ہوئی۔ اس کے بعد شری نانک دیو جی نے دریا میں ڈبکی لگائی لیکن دریا سے باہر نہیں نکلے اور وہاں موجود لوگوں نے سمجھا کہ نانک جی دریا میں ڈوب گئے ہیں۔ شہر کے لوگوں نے دریا میں جال ڈال کر بھی تلاش کیا لیکن مایوسی ہوئی کیونکہ شری نانک دیوَ جی تو زندہ بابا کی شکل میں ظاہر ہونے والے قادر اللہ کے ساتھ سچکھنڈ (ستیہ لوک) چلے گئے تھے۔ تین دن بعد شری نانک دیو جی زمین پر واپس آئے۔ اسی بےای ندی کے اُسی کنارے پر کھڑے ہو گئے، جہاں سے قادراللہ کبیر کے ساتھ پانی میں ڈُبکی لگا کر غائب ہو گئے تھے۔ شری نانک جی کو زندہ دیکھ سلطان پور کے لوگوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ شری نانک جی کی بہن نانکی کی شادی بھی سلطان پور شہر میں ہوئی تھی اور شری نانک جی اپنی بہن کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اپنے بھائی کی موت کے غم سے رنجیدہ بہن نانکی بہت حیران ہوئیں اور غم خوشی میں بدل گیا۔ شری نانک دیوَجی کو پرماتما ملا، سچا علم ملا، سچا نام (ستیہ نام) ملا ، پُستک بھائی بالے والی "جنم ساخی گُرو نانک دیوَ جی" میں اور پران سنگلی ہندی میں جس کے ایڈیٹر سنت سمپُورن سنگھ ہیں۔ اِن دونوں کتابوں میں اِس بات کا ثبوت موجود ہے کہ شری گُرو نانک دیوَ جی نے خود مردانہ کو بتایا کہ جب میں نہانے گیا تو مجھے بےای ندی پر پرماتما ایک زندہ بابا کے لباس میں ملے۔ میں تین دن انہیں کے ساتھ رہا تھا وہ زندہ بابا میرے ستگرو بھی ہیں اور ساری کائنات کے خالق بھی ہیں۔ اس لیے وہی ''بابا'' کہلانے کے مستحق ہیں، دوسروں کو ''بابا'' نہیں کہا جانا چاہئے، اُن کا نام کبیر ہے۔

قائم دائم قدرتی سب پیرن سِر پیر عالم بڑا کبیر

اس لیے شری نانک جی کا قول (مہلا 1) ہے، وہ سُکشم وید سے ملتا ہے، اور یہ درست ہے۔ شری گرو گرنتھ صاحب میں، کبیر جی کے قول کو چھوڑ کر، دوسرے سنتوں کے اقوال اتنے درست نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شری نانک دیوَ جی نے پرماتما کبیر جی سے ملے تھے۔

ثبوت:- شری گرو گرنتھ صاحب جی صفحہ 24 پر لکھاہے:-

ایک سوآن، دوئي سوآنی نال بھلکےسدا بھونکہی بیال، کڑ چھرا مٹھا مردار دھانک روپ رہا کرتار۔
تیرا ایک نام تارے سنسار میں اے ہو آش اے ہو آدھار، دھانک روپ رہا کرتار،
فاہی صُورت ملوکی ویش، ای ٹھگواڑہ ٹھگی دیس، کھرا سیانا بھوتا بھار، دھانک روپ رہا کرتار۔

شری گرو گرنتھ صاحب جی صفحہ 731 پر درج ذیل قول لکھاہے:-

نیچ جاتی پردیشی میرا، چِھن آوے چھن جاوے، جاکی سنگت نانک رہندا، کیونکر مُنڈا پا وے۔

صفحہ 721 پر لکھاہے:-

یک عرض گفتم پیش تو در، کون کرتار، حقہ کبیر کریم تو، بےعیب پروردگار۔

یہ مندرجہ بالا امرِت وانی شری گرو گرنتھ صاحب جی کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شری نانک جی پرماتما سے ملے تھے۔ وہ (کبیر کرتار) ہیں جو کاشی میں دھانک کے روپ میں لیلا کرنے آئے تھے۔

محترم غریب داس جی (گاؤں = چھڈانی، ضلع جھجر، ہریانہ) کو بھی اسی طرح زندہ بابا کے روپ میں کبیر پرماتما ملے تھے، اور اسی طرح انہیں بھی سچکھنڈ (ستیہ لوک) لے کر گئے تھے اور پھر واپس چھوڑ گئے۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے:-

غریب ہم سلطانی نانک تارے، دادُو کوں اُپدیش دیا، جات جُلاہا بھید نہ پایا، کاشی ماہیں کبیر ہوا۔
غریب اننت کوٹی بِرہمانڈ کا، ایک رتی نہیں بھار، ستگرو پُرش کبیر ہیں، کُل کے سرجنہار۔

سنت داؤُو داس جی مہاراج کو بھی پرماتما زندہ بابا کے رُوپ میں ملے تھے۔ شری دادو جی 7 سال کے تھے، (کچھ کتابوں میں شری داؤُو جی کی اُس وقت عمر گیارہ سال لکھی ہے) گاؤں کے باہر بچوں میں کھیل رہے تھے۔ پرماتما اِنہیں بھی زندہ بابا کے رُوپ میں ملے تھے، ستیہ لوک لے کر گئے تھے، شری داؤُو جی بھی تین دن رات تک بے ہوش رہے، پھر جب ہوش آیا تو پرماتما کبیر کی شان بیان کرنے لگے۔

جن موکو نِج نام (اصل نام) دِیا، سوئی ستگرو ہمار، دادُو دوسرا کوئی نہیں، کبیر سرجنہار۔
دادُو نام کبیر کی، جے کوئی لے وے اوٹ، اُن کو کبھوں لاگے نہیں کال وجر کی چوٹ۔

محترم غریب داس جی نے کہا ہے:-

غریب دُادو کوں ستگرو ملے، دئی پان کی پیک، بوڑھا بابا جسے کہیں، یاہ دادُو کی نہیں سیکھ،
غریب دُادو کے سر پر سدا، عدلی اصل کبیر، ٹکر ماری جد ملے، پھر سانبھر کے تیر۔

❖ سنت دھرم داس جی باندھوَ گڑھ والے کو ملے:- مہاتما دھرم داس جی کی پیدائش پاک ہندو مذہب میں گاؤں باندھوَ گڑھ (مدھیہ پردیش، ہندوستان) میں ہوئی تھی۔ گُرو جی کے حکم کے مطابق تیرتھوں کاسفر کرتے ہوئے جب دھرم داس جی متُھرا پہنچے تو وہ خدائے قادر سے ایک زندہ مہاتما کے رُوپ میں ملے تھے۔ جب دھرم داس جی کو بھی پرماتما کبیر ستیہ لوک لے کر گئے تھے۔ شری نانک دیوَ جی کی طرح دھرم داس جی بھی آسمان (ستیہ لوک) میں تین دن وَ رات پرماتما کے ساتھ رہے۔ آسمان میں جیوتی نرنجن کے لوک (اکیس برہمنڈ) کا نظم و نسق دکھایا، پھر اوپر لے گئے۔ اکشر پُرش کے سات سنکھ برہمنڈ دکھائے اور اپنا تخت اور ستلوک دِکھایا۔ دھرم داس جی کا جسم بے ہوش رہا، جب تیسرے دِن ہوش آیا تو بتایا کہ میں پرماتما کے ساتھ ستیہ لوک گیا تھا۔ وہ پرماتما کاشی شہر میں لیلا کرنے آئے ہیں، میں اُن سے ملوں گا۔ دھرم داس بنارس (کاشی) میں گئے۔ وہاں جُلہائے کی شکل میں پرماتما کو کام کرتے دیکھ کر حیران رہ گئے، اُن کے قدموں میں گر گئے اور سچی عقیدت(بھگتی) حاصل کرکے فلاح پائی۔

❖ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پرماتما مکہ میں ایک زندہ بابا کی شکل میں ملے، جس وقت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں حج کے لیے گئے تھے، اِنہیں اپنے لوک میں لے گئے جو کہ ایک برہمنڈ میں ایک سفارت کی عمارت کی شکل میں بنا ہوا ہے، پرماتما نے حضرت محمد جی کو سمجھایا اور اپنا علم بیان کیا لیکن حضرت محمد جی نے پرماتما کے علم کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی ستیہ

لوک میں رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لیے حضرت محمد کو واپس جسم میں بھیج دِیا گیا، اُس وقت کئی ہزار مسلمان حضرت محمد ﷺ کے پیروکار بن چکے تھے، اِن کی شان دنیا میں تیزی سے پھیل رہی تھی اور وہ قرآن کے علم کو بہترین علم سمجھ رہے تھے۔ محترم غریب داس جی نے بتایا کہ کبیر پرمیشور جی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر آسمانوں میں لے گئے، لیکن وہ وہاں رہے نہیں۔غریب داس جی نے کہا ہے کہ کبیر پرمیشور جی نے بتایا ہے:-

ہم محمد کو ستلوک دویپ لے گیو، اِچھا رُوپی وہاں نہیں رہیو۔
الٹ محمد محل پٹھایا، گجھ برج ایک کلمہ لے آیا۔
روجا، بنگ، نماز دئی رے، بسمل کی نہیں بات کہی رے۔
ماری گئو (گائے) شبد کے تیرم، ایسے ہوتے محمد پیرم ۔
شبدے پھیر جوائی، جیو راکھیا ماس نہیں بھکیا، ایسے پیر محمد بھائی ۔
ماری گئو لے شبد تلوار، جیوت ہوئی نہیں اللہ سے کری پکار۔
تب ہموں (مجھ کو) محمد نے یاد کیا رے،شبد سوروپ ہم بیگ گیا رے۔
موئی گئو ہم نے ترنت جیوائی، تب محمد کے نشچے آئی ۔
تم کبیر اللہ درویشا، مومن محمد کا گیا اندیشہ،
کہا محمد سن زندہ صاحب، تم اللہ کبیر اور سب نائب ۔

قرآن شریف کی سورہ فرقان (25) آیت 52 تا 59 میں بھی ہے، قرآن شریف کا علم دینے والے اللہ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام مذہب ماننے والے سبھی لوگ اپنا خدا مانتے ہیں، اسے ہی پُورن پرماتما ، ان -آیات 52 تا 59 - میں قرآن کا علم دینے والے اللہ نے کہا ہے کہ اے نبی! حضرت محمد! جو علم میں نے تمہیں قرآن کی آیتوں میں دیا ہے اس پر قائم رہو۔ اللہ کبیر ہے اور یہ کافر اس اللہ کو نہیں مانتے۔ ان کی باتوں میں نہ آنا، ان سے جہاد کرو، جھگڑا نہ کرو۔ اے نبی! یہ کبیر نام کا پرماتما ہے، جس نے کسی کو بیٹا، بہو، ساس، سُسر اور پوتا بنایا ہے، تم اُس زندہ پر یقین رکھو۔ (جو تمہیں کعبہ میں ملا تھا) وہ درحقیقت اُبدی خدا ہے، وہ اپنے بندوں کے گناہ بخش دیتا ہے، وہ کبیر اللہ ہے۔ یہ کبیر اللہ وہی خدا ہے جس کی تفصیلات بائبل کے باب تخلیق میں مذکور ہے کہ خدا نے چھ دنوں میں آسمان و زمین اور ان کے درمیان موجود تمام برجوں کو پیدا کیا، یعنی پوری کائنات کو پیدا کیا اور ساتویں دن تخت پر جا بیٹھا۔ اس کی خبر کسی باخبر بزرگ سے پوچھو۔

حضرت محمد جی گوشت نہیں کھاتے تھے:-

محترم غریب داس مہاراج (گاؤں چُھڈانی، ضلع جھجر) نے اپنی امرِت وانی میں واضح کیا ہے کہ حضرت محمد جی اور ایک لاکھ اسی ہزار نبی جو آدم جی سے لے کر محمد جی تک ہوئے ہیں اور اُس وقت کے محمد جی کے ماننے والے مسلمانوں نے بھی گوشت نہیں کھایا، اور گائے کو بسمل یعنی قتل نہیں کیا۔

نبی محمد نمسکار، رام رسول کہایا، ایک لاکھ اسی کوں سوگند، جن نہیں کرد چلایا،
عرش کُرش میں اللہ تخت ہے، خالق بِن نہیں خالی، وہ پیغمبر پاک پُرش تھے، صاحب کے ابدالی ۔

مطلب:- محترم غریب داس جی نے بتایا ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا ہوں، وہ خدا کے رسول (پیغمبر) تھے۔ اِن کے ایک لاکھ اسی ہزار مسلمان پیروکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئے ہیں۔ بابا آدم سے لے کر

حضرت محمد تک ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء بھی ہوئے ہیں۔ میں (غریب داس جی) قسم کھاتا ہوں کہ اِنہوں نے (ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبروں اور پیروکاروں نے) اور حضرت محمد جی نے معلوم ہونے کے بعد کبھی کسی جاندار پر چُھری نہیں چلائی، یعنی کبھی جانوروں پر تشدد نہیں کیا اور گوشت نہیں کھایا۔

پرماتما آسمان کے آخری سرے (تمام آسمانوں سے اوپر) بیٹھا ہے، لیکن کوئی جاندار اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں، اور وہ تمام جانداروں کو دیکھتا ہے، وہ انبیاء (حضرت محمد اور دیگر انبیاء علیہم السلام) پاکیزہ روحیں تھیں، وہ خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔

سنت جمبھیشور مہاراج جی کے خیالات:-

اسی بات کی گواہی سنت جمبھیشور جی مہاراج (بِشنوئی مذہب کے بانی) نے بھی دی ہے۔ قول نمبر 12 میں ہے:-

محمد محمد نہ کر قاضی، محمد کا تو وشم وچارو،محمد ہاتھ کرد نہ ہوتی، لوہے گھڑی نہ سارو۔
محمد ساتھ پیمبر سیدھا، ایک لاکھ اسی ہزاروں،محمد مرد حلالی ہوتا، تم ہی بھئے مرداروں ۔

مطلب:- سنت جمبھیشور جی نے بتایا ہے کہ:- اے قاضی! آپ اِس پاک روح محمد جی کا نام لے کر جو گائے یا دوسرے جانوروں کو مارتے ہو ، اور اس عظیم انسان کو بدنام کرتے ہو، حضرت محمد جی کے خیالات بہت نیک تھے۔ آپ اِن کے بتائے ہوئے راستے سے بھٹک گئے ہو، محمد جی کے ہاتھ میں چُھری نہیں تھی، جسے لوہے کے اوپر ہتھوڑے سے پیٹ کر تیار ہوتا ہے۔ حضرت محمد کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار پاکباز مسلمان پیروکار تھے ، حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی ہوئے ہیں وہ سادہ لوح صالح نبی تھے۔ حضرت محمدﷺ تو بہادر حلال کماکر کھانے والے تھے ۔ تم ہی مردارو (جانوروں کو مارنے والے) ہو ۔ تم اپنی زندگی اس عظیم انسان کے مطابق بے گناہ بنائو اور جانوروں پر تشدد نہ کرو۔

سنت جمبھیشور جی کو پرماتما سمراتھل میں ایک زندہ مہاتما کے روپ میں ملے تھے:-

جیسا کہ ویدوں میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ پرماتما ستیہ لوک میں رہتا ہے، وہاں سے چل کے زمین پر ظاہر ہوتا ہے اچھی روحوں سے ملتا ہے۔ انہیں روحانی حقیقت کا علم عطا کرتا ہے، شاعروں کی طرح برتاؤ کرتا ہوا زمین پر گشت کرتا ہے۔ جس کے سبب مشہور شاعروں میں سے ایک شاعر بھی ہوتا ہے۔ اسے شاعر کا خطاب ملتا ہے، پرماتما خفیہ عقیدت کے منتر کا حوالہ دیتا ہے جو ویدوں اور دیگر کتابوں میں نہیں ہے۔ براہ کرم ان منتروں کا ترجمہ اسی کتاب کے صفحہ 149 پر فوٹو کاپیوں میں دیکھیں۔

ثبوت:- رِگ وید منڈل 9 سُکت 20 منتر 1، رِگ وید منڈل 9 سُکت 86 منتر 26-27، رِگ وید منڈل 9 سُکت 82 منتر 1، 2، رِگ وید منڈل 9 سُکت 54 منتر 3، رِگ وید منڈل 9 سُکت 94 منتر 1، رِگ وید منڈل 9 سُکت 95 منتر 2، رِگ وید منڈل 9 سُکت 96 منتر 17 سے 20 ۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ حضرت محمد جی اور دوسرے بہت سے سنتوں کو پرماتما ایک زندہ بابا کی شکل میں ملا تھا، اسی طرح مہاتما جمبھیشور جی مہاراج کو پرماتما سمراتھل میں ایک زندہ بابا کی شکل میں ملے تھے.

ثبوت: شری جمبھیشور جی کے اقوال نمبر 50 سے چند اقتباسات:-

دل دل آپ خدائے بند جاگیو، سب دل جاگیو سوئی،جو زندو حج کعبے جاگیو، تھل سر جاگیو سوئی ۔
نام وِشنو کے مشکل گھاتے، تے کافر سیتانی،ہندو ہوئے کا تیرتھ نہاوے پنڈ بھراوے، تیپن رہا ایوانی ۔
ترک ہوئے حج کا مبود ھوکے، بھولا مسلمانی،کے کے پُرش اور جاگیلا، تھل جاگیو نج وانی ۔

مطلب:- شری جمبھیشور مہاراج جی نے بتایا ہے کہ جو پرماتما زندہ مہاتما کے رُوپ میں حضرت محمد جی سے کعبہ (مکہ) میں اُس وقت ملا جب محمد جی حج کے لیے مکہ میں بنی مسجد کعبہ میں گئے تھے اور انہیں جگایا تھا کہ مندر، مسجد وغیرہ مقاموں پر جانے سے

خدا نہیں ملتا، خدا کے حصول کے لیے منتروں کا جاپ ضروری ہے۔ شری جمبھیشور جی مہاراج نے پھر بتایا ہے کہ وہی پرماتما تھل سر (سمراتھل) (صوبہ راجستھان) میں آیا اور مجھے جگایا؟ نہ جانے کتنے اور لوگ جاگیں گے جیسے میرا سمراتھل مشہور ہے۔ یہ میرے ذاتی اقوال ہیں یعنی خاص وعدہ ہیں۔ میں نے اپنا ذاتی تجربہ بیان کر سمراتھل کے لوگوں میں خدا کی عقیدت بیدار کی ہے، سچائی سے دور ہو کر مسلمان آج بھی حج کرنے کعبہ جاتے ہیں، اور وہاں دھوک لگاتے ہیں، پتھر کی پُوجا کرتے ہیں جو فضول ہے۔ اسی طرح ہندو بھی یاترا پر جاتے ہیں، بھوتوں کی پوجا کرتے ہیں، پِنڈ بھراتے ہیں، جو کہ ایک فضول عمل ہے۔

قرآن پاک کا علم دینے والے کی گوشت کھانے کے بارے میں ھدایات

سورہ المائدہ 5 آیت نمبر. 1:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو یعنی مسلمان بنے ہو، پابندیوں کی مکمل تعمیل کرو یعنی میری بنائی ہوئی حدود کی تعمیل کرو۔

تمہارے کھانے کے لیے چوپایوں کی جنس کے سبھی جانور حلال کیے گئے ہیں، سوائے ان کے جو بعد میں بتائے جائیں گے، لیکن احرام کی حالت میں شکار کو اپنے لیے حلال نہ کرو، بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

{جو چوپایہ جانور کھانے کے لیے جائز بتائے ہیں وہ یہ ہیں: اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔}

سورہ المائدہ 5 آیت نمبر. 3:- تم پر حرام کیا گیا ہے (یعنی جن جانوروں کو کھانا گناہ ہے، اُن جانوروں کا ذکر کیا ہے) مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ذبح (مارا گیا ہو) کیا گیا ہو۔ وہ جو دم گھٹنے سے یا چوٹ لگنے سے یا اونچائی سے گرنے سے یا ٹکر کھاکر مرا ہو یا کسی درندہ جانور نے پھاڑا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پاکر ذبح نہ کر لیا ہو۔ یا کسی ایسی جگہ ذبح کیا ہو جہاں دوسرے دیوی دیوتاؤں کے بُت ہوں تو یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے اور پانسے پھینک کر اپنا نصیب جاننا، یہ سبھی مذکورہ بالا کام احکامات کی خلاف ورزی ہیں۔

سورۃ المومن 40آیت نمبر. 79:- اللہ ہی نے تمہارے لیے مویشی بنائے ہیں تاکہ تم اُن میں سے کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔

انسان کے کھانے کے متعلق خالق کی ھدایات و احکامات

بائبل کے تخلیق کائنات کے باب 1-2 میں تخلیق 1:26 :- پھر پرمیشور نے کہا کہ ہم نے انسان کو اپنے مطابق اپنی خصوصیات کے ساتھ پیدا کیا۔ اور انہیں سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور گھریلو مویشیوں اور روئے زمین پر رینگنے والی (چلنے والی) سبھی چیزوں پر اختیار دیا۔ (26)

{اختیار دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو دیگر مخلوقات کے مقابلے میں عقلمند بنایا ہے تاکہ دیگر تمام مخلوقات کو قابو میں کر سکے، اُنہیں کھانے کا حکم نہیں ہے۔}

1:27:- پھر خدا نے انسان کو اپنے مطابق پیدا کیا اور انسان کو نر وَ مادہ بنا کر پیدا کیا۔

1:28:- خدا نے انسان کو برکت دی اور اس سے کہا:- ترقی کی منازل طے کریں، پھولو، پھلو اور زمین میں بھر جاؤ۔

انسانوں کے کھانے کے بارے میں ھدایات:-

1:29:- پھر خدا نے اِن (انسانوں) سے کہا، سُنو! جتنے بیجوں والے چھوٹے چھوٹے پیڑ پوری زمین پر ہیں (یعنی باجرا، جوار، گیہوں، چاول، چنا، مکئی، کاجو، بادام، پستہ وغیرہ) اور جن درختوں میں بیج والے پھل ہوتے ہیں (جیسے آم، امرُود، جامن، کیلے، انگور وغیرہ) یہ سب میں نے تم کو دے دیئے ہیں، یہ تمہارے کھانے کے لیے ہیں۔

1:30:- اور جتنے زمین پر جانور اور آسمان میں پرندے اور زمین پر رینگنے والے جاندار جانور ہیں، اِن سب کے کھانے کے لیے میں نے سب ہرے چھوٹے چھوٹےپیڑ دیئے ہیں۔ اور ویسا ہی ہوگیا۔

1:31:- پھر خدا نے جو کچھ بنایا تھا، دیکھا کہ وہ بہت اچھا ہے، اور شام ہو گئی پھر صبح ہو گئی، اس طرح چھٹا دِن گزر گیا۔

باب 2 میں 2: 2: - اس طرح آسمان و زمین اور اپنی تمام فوج کی تخلیق مکمل کی، اور خُدا نے اپنا یہ کام ساتویں دن مکمل کیا، پھر ساتویں دِن اس سب کام سے آرام کیا۔

2:3:- اور خدا نے ساتویں دِن کو برکت اور مقدس بخشا کیونکہ اِس دن میں اُس نے تخلیق کے سبھی کاموں سے آرام کیا۔

نوٹ: انسان کے کھانے سے متعلق یہ حکم اُس اللہ کا ہے جس کے بارے میں قرآن کی سورہ فرقان آیت نمبر۔ 52-59 میں بیان کیا گیا ہے، کہ " کبیر اللہ نے پُوری کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر اوپر آسمان میں تخت پر جا بیٹھا، اس کے بارے میں یعنی مکمل معلومات کسی باخبر (فلسفی بزرگ) سے پوچھیں۔"

یہ قادر اللہ (اللہ تعالیٰ) کائنات کا خالق ہے، اس نے جو تخلیق کرنی تھی وہ چھ دِن میں کی اور جانوروں کو کھانے کا جو حکم دینا تھا دِیا اور ساتویں دِن اوپر آسمان میں اپنے تخت پر جا بیٹھا جس کا حکم انسانوں (مرد وَ عورت) کو گوشت کھانے کا نہیں ہے، اُس کے حکم کی نافرمانی کر کے دوسروں کے حکم کی تعمیل میں گوشت کھانے والے خدا کے حکم کی نا فرمانی کررہے ہیں اور ان کو سزا دی جائے گی۔

نوٹ:- بائبل کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ خالق کائنات نے اپنے حکم سے بہت سے مرد وَ عورت (انسان) پیدا کیئے اور بہت سے جانور، پرندے اور زمین وَ پانی کی مخلوقات پیدا کیں۔ جیسا کہ {بائبل باب تخلیق 1:25} میں کہا گیا ہے چھٹے دِن: - اس طرح خدا نے زمین کے طرح طرح کے جنگلی جانوروں اور زمین پر رینگنے والے تمام جانوروں کو پیدا کیا۔

1:26-1:27 :- پھر خدا نے انسانوں کو اپنی ہی شکل کے مطابق پیدا کیا، نر وَ مادہ بنا کر۔ بائبل میں جو آگے بیان کیا گیا ہے وہ پرلے کے بعد کا ہے۔ پھر بھی ہمیں گوشت نہ کھانے کا معاملہ سمجھنا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ پُورن بِرہم (قادر اللہ) یعنی پرمیشور نے انسانوں کو گوشت کھانے کا حکم نہیں دیا، اور گوشت کھانا گناہ ہے۔

مزید تفصیل آگے پڑھیں:-

اللہ کے عرش پر جانے کے بعد کال برہم نے اس میں دوبارہ انسان کی تخلیق کی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ کال بِرہم نے اپنے تینوں بیٹوں (برہما، وِشنو اور شیوَ) کو یہاں کا مُنتظم بنایا ہے۔ اعمال کے مطابق پھل دینے کا انہیں حق دیا ہے اور خود پوشیدہ رہتا ہے۔

مزید یہ کہ اس مقدس کتاب بائبل میں جو کہیں گوشت کھانے کی حکم ہے وہ اُس پُورن بِرہم کی طرف سے نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مقدس بائبل یا قرآن پاک میں جو کہیں گوشت کھانے کا حکم ہے وہ پُورن بِرہم (قادر اللہ) کی طرف سے نہیں ہے، اسے ہمیں نہیں ماننا ہے۔

سُکشم وید (کلام کبیر) میں قادر اللہ کا حکم

جو عبادت حضرت محمد جی کیا کرتے تھے وہی عبادت دوسرے مسلمان کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں سبھی مسلمان عقیدت مند گوشت بھی کھا رہے ہیں، لیکن حضرت محمد جی نے کبھی گوشت نہیں کھایا اور نہ ہی آپ کے صحابہ (ایک لاکھ اسی ہزار) نے گوشت کھایا۔ صرف روزہ، اذان اور نماز پڑھتے تھے، گائے وغیرہ کو بسمل (مارا) نہیں کرتے تھے۔

نبی محمد نمسکار ہے، رام رسول کہایا ۔ ایک لاکھ اسی کوں سوگندہ، جن نہیں کرد چلایا ۔
عرش کُرش میں اللہ تخت ہے، خالق بِن نہیں خالی ۔ وے پیغمبر پاک پُرش تھے، صاحب کے ابدالی ۔

مطلب:- حضرت محمد ﷺ قابل احترام ہیں جنہیں خدا کا اوتار کہا جاتا ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء ہوئے ہیں اور جو ان کے پیرو تھے، انہوں نے بھی کبھی بکرے، مرغے اور گائے وغیرہ پر کرد یعنی چُھری نہیں چلائی، یعنی جانوروں کو قتل نہیں کیا اور گوشت نہیں کھایا۔ وہ انبیاء کرام جیسے حضرت محمد، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ وغیرہ مقدس ہستیاں تھے اور بِرہم (جیوتی نِرنجن/کال) کے برگزیدہ تھے، لیکن جو آسمان کے آخری سرے (ستلوک) میں خدائے اکبر یعنی اللہ کبیر ہے اُس کائنات کے

مالک کی نظروں سے کوئی نہیں بچا ہے۔

ماری گئو شبد کے تیرم ، ایسے تھے محمد پیرم ،شبدے پھر جوائی،
ہنسا راکھیا ماس نہیں بھاکھیا، ایسے پیر محمد بھائی ۔

مطلب:- ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ سب کے سامنے نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے ایک گائے کو الفاظ (وچن سدِھی) سے مار کر زندہ کر دیا تھا، لیکن اُنھوں نے گائے کا گوشت نہیں کھایا۔ آج کا مسلم معاشرہ حقیقت سے آشنا نہیں ہے۔ جس دن گائے دوبارہ زندہ کی اُس دن کی یاد میں تم گائے مار دیتے ہو، اگر تم زندہ نہیں کر سکتے تو تمہیں مارنے کا بھی حق نہیں ہے۔ تم گوشت تبرک سمجھ کر کھاتے اور کھلاتے ہیں، تو تم خود بھی گناہ گار ہوتے ہو اور اپنے پیروکاروں کو بھی گمراہ کر رہے ہو، اور تم دوزخ (جہنم) کے مستحق بن رہے ہو۔

کبیر، مانس اہاری مانئی ، پرتیکش راکشس جانی، تاکِی سنگتی مت کرے، ہوئے بھکتی میں ہانی ۔ (۱)
کبیر، مانس کھائیں تے ڈھیڑ سب، مد پیویں سو نیچ ، کُل کِی درمتی پر ہرے، رام کہے سو اُونچ ۔ (۲)
کبیر، مانس بھکھے اور مد پیئے، دھن ویشیا سِیوں کھائے، جوا کھیلے چوری کرے، انت سمولا جائے۔ (۵)
کبیر، مانس مانس سب ایک ہے، مُرغِی ہرنِی گائے، آنکھے دیکھے نر کھات ہے، تے نر نرکہں جائے۔ (۶)
کبیر، یہ کُوکر کو بھکش ہے، منش دیہ کیوں کھائے، مکھ میں آمکھ میلِکے، نرک پرینگے جائے۔ (۷)
کبیر، پاپی پوجا بیٹھ کے، بھکھے مانس مد دوئی، تنکِی دیکشا مکتی نہیں کوٹی نرک پھل ہوئی ۔ (۱۰)
کبیر، جیو ہنے ہِنسا کرے، پرگٹ پاپ سر ہوئے، نِگم پُنی ایسے پاپ تیں، بھِست گیا نہیں کوئے ۔ (۱۴)
کبیر، تل بھر مَچھلی کھائے کے، کوٹی گئو دے دان، کاشِی کرونت لے مَرے، تو بھی نرک نِدان ۔(۱۶)
کبیر، بکری پاتِی کھات ہے ، تاکِی کاڈھی کھال ، جو بکری کو کھات ہے، تنکا کون ہوال ۔ (۱۸)
کبیر، مُلّا تجھے کریم کا، کب آیا فرمان ، گھٹ پھورا گھر گھر بانٹا، صاحب کا نیسان ۔ (۲۱)
کبیر، قاضی کا بیٹا مُوا، اُر میں سالَے پیر، وہ صاحب سب کا پِتا، بھلا نہ مانے بیر۔ (۲۲)
کبیر، پیر سبن کو ایک سِی، مُورکھ جانیں ناہیں، اپَنا گلا کٹائے کے، کیوں نہ بسو بہشت کے مَاہیں ۔(۲۳)
کبیر، مُرگِی مُلّا سے کہَے، جبہ کرَت ہے موہِیں، صاحب لیکھا مانگسِی، سنکٹ پرِ ہے توہِیں ۔ (۲۴)
کبیر، جور کرے ذبح کَرے، مکھ سے کہَے حلال،صاحب لیکھا مانگسِی، تَب ہوسِی کون ہَوال ۔(۲۸)
کبیر، جور کِییَاں ظلُوم ہے، ماں گے جوَاب کھدائے، خالِق درخونِی کھڑا، مار مہِیں مُنہ کھائے۔(۲۹)
کبیر، گلا کاٹے کلمہ بھرَے، کِییَا کہے حلال، صاحب لیکھا مانگسِی، تَب ہوسِی جباب — سوال ۔(۳۰)
کبیر،گلا گُسا کا کاٹِیے، میاں قہر کو مار، جو پانچُو ں بِسمل کرے، تَب پاوَے دیدار۔(۳۱)
کبیر، یہ سَب جھوٹھی بندگی، بیریا پانچ نماج، سانچہ مارے جھوٹھ پڑھ، کاجی کرَے اکَاج ۔(۳۲)
کبیر ، دِن کو روجا رہَت ہیں، رَات ہنَت ہے گائے، یَہ خون وہ بَندگِی، کہں کیوں خوشی خدائے ۔(۳۳)
کبیر،کَبرا تےئِی پیر ہیں، جو جانے پَرپیر، جو پرپیر نہ جانے ہے، سو کافِر بے پِیر۔ (۳۶)
کبیر، کھوب کھانا ہے کھِیچڑِی، ماںہیں پَرِی ٹُک لون، مانس پرایا کھائے کے، گلا کٹاوَے کون ۔(۳۷)
کبیر، کہتَا ہوں کَہہ جات ہوں، کہا جو مان ہمار، جاکا گلا تُم کاٹے ہو، سو پھر کاٹے تُمہار۔(۳۸)

کبیر، ہِندو کے دیا نہیں، مِہرترک کے ناہیں، کہَے کبیر دونوں گیَا، لَکھ چوراسِی ماہیں ۔(۳۹)

کبیر، مسلمَان مارے کرد سے، ہِندو مارے تروار، کہے کبیر دونوں ملے، جیہیں جم کے دوار۔(۴۰)

مذکورہ بالا امرت وانی میں بھگوان کبیر (پرمیشور) نے سمجھایا ہے کہ جو لوگ گوشت کھاتے ہیں، شراب پیتے ہیں، ستسنگ سن کر بھی بُرائی نہیں چھوڑتے، اُپدیش نہیں پاتے، اُنہیں اصلی شیطان جانو۔ انجانے میں خطا نہ جانے کس سے ہوجائے۔ اگر وہ خطاکار ستسنگ سنتا ہے اور بُرائی ترک کر کے خدا کی عبادت شروع کر دیتا ہے تو وہ ایک پاک نفس (دل)ہے وہ چاہے کسی بھی ذات اور مذہب کا ہو، جو گوشت اور شراب چھوڑ کر خدا کی عبادت نہیں کرتا تو وہ ایک حقیر انسان ہے چاہے وہ کسی بھی ذات اور مذہب کا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھے کام کرنے والا اچھا ہے اور گھٹیا کام کرنے والا گھٹیا ہے۔ کسی خاص ذات یا مذہب میں پیدا ہو جانے سے کوئی اونچا یا نیچا نہیں ہوجاتا۔ جن عقیدت مندوں نے اُپدیش لیا وہ مذکورہ بالا قسم کے بدکرداروں کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے کہ اس سے آپ کی عقیدت میں رکاوٹ پڑے گی۔ (ساکھی 1-2)۔

جو شخص گوشت کھاتا ہے، شراب پیتا ہے، اسی طرح جو عورت عصمت فروشی کرتی ہے اور جو شخص کسی طوائف سے عصمت فروشی کا دھندا کروا کر دولت حاصل کرتا ہے، جُوا کھیلتا ہے اور چوری کرتا ہے، سمجھانے سے بھی نہیں مانتے، وہ بڑے گناہ کے مرتکب ہیں، اور جہنم میں جائیں گے۔ (ساکھی 5)۔

جو شخص گوشت کھاتا ہے، وہ گوشت چاہے گائے، ہِرن، مُرغی وغیرہ کسی بھی جانور کا ہو، تو وہ جہنم میں جائے گا۔ جو شخص انجانے میں گوشت کھاتا ہے (جیسے آپ کسی رشتہ دار کے یہاں گئے اور آپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ سبزی ہے یا گوشت اور آپ نے کھالیا) تو اس میں کوئی قصور نہیں، لیکن آگے سے احتیاط کریں۔ ہاں جو آنکھوں دیکھ کر بھی کھا جاتے ہیں وہ مجرم ہیں، کیونکہ یہ گوشت تو کتے کی خوراک ہے اور انسان کے لیے حرام ہے۔ (ساکھی6 -7)۔

جو لوگ گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں ان سے دِکشا حاصل کرنے والوں کی نجات نہیں ہوگی، بلکہ وہ جہنم میں جائیں گے۔ (ساکھی 10)۔

جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں (چاہے وہ گائے، سُور، بکری، مُرغی، انسان وغیرہ کسی بھی جاندار کو اپنی غرض سے مارتے ہیں) وہ بڑے گنہگار ہیں، (چاہے اُنہوں نے کسی مکمل سنت سے خدائے کامل کی تعلیمات حاصل کی ہوں)، اُنہیں کبھی نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ (ساکھی 14)۔

جو شخص تھوڑا سا بھی گوشت کھا کر عبادت کرتا ہے وہ اگر کروڑوں گائے بھی صدقہ کر دے پھر بھی اس کی عبادت بیکار ہے، اور جو شخص گوشت کھاتا ہے وہ اگر کاشی میں کرونت سے اپنی گردن چھُدوا بھی لے تو بھی وہ جہنم میں جائے گا۔

(نوٹ:- کاشی/بنارس کے ہندوؤں کے خود غرض گُروؤں نے اپنے عقیدت مندوں میں یہ وہم پھیلا رکھا تھا کہ جو کاشی میں مرتا ہے وہ جنت میں جاتا ہے، جب زیادہ بھیڑ ہو نے گئی تو ایک اور خطرناک منصوبہ بنایا جس کے تحت کہا گیا کہ جو جلد جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لیے گنگا پر ایک کروت بھگوان کا بھیجا ہوا آتا ہے جس سے گردن کٹوانے والوں کے لیے جنت کے دروازے کھلے رہتے ہیں، ان خود غرض گُروؤں نے انسانی قربانی کے لئے ایک راستہ کھول دیا ۔ اور عقیدت مند لوگ بھی نجات کے لیے وہاں اپنی گردنیں کٹوانے لگے۔ لیکن بے علم گروؤں کی بتائی ہوئی سادھنا سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔) اسی لیے کہا ہے کہ گوشت کھانے والا خواہ کتنی ہی عقیدت، صدقہ وَخیرات، اور قربانی کیوں نہ کرلے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (ساکھی 16)۔

آپ نے جو بکری مار ڈالی وہ تو گھاس وَپتے وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ بھر رہی تھی، اس کال لوک میں اگر ایسے سبزی کھانے والے شریف جانور کو بھی مارا جا سکتا ہے تو جو لوگ بکری کا گوشت کھاتے ہیں اُن کا تو اور بُرا حال ہوگا۔ (ساکھی 18)۔

جانوروں کو حلال یا بسمل کرکے گوشت کھانے اور تبرک کے طور پر تقسیم کرنے کا حکم رب کریم سے کب ملا (کیونکہ مقدس بائبل باب تخلیق کے مطابق سچے خدا نے چھ دن میں کائنات کو پیدا کیا، ساتویں دن اوپر عرش پر جا بیٹھا) اور تمام انسانوں کے کھانے کے بارے میں حکم دیا کہ میں نے تمہارے کھانے کے لیے پھل دار درخت اور بیج دار پودے دیئے ہیں۔

اُس کریم وَ رحیم سچے خدا کی طرف سے دوبارہ تمہیں کب حکم ملا؟ اور یہ کس قرآن میں لکھا ہے؟ سچے خدا تمام انسان وغیرہ کائنات بنانے کے بعد اسے بِرہم (جسے مخفی کہتے ہو، جو کبھی سامنے ظاہر نہیں ہوتا، پوشیدہ رہ کر کام کرتا اور کرواتا ہے) کو دے دیا۔ بعد میں مقدس بائبل اور قرآن شریف وغیرہ کتابوں میں جو تفاصیل درج ہیں وہ بِرہم (کال/جیوتی نِرنجن) اور اس کے فرشتوں، یا بھوتوں اور روحوں کی ہیں۔ کریم یعنی مہربان پُورن(سچا) بِرہم اللہ کبیر کا نہیں ہے۔ اُس پُورن برہم کے حکم کی نافرمانی کسی فرشتہ یا بِرہم وغیرہ کے کہنے سے کی تو اُس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔)

مثال:- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی دوستی ایک پولیس تھانیدار سے دوستی ہوگئی۔ اس شخص نے اپنے دوست تھانیدار سے کہا کہ میرا پڑوسی مجھے بہت پریشان کرتا ہے۔ تھانیدار نے کہا کہ تم لاٹھی مارو باقی میں نمٹ لوں گا۔ تھانیدار کی بات مانتے ہوئے اُس شخص نے اپنے پڑوسی کے لاٹھی ماری اور پڑوسی کے سر میں چوٹ لگنے سے مر گیا، اُس علاقے کا افسر ہونے کی وجہ سے وہ تھانیدار اپنے دوست کو پکڑ کر لایا اور جیل میں ڈال دیا اور اس شخص کو سزائے موت سنائی گئی، لیکن اُس کا تھانیدار دوست کچھ مدد نہ کر سکا۔ کیونکہ بادشاہ کا قانون ہے کہ اگر کوئی کسی کو قتل کرے گا تو اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ اُس نادان شخص نے اپنے تھانیدار دوست کی بات مان کر بادشاہ کا قانون توڑا، جس کی وجہ سے وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

ٹھیک اسی طرح پُورن بِرہم کے حکم کی نافرمانی کرنے والا گناہگار ہوگا، کیونکہ قرآن شریف کا تمام علم بِرہم (کال / جیوتی نِرنجن، جسے آپ مخفی کہتے ہو) نے دیا ہے، اس میں اسی کے احکامات ہیں اور مقدس بائبل میں صرف باب تخلیق کے شروع میں پُورن بِرہم کا حکم ہے۔ مقدس بائبل کے مطابق حضرت آدم اور اِن کی بیوی حوا کو اُس پُورن بِرہم نے بنایا اور حضرت اسرائیل، بادشاہ حضرت داؤد، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد وغیرہم علیہم السلام کو حضرت آدم کی اولاد سے مانا جاتا ہے۔ پُورن بِرہم تو چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق کر کے تخت پر جا بیٹھا۔ بعد کے سبھی صحائف (قرآن شریف وغیرہ) کا علم بِرہم (کال/جیوتی نِرنجن) نے دیا ہے۔ قرآن کریم کا علم دینے والا خود کہتا ہے کہ پُورن بِرہم جسے کریم کہا جاتا ہے اس کا نام کبیر ہے، اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ ان کے فلسفہ(تتوگیان) وَ طریقہ بندگی کو کسی باخبر سے معلوم کرو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو علم قرآن شریف وغیرہ کا ہے وہ پُورن بِرہم والا علم نہیں ہے۔ (ساکھی 21)۔

جب قاضی کا بیٹا مرتا ہے تو قاضی کو کتنا درد ہوتا ہے۔ پُورن بِرہم سب کا باپ ہے۔ اپنی مخلوق کو مارنے والوں سے پُورن بِرہم خوش نہیں ہوتا ہے۔ (ساکھی 22)۔

درد سب کو ایک جیسا ہی ہوتا ہے، اگر بکری وغیرہ کا گلا کاٹ کر اُسے حلال کرنا کہتے ہو تو قاضی اور مُلا اپنا گلا کاٹ کر حلال کرنا کیوں نہیں کہتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی جان سے پیار کرتے ہیں، کیا بکرا اپنی جان سے پیار نہیں کرتا؟ (ساکھی 23)۔

جب مُلا بکری کو مارتا ہے تو وہ بے زبان مخلوق اپنی آنکھوں میں آنسو لئے مینھ مینھ بول کر سمجھانا چاہتی ہے کہ اے ملا مجھے مار کر گناہگار مت ہو۔ جب خدا کے گھر انصاف ہوگا تو اس وقت تجھے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (ساکھی 24)

زبردستی بکری وغیرہ جانوروں کو بے رحمی سے مارتے ہو، کہتے ہو کہ حلال کر رہے ہیں۔ اس دوغلی پالیسی کا تمہیں بہت نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ قاضی مُلا یا اور کوئی بھی شخص جو جانوروں کو مارتا ہے وہ پُورن بِرہم کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ وہاں دھرم راج کے دربار میں کھڑا پیٹا جائے گا۔ اگر حلال ہی کرنے کا شوق ہے تو ہوس، غصہ، لگاؤ، انا، لالچ وغیرہ کو مارو۔

پانچ وقت نماز پڑھتے ہو، رمضان کے مہینے میں روزہ بھی رکھتے ہو، اور شام کو گائے، بکری، مُرغی وغیرہ مار کر گوشت کھاتے ہو۔ ایک طرف تو خدا کی تعریف کرتے ہو اور دوسری طرف اُسی کی مخلوق کو مارتے ہو۔ ایسے خدا کیسے خوش ہو سکتا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ آپ خود بھی گناہگار ہو رہے ہو اور اپنے پیروکاروں (صحابہ) کو بھی گمراہ کرنے کے جرم میں جہنم میں جاؤ گے۔ (ساکھی 28 تا 33)۔

کبیر پرمیشور کہہ رہے ہیں کہ اے قاضی، اے مُلا! تم پیر (گُرو) بھی کہلاتے ہو۔ لیکن پیر تو وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے دکھ وَ درد کو سمجھے، اُسے مُصیبت میں پڑنے سے بچائے، کسی کو بھی تکلیف نہ دے۔ جو دوسروں کے غم میں غمگین نہیں ہوتا وہ کافر (نافرمان) بے پیر (ظالم) ہے، وہ کوئی پیر (گُرو) بننے کے لائق نہیں ہے۔ (ساکھی 36)۔

بہترین کھانا نمکین کھچڑی ہے اُسے کھائو، دوسرے کا گلا کاٹنے والے کو اُس کا بدلہ دینا پڑتا ہے۔ یہ جاننے کے بعد کوئی عقل مند انسان بدلے میں اپنا گلا نہیں کٹواتا۔ دونوں ہی مذہبوں کے رہنما بے رحم ہو چکے ہیں، ہندوؤں کے گُرو کہتے ہیں کہ ہم تو ایک جھٹکے سے بکری وغیرہ کا گلا چھیدن کرتے ہیں تاکہ جاندار کو تکلیف نہ ہو، اس لیے ہم قصوروار نہیں ہیں، جبکہ مسلم مذہب کے رہنما کہتے ہیں کہ ہم آہستہ آہستہ حلال کرتے ہیں جس کے سبب ہم مجرم نہیں ہیں۔ پرماتما کبیر صاحب جی نے کہا کہ اگر آپ کا یا آپ کے خاندان کے کسی فرد کا گلا کسی بھی طریقہ سے کاٹا جائے تو آپ کو کیسا لگے گا؟ (ساکھی 37 تا 40)۔

بات کرتے ہیں پُنے کِی، کرتے ہیں گھور ادھرم، دونوں دین نرک میں پڑِہیں، کچھ تو کرو شَرم۔

کبیر پرمیشور نے کہا:-

ہم محمد کو ستلوک لے گیا۔ اِچھا روپ وہاں نہیں رہیو۔ اُلٹ محمد محل پٹھایا۔
گُجھ بیرج ایک کلمہ لایا۔ روزہ بَنگ نماز دئِی رے، بسمل کِی نہیں بات کہی رے۔

مطلب:- نبی محمد کو میں (کبیر اللہ) ستلوک لے کر گیا تھا، لیکن اُنہونے وہاں نہ رہنے کی خواہش ظاہر کی، اور میں نے محمد جی کو واپس ان کے جسم میں بھیج دیا۔ حضرت محمد جی کو پردے کے پیچھے سے کال برہم کی طرف سے جو حکم ملا تھا اس حکم میں کال نے روزہ، اذان اور پانچ وقت نماز پڑھنے کو کہا تھا، لیکن گائے وغیرہ جانوروں کو بسمل کرنے یا مارنے کو نہیں کہا۔ قرآن میں بعد میں فرشتے کے حکم سے لکھا ہے جو بڑاگناہ ہے۔

مقدس کتاب قرآن شروع کرنے سے پہلے

مقدس کتاب قرآن کو سمجھنے کے لیے چند اہم باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے:-

1 :- قرآن مجید کا علم نازل کرنے والے خدا نے اپنے نبی کریم محمد ﷺ کو کائنات کو پیدا کرنے والے خدا کے بارے میں مکمل معلومات نہیں دی ہیں۔

دلیل: سورہ فرقان – 25 آیت نمبر 59 میں ہے کہ (اے محمد) اللہ نے ساری کائنات کو چھ دِنوں میں پیدا کیا، پھر آسمان میں تخت پر جا بیٹھا۔ اس کے بارے میں مکمل معلومات کسی باخبر عالم یعنی تتودرشی سنت سے پوچھو۔

2:- سورہ شوریٰ- 42 آیت نمبر 1-2 میں اِشارتی الفاظ ہیں، جن کا علم کسی مسلمان کو نہیں جو بہت اہم ہے۔ آیت نمبر 1:- (ح م ع س ق) یہ حروف لکھے ہیں جو جاپ کرنے کا نام ہے، نام کے جاپ کے بغیر کسی انسان کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

3:- حضرت محمد جی کو قرآن کا علم دینے والا خدا اِن سے پوشیدہ نہیں مِلا بلکہ پردے کے پیچھے سے نماز وغیرہ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

4:- حضرت محمد جی کو ڈرا دھمکا کر قرآن مجید کا علم نازل کیا۔ حضرت محمد جی نے فرمایا کہ میرا گلا گھونٹ گھونٹ کر فرشتہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے قرآن کا علم پڑھنے پر مجبور کیا، جب تیسری بار گلا بھینچا تو مجھے لگا کہ میری جان نکل جائے گی۔ جب وحی (پیغام) آتی تھی تو نبی جی کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ جب وحی آتی تھی تو گھنٹیاں بجتی سنائی دیتی تھیں، نبی جی نے بتایا کہ مجھے بہت تکلیف ہوتی تھی۔

5:- قرآن مجید میں گوشت کھانے کی اجازت ہے، لیکن خالق کائنات قادر اللہ نے بائبل کتاب کے باب تخلیق کائنات میں انسانوں کے کھانے کے لیے بیجوں والے چھوٹے چھوٹے پودے اور پھل دار درختوں کے پھل بتائے۔

6:- نبی محمد جی کے بقیہ معراج صحیح ہے جو درج ذیل ہیں۔

مقدس قرآن مجید کا علم مقدس روح حضرت محمد کو عطا ہوا، حضرت محمد ﷺ تھے تو قرآن کا علم ہمارے درمیان ہے۔ اسی لیے حضرت محمد ﷺ کا اپنا تجربہ بھی قرآن مجید سے کم اہم نہیں ہے۔

اللہ کے رسول محمد ﷺ کی سیرت کے بارے میں بیان میں ایک انمول واقعہ ہے جو درج ذیل ہے:-
ایک صبح نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو اپنی آپ بیتی سناتے ہوئے فرمایا کہ آج رات جبرائیل علیہ السلام آئے تھے، میرا سینہ چاک کیا اور پھر مقدس چیز رکھ کر اسے پھر سے ویسا ہی کر دیا۔ پھر مجھے بُراق نامی جانور (خچر کی شکل کا) پر بٹھاکر آسمان میں لے گئے، پہلے آسمان پر جنت میں لے گئے۔ وہاں ایک آدمی جنت اور جہنم کے درمیان بیٹھا تھا، جب جنت کی طرف رخ کرتا تو زور سے ہنستا پھر جب جہنم کی طرف دیکھتا تو پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگتا تھا۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرائیل! یہ آدمی کون ہے؟ اور یہ جب دائیں طرف رخ کرتا ہے تو زور سے ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟
فرشتہ جبرائیل نے بتایا کہ یہ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ بائیں طرف دوزخ ہے جس میں ان کی بُرے کام کرنے والی اولادیں ہیں جو جہنم میں تکلیف میں مبتلا ہے جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلیں۔ اُنھیں تکلیف میں مُبتلا دیکھ کر روتا ہے۔ اور دائیں طرف جنت ہے جس میں اُن کی وہ اولادیں جنہوں نے اللہ کے حکم کے مطابق عبادت کی جو بہت خوش ہیں جنھیں دیکھ کر یہ خوشی سے ہنسنے لگتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے مزید بتایا کہ جب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ بابا آدم کے قریب گیا تو اُنہوں نے کہا کہ آؤ نیک نبی! نیک بیٹا! اور یہ کہہ کر مجھے سینے سے لگایا اور اُمت کی ترقی کے لئے دعا دی. پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے جنت میں ایک ایسی جگہ (دوسرے آسمان پر) لے گئے جہاں انبیاء کی جماعت بیٹھی تھی۔ حضرت داؤد جی، حضرت موسیٰ جی، اور حضرت عیسیٰ وغیرہ ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء وہاں موجود تھے، اِنہوں نے میرا خصوصی احترام کیا۔ میں نے اِن سب کی نماز میں امامت کی۔ اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے مجھے اوپر جانے کو کہا اور جبرائیل اور بُراق دونوں وہیں رُک گئے۔ میں اکیلا آگے گیا، سیڑھیاں چڑھیں۔ تبھی پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھو اور اپنے پیروکاروں سے اس کی پابندی کرواؤ۔ روزہ رکھو، اذان لگاؤ، واپس تشریف لے جاؤ۔ میں واپس اس جگہ آگیا جہاں تمام انبیاء بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر موسیٰ جی آئے اور پُوچھا کہ اللہ نے کیا حکم دیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھے اور میری اُمت کو پچاس مرتبہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور روزے رکھنے اور اذان لگانے کو کہا ہے۔ تو موسیٰ جی نے فرمایا کہ اُمت روزانہ پچاس مرتبہ نماز نہ پڑھ پائے گی کچھ کم کرواؤ، واپس جاؤ، اور عرض کرو۔ کرتے کراتے آخر میں پانچ وقت نماز پڑھنے کا حکم مِلا، اور روزہ اور اذان کا بھی حکم دیا گیا۔ (جو اِس وقت ہو رہا ہے)۔ حضرت محمد نے فرمایا کہ پھر جنت کے نظارے دکھانے کے لئے مجھے فرشتہ جبرائیل جنت میں کئی مقامات پر لے گئے، وہاں کی خوبصورتی منفرد ہے، وہاں بہت سی پاکیزہ روحیں رہتی ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بُراق پر بیٹھا کر واپس زمین پر چھوڑ دیا، پھر یہ سچا واقعہ سُنایا، جنت اور جہنم میں جو کچھ ابھی موجود ہے حضرت محمد ﷺ اُس کے چشم دید گواہ ہیں۔
مولوی صاحبان دلیل دیتے ہیں کہ بابا آدم بائیں طرف بُرے بچوں کے اعمال دیکھ کر رو رہے تھے، اور دائیں طرف نیک بچوں کے اعمال دیکھ کر ہنسنے لگتے تھے جبکہ ان کی اولادیں تو قبروں میں ہیں۔ مصنف کا اعتراض یہ ہے کہ آپ کے قاعدہ کے مطابق تو حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ جی تک کو بھی قبروں میں رہنا چاہیے تھا جنہیں نبی محمد جی نے اوپر آسمان پر دیکھا، ان سے باتیں کیں، اور اُنہیں نماز پڑھائی۔ آدم جی کیا اچھے اور بُرے اعمال دیواروں پر دیکھ کر ہنس رہے تھے اور رو رہے تھے؟ ان کے دائیں طرف جنت تھی اور بائیں طرف جہنم تھا، اور اُن کی اولادیں بھی جہنم اور جنت میں تھیں۔
دیگر شواہد:- آسمانی سفر کے بعد حضرت محمد سے اُن کے چچا نے پُوچھا کہ آپ نے اپنے دادا کو دیکھا؟ وہ جنت میں ہیں یا جہنم میں؟ محمد جی نے کہا جہنم میں دیکھا۔ یہ سُن کر اِن کے چچا محمد جی سے بہت ناراض ہوئے اور کہنے لگے تم میرے باپ کو جہنمی بتا رہے ہو۔ جھوٹے ہو۔ نبی جی نے کہا کہ میں نے وہی بتایا جو دیکھا ہے۔ محمد جی کے چچا پورے مخالف ہو چکے تھے۔ حقیقت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ بابا آدم کی اچھی اور بُری اولادیں جہنم اور جنت میں دیکھی گئی۔

پیدائش وَ موت کے مظاہر

مبلغین اسلام کا بتایا گیا قانون غلط ھے

میں (رامپال داس) نے اسلام کے مشہور مبلغین اور دیگر علماء کے خیالات وَ نظریات بھی پڑھے۔ اِنہوں نے بتایا کہ اسلام آوا گوَن (یعنی پیدائش وَموت، دوبارہ جنم، دوبارہ موت، پھر جنم، پھر موت) پر یقین نہیں رکھتا، جیسا کہ ہندو مذہب کا ماننا ہے جس کا ذکر اِن کی مشہور کتاب شریمد بھگود گیتا کے ادھیائے 2 شلوک 22 میں ہے کہ جس طرح انسان پُرانے کپڑے اُتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے اِسی طرح روح بھی موجودہ جسم چھوڑنے یعنی مرنے کے بعد نئے جسم میں داخل ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ گیتا اِدھیائے 4 شلوک 5 میں کہا گیا ہے کہ اے ارجُن! تم نے اور میں نے کئی جنم لیے ہیں، تم نہیں جانتے، میں جانتا ہوں۔ گیتا اِدھیائے 2 شلوک 12 میں گیتا بولنے والے نے کہا ہے "اے ارجُن! تم، میں اور یہ تمام جنگجُو پہلے بھی پیدا ہو چکے ہیں، اور آگے بھی پیدا ہوں گے۔ تم یہ مت سمجھو کہ وہ صرف حال ہی پیدا ہوئے ہیں۔ مسلم علمائے کرام کا اصرار ہے کہ ہندو صحیفوں میں جو لکھا ہے اور جسے ہندو مانتے ہیں، (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) وہ ہم نہیں مانتے۔ مذہب اسلام کی کتابوں میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ بار بار جنم ہوتا ہے یا بار بار موت ہوتی ہے لہذا ہم یہ نہیں مانتے۔ مسلم علماء کہتے ہیں کہ اسلام کا یہ اصول ہے کہ بابا آدم سب سے پہلے انسان ہیں، اور پہلے نبی ہیں۔ بابا آدم سے لے کر حضرت محمد تک جتنے بھی انبیاء کرام ہوئے ہیں نیز ان کی اولادیں ہوئی ہیں، یعنی بابا آدم سبھی (یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں) اور تمام مرد وَ عورت (لڑکے، جوان، بُزرگ) جو اب تک مر چُکے ہیں کے باپ ہیں ۔ سب کو احترام کے ساتھ قبروں میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ اور اُن کی روحیں قبر میں میت کے ساتھ رہیں گی جب تک کہ قیامت نہیں آجاتی، یعنی قیامت والے دن صرف جنت، دوزخ اور ساتویں آسمان پر اللہ کا عرش باقی رہے گا۔ باقی زمین، چاند، ستارے، سیارے، سورج برج وغیرہ سبھی فنا ہو جائیں گے۔ یہ قیامت کھربوں سال بعد آئے گی۔ اس وقت تک جتنے لوگ (مرد، عورت، بچے، بوڑھے، جوان) مریں گے، اُنہیں بھی قبروں میں دفن کیا جائے گا۔ اور قیامت کے دن سب کو قبروں سے نکال کر زندہ کیا جائے گا، اللہ انہیں زندہ کرے گا اور ان کے اعمال کے مطابق جنت اور جہنم میں بھیجے گا، جنہوں نے اللہ کے حکم کے مطابق نیک اعمال کئے ہونگے اُنہیں جنت میں رکھا جائے گا، اور جنہوں نے اللہ کا حکم نہیں مانا اور اپنی من مرضی کی زندگی گُزاری اُنہیں دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا، دین اسلام کا یہ مندرجہ بالا قانون علمائے اسلام نے بتایا ہے، اور تمام علماء نے اس کی تائید کی ہے۔ پورا مسلم معاشرہ اس اصول کو قطعی مان رہا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، آپ لوگوں نے حضرت محمد ﷺ کی بتائی ہوئی سچائی پچھلے صفحات میں پڑھی کہ اُنہوں نے اوپر آسمان میں بابا آدم اور جنت و جہنم میں اِن کی اچھی وَ بُری اولادیں دیکھیں، اور حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے تمام انبیاء دیکھے۔ مسلمان علماء اور مولوی صاحبان نے اپنی کتابیں بھی ٹھیک سے نہیں سمجھیں، جس وجہ سے پورا مسلم معاشرہ اُلجھن کا شکار اور حقیقت سے ناواقف ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو اِنہیں اسلام کا علم نہیں یا اگر علم ہے تو جان بُوجھ کر جھُوٹی باتیں پھیلا رہے ہیں، در حقیقت یہ مسلم معاشرے کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہ داس (رامپال داس) مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے جاننا چاہے گا کہ آپ لوگ اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو سچ مانو گے یا ان جُھوٹے مبلغین کے جھوٹ کو ؟ آپ کا جواب واضح ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے کہا ہوا ایک ایک لفظ سچا ہے۔

{کچھ مسلمان مولوی اور مبلغ اتنے جھوٹے ہیں کہ وہ آج کے پڑھے لکھے انسانی معاشرے کو بھی گمراہ کرنے سے نہیں چوکتے۔

جب ان سے اس موضوع پر علمی بحث ہوتی ہے کہ اگر قیامت تک قبروں میں رہنے کا اصول صحیح مان لیا جائے تو حضرت محمد ﷺ نے بابا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو پہلے اور دوسرے آسمان پر دیکھا۔ بابا آدم کی اچھی اور بُری اولادیں جنت اور جہنم میں دیکھیں۔ جنھیں دیکھ کے بابا آدم بائیں طرف منہ کر کے رو رہے تھے اور دائیں طرف منہ کر کے ہنس رہے تھے، آپ کے نظریہ کی تردید تو خود نبی محمد ﷺ کر رہے ہیں۔ پھر یہ جُھوٹے نیا جُھوٹ بولتے ہیں، کہتے ہیں کہ انبیاء کے

لیے استثنیٰ (چھُوٹ) ہے، وہ اوپر آسمان میں جا سکتے ہیں۔ یہ داس (رامپال داس) ان سے ثبوت چاہتا ہے۔ قرآن یا کوئی حدیث یا حضرت محمد ﷺ کی معراج کی تفاصیل میں یا بائبل میں دکھائیں، ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہتے ہیں کہ بابا آدم دائیں طرف اپنی نیک اولاد کے اعمال دیکھ کر ہنس رہے تھے اور بائیں طرف اپنی بُری اولادوں کے اعمال دیکھ کر رو رہے تھے۔ یہ داس (رامپال داس) ان سے پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا اِن کے اعمال دائیں بائیں دیواروں پر لکھے ہوئے تھے، جنھیں پڑھ کر بابا آدم رو رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ یاد رہے کہ بابا آدم کو پڑھنا نہیں آتا تھا، لہذا حقیقت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔}

پیدائش وَموت بار بار ہونے کا ثبوت قرآن پاک میں بھی موجود ہے جو اس طرح ہے:-

ہم مقدس قرآن مجید کی تخلیق، قیامت اور پیدائش وَ موت سے متعلق کچھ سُورہیں پڑھ کر اُن کی تشریح کر رہے ہیں:-

سورۃ کہف 18آیت نمبر 47:-

اور (اُس دن کی فکر سے بے خبر نہ ہو جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے (ختم کردیں گے) اور تم زمین کو کھلا میدان دیکھو گے، اور ہم لوگوں کو بلائیں گے اور ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔ (47)

آیت نمبر 48:- قطار در قطار تمہارے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے، (اور ان سے کہا جائے گا کہ کہو) جیسے ہم نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا، ویسے ہی تم ہمارے سامنے آئے ہو۔

تشریح:- اوپر کی تفصیل سے واضح ہے کہ اللہ نے زمین تباہ نہیں کی، اس کے اوپر جو پہاڑ اور لوگ اور ان کے گھر ہیں ان کو تباہ کیا ہے۔ لہذا اسے مکمل قیامت نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ مسلمان پرچارک بتاتے ہیں کہ کھربوں سال کے بعد جب قیامت آئے گی، اُس وقت تمام زمین، سورج، چاند اور برج فنا ہو جائیں گے، اور مردوں کو قبروں سے نکال کر زندہ کیا جائے گا۔ جن لوگوں نے اپنی زندگی اللہ کے حکم یعنی قرآن کے علم کے مطابق گزاری، فرمانبردار (مسلمان ہو کر) رہے اُنہیں جنت ملے گی۔ اور جنہوں نے کفر کیا اللہ کی اطاعت سے انکار کیا وہ نافرمان جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اس کے بعد صرف جنت اور جہنم باقی رہیں گے۔ اللہ ہمیشہ ساتویں آسمان پر موجود ہے، وہ وہیں رہے گا۔ زمین، چاند، سورج اور دیگر تمام سیارے تباہ ہو جائیں گے۔ زیریں دنیا ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گی۔ لیکن مذکورہ بالا بیان جو قرآن مجید کی سورہ کہف 18 کی آیت نمبر 47-48 میں کہا گیا ہے کہ زمین تو باقی رہے گی اور وہ زمین تمہیں ایک کُھلے میدان کی طرح دِکھے گی۔ اس کے اوپر کے پہاڑ اور دوسری مخلوقات باقی نہیں رہیں گی۔ اور ہر کوئی اپنے اعمال کا پھل حاصل کرنے کے لیے پروردگار کے سامنے قطار میں کھڑا ہوگا۔ اب سورۃ ملک 67 کی آیت نمبر 2 پڑھیں:-

وہ (اللہ) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ (اللہ) غالب اور بخشنے والا ہے۔

اب سورہ روم 30 کی آیت نمبر 11 پڑھیں:- اللہ تعالیٰ نے پہلی بار مخلوق کو پیدا کیا، پھر وہی اُسے دوہرائے گا۔ (دوبارہ پیدا کرے گا۔)

اب قرآن مجید کی سورہ انبیاء 21 کی آیت نمبر 104 پڑھیں:-

جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ لے گا جس طرح کاغذ کو بنڈل میں لپیٹا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے پہلے کائنات کو پیدا کیا تھا۔ ہم اُسے دوہرائیں گے (دوبارہ پیدا کریں گے)۔

اب قرآن شریف کی سورہ انبیاء 21 کی آیت نمبر104 کا اردو ترجمہ پڑھیں :-

جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح بنڈل میں کاغذ کو لپیٹتے ہیں، جس طرح ہم نے پہلے کائنات کو پیدا کیا تھا پھر ہم اُسے دوہرائیں گے۔ (یہ) وعدہ ہمارے ذمہ ہے، ہمیں یہ ضرور کرنا ہے۔ (104)

اب سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 28 پڑھیں:-

تم اللہ کے ساتھ انکار کا طریقہ کیسے اپناتے ہو؟ حالانکہ جب تم بے جان تھے، اس نے تمہیں زندگی دی اور پھر وہی تمہاری جان لے گا۔ پھر وہ تمہیں دوبارہ زندگی دے گا، پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

اب سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 29 پڑھیں:- وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں، پھر اوپر کی طرف رخ کیا اور سات آسمان ٹھیک بنائے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 25:- (قرآن مجید جس کا عربی متن سے اردو ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور اردو سے ہندی ترجمہ ایس خالد نظامی نے کیا ہے، اور ناشر کتب خانہ حمیدیہ 342، گلی گڑھیا، جامع مسجد، دہلی-110006 ہے}

نوٹ:- قارئین سے گزارش ہے کہ میں مندرجہ بالا مترجمین کا کیا ہوا اردو ترجمہ نیچے لکھ رہا ہوں۔ برائے مہربانی آپ خود پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا اس کا مطلب بار بار پیدائش و موت اور بار بار جنت میں جانا ہے یا کچھ اور ؟ (مصنف)

سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 25:-

اے پیغمبر! اور آپ خوشخبری سنا دیجئے اُن لوگوں کو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ان کے لیے جنتیں ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی، جب کبھی اِنھیں دی جائیں گی۔ اگر وہ ان جنتوں کا کوئی پھل چکھیں گے تو ہمیشہ یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے ہمیں ملا تھا۔ اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور ان کے واسطے ان جنتوں میں صاف پاک کی ہوئی بیویاں ہوں گی۔ اور وہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ (25)

{بعض مترجمین نے (دونوں بار پھل ایک جیسا ملے گا) کا مطلب یہ بتایا ہے کہ کھانے کا پھل جو زمین پر بھی ملا تھا، یہاں جنت میں بھی ملتا جلتا ملا ہے۔ غور کریں کہ کیا جنت میں صرف ایک پھل ہی کھانے کو ملے گا۔ اور چیزیں جنت میں نہیں ہیں؟ اس کا صحیح مطلب مندرجہ بالا مترجم نے کیا ہے کہ "جب نیک بندے جنت میں جائیں گے، تب اُنہیں یاد آئیگا کہ پہلے بھی انہیں اپنے اعمال کے بدلے جنت ملی تھی، اب بھی وہی اعمال صلہ ملا ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ جب وہ دوسری بار جنت میں جائیں گے تو اِنہیں ان کے اعمال کے مطابق جنت کی لذتیں حاصل ہونگی جہاں بیویاں پاکیزہ ہونگی، اس سے بھی پیدائش و موت بار بار ثابت ہوتی ہے۔

دوبارہ جنم پر ذکر

سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 243 :-

تم نے ان لوگوں کے حال پر بھی کچھ غور کیا جو موت کے خوف سے اپنے گھر بار چھوڑ کر نکلے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اللہ نے ان سے کہا مرجاؤ، پھر اُس نے اِنہیں دوبارہ زندگی بخشی، حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسان پر بڑا مہربان ہے، لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

قیامت تک قبروں میں رہنے والے نظریہ کی تردید

قرآن کی سورہ مدثر 74 کی آیت نمبر26-27 :-

آیت نمبر 26:- عنقریب میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔

آیت نمبر 27:- اور تم کیا جانو کہ وہ جہنم کیا ہے؟ {ایک ولید بن مغیرہ نامی شخص نے پہلے تو اسلام قبول کیا، اور اس کو فائدے بھی ہوئے، پہلے وہ مخالفین کا سردار تھا، اور بعد میں وہ حضرت محمد جی کی مخالفت کرنے لگا، قرآن کو جادو قرار دینے لگا اور کہنے لگا کہ یہ انسانی کلام ہے، اور اللہ ہی نہیں ہے، محمد جی کو جادو گر بتانے لگا، تب قرآنی علم دینے والے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا سورہ مدثر 74 کی آیت نمبر 26-27 میں فرمایا کہ میں اسے عنقریب جہنم میں ڈالوں گا یعنی جہنم کی آگ میں ڈال دونگا، جہنم میں بھیج دونگا۔

قارئین غور کریں! کہ قبر کے بجائے عنقریب جہنم میں ڈالنے کو کہا ہے جس سے یہ نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے کہ جو یہ کہا جاتا ہے کہ قیامت تک تمام نبیوں سے لے کر عام آدمی تک سبھی اپنی قبروں میں رہیں گے۔ حضرت محمد کے معراج کے سفر سے تو یہ واضح ہے کہ سب نبی اور آدم جی کی تمام اچھی اور بُری اولادیں اوپر جہنم اور جنت میں تھے۔

نتیجہ: قرآن مجید کے علم کے ساتھ ساتھ حضرت محمد ﷺ کا تجربہ بھی کم اہمیت کا حامل نہیں ہے، حضرت محمد جیسے نیک

نبی جب پیدا ہوئے تو قرآن کا پاک علم انسانوں کے ہاتھ آیا، جیسے برتن صاف ہو تبھی اس میں گھی ڈالا جاتا ہے، ناپاک برتن میں گھی ڈالنا اُسے برباد کرنا ہے، قرآن کا علم حضرت محمد کو کن حالات میں حاصل ہوا؟ اس کی معلومات مسلم مذہب کے ہر بچہ کو ہے کہ جس اللہ نے قرآن کا علم دیا اُسے مسلمان اپنا خالق مانتے ہیں، اسی کو قادر مانتے ہیں۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ نے جو علم دیا ہے اسے جبرائیل نے بغیر کسی تبدیلی کے لا کر نبی کریم کی روح کو دے دیا، پھر وہی حضرت محمد ﷺ کے منہ سے بولا گیا ۔ اسے لکھنے والوں نے لکھا ۔ حضرت محمد جی تو امی (انپڑھ) تھے۔ حضرت محمد جی کو قرآن کا علم حاصل ہونے کے عمل میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض اوقات جبرائیل علیہ السلام براہ راست سامنے آکر علم وحی کرتے اور کبھی بلاواسطہ بتاتے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ یہ علم براہ راست نبی کریم ﷺ کی روح کو عطا کر دیتا تھا۔ نبی کریم ﷺ اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپ کر لیٹ جاتے۔ پھر قرآن کا علم بولتے۔ اس طرح قرآن کا مقدس علم حاصل ہوا۔ اوپر قرآن مجید کی بعض سورتوں کی آیات بیان کی گئی ہیں جن میں یہ سمجھنا ہے کہ تناسخ کے بارے میں ان میں کیا اِشارہ ہے؟

اوپر تشریح میں آپ نے پڑھا کہ سورہ کہف 18 کی آیت نمبر 47-48 میں کہا گیا ہے کہ قیامت میں زمین تباہ نہیں ہوگی، بلکہ اس کے اوپر رہنے والی تمام مخلوقات جیسے پہاڑ، انسان اور ان کے گھر، رہائش گاہیں، جانور اور پرندے سب ختم ہو جائیں گے، اور زمین ایک چٹیل میدان دکھائی دے گی۔

پھر سورہ ملک 67 کی آیت نمبر 2 میں واضح کیا ہے کہ اللہ نے موت اور زندگی کا ایک قانون بنایا ہے، انسان کو پرکھنے کے لیے کہ کون اچھا کام کرتا ہے اور کون بُرا کام کرتا ہے۔

پھر سورہ روم 30 کی آیت نمبر 11 میں کہا ہے کہ اللہ پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے، پھر اُسے دھروائے گا (دوبارہ پیدا کرے گا)۔

سورہ انبیاء 21 کی آیت نمبر 104 میں کہا گیا ہے:- کہ اُس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے پلندے میں کاغذ لپیٹ دیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا، ہم اسے دھروائیں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے جو ہمیں ضرور پورا کرنا ہے۔ سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 243 میں ہے:- کہ اللہ نے موت دی، پھر اسے زندگی بخشی۔

سورہ مدثر 74 کی آیت نمبر 26-27 میں کہا ہے کہ:- عنقریب تمہیں جہنم میں ڈالوں گا، یہ کیا جانیں کہ جہنم کیا ہے؟ (اس سے بھی قبروں میں رہنے والی بات غلط ثابت ہوتی ہے۔)

اب یہ دیکھیں کہ پہلے کائنات کو کیسے پیدا کیا؟

یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جس اللہ نے قرآن مجید کا علم حضرت محمد ﷺ کو دیا ہے، اسی نے حضرت داؤد کو زبور کا علم دیا، اسی نے حضرت موسیٰ کو تورات کا علم دیا، اسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل کا علم دیا۔ قرآن مجید کے علاوہ درج بالا تینوں مقدس کتابوں (زبور، تورات اور انجیل) کو ایک ساتھ جمع کر کے بائبل کا نام دیا گیا ہے۔ بائبل کے باب تخلیق میں لکھا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے زمین بنائی، آسمان بنایا، زمین میں پانی بھر دیا جو سمندر بن گیا، زمین پر درخت اور پودے اگائے، طرح طرح کی مخلوقات اور جانور پیدا کیئے، جانوروں اور پرندوں کو پیدا کیا، پھر چھٹے دن انسان کو پیدا کیا، اور اللہ اپنا کام چھ دن میں پورا کر کے ساتویں دن اوپر ساتویں آسمان پر جا بیٹھا ۔ یہ پہلی والی دنیا کی تخلیق کا قصہ ہے۔

قرآن کی مندرجہ بالا آیت یہی واضح کرتی ہے کہ جیسے ہم نے کائنات کو پیدا کیا تھا، اسی طرح دوبارہ کائنات کی تخلیق کروں گا، جس سے بار بار پیدائش وَ موت ہونا ثابت ہوتا ہے، یعنی بار بار جنم لینا ۔

جواصول مسلمان علماء مانتے ہیں کہ قیامت کے بعد دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے، اس میں یہ بھی واضح نہیں کہ ان کی عمر کتنی ہوگی یعنی کوئی دس سال کی عمر میں ، کوئی اور کم، اور کوئی 30، 40، 50، 60، 62، 65، 80 سال یا اس سے زیادہ عمر میں مریں گے، قبروں میں دفن کیئے جائیں گے۔ پھر وہ کیا اسی عمر کے اسی جسم میں زندہ کیئے جائیں گے یا بچے کی شکل میں زندہ کیئے جائیں گے؟ مسلمان علماء اس پر خاموش ہیں۔ قرآن واضح کرتا ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس طرح اس نے پہلی بار کائنات کو پیدا کیا

(جو کہ بائبل یعنی تورات میں بیان کیا گیا) ویسے دوبارہ کرے گا، یہ ایک یقینی وعدہ ہے۔

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات میں یہی کہا گیا ہے کہ ایک بار قیامت کے دن صرف زمین کے اوپر موجودات کو ختم کیا جائیگا، اور زمین ایک چٹیل میدان نظر آئیگی۔ (اسے آدی سناتن اور سناتن مذہب میں قیامت (پرلے) کہتے ہیں۔)

پھر کہا ہے کہ اُس دن (قیامت کے دن) آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے کاغذ بنڈل میں لپیٹ دیتے ہیں، یعنی ساری کائنات کو اسی طرح ختم کر دیں گے جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا۔ (آدی سناتن اور سناتن پنتھ میں اسے مہاپرلے کہتے ہیں) اسے ہم دھرائیں گے، یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے اور ہم اسے ضرور کریں گے۔ {یہ بڑی قیامت کے بعد دوبارہ کائنات کی تخلیق کرنے کے لیے کہا ہے، یعنی دوبارہ زمین، پانی، انسان (نر وَ مادہ)، حیوانات، پرندے اور دیگر مخلوقات کو پیدا کیا جائیگا جیسے کہ وہ پہلی بار پیدا کیئے گئے تھے۔ اس کے بارے میں کہا ہے کہ ہم اسے دھرائیں گے۔} مندرجہ بالا واقعہ سے خود ہی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دوبارہ جنم لینے کا مطلب پیدائش وَ موت ہے۔ جو نظریہ مسلم علماء بتاتے ہیں کہ اللہ نے کائنات بنائی ہے۔ انسان (مرد و عورت) پیدا ہوتے رہیں گے اور مرتے رہیں گے، مرنے کے بعد قبر میں دفن کیئے جائینگے، وہ سب قبروں میں تب تک رہیں گے جب تک کہ بڑی قیامت قائم نہیں ہو جاتی، اور قیامت کھربوں سال بعد آئے گی، تب کائنات فنا ہو جائے گی اور قبروں سے مردوں کو زندہ کیا جائیگا، جن لوگوں نے اللہ کے حکم کے مطابق نیک اعمال کیئے تھے وہ جنت میں جائیں گے اور جنہوں نے قرآن کے خلاف کام کیئے اُنہیں جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اب اس کے بعد نہ ہی کائنات دوبارہ پیدا ہوگی اور نہ ہی دوبارہ فنا ہوگی۔

تشریح:- غور طلب بات یہ ہے کہ مسلمان علماء کے نزدیک جن لوگوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور نیک اعمال کیئے، وہ بھی قبروں میں دفن کیئے جائیں گے۔ بابا آدم، ان کی تمام اولاد اور ایک لاکھ سے زیادہ انبیاء اپنی قبروں میں مدفون ہیں۔ وہ ان قبروں میں کھربوں سال تک پڑے پڑے سڑیں گے، اور تکلیفیں اٹھائیں گے، پھر انہیں جنت میں رکھا جائے گا۔ ایسی جنت سر میں ماریں گے کہ جس سے پہلے ہمیں کھربوں سالوں تک قبروں میں بھوکے پیاسے گرمی اور سردی میں جہنم کی اذیتیں برداشت کرنی پڑیں۔

مسلمان علماء یہاں یہ دلیل بھی دینے سے نہیں چوکیں گے کہ موت کے بعد خوشی اور غم کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ میری دلیل یہ ہے کہ اگر مرنے کے بعد نہ خوشی کا احساس ہوتا ہے اور نہ غم کا، تو پھر جنت کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کی جنت میں تو آپ کے پہلے نبی آدم غمگین بھی ہیں اور خوش بھی، وہ بے چین بھی ہوتے ہیں۔

لیکن نبی محمد نے اس نظریہ کو مذکورہ بالا واقعہ میں غلط ثابت کیا ہے جس میں آپ نے پڑھا کہ جبرائیل فرشتہ نبی محمد کو براق نامی (خچر جیسے) جانور پر بٹھا کر اوپر لے گئے۔ وہاں (جنت اور جہنم میں) نبی محمد نے بابا آدم اور ان کی اچھی اور بُری اولادوں کو جنت اور جہنم میں دیکھا۔ عیسیٰ، موسیٰ، داؤد، ابراہیم وغیرہ انبیائے کرام کی جماعت دیکھی، حضور محمد ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر جنت کے دوسرے مقامات کا نظارہ دیکھا۔ اللہ کے پاس گئے۔ اللہ نے پردے کے پیچھے کلام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو پانچ وقت کی نماز، روزہ اور اذان کا حکم دیا جس پر پُوری امت مسلمہ عمل پیرا ہے۔

مسلمان علماء یہ دلیل بھی دے سکتے ہیں کہ اوپر بابا آدم پہلے آسمان پر جو دائیں طرف دیکھ کر خوش اور بائیں طرف دیکھ کر غمگین ہو رہے تھے۔ وہ دائیں طرف نیک اولاد کے اعمال اور بائیں طرف بری اولاد کے اعمال دیکھ کر خوش وَ غمگین ہو رہے تھے۔ اِس داس (غلام) کا استدلال یہ ہے کہ کیا وہ اچھے اور بُرے اعمال دیوار پر لکھے ہوئے تھے؟ کیونکہ بابا آدم بغیر پڑھے لکھے تھے۔ سچائی اوپر بیان کر دی گئی ہے جو کہ حقیقت ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مسلم معاشرہ گمراہی کا شکار ہے، اپنا مقدس قرآن مجید اور پیارے نبی محمد ﷺ کے افکار بھی نہیں سمجھ سکے۔ براہِ کرم اپنی مقدس کتابیں ایک بار پھر سے پڑھو۔

اس داس (رامپال داس) نے ایک کتاب "گیتا تیرا گیان امرت" لکھی ہے جس میں شریمد بھگوت گیتا کا تجزیہ کیا ہے جسے ہندو سماج کے دانشوروں نے بھی قبول کیا اور وہ حیران رہ گئے کہ انہیں خود اپنے صحیفوں کا صحیح علم آج تک نہیں تھا، اور اس کتاب

نے ہماری آنکھیں کھول دیں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جس اللہ نے مقدس زبور، تورات، انجیل اور قرآن کا علم دیا اسی نے ان سے پہلے چاروں ویدوں (رِگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھروَ وید) اور شریمد بھگوت گیتا کا علم دیا تھا۔ جسے عیسیٰ مسیح سے چار ہزار سال پہلے وید ویاس رشی نے لکھا تھا، رشی کا نام کرشن دوپاین تھا۔ پہلے ویدوں کا علم ایک تھا، لیکن رشی کِرشن دوپاین نے اسے چار حصوں میں تقسیم کیا اور اس کے چار نام رکھے۔ جس کی وجہ سے رشی کِرشن دوپاین کو (وید ویاس) کہا جانے لگا۔

پیدائش وَ موت کا چکر جاری ہے :-

سناتن مذہب موجودہ دوسرے تمام فرقوں سے پہلے کا ہے، اورآدی سناتن مذہب سب سے پہلے کا ہے جس کا پیروکار یہ داس (رامپال داس) ہے۔ یہ دونوں پنتھ (جو اَب مذہب (دھرم)کہلاتے ہیں) کا ایک ہی عقیدہ ہے کہ ہر جاندار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ یہ نظریہ اس لیے بھی معتبر ہے کہ یہ قادر خدا کبیر کا بتایا ہوا ہے، فرق یہ ہے کہ سناتن دھرم میں پیدائش وَ موت کا چکر ہمیشہ رہنے والا مانتے ہیں، جیسا کہ گیتا ادھیائے 4 شلوک 5 میں کہا گیا ہے کہ اے ارجُن! تیرے اور میرے بہت جنم ہوچکے ہیں۔

گیتا اِدھیائے 2 شلوک 12 میں کہا ہے کہ تو اور میں اور سامنے کھڑے یہ تمام سپاہی پہلے بھی پیدا ہوئے اور آئندہ بھی پیدا ہونگے، یہ مت سمجھ کہ ہم سب صرف اسی زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔

آدی سناتن مذہب: - آدی سناتن مذہب میں یہ مانا جاتا ہے کہ جب تک کسی کو پیر کامل نہیں مل جاتا- جو مکمل خدا یعنی (گیتا اِدھیائے 8 شلوک 3، 8، 9، 10 اور اِدھیائے 15 شلوک 17 والے) پرم اکشر برہم کی سچی عقیدت جانتا ہے اس سے تعلیم لے کر عقیدت نہیں کرتا۔ تب تک اُس کی پیدائش وَ موت کا چکر ہمیشہ جاری رہیگا۔ پرم اکشر برہم کی عبادت کرنے سے گیتا اِدھیائے 15 شلوک 4 والی نجات مل جاتی ہے، وہ اعلیٰ مقام مل جاتا ہے، جہاں جانے کے بعد عقیدت مند واپس لوٹ کر اس دنیا میں کبھی نہیں آتے۔ اسی لیے گیتا اِدھیائے 18 شلوک 46، 61، 62 میں کہا گیا ہے کہ (شلوک 46 میں) اے ارجُن! کہ جس خالق کائنات نے تمام مخلوقات پیدا کیں اور جس سے یہ ساری کائنات پھیلی ہوئی ہے۔ اُس خالق کی حقیقی اعمال کے ذریعے عبادت کرنے سے انسان کو اعلیٰ کمال (سدھی)حاصل کرتا ہے۔

(شلوک 61 میں ہے) :- اے ارجُن! جسم نما مشین لیے ہوئے تمام جانداروں کو خدا اپنی مایا (شکتی) سے ان کے اعمال کے مطابق گھماتا پھراتا ہوا تمام جانداروں کے دلوں میں بیٹھا ہے۔

(شلوک 62 میں ہے) :- اے بھرت! تم ہر طرح سے اُس خدا کی پناہ میں جاؤ، اُس خدا کے فضل سے ہی تمہیں حتمی سکون اور اُبدی (محفوظ) اعلیٰ ترین گھر ملے گا۔

آدی سناتن مذہب میں مکمل خدا یعنی (پرم اکشر برہم) کو قادر اللہ کہا جاتا ہے۔ ہمیشہ رہنے والے مقام کو اُبدی ستلوک اعلیٰ مقام کہا جاتا ہے۔ اُس ستیہ لوک میں جانے کے بعد عقیدت مند کی پیدائش وَ موت کا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

سِکھ مذہب:- سِکھ پنتھ (موجودہ سِکھ مذہب) میں بھی پیدائش وَ موت کا عقیدہ موجود ہے۔ یہ لوگ بھی مانتے ہیں کہ جب تک کہ کوئی پیر کامل کی پناہ میں جاکر ست پُرش یعنی قادر اللہ کی عبادت نہ کرے تب تک پیدائش وَ موت کا چکر ختم نہیں ہوتا۔ پیر کامل کی عقیدت سے پیدائش وَ موت کا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ اور عقیدت مند ستیہ لوک یعنی جنتِ بعتُل میں چلا جاتا ہے۔

جین مذہب:- جین مذہب کا سناتن مذہب کی طرح ہی عقیدہ ہے کہ پیدائش وَ موت کبھی ختم نہیں ہونگی۔ اِن کا ماننا ہے کہ جین مت کے بانی اور پہلے تیرنتھ کر آدی ناتھ یعنی رشبھ دیوَ جی مرنے کے بعد بابا آدم کی شکل میں پیدا ہوئے تھے۔

محترم رشبھ دیوِ جی کے پوتے(بھرت کے بیٹے) شری مارچی نے شری رشبھ دیوَ جی سے تعلیم (اُپدیش) لی تھی۔ اس کے بعد اس روح نے کئی انسانی جنم لیے۔ کروڑوں جانور (گدھے، گھوڑے) کے جنم ہوئے۔ کئی بار درخت کے جنم ہوئے۔ اور وہی روح جین

دھرم کی چوبیسویں تیرتھ کر ہوئے۔

سُکشم وید میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ شری نانک دیوَ جی (سکھ دھرم کے بانی) کی روح ست یُگ میں بادشاہ امبریش کی شکل میں پیدا ہوئی تھی اور تریتا یُگ میں بادشاہ جنک کی شکل میں پیدا ہوئی تھی اور کل یُگ میں محترم نانک جی کی شکل میں پیدا ہوئی۔ جب باخبر سے تعلیم لے کر ست پُرش (مکمل خدا) کی عبادت ستنام کی تسبیح کرکے کی، تب پیدائش وَموت کا چکر ختم ہوا۔ پورانوں میں دوبارہ جنم لینے کے اور بھی بہت سے ثبوت موجود ہیں جن سے بار بار جنم لینا اور مرنا پتہ چلتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ پیدائش وَ موت کا جو قانون مسلمان بتاتے ہیں وہ بے بنیاد ہے، اِن کی مقدس کتابیں بھی ان کی بات کو غلط ثابت کرتی ہیں۔

☛ بار بار پیدائش اور موت کی زندہ تاریخ آپ لوگ اسی کتاب کے صفحہ 144 سے 147 تک (الخِضر (الکبیر) کی جانکاری) کے باب میں پڑھیں گے۔

اب قیامت، بڑی قیامت اور خدائی بڑی قیامت کے بارے میں معلومات ملاحظہ فرمائیں:-

قیامت کی معلومات

قیامت کا مطلب ہے (تباہی)۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے، جزوی تباہی اور عظیم تباہی۔

جزوی تباہی: یہ دو طرح کی ہوتی ہے؛ ایک تو چوتھے دور (کل یُگ) کے اختتام پر زمین پر ایک نِکلنک نامی دسواں اوتار آتا ہے، جسے کلکی بھی کہا گیا ہے۔ وہ اُس وقت (کل یُگ) کے تمام بھگتی ھین(بے ایمان) انسانوں کو اپنی تلوار سے مار کر ختم کر دیگا۔ اُس وقت انسان کی عمر 20 سال ہوگی اور 5 سال کم ہوگی یعنی 15 سال کی عمر میں سب بچے جوان بوڑھے ہوکر مر جائینگے۔ پانچ سال کی لڑکی بچوں کو جنم دے گی۔ انسانی قد ڈیڑھ یا ڈھائی فٹ کے قریب ہوگا۔ اُس وقت اتنے زلزلے آیا کریں گے کہ زمین پر چار فٹ اونچی عمارت بھی نہیں بنا پایا کریں گے۔ تمام انسان زمین میں گڑھے کھود کر رہا کریں گے۔ زمین زرخیز نہیں رہے گی۔ زمین کا زرخیز عنصر تین ہاتھ (تقریباً ساڑھے چار فٹ) نیچے تک ہی ختم ہو جائے گا۔ کوئی پھل دار درخت نہیں ہوگا اور پیپل کے درخت میں پتے نہیں لگیں گے۔ تمام انسان (مرد اور عورت) گوشت خور ہونگے۔ باہمی سلوک بہت خراب ہوگا۔ ریچھوں کی سواری کیا کریں گے۔ ریچھ اس وقت ایک اچھی سواری ہونگے۔ ماحول آلودہ ہونے کے سبب بارشیں رُک جائینگی۔ جیسے اوس پڑتی ہے ویسے ہی بارش ہوا کرے گی۔ گنگا اور جمنا جیسی ندیاں بھی خشک ہو جائیں گی۔ یہ کل یُگ کا خاتمہ ہوگا۔ اُس وقت پرلے(زمین پر صرف پانی ہی پانی ہوگا) ہوگا ۔ اچانک اتنی بارش ہو گی کہ پُوری زمین پر سینکڑوں فٹ پانی ہو جائے گا۔ بہت اونچی جگھوں پر کچھ ہی انسان باقی رہیں گے۔ یہ پانی سینکڑوں سالوں میں خشک ہو جائے گا۔ پھر ساری زمین پر جنگل اُگ جائیگا۔ زمین دوبارہ زرخیز ہو جائے گی۔ جنگلات (درختوں) کی کثرت سے ماحول پھر سے صاف ہو جائیگا۔ کچھ لوگ جو عقیدت رکھتے ہیں وہ اونچے مقام پر بچ جائیں گے۔ ان کے بچے ہونگے۔ جو بہت لمبے قد کے ہونگے۔ کیونکہ ماحول کی پاکیزگی کے سبب جسم مزید صحت مند ہو جائیگا۔ والدین چھوٹے قد کے ہونگے اور بچے لمبے قد کے ہونگے۔ کچھ عرصے بعد والدین اور بچے جوانی میں برابر قد کے ہوجائیں گے۔ اُس وقت ماحول بالکل پاک ہوگا۔ اس طرح یہ ست یُگ کا آغاز ہوگا ۔ زمین پر یہ جزوی تباہی جیوتی نِرنجن (کال/شیطان) کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

دوسری جزوی تباہی ایک ہزار چترُیگ کے بعد ہوتی ہے۔ تب برہما جی کا ایک دن ختم ہوتا ہے۔ اتنے ہی چترُیگ تک رات رہتی ہے۔ تباہی ایک رات تک رہتی ہے۔ {دراصل برہما جی کا ایک دن 1008 چترُیگ کا ہوتا ہے، برہما جی کے ایک دن میں چودہ(14) اِندروں (جنت کا راجا)کا عہدہ حکومت مکمل ہوتا ہے۔ ایک اِندر کا عہدہ حکومت 72 چوکڑی یُگ کا ہوتا ہے۔ ایک چوکڑی (چترُیگ) میں چار یُگ ہوتے ہیں:-

1. ست یُگ جو 17 لاکھ 28 ہزار سال کا ہوتا ہے۔ 2. تریتا یُگ جو 12 لاکھ 96 ہزار سال کا ہوتا ہے۔ 3. دُواپُر یُگ جو 8 لاکھ 64 ہزار سال کا ہوتا ہے۔ 4. کل یُگ جو 4 لاکھ 32 ہزار سال کا ہوتا ہے۔ چاروں یُگوں کے کُل 43 لاکھ 20 ہزار سال بنتے ہیں۔

حساب کرنا آسان رہے اس لیے چترُیگ سے جوڑا جاتا ہے۔ بِرہما کا ایک دن ایک ہزار آٹھ چترُیگ کا ہوتا ہے۔ اسے سیدھا ایک ہزار چترُیگ شمار کیا جاتا ہے۔}

جب بِرہما کا دن ختم ہوتا ہے تو زمین پاتال اور سورگ (اِندر)میں موجود تمام جاندار ختم ہو جاتے ہیں۔ وہ مخلوق جو اس تباہی میں ختم ہو گئی، اُسے بِرہم یعنی کال جو بِرہم لوک میں رہتا ہے، کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا اور جسے پوشیدہ سمجھا جاتا ہے، اُس پوشیدہ بِرہم کی دنیا میں بے ہوش کر کے ڈال دیا جاتا ہے۔ پھر ایک ہزار چترُیگ(دراصل یہ 1008 چترُیگ کی ہوتی ہے) کی بِرہما کی رات ختم ہونے کے بعد پھر اِن تینوں لوکوں (پاتال زمین اور سورگ) میں تخلیق کا کام شروع ہوجاتا ہے۔ اُس وقت بِرہما، وِشنو، شِو لوک اور بِرہما لوک میں رہنے والے زندہ بچے رہتے ہیں۔ یہ جزوی تباہی کی دوسری قسم ہے۔

مہاپرلے(بڑی قیامت):- یہ تین طرح کی ہوتی ہے۔ پہلی بڑی قیامت:- یہ کال (جیوتی نِرنجن) مہا کلپ کے اختتام پر کرتا ہے جب بِرہما جی کی موت ہوتی ہے۔ {برہما کی عمر = برہما کی رات ایک ہزار چترُیگ اور اتنا ہی بڑا اِن کا دن ہوتا ہے۔ تیس دِن اور رات کا ایک مہینہ، بارہ مہینوں کا ایک سال اور سو سال ایک بِرہما کی زندگی، اسے ایک مہا کلپ کہا جاتا ہے۔}

دوسری بڑی قیامت:- سات بِرہما جی کی موت کے بعد ایک وِشنو جی کی موت ہوتی ہے، سات وِشنو جی کی موت کے بعد ایک شِو کی موت ہوتی ہے۔ اسے دویا مہا کلپ کہتے ہیں، اس میں بِرہما، وِشنو، شِو سمیت ان کے لوکوں کی مخلوقات اور سورگ لوک اور پاتال لوک اور مرتیو لوک(فانی دنیا) میں موجود دیگر مخلوقات اور سب لوگ ختم ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت صرف بِرہم لوک باقی رہ جاتا ہے جس میں یہ کال دیوتا (جیوتی نِرنجن) اور دُرگا تین شکلوں مہا بِرہما-مہاساوتری، مہاوِشنو-مہالکشمی اور مہاشنکر-مہادیوی (پاروتی) میں تین لوک بنا کر رہتا ہے۔ اسی بِرہم لوک میں ایک مہا سورگ بنا ہے جس میں چوتھی نجات یافتہ مخلوق رہتی ہے۔ {مارکنڈے، ایک رومی رشی جیسی روح جس نے چوتھی نجات حاصل ہے اور انہیں برہم لین کہا جاتا ہے۔ وہ یہاں کے تینوں لوکوں کے عقید تمندوں کی حد نظر سے باہر ہوتے ہیں۔ سورگ(جنت)، مرتیو(فانی دنیا)اور پاتال کے رشی اِنہیں دیکھ نہیں پاتے۔ اس لیے بِرہم لین مان لیتے ہیں۔ لیکن وہ بِرہم لوک میں مہا سورگ میں چلے جاتے ہیں۔}

پھر بڑے مہا کلپ کے آغاز میں کال (جیوتی نِرنجن) بِرہم لوک سے نیچے کی دنیا دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ کال اپنی پرکرتی (مایا آدی-بھوانی) مہاساوتری، مہالکشمی اور مہادیوی (گوری) کے ساتھ ملاپ سے اپنے تینوں بیٹوں (رجگن برہما، ستگن وِشنو، تمگن شِو) کو پیدا کرتا ہے۔ یہ کال /شیطان اپنی طاقت سے اِنہیں بے ہوش کر دیتا ہے۔ پھرتینوں کو مختلف مقامات پر جیسے بِرہما جی کو کمل کے پھول پر، وِشنو جی کو سمندر میں شیش ناگ پر، شِو جی کو کیلاش پہاڑ پر رکھتا ہے۔ اس کے بعد باری باری تینوں کو ہوش میں لاتا ہے۔ اور اِنہیں پرکرتی (دُرگا) کے ذریعے سمندر منتھن کا حکم ہوتا ہے۔ تب یہ مہا مایا (اصل پرکرتی /شیروں والی) اپنی تین شکلیں بنا کر سمندر میں چھُپا دیتی ہے۔ تین لڑکیوں (جوان دیویوں) کو ظاہر کرتی ہے۔ تینوں بچے (بِرہما، وِشنو، شِو) اِنہی تینوں دیویوں سے شادی کرتے ہیں اور وہ اپنے تینوں بیٹوں کو تین محکمے - تخلیق کا کام بِرہما کو، اور رزق (پالن وَ پوشن) کا کام وِشنو کو، اور مارنے کا کام شِو کو دیتا ہے، جس سے کال بِرہم کی کائنات دوبارہ شروع ہوجاتی ہے۔ جس کا ذکر مقدس پورانوں میں بھی ہے جیسے شِو مہاپوران، بِرہما مہا پوران، وِشنو مہاپوران، مہابھارت، سُکھ ساگر، دیوی بھگود مہا پوران میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور گیتا جی کے چودھویں اِدھیائے کے شلوک 3 سے 5 میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

تیسری مہاپرلے(بڑی قیامت):- ایک کائنات میں 70 ہزار بار تِرلوکیہ شِو (کال کا تموگُن بیٹا) مر جاتا ہےتب ایک کائنات کی تباہی ہوتی ہے اور بِرہم لوک میں تینوں جگہوں پر رہنے والا کال (مہاشِو) بھی اپنے مہاشِو والا جسم بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح یہ ایک کائنات کی تباہی یعنی تیسری تباہی ہوئی اور اُس وقت ایک بِرہم لوکیہ شِو (شیطان) مر گیا اور 70000 (ستر ہزار) تِرلوکیہ شِو (کال کے بیٹے) مر گئے یعنی ایک کائنات میں بِرہم لوک سمیت تمام جہانوں کے سبھی جاندار ختم ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت کو پربِرہم یعنی اکشر پُرش کا ایک یُگ کہا جاتا ہے۔ اس طرح گیتا اِدھیائے 8 شلوک 16 کے معنی سمجھنا چاہیے۔

اسی طرح تین بڑی قیامت ہوتی ہیں:-

پہلی بڑی قیامت

جب سو (100) برہم لوکیہ شِو (کال برہم) مر جاتے ہیں تب چاروں مہا برہمنڈوں میں بنے 20 برہمنڈوں کی مخلوقات ختم ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر صرف ایک برہمنڈ میں ہی کائنات رہتی ہے. جب ایک مہا برہمنڈ کے اندربڑی قیامت(مہاپرلے) ہوتی ہے تو دوسرے مہابرہمنڈ میں تخلیق شروع ہوجاتی ہے، آخر میں چار وں مہا برہمنڈوں کے بیس برہمنڈوں میں قیامت ہے۔

پھر چاروں مہا برہمنڈوں کے نیکو کار انسانوں کو (ہنس آتماؤں) کو اکیسو یں برہمنڈ میں بنے نقلی ستیہ لوک وغیرہ لوکوں میں رکھ دیتا ہے اور اسی لوک میں بنائے گئے دیگر چار خفیہ مقامات پر دوسری مخلوقات کو بے ہوش کر کے ڈال دیتا ہے اور پھر اسی نقلی ستیہ لوک سے جانداروں کو کھاکر اپنی بھوک مٹاتا ہے اور ہر روز کھائے جانداروں کو اسی اکیسویں برہمنڈ میں بنے چار خفیہ مقامات پر بے ہوش کر کے ڈالتا رہتا ہے اور وہاں پر بھی جیوتی نِرنجن اپنی تینوں شکلیں (مہا برہما، مہاوِشنو اور مہاشِو) اپنا لیتا ہے۔ اور وہاں پر بنی شِو کی شکل میں اپنا پیدائش وَ موت کا شغل(لیلا) کرتا رہتا ہے، جس سے وقت مقرر رکھتا ہے اور سو بار مرتا ہے، جس کے سبب پربرہم کے سو یُگوں کا وقت اکیسویں برہمنڈ میں پُورا ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد چار وں مہا برہمنڈوں کے اندر کائنات کی تخلیق شروع کرتا ہے۔ {جس ایک کائنات میں سو بِرہم لوکیہ شِو (کال) یعنی پربِرہم کے سو یُگوں تک کائنات قائم رہتی ہے اور اتنی ہی مدت تک قیامت /پرلے رہتی ہے، یعنی پربِرہم کے دو سو یُگ (کیونکہ پربِرہم کے ایک یُگ میں ایک برہم لوکیہ شِو یعنی کال مر جاتا ہے) میں ایک بڑی قیامت(مہاپرلے) جو کال کے ذریعہ کی جاتی ہے کا دور مکمل ہوتا ہے} ، یہ کال یعنی پہلا پوشیدہ بِرہم کہلاتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 7 شلوک 24-25 میں)۔ دوسرا پوشیدہ پربِرہم اور اِس سے بھی آگے تیسرا سناتن غیر ظاہر جو پُورن بِرہم(قادر اللہ) ہے،گیتا اِدھیائے 8 شلوک 20 کے معنیٰ سمجھیں۔

دوسری دویہ مہا پرلے(تیسری بڑی قیامت)

اس مذکورہ بالا مہاپرلے(بڑی قیامت) کے پانچ بارہو جانے کے بعد دوسرا دِویہ مہا پرلے(بڑی قیامت) ہوتا ہے۔ دوسرا دِویہ مہا پرلے پربِرہم (اویگت پُرش / اکشر پُرش) کرتا ہے۔ اس میں کال یعنی بِرہم (کشر پُرش) سمیت تمام 21 برہمنڈ ختم ہو جاتے ہیں جس میں تینوں لوک (سورگ لوک، مرتیو لوک، پاتال لوک)، برہما، وِشنو، شِواور کال (جیوتی نِرنجن-اومکار نِرنجن) اور ان کے لوک (بِرہم لوک) یعنی باقی تمام 21 برہمنڈوں کی مخلوقات ختم ہو جاتی ہے۔

نوٹ: - سات تِرلوکیہ برہما کی موت کے بعد ایک تِرلوکیہ وِشنو جی کی موت ہوتی ہے اور سات وِشنو کی موت کے بعد ایک تِرلوکیہ شِو کی موت ہوتی ہے۔ اور 70000 (ستر ہزار) تِرلوکیہ شِو کی موت کے بعد ایک بِرہم لوکیہ شِو یعنی کال (بِرہم) کی موت پربرہم کے ایک یُگ کے بعد ہوتی ہے۔ ایسےایک ہزار یُگ کا پربِرہم (اَکشر پُرش) کا ایک دن اور اتنی ہی طویل رات ہوتی ہے۔ اَکشر پُرش کی رات کا وقت شروع ہونے پر پرکرتی (دُرگا) سمیت کال (جیوتی نِرنجن) یعنی بِرہم اور اس کے اِکیس برہمنڈوں کی مخلوقات ختم ہو جاتی ہے۔ تب پربرہم (دوسرا غیر ظاہر) کا ایک ہزار یُگ کا دن ختم ہوتا ہے۔ اتنی ہی رات گزرنے کے بعد بَرہم کو پھر پُورن برہم ظاہر کرتا ہے۔ گیتا اِدھیائے 8 شلوک 17 کا مفہوم اس طرح سمجھیں۔ لیکن برہمنڈوں اور مہا برہمنڈوں اور ان میں بنے لوکوں کی سرحد (گول دیوار کی طرح سمجھو) ختم نہیں ہوتی۔ پھر اتنے ہی وقت کے بعد یہ کال اور مایا (پرکرتی دیوی) کو پُورن بِرہم (ستیہ پُرش) پہلے سے طے شدہ تخلیق کے اصول کی بنیاد پر دوبارہ تخلیق کرتا ہے، اور تمام جاندار جو کال کے قیدی ہیں کو ان کے اعمالکے مطابق جسموں میں اعمال کی بنیاد پر مبنی تخلیق کائنات کے اصول سے پیدا کرتا ہے اور لگتا ہے کہ پربِرہم پیدا کر رہا ہے۔

{یہاں گیتا اِدھیائے 15 کا شلوک 17 یاد رکھنا چاہئے جس میں کہا ہے کہ اُتم پربُھو تو کوئی اور ہی ہے جو دراصل اُبدی خدا ہے۔ جو تینوں جہانوں میں سب کا دہارن پوشن کرتا ہے۔ اور گیتا اِدھیائے 18 کے شلوک 61 میں کہا ہے کہ باطنی پرمیشور

تمام جانداروں کو مشین کی طرح گھماتا ہے اور ہر جاندار کے دل میں موجود ہے۔}

گیتا کے قارئین کو پھر وہم ہوگا کہ گیتا اِدھیائے 15 کے شلوک 15 میں کال (برِہم) کہتا ہے کہ میں تمام جانداروں کے دل میں موجود ہوں اور تمام علم اور ویدوں کو دینے والا ہوں۔

دل کے کمل میں کال بھگوان مہاپاروتی (دُرگا) کے ساتھ مہاشِو کی شکل میں رہتا ہے اور پُورن پرماتما قادر اللہ بھی انفرادی روح کے ساتھ لازم وَ ملزوم (ابھید/بے جوڑ) کی طرح رہتا ہے جیسے ہوا خوشبو کے ساتھ رہتی ہے۔ دونوں کے درمیان ابھید/بے جوڑ(لازم و ملزوم) کا رشتہ ہے لیکن کچھ خوبیوں میں فرق ہے۔ گیتا ادھیائے 2 شلوک17 سے 21 میں بھی اس کی تفصیل ہے۔ اس طرح پُورن پرماتما بھی ہر جاندار کے دل میں روح کے ساتھ رہتا ہے جس طرح سورج دور دراز مقام پر ہے پھر بھی اُس کی حرارت اور روشنی کا اثر ہر جاندار پر لازم ہے، نیز روح کا مقام بھی دل میں ہی ہے۔

مخصوص:- ایک مہا برہمنڈ کی تباہی پربرِہم کے 100 یُگوں کے بعد ہوتی ہے اور اتنے ہی سالوں تک ایک مہا برہمنڈ میں تباہی رہتی ہے۔

کال یعنی برِہم (جیوتی نِرنجن) کو ایسے سمجھو جیسے گرمیوں کے موسم میں راجستھان-ہریانہ وغیرہ میں ہوا کا ایک کھمبا (مٹی آلود ہوا) آسمان میں بہت اوپر تک نظر آتا ہے اور چکر لگاتا ہوا چلتا ہے، جو کہ عارضی ہوتا ہے۔ لیکن خوشبو تو ہوا سے الگ نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح روح اور پرماتما کے درمیان کا تعلق سمجھیں۔

اسی طرح سبھی پرلے اور مہا پرلے کا رول پُورن پرماتما (ستیہ پُرش، کویر دیوَ) سے ہی ہونا یقینی جانیں۔ ایک ہزار یُگ، جو کہ پربرِہم کی ایک رات ہے، کے اختتام پر کال (جیوتی نِرنجن) کی کائنات ستیہ پُرش، کویر دیوِ کے الفاظ کی طاقت سے بنائے وقت کے قانون کے مطابق دوبارہ شروع ہوتی ہے۔ اَکشر پُرش (پربرِہم) پُورن برِہم (ست پُرش) کے حکم سے کال (جیوتی نِرنجن) اور مایا (پرِکرتی یعنی دُرگا) کو تمام جانداروں کے ساتھ کال کے اکیس برہمنڈوں میں بھیج دیتا ہے، اور پُورن برِہم کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق تمام برہمنڈوں میں دوسری مخلوقات رب کبیر کے فضل سے پیدا ہو جاتی ہیں ۔ مایا (پرِکرتی) اور کال (جیوتی نِرنجن) کے لطیف جسم پر نوری جسم بھی پُورن پرماتما ہی بناتا ہے اور باقی تخلیق برِہم (کال) اپنی بیوی دُرگا (پرِکرتی) کے ساتھ مل کر کرتا ہے۔ باقی چیزیں نِرنجن پانچ عناصر کی بنیاد پر پیدا کرتا ہے۔ پھر کال (جیوتی نِرنجن یعنی برِہم) کی تخلیق شروع ہوتی ہے۔ اس طرح یہ پربرِہم دوسرا غیر ظاہر کہلاتا ہے

تیسری دوِیہ مہا پرلے (بڑی قیامت)

جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل میں پڑھا کہ کال (برِہم) کے ستر ہزار شِو کی شکل والے بیٹوں کی موت کے بعد ایک برِہم (مہاشِو) مر تا ہے، اور وہ وقت پربرِہم کا ایک یُگ ہوتا ہے۔ اسی کے بارے میں گیتا اِدھیائے 2 شلوک 12، اِدھیائے 4 شلوک 5 اور 9 ، اِدھیائے 10 شلوک 2 میں گیتا کا علم دینے والا خدا کہہ رہا ہے کہ میری بھی پیدائش اور موت ہوتی ہے، اور کئی جنم ہو چکے ہیں۔ جن کو دیوَتا (برہما، وِشنو اور شِو وغیرہ) اور مہرشی(بابا) لوگ بھی نہیں جانتے کیونکہ وہ سب مجھ سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ گیتا اِدھیائے 4 شلوک 9 میں کہا ہے کہ میری پیدائش اور اعمال دوِیہ(بڑے) ہیں۔ پربرِہم کے ایک یُگ میں کال بھگوان سدا شِو والا جسم چھوڑ تا ہے اور دوبارہ کسی دوسرے برہمنڈ میں دوسری تین شکلوں میں سے کسی میں نمودار ہو جاتا ہے اور یہ لیلا وہ خود کرتا ہے۔ پربرِہم کا ایک دن ایک ہزار یُگوں کا ہے اور اتنی ہی بڑی راتیں ہوتی ہیں۔ تیس دن اور رات کا ایک مہینہ، بارہ مہینوں کا ایک سال اور سو سال کی پربرِہم کی عمر ہوتی ہے۔ اس وقت پربرِہم (اَکشر پُرش) کی موت ہوتی ہے، جسے تیسری دوِیہ مہا پرلے کہا جاتا ہے۔

تیسری دوِیہ مہا پرلے(بڑی قیامت) میں تمام برہمنڈ اور انڈ جس میں برِہم (کال) کے اکیس برہمنڈ اور پربرِہم کے سات سنکھ برہمنڈ اور دوسرے بے شمار برہمنڈ ختم ہو جائینگے۔ ڈھونڈھوکار کا شنکھ بجے گا۔ سب انڈ اور برہمنڈ ختم ہو جائینگے، لیکن وہ تیسری دوِیہ مہا پرلے ایک لمبے عرصے بعد ہوگی۔ وہ تیسری دوِیہ مہا پرلے ست پُرش کا بیٹا اچنت اپنے والد پُورن برِہم (ست پُرش، قادر اللہ) کے

اِجازت سے کائنات کے قانون کے مطابق جو پُورن بِرہم نے مقرر کیا ہوا ہے تخلیق کریگا اور پھر کائنات کی تخلیق ہوگی۔ لیکن ستلوک چلے گئے ہنسوں کو دوبارہ جنم اور موت نہیں آئیگی۔ اس طرح نہ تو اِکشر پُرش (پربرہم) لافانی ہے اور نہ ہی کال نِرنجن (برہم) لافانی ہے اور نہ ہی بِرہما (رجگن) وِشنو، (ستگن) شِو (تمگن) لافانی ہیں۔ پھر ان کے پجاری کیسے مکمل نجات حاصل کر سکتے ہیں؟ یعنی کبھی نہیں۔ اس لیے پُورن بِرہم کی پُوجا کرنی چاہیے جس کی پُوجا سے جاندار ستلوک (امر لوک،لافناہ دنیا)میں چلا جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی نہیں مرتا، مکمل آزاد ہو جاتا ہے وہ پُورن بِرہم (کویر دیوَ) تیسرا اُبدی غیر ظاہر خدا ہے۔ جس کی گیتا کے باب 8 کے شلوک 20 اور 21 میں تفصیل ہے۔ گیتاکے باب 15 شلوک 16 اور 17 میں یہی کہا گیا ہے۔

شلوک 16: اس لوک میں دو پُرش ایک چھر پُرش (جیوتی نِرنجن کال بِرہم) اور دوسرا اکشر پُرش (پربِرہم) اور ان کے لوکوں کی تمام مخلوقات فنا ہونے والی ہیں۔ لیکن روح ہر ایک کی لافانی ہے۔ پھر گیتا اِدھیائے 15 ہی کے شلوک 17 میں کہا گیا ہے کہ حقیقت میں پروشوتم یعنی سریشٹ پرماتما تو مذکورہ بالا چھر پُرش اور اَکشر پُرش کے علاوہ ہے جسے پرماتما کہا جاتا ہے جو تینوں لوکوں میں داخل ہوکے سب کو پالتا پوستا ہے، وہی اصل میں لافانی ہے۔

امر کروں ستلوک پٹھاؤں، تاتیں بندی چھوڑ کہاؤں

اُسی پُورن پرماتما (لافانی خدا) کا ثبوت گیتا جی کے اِدھیائے 2 کے شلوک 17، اِدھیائے 3 کے شلوک 14 اور 15، اِدھیائے 7 کے شلوک 13 اور 19 اور 29، اِدھیائے 8 کے شلوک 3، 4، 8، 9، 10، 20، 21 اور 22، اِدھیائے 13 کے شلوک 12 سے 17 اور 22 سے 24، 27 سے 28، 30-31 اور 34، اور اِدھیائے 4 کے شلوک 31-32، اِدھیائے 5 کے شلوک 14، 15، 16، 19، 20، 24 اور 26، اِدھیائے 6 کے شلوک 7 اور 19-20، 25 سے 27، اور اِدھیائے 18 کے شلوک 46، 61، 62 اور 66 میں بھی خاص طور پر دِیا گیا ہے کہ اُس پُورن پرماتما کی پناہ میں جاکر کوئی روح دوبارہ کبھی جنم نہیں لیتی اور نہ ہی دوبارہ مرتی ہے۔

{نوٹ:- کال کا جال سمجھنے کے لیے یہ تفصیل ذہن میں رکھیں کہ تِرلوک میں ایک شِو جی ہے جو اُس کال کا بیٹا ہے، جو 7 ترلوکیہ وِشنو جی کی موت اور 49 تِرلوکیہ بِرہما جی کی موت کے بعد مرتا ہے۔ اسی طرح کال بھی ایک برہمنڈ میں بنے بِرہم لوک میں مہاشِو کی شکل میں رہتا ہے۔ پرمیشور کے ذریعے بنائے ہوئے وقت کے قانون کے مطابق تخلیق کا نظام برقرار رکھنے کے لیے اس بِرہم لوک والے مہاشِو (کال) کو بھی موت آتی ہے۔ جب تِرلوکیہ 70000 (ستر ہزار) بِرہم کال کے بیٹے شِو مر جاتے ہیں، تب ایک بِرہم لوکیہ شِو (بِرہم/چھر پُرش) پُورن پرماتما کی طرف سے بنائے گئے وقت کے قانون کے مطابق مرتا اور پھر جنم لیتا ہے۔ یہ بِرہم لوکیہ شِو (بِرہم / کال) کی موت کا وقت پربِرہم (اَکشر پُرش) کا ایک یُگ ہوتا ہے۔ اسی لیے گیتا جی کے اِدھیائے 2 کے شلوک 12، گیتا اِدھیائے 4 کے شلوک 5، گیتا ادھیائے 10 کے شلوک 2 میں کہا ہے کہ میرے اور تمہارے کئی جنم ہوچکے ہیں، میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، میری پیدائشیں مافوق الفطرت (حیرت انگیز) ہوتی ہیں۔}

حیرت انگیز مثال:- محترم غریب داس صاحب جی سنہ 1717 (سموت 1774) میں شری بلرام جی کے گھر پر ماتا رانی جی کے بطن سے پیدا ہونے کے بعد 61 سال تک جسم میں گاؤں چُھڈانی ضلع جھجر میں رہے۔ اور سنہ 1778 (وِکرمی سموَت 1835) انتقال کر گئے۔ آج بھی ان کی یاد میں ایک یادگار بنی ہے جہاں جسم احترام کے ساتھ زمین میں دفن کیئا گیا تھا۔ 6 مہینے کے بعد دوبارہ محترم غریب داس صاحب جی ویساہی جسم اختیار کرکے اپنے پہلے والے جسم کے ایک شاگرد بھوَمڈ سینی جی کے پاس 35 سال تک سہارنپور (اُتر پردیش) میں ساتھ رہے اور پھر انتقال کرگئے۔ وہاں ہندو اور مسلمان دونوں ہی اِن کے شاگرد (شِشّ)بن گئے۔ وہاں آج بھی اِن کی یاد میں ایک یادگار بنی ہے۔ جگہ کا نام ہے:- سہارنپور شہر میں چلکانہ روڈ سے کلسیا روڈ نکلتا ہے، کلسیا روڈ پر آدھا کلومیٹر چل کر بائیں جانب یہ منفرد مقدس یادگار موجود ہے اور اس پر ایک نوشتہ بھی لکھا ہوا ہے جو اِس کا براہ راست گواہ ہے۔ اسی کے ساتھ میں بابا لال داس جی کا احاطہ بھی بنا ہے۔

(باب دوئم)

اللہ زمین پر آتا ھے یا نھیں

علمائے مذہب اسلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر اِنسانی صورت میں کبھی بھی نہیں آتا۔ جیسا ہندو مذہب کی کتاب شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے (باب) 4 کے شلوک (آیت) 7-8 میں کہا گیا ہے۔ گیتا اِدھیائے 4 کا شلوک 7:-

یدا یدا ہی دھرمسیہ گِلانی بھوتی بھارت: ابھیتھّانم دھرمسیا تدا آتمانم سرجامی اہم ۔

یعنی اے بھارت (ارجُن)! جب جب زمین پر ظلم بڑھتا ہے اوردھرم (دین/ مذہب)کو نقصان پہنچتا ہے تب تب میں اپنے اوتار پیدا کرتا ہوں اور وہ زمین پر جنم لیتے ہیں۔
گیتا اِدھیائے 4 کا شلوک 8:-

پَرِترَانای سادھونام وِناشای چا دشکرِتام، دھرم سنستھَاپَنارتھای سمبھوامی یُگے یُگے۔ ۸۔

یعنی سادھو اورعظیم انسانوں کو بچانے کے لئے، گناہگاروں کو تباہ کرنے کے لیے اور دھرم کو صحیح طریقے سے قائم کرنے کے لیے میں اپنے اوتار پیدا کرتا ہوں۔
یہ ہم (مسلمان) نہیں مانتے۔
مسلمان علماء کا کہنا ہے کہ جیسے اِنجینئر نے ڈی وی ڈی پلیئر (DVD Player) بنادیا۔ اسے چلانے اور سمجھنے کے لیے ہدایت نامہ (User Manual) لکھ کر دے دیا ۔ ہدایت نامہ پڑھو اور ڈی وی ڈی پلیئر چلاؤ۔ انجینئر کس لیے آئے گا؟
یعنی خدا نے انسان (مرد اور عورت) کو پیدا کیا۔ پھر صحائف جیسے قرآن پاک، بائبل (تورات، زبور اور انجیل) ہدایت نامہ کے طور پر بھیج دئے۔ ان کو پڑھو اور اپنے دینی کام کرو۔
داس (رامپال داس) کی دلیل:- اگر عام لوگ ہدایت نامہ کو نہیں سمجھ پاتے ہیں اور ان کا ڈی وی ڈی پلیئر کام نہیں کرتا ہے، تو انجینئر اُنہیں ہدایت نامہ سمجھانے آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ کبیر نے سُکشم وید کی شکل میں ہدایت نامہ کال برہم (جیوتی نِرنجن) کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے سُکشم وید کا نامکمل علم چار ویدوں، گیتا، قرآن، زبور، تورات اور انجیل، چاروں کتابوں وغیرہ میں بھیج دیا۔ اس ادھورےعلم والے ہدایت نامہ کو بھی ٹھیک طرح سے سمجھے بغیر تمام مذاہب کے لوگ صحیفوں کے برعکس عبادت کرنے لگے، تب قادر اللہ یعنی انجینئر ایک ہدایت نامہ مکمل روحانی علم (سُکشم وید) کی صورت میں لایا تھا اور یہ ہر دور میں آتا رہیگا۔ جو اچھی روحوں کو ملتا ہے۔ اِن کی عقیدت کی اُلجھنوں کو حل کرتا ہے۔ انہیں حقیقی روحانی علم بتاتا ہے۔ پھر وہ سنت اپنا غلط طریقہ چھوڑ کر سچی عقیدت کرتے ہیں اور نجات پاجاتے ہیں۔
{قرآن مجید کی سورہ حدید 57 کی آیت نمبر 26-27 میں قرآن کا علم دینے والے نے فرمایا ہے۔ کہ رہبانیت کی رسم ان (بعض متلاشیوں) نے خود ایجاد کی، ہم نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا۔لیکن اللہ کی خوشنودی یعنی اللہ سے ملنے کی تمنا میں انہوں نے خود یہ نئی چیز ایجاد کی۔} یہ ان مسلمان فقیروں کے لیے کہا ہے جن کو قادر اللہ اپنا نبی خود بن کر آتا ہے اور پاکیزہ روحوں سے ملتا ہے، انہیں اللہ کی عبادت کا صحیح اور مکمل علم دیتا ہے، پھر وہ اس عبادت کو کرنے لگتے ہیں، اپنے مذہب میں رائج عبادت چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی مخالفت ان ہی کے مذہب کے لوگ کرنے لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ رہبانیت اختیار کر لیتے تھے۔ کال برہم (جیوتی نِرنجن/شیطان) سبھی مذاہب کے لوگوں کو گمراہ کرتا اور ان سے اُن کے مذہب کے برعکس عبادت کراتا ہے۔ اپنے قاصد بھیجتا رہتا ہے۔ تپسیا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ سخت عبادت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خدا کو پانے کی تڑپ میں عقیدتمند ایسا کرنے لگتا ہے۔ قادر اللہ انہیں ملتا ہے اور آسان نام ورد کرنے کا صحیح طریقہ عبادت بتاتا ہے۔

مثال کے طور پر :-

1. شیخ فرید جی پہلے مسلم مذہب میں رائج عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر ایک سنیاسی فقیر کے مشورے کے مطابق غلط عبادت کر رہے تھے۔ اللہ تعالی خود زندہ بابا کے بھیس میں ان سے ملا اور عقیدت کا صحیح طریقہ بتایا۔ وہ ٹھیک ہو گئے۔ {شیخ فرید کے بارے میں باب الخضر الکبیر کے صفحہ 189 پر پڑھیں۔

2. دھرم داس جی (باندھو گڑھ) سے بھی ملا جو شری رام، شری کرشن (شری وِشنو) اور شری شِو جی کو ہی پُورن پرماتما مان کر اُنہیں کی پوجا/عبادت کرنے کو پرعزم تھے۔ پُورن برِہم قادراللہ زندہ بابا کے بھیس میں متُھرا شہر (بھارت کا ایک شہر) میں یاترا کے دوران ملےاور اُس حقیقی مالک (یعنی اپنے) کے بارے میں معلومات دی۔ سچی عبادت کا طریقہ بتایا۔ دھرم داس جی نے اپنا غلط عقیدہ اور غلط طریقہ ترک کر کے خدا کبیر جی کے بتائے ہوئے طریقے سے سچی عبادت کر کے فلاح پائی۔

3. داڈو داس جی سے ملا۔ اِنہیں سچی عقیدت بتائی اور انہیں فلاح دِلائی۔

4. سوامی رامانند جی بابا کو کاشی شہر (بھارت) میں ملا۔ جب اللہ کبیر جی لیلا کرنے کے لیے ایک سو بیس سال تک زمین پر رہے۔ سوامی رامانند جی نے نامکمل ہدایت نامہ یعنی چاروں ویدوں اور گیتا کا علم بھی ٹھیک طرح سے نہیں سمجھا تھا، غلط مطلب نکال رکھا تھا۔ وہ شری وِشنو جی کو پُورن پرماتما قادراللہ مان کر غلط عبادت کر رہے تھے۔ قادر خدائے بزرگ و برتر کبیر جی نے سوامی رامانند جی کو خود ویدوں اور گیتا سے سمجھایا کہ اگر آپ کو یقین ہے کہ گیتا شری کرشن کا کلام ہے تو گیتا کے باب 2 کے شلوک 12 اور باب 4 کے شلوک 5، اور گیتا کے باب 10 کے شلوک 2 میں گیتا کا علم دینے والا خود کو پیدائش و موت کی چکر میں ہونا بتا رہا ہےاور وہ فانی ہے۔

گیتا باب 2 کےشلوک 17 اور باب 15 کے شلوک 17 اور باب 18 کے شلوک 46، 61-62 میں اور باب 8 کے شلوک 3، 8-10 اور 20-22 میں خود سے مختلف غیر فانی اور مکمل نجات دہندہ پرم اکشر برِہم قادر اللہ کے بارے میں بتایا گیا ہے اور اس کی پناہ میں جانے کو کہا ہے۔

سوامی رامانند جی ویدوں اور گیتا یعنی ہدایت نامہ کو ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں سکے۔ تو اس ہدایت نامہ کو صحیح طریقے سے سمجھانے کے لیے اللہ تعالی خالق کائنات کبیر جی کو زمین پر آ کر پورا روحانی علم (سُکشم وید) بتانا پڑا۔ تب سوامی رامانند جی نے ہندو مذہب کے غلط رواج چھوڑ کر سچی عقیدت کی اور فلاح پائی۔

☛ محترم غریب داس جی {گاؤں چُھڈانی، ضلع جھجر، ہریانہ (بھارت)} کو پُورن برِہم قادراللہ ایک زِندہ بابا کے بھیس میں ستلوک (سناتن پرم دھام) سے چل کر زمین پر آ کے ملا ۔ انہیں آسمان میں اُس لافانی دنیا میں لے گیا جہاں قادر مطلق خدا رہتا ہے۔ تخت پر بیٹھتا ہے۔ اپنا گواہ بناکر واپس جسم میں چھوڑ دیا اور حقیقی روحانی علم یعنی مکمل اور صحیح ہدایت نامہ دیا جو محترم غریب داس جی کے اقوال یعنی امر گرنتھ میں لکھا ہے جس کے مطابق یہ داس (مصنف) تمام مذہبی رسومات انجام دیتا اور دلاتا ہے۔

☛ بائبل (جو تین کتابوں، زبور، تورات اور انجیل کا مجموعہ ہے) میں صفحہ 30 پر باب پیدائش 26: 1-3 میں ثبوت موجود ہے کہ یہووا (اللہ) نے اِسحاق کے سامنے ظاہر ہو کر کہا کہ: (مصر مت جاؤ ۔ جو ملک میں تمہیں بتاؤں اسی میں رہو ۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔)

☛ بائبل میں باب پیدائش میں صفحہ 17 پر (عہد کی نشانی ختنہ) میں باب 17 کی آیت 1-2 میں لکھا ہے:- جب ابراہیم ننانوے سال کے ہوگئے، تب یہووا ان کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا: (میں قادرِ مطلق ہوں۔ میری موجودگی میں چلو اور کامل بنو۔)

❖ اللہ تیمورلنگ سے زمین پر ملا:- تیمورلنگ بہت غریب مسلمان تھا۔ اس کی ماں بہت مذہبی تھی۔ وہ مہمانوں اور باباؤں کی بہت خدمت کرتی تھی۔ کبھی کبھی تو وہ خود بھوکی رہ جاتی تھی لیکن مہمانوں اور راہ چلتے لوگوں کو روٹی ضرور کھلاتی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ گھر میں صرف ایک روٹی کا آٹا تھا۔ ماں روٹی بنا کر اپنے بیٹے تیمورلنگ کے لیے جنگل میں لے کر گئی تھی، جو ساہوکاروں کی بھیڑ

بکریاں چراتا تھا۔ ماں خود بھوکی رہی مگر بیٹے کے لیے روٹی لے گئی تھی۔ تیمورلنگ کھانا کھانے لگا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ ایک راہب کے بھیس میں آیا اور روٹی مانگی۔ کہا بچہ! کئی دنوں سے بھوکا ہوں، بہت سے لوگوں سے کھانا مانگا، لیکن کسی نے نہیں دیا، جان جانے والی ہے۔ {تیمورلنگ میں ماں جیسی صفات تھیں۔ والدین سے اچھے اخلاق ملے تھے۔ والد کا تو انتقال ہو چکا تھا۔} تیمورلنگ نے اُسی وقت روٹی اُٹھا کر سادھو بابا کو دے دی۔ اللہ تعالیٰ کبیر جی نے روٹی کھائی، پانی پیا جب اللہ روٹی کھا رہا تھا تو دونوں ماں بیٹے نے عرض کی کہ اے بابا! ہم بہت غریب ہیں۔ اتنا دے دو کہ ہم بھی بھوکے نہ رہیں، اور مہمان بھی بھوکا نہ جائے۔ یہ عرض کئی بار کی۔ کھانا کھانے کے بعد زندہ بابا کے بھیس میں اللہ نے ایک زنجیر، جو گائے، بھینس یا بکری کو کھونٹی یا درخت سے باندھنے کے لیے رسی کی جگہ استعمال کی جاتی ہے جو تیمورلنگ کے پاس ہی رکھی تھی، اُٹھائی ۔ اسے تین بار موڑا اور پیار سے تیمورلنگ کی کمر میں گن کر سات ماریں۔ (جیسے ایک، دو، تین ۔۔۔۔سات) پھر لات ماری اور گھونسے مارے۔

تیمورلنگ کی ماں نے سوچا کہ ہم نے بار بار جو عرض کی اس لئے بابا ناراض ہو گئے اور ناراض ہو کر لڑکے کو مار رہا ہے۔ ماں نے کہا اے بادشاہ! اے اللہ والے! میرے بیٹے نے کیا غلطی کردی؟ معاف کردو آپ کا بچہ ہے۔ تب بابا کے بھیس والے کبیراللہ نے کہا ماں! میں نے جو سات زنجیریں ماری ہیں اس کا مطلب تیرے بیٹے کو سات پیڑھیوں کی حکمرانی بخش دی ہے۔ جو لاتیں اور گھونسے مارے، اس کا مطلب ہے کہ سات پشتوں کے بعد تیری سلطنت ٹکڑوں میں بنٹ جائے گی۔ یہ کہہ کر زندہ بابا روپ والا اللہ کبیرغائب ہوگیا۔ وقت آنے پر تیمورلنگ بادشاہ بنا۔ ہندوستان پر بھی قبضہ کیا۔ تیمورلنگ سے لے کر اورنگزیب تک سات نسلوں نے دہلی پر حکومت کی۔ پھر سلطنت ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ تاریخ اس کی گواہ ہے۔

❖ نانک دیوَ جی (سِکھ مت کے بانی) کو بھی اللہ اکبر (خدا کبیر) ملا۔ شری نانک دیوَ جی، شری رام چندر، شری کرشن یعنی وِشنو جی کے بڑے عقیدت مند تھے۔ ہندو مذہب میں پیدا ہوئے۔ شریمد بھگوت گیتا کا ورد کیا کرتے تھے۔ برِج لال پانڈے انہیں گیتا پڑھایا کرتے تھے۔ خدا کبیر جی سلطان پُور لودھی شہر کے قریب بیئ ندی پر صبح سویرے ان سے ملے اور انہیں مکمل روحانی علم کا ہدایت نامہ دیا۔ سچ کھنڈ (ستلوک) لے کر گئے اور پھر واپس چھوڑ گئے۔ اس کے بعد شری نانک دیوَ جی نے ہندو مذہب میں رائج تمام رسومات چھوڑ کر ایک خدا (ست پُرش) کی عبادت کر کے زندگی بابرکت بنائی۔

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ سب کا خالق اللہ تعالیٰ کبیر انسان کی طرح زمین پر(بھرمن/چکر لگاتا) رہتا ہے۔ حقیقی روحانی علم بتاتا ہے۔ اسی سے متعلق واقعہ باب (معلومات الخضر الکبیر) میں اسی کتاب کے صفحہ نمبر 144 میں تفصیل سے لکھا ہے۔

علمائے اسلام کے شکوک و شبہات کا ازالہ

باخبر کون ھے؟ اللہ کا نام کیا ھے؟

❖ سنت بابا رامپال داس جی سے خادم درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم مسلمان علماء سے علمی تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں جس کا ہم صحیح جواب نہیں دے پاتے۔ براہ کرم ہمیں بتائیں کہ ہم کیا جواب دیں، ان کے سوالات درج ذیل ہیں:-

سوال:- اگر خدا جسمانی ہے اور اس کا نام کبیر ہے؟ تو اس کا ثبوت کیا ہے؟

❖ رامپال داس: ان کا جواب اس طرح دیں:-

جواب:- خدا جسمانی شکل وَ صورت والا ہے، کیونکہ قرآن میں خدا کو بنا شکل نہیں کہا گیا ہے۔ لیکن مسلم علماء کو خدا کا علم نہ ہونے کے سبب اس خدا کو بنا شکل بتایا ہے۔ قرآن مجید میں خدا کو جسمانی یعنی نظر آنے والے خدا کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے اسی کتاب کا باب "حضرت آدم سے حضرت محمد تک" کا صفحہ 106 پڑھیں۔

مثال کے طور پر دیکھئے:-

قرآن مجید کی سورہ لقمان 31 کی آیت نمبر 27-29:- ان آیات میں خدا کو سُننے والا یعنی دیکھنے والا بتایا گیا ہے۔

قرآن مجید کی سورہ حج 22 کی آیت نمبر 61:- اس میں خدا کو بڑی شان والا اور عظیم (کبیر) بتایا گیا ہے۔ اللہ سُنتا اور دیکھتا ہے۔
سورہ مومن 40 کی آیت نمبر 12 میں کبیر کا معنٰی بڑا کیا گیا ہے، جب کہ کبیر لکھنا تھا۔
ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم والا ہے۔ ان سے لاعلم مسلم مذہبی پیشواؤں نے خدا کے اصلی نام کبیر کا معنٰی بڑا بتا دیا ہے جو کہ غلط ہے۔ مسلمان علماء یہ تو قبول کرتے ہیں کہ اللہ ایک وقت زمین پر، پانی پر منڈلاتا تھا۔ زمین و آسمان اور تمام درختوں پودوں انسانوں، حیوانات اور پرندے وغیرہ کو پیدا کر کے اوپر آسمان پر عرش پر جا بیٹھا۔ اس سے تو خود بخود خدا کا ایک انسانی جسم ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ تخت پر صرف انسان ہی بیٹھتے ہیں۔ بائبل کے باب تخلیق میں واضح ہے کہ ان سب کے خالق قادر اللہ نے انسان کو اپنی شکل و صورت جیسا بنایا، یعنی اسے اپنی شکل کی طرح بنایا۔ اس سے بھی خود بخود اللہ کا انسانی شکل والا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا جسمانی یعنی جسمانی شکل والا ہے۔ اس کا نام کبیر ہے جس کا معنٰی قرآن کے مترجمین نے بڑا بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر :-
سورہ مومن 40 کی آیت نمبر 12:- { ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ }۔
مسلمان مترجمین کا کیا ہوا ترجمہ:- یہ اس لیے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی شریک مقرر کیا جاتا تھا تو مان لیتے تھے۔ پس حکم تو خدا ہی کی کا ہے جو (سب سے) اوپر اور (سب سے) بڑا ہے۔ (12)
سورہ مومن 40 کی آیت نمبر 12 کا باخبر رامپال داس کا کیئا ہوا صحیح ترجمہ:- (مرنے کے بعد قیامت کے دِن جو جہنم میں ڈالے جائینگے، تب وہ اپنی غلطی کو مان کر معافی مانگیں گے، تو اُن کو کہا جائے گا کہ) جب تم سے ایک خدا کی عبادت کے لئے کہا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ خدا کے سوا کسی اور معبود یا بُت کی پرستش کے لئے کہتے تھے تو مان لیتے تھے۔ وہ حکم (خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے کا حکم) تو صرف اس اعلیٰ خدا کبیر کا ہی ہے۔ (12)
مفہوم:- بُت پرستوں کو کبیر خدا کا حکم بتایا جاتا تھا کہ اگر وہ ایک اسی کبیر قادر خدا کی عبادت کرو تو تم انکار کر دیتے تھے۔ آج جہنم میں ڈالنے کا حکم بھی اسی خدا کبیر کا ہی ہے۔ مسلمان مترجمین نے خدا کے نام "کبیر" کا معنٰی (بڑا) کر دیا ہے۔ جب کہ سب سے اوپر خدا کا معنٰی بھی بڑا ہوتا ہے۔ پھر اس سے کبیر کا معنٰی مراد لینا مناسب نہیں۔ سب سے اوپر کا معنٰی بڑا ہی ہوتا ہے تو (سب سے اوپر بڑا) معنٰی کرنا مناسب نہیں ہے، یہ سب سے اوپر والے یعنی سب سے بڑے خدا کبیر کا حکم ہی ہے۔ یہ معنٰی دُرست ہیں۔
مزید دیکھیں:- سورہ سبا 34 کی آیت نمبر 23 :-
{ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۔ } (23)
مسلمان مترجمین کا کیا ہوا ترجمہ (سورہ سبا 34 کی آیت نمبر 23) :- اور خدا کے یہاں (کسی کے لیے) سفارش فائدہ نہ دے گی۔ مگر اس کے لیے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے بے چینی دور کر دی جائے گی تو کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ فرشتے کہیں گے کہ حق (فرمایا) ہے اور وہ اونچے مرتبہ والا (اور) بہت بڑا ہے۔ (23)۔
اس کا صحیح ترجمہ:- (باخبر رامپال داس کا کیئا ہوا)
سورہ سبا 34 کی آیت نمبر 23:- اور اور خدا کے یہاں کوئی سفارش فائدہ نہ دے گی۔ جو جیسے اعمال کر کے آیا ہے اُسے اُس کا ویسا ہی پھل ملے گا۔ مگر اُس کے لئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے، یہاں تک کہ جب ان کے دِلوں سے بے چینی دور کر دی جائیگی تو کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ فرشتے کہیں گے کہ حق (فرمایا) ہے۔ یعنی سب کو سب کے اعمال کا پھل دیا جائے گا۔ وہ کبیر پروردگار بہت اونچے مرتبہ والا ہے یعنی وہ کبیر اللہ سب سے اوپر طاقت والا ہے یعنی کبیر خدا قادر مطلق ہے۔ (23)
اب دیکھیں سورہ ملک 67 کی آیت نمبر 9 :-
{ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ }

مسلمان مترجمین کا کیا ہوا ترجمہ:-

آیت نمبر 9:- وہ کہیں گے کیوں نہیں، یقیناً ہدایت کرنے والا آیا تھا۔ لیکن ہم نے اس کو جُھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی۔ تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ (9)

{اس مترجم نے اس آیت کے ترجمہ میں بھی «کبیر» کا ترجمہ «بڑا» کیا ہے۔

سورہ ملک 67 کی آیت نمبر 9:- (یعنی رامپال داس کا صحیح ترجمہ):- آیت نمبر 9 سے پہلے والی آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اس قرآن کا علم بتانے والے نبی سے کہتے ہیں کہ تم جُھوٹ بول رہے ہو اور اللہ کی ہدایات پر عمل نہ کرکے غلط عبادت کرکے مریں گے۔ پھر انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کا داروغہ ان سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہدایت دینے والا رسول نہیں آیا تھا؟ کہ تم نے غلط کام کیئے اور عذاب اُٹھانے آگئے۔

اس آیت نمبر 9 میں بتایا ہے کہ «وہ کہیں گے کہ ہدایت دینے والا یعنی نبی تو آئے تھے ہم نے یہ کہہ کر اس کو جھٹلا دیا کہ کبیر خدا نے کوئی چیز (جیسا کہ تم کہہ رہے ہو) نازل نہیں کی ہے اور تم غلط کہہ رہے ہو ۔

نکتہ:- کبیر عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے بڑا ۔ ویسے کوئی بھی لفظ ہو اس کے معنٰی تو ہوتے ہی ہیں۔ جیسے(سورج پرکاش) ایک ملک کے بادشاہ کا نام تھا۔ اس کے شان میں کہا گیا ہے کہ بادشاہ سورج پرکاش نے اپنے شہریوں کی بھلائی کے لیے بہت سے کام کیئے۔ وہ ایک عادل اور نیک بادشاہ تھا۔ یہ باتیں دوہوں، ساکھی یا نظم کی صورت میں تھیں۔ اگر کوئی اس کا ترجمہ کرے اور اپنے ترجمہ میں (سورج پرکاش) کا مطلب (سورج کی روشنی) کر دے اور «سورج پرکاش» نہ لکھے تو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس ملک کے بادشاہ کا نام کیا ہے جس نے مفاد عامہ کے کام کیئے تھے؟ مندرجہ بالا آیات میں اگر اللہ تعالیٰ سے متعلق کوئی بیان نہیں ہوتا، کوئی دوسرا بیان جیسے نشہ کی حرمت یا کسی مذہبی عمل کی وضاحت ہوتی اور اس میں لفظ کبیر استعمال ہوا ہوتا اور وہاں اس کا معنٰی بڑا کیا ہوتا، تب تو ٹھیک تھا۔ لیکن اس میں خدا کا ذکر ہے۔ اس لیے اگر کبیر کو کبیر ہی لکھا جائے تو اللہ کا نام واضح ہوتا جاتا ہے جو ضروری بھی ہے اور کتاب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ مزید پڑھیں :-

سورہ فاتحہ 1 کی آیت نمبر 1-7:- {بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ} اس میں خدا کو رحیم کہا ہے۔ رحیم کا مطلب ہے رحم کرنے والا۔ اس آیت کا اردو ترجمہ:- (شروع کرتا ہوں خدا کا نام لے کر ، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔)

اس میں کبیر نام اصل عبارت نہیں ہے، لیکن اس کا نام کبیر ہے، یہ بھی لکھنا چاہیئے۔

باخبر رامپال جی مہاراج کے بتائے ہوئے علم کو سمجھ کر آج بہت سے لوگ اپنے رحمان قادر رب کبیر کو پہچان کر سچی بھکتی کر رہے ہیں، یعنی سچی عبادت کر رہے ہیں۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ یوں ہے: شروع کرتا ہوں خدا کا نام لے کر ، جو کبیر بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ وہ خدا کبیر ہے جو سبھی چیزوں کا جاننے والا ہے اور جس میں یہ صفات ہیں۔

نکتہ:- سورہ فاتحہ 1 میں 7 آیات ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن کا یہ علم جس نے بھیجا ہے وہ ہمارا رب ہے۔ اُس کا دیا (بتایا) ہوا علم جبرائیل فرشتہ نے بغیر کسی ملاوٹ یا تبدیلی کے جیوں کا تیوں لاکر حضرت محمد کو دے دیا۔

قرآن کا علم دینے والے نے فرمایا ہے کہ (شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (اگر اس کا ترجمہ اس طرح کیا جائے کہ (شروع کبیر اللہ کے نام سے جو بڑا ہی مہربان اور رحم والا ہے) تو اور زیادہ اہمیت بڑھ جاتی ہے۔)

آیت نمبر 1:- تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب (سب کا مالک) ہے۔

آیت نمبر 2:- (وہ) بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر 3:- قیامت کے دِن کا مالک ہے۔ (سب کے اعمال کا حساب وہی لینے والا ہے، اسی کے اختیار میں ہے۔)

آیت نمبر 4:- ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

آیت نمبر 5:- ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔
آیت نمبر 6:- ان لوگوں کا راستہ جن کو تو نے انعام کیا۔
آیت نمبر 7:- جو تیرے غضب کا حقدار نہیں ہوئے، جو گمراہ نہیں ہوئے۔

نکتہ:- اس سورہ میں قرآنی علم دینے والا اپنے علاوہ کسی اور سب کے مالک (قادر اللہ) کی عبادت کرنے کو کہہ رہا ہے۔ اس کی شان بتا رہا ہے کہ میں اس کی تعریف کرتا ہوں جو ساری دنیا کا پالنے والا خالق ہے۔ وہ (کبیر) بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ سارے اعمال کا حساب کرتا ہے۔ اسی سے دعا کی ہے کہ وہ تیری عبادت کرنے والوں کو سچی عبادت کا راستہ دکھائے۔

غور کریں:- اللہ کا کوئی نام بھی ہے وہ نام لکھنا بھی لازم ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم وزیر اعظم کی شان بیان کریں تو ان کا نام بھی بتانا پڑھتا ہے۔ مسلمان مبلغین یہی غلطی کیئےہوئے ہیں۔ جن نیک بندوں یعنی اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ آسمان میں اپنے عرش سے چل کر زمین پر آکر ملا، اُنہیں حقیقی علم بتایا، اپنی وہ دنیا دکھائی جس میں اُس کا تخت ہے، جو سب جنتوں سے بہتر جنت (ستلوک) ہے۔ پھر اُن اولیاء کو زمین پر چھوڑ دیا۔ ان عظیم روحوں نے آنکھوں دیکھا اللہ کی شکل نام اور مقام بتایا۔ ہمیں ان عظیم انسانوں کی بات پر یقین کرنا چاہیے۔

حضرت محمد ﷺ کو جبرئیل جس اللہ کے پاس لے گئے، اس نے تو نبی جی کو درشن (دیدار ہونا) بھی نہیں دیئے۔ اُس پردے کے پیچھے والے اللہ کے بارے میں اُن عظیم انسانوں نے بتایا کہ وہ جیوتی نِرنجن کال ہے جو سب کو اپنے جال میں پھنسا کر رکھے ہوئے ہے۔ یہ سب لوگوں کو اُلجھائے رکھتا ہے، واضح علم نہیں بتاتا، نامکمل علم بتاتا ہے۔ اُس کو روزانہ ایک لاکھ انسانوں کو کھانے کی بد دُعا لگی ہوئی ہے۔ مزید تفصیلات اسی کتاب کے باب تخلیق کائنات میں صفحہ نمبر 203 پر پڑھیں، سب کچھ واضح ہو جائے گا۔

❖ باخبر رامپال داس جی سے گزارش ہے کہ جب ہم کسی مولوی سے علمی گفتگو کرتے ہیں تو وہ ایسے سوالات کرتے ہیں جن کا جواب ہم صحیح سے نہیں دے پاتے۔ براہ کرم درج ذیل سوالات کا جواب بتائیں، ہمیں ان کا کیا جواب دینا چاہیے؟

سوال:- اگر خدا کبیر ہے تو آپ باخبر رامپال جی کی عبادت کیوں کرتے ہو؟

ہمارے بہت سے مسلمان بھائیوں کا کہناہے کہ اگر خدا کبیر صاحب ہیں تو آپ سنت (باخبر) رامپال جی مہاراج کی تصویر کی عبادت کیوں کرتے ہو۔

❖ رامپال داس:- اُنہیں اس طرح جواب دیں:-

جواب:- پہلے آپ یہ سمجھ لیں کہ عبادت اور احترام میں کیا فرق ہے؟

سُنو! جیسے ایک بیوی اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوتی ہے، اُس کی عبادت کرتی ہے۔ لیکن حسن سلوک وہ سب کے ساتھ کرتی ہے۔ سب کو سلام کرتی ہے۔ کسی کا احترام کرنا عبادت میں شمار نہیں ہوتا۔ جس عظیم انسان نے سچے خدا کا سچا راستہ دکھایا ہے، اس نے انسان پر بڑا احسان کیا ہے۔ اس کا احترام کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔

آپ (مسلمان) ان چار کتابوں کو تو سچا مانتے ہیں: 1۔ قرآن، 2۔ تورات، 3۔ زبور، 4۔ انجیل { بائبل میں تینوں کتابیں تورات، زبور اور انجیل ایک ساتھ جمع کردی گئی ہیں۔ بائبل کوئی الگ کتاب نہیں ہے۔} آپ لوگوں نے بائبل میں تخلیق کائنات پڑھی ہے جو تورات میں لکھی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے بنایا، پھر تمام فرشتوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ «آدم» آدمی کو سجدہ کرو۔ ایک ابلیس نامی فرشتے نے سجدہ نہیں کیا اور کہا کہ یہ تو مٹی سے بنا آدمی ہے، میں اس کے آگے سر نہیں جھکاؤں گا۔ بار بار کہنے پر بھی اس نے خدا کا حکم نہیں مانا تو اسے جنت سے نکال دیا گیا اور وہ شیطان کہلایا، دوسرے سبھی فرشتوں نے خدا کے حکم کی تعمیل کی اور وہ جنت میں خوش ہیں، ہم قادر خدا کبیر کے حکم سے باخبر رامپال جی جو ہمارے گرُو(مرُشد) ہیں کو سجدہ کرتے ہیں۔ اسی خدا (خدا کبیر) کا سُکشم وید (کلام کبیر) میں حکم ہے جو اس طرح ہے:-

کبِیر، گُرو گوویند کر جانِیے، رہِیے شبد سمائے ۔ مِلے تو دنڈوَت بندَگِی نَہیں پل پل دھیان لگائے۔
کبیِر، گرو مانش کر جانتے، تے نر کہییں اندھ، ہوویں دُکھی سنسار میں، آگے یم کے پھند ۔

یعنی اللہ کبیر خالق کائنات رب کا حکم ہے کہ اپنے گُرو جی کو (گوبند) خدا مانو اور ان کے حکم کی تعمیل کرو۔ جب ان سے ملنے آشرم میں جائو، یا وہ راستے میں مل جائیں تو اُنہیں سجدہ کرو۔ باقی وقت میں ان کا احسان یاد رکھو۔ جو لوگ گرو جی کو انسان مانتے ہیں، خدا کے برابر عزت نہیں دیتے، وہ تتوَ گیان (فلسفہ) سے اندھے وَ ناواقف ہیں، وہ اس دنیا میں بھی خوش نہیں رہیں گے۔ پھر یمراج کے جال میں یعنی جہنم میں گریں گے۔

گرو جی کا احسان بتایا ہے کہ:-

کبیر، ستگرو کے اُپدیش کا سُنیا ایک وِچار، جے ستگرو ملتے نہیں تو جاتے یم دوار۔
کبیر، یم دوار میں دُوت سب کرتے کھینچاتان، اُن سے کبھوں نا چھوٹتا، پھر پھرتا چاروں کھان ۔
کبیر، چار کھانی میں بھرمتا، کبھو نا لگتا پار، سو پھیرا سب مِٹ گیا، میرے ستگرو کے اُپکار۔
کبیر، سات سمدر کی مسی کروں، لیکھنی کروں بن رائے، دھرتی کا کاگج کروں، گرو گُن لکھا نہ جائے۔

یعنی ستگُرو جی سے دِکشہ لینے سے کیا فائدہ ہوا اور اگر ستگرو جی نہ ہوتے تو کیا نقصان ہوتا، بتایا گیا ہے کہ اگر ستگُرو جی نہیں ملتے تو جہنم کی آگ میں جلتے۔ موت کے فرشتے مارتے اور پھر جانوروں، پرندوں، کیڑوں کی زندگی گذارتے۔
یہ تمام پریشانیاں ستگُرو جی کے احسان سے دور ہوگئیں۔ ایسے سچے پیر کی تعریف لکھنے لگوں تو تمام درختوں کی قلم گِھس کر ختم ہو جائے۔ اگر سات سمندروں کے برابر سیاہی ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے اور زمین کے رقبے کے برابر کاغذ ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے لیکن تب بھی گرو جی کا احسان بیان نہیں کیا جا سکتا۔
باخبر رامپال داس جی ہمارے ستگرو (سچے پیر) ہیں۔ ان کی تعظیم سجدہ کر کے کرنا ان کے احسان کی وجہ سے ہمارا فرض بنتا ہے۔

گرو جی کو سجدہ کرنے کا کبیر خدا کا حکم ہے، اس پر عمل کرنا لازمی ہے ورنہ شیطان کا لقب ملے گا۔ حکم ماننے سے جنت ملے گی۔ اس لیے ہم اپنے ستگرو کے سامنے جھکتے ہیں۔
مسلمان بھائی کہتے ہیں کہ ہمارے اللہ نے حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید کا علم نازل کیا۔ ہم اُس اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ مسلمان بھائی سوچیں کہ قرآن مجید کا علم نازل کرنے والے نے سورہ فرقان 25 کی آیات نمبر52-59 میں اپنے علاوہ ایک اور خدا کے بارے میں بتایا ہے کہ جس نے ساری کائنات کو بنایا ۔ جو اپنے بندوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اسی نے انسانوں کو پیدا کیا۔ پھر کسی کو داماد اور بہو بنایا۔ میٹھا، نمکین پانی زمین میں مختلف طریقوں سے بھرا۔ چھ دن میں تمام تخلیق کر کے ساتویں دن تخت پر جا بیٹھا۔ اس کی خبر کسی با خبر سے پُوچھو۔ اس سے واضح ہے کہ قرآن مجید کا علم دینے والا باخبر نہیں ہے۔ مسلمان بھائی اس کم علم والے کے سامنے جُھک کر سجدہ کرتے ہیں، اگر ہم با خبر رامپال جی کو سجدہ کرتے ہیں تو اِس میں کیا قصور ہے؟
سوال: کیا حضرت محمد ﷺ با خبر نہیں ہیں؟ کیا ان کے ذریعے بتائی گئی عبادات جیسے روزہ، نماز، زکوٰۃ کے ادا کرنے سے جنت میں نہیں جایا جائے گا، براہ کرم وضاحت فرمائیں؟
جواب:- اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی سورہ فرقان 25 کی آیات نمبر52-59 میں قرآن کا علم دینے والا اللہ واضح کر رہا ہے کہ جس نے تمام کائنات کے سبھی جانداروں کو پیدا کیا وہ قادر اللہ ہے۔ اس نے چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق کی۔ پھر آسمان پر تخت پر جا بیٹھا۔ اس کی خبر کسی باخبر سے پُوچھو۔
حضرت محمد جی کو تو قرآن والا علم تھا۔ جب حضرت محمد ﷺ کا خدا ہی با خبر نہیں ہے تو اس کے بھیجے ہوئے نبی کیسے

باخبر ہو سکتے ہیں۔ جب علم ہی ادھورا ہے تو جنت میں کیسے جایا جاسکتا ہے؟ جب باخبر نہیں ہے تو جنت میں بھی نہیں جا سکتے۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ:-

نبی محمد نہیں بہشت سِدھانا۔ پیچھے بھولا ہے تُرکانہ ۔

یعنی حضرت محمد ﷺ ہی جنت میں نہیں گئے۔ ان کی پیروی کر کے تمام (تُرک) مسلمان حقیقی راستے کو بُھول چکے ہیں اور وہ بھی جنت میں نہیں جا سکتے۔

حضرت محمد ﷺ قرآن شریف کو بولنے والے اللہ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں نہ کہ اللہ کبیر کے بھیجے ہوئے۔ اس کے لیے آپ لوگ حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر ایک نظر ڈالیں، جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ پاک روح والے کو عمر بھر دُکھوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بچپن میں ہی ان کے والد اور والدہ کا سایہ ان کے سر پر نہ رہا۔ ان کے چچا نے اِن کی پرورش کی۔ جب وہ جوان ہوئے تو ان کی شادی دو مرتبہ بیوہ ہو چکی خدیجہ سے ہوئی ، وہ بھی زیادہ وقت تک ان کے ساتھ نہ رہ سکیں۔ تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے تینوں بیٹے بھی انتقال کر گئے۔

جس خدا کی نبی جی دن رات عبادت کیئا کرتے تھے۔ اس کے دیئے ہوئے قرآن مجید کے علم کی تبلیغ میں کفار سے پتھر کھائے، سر پھڑوایا کفار نے بہت اذیتیں دیں۔ سب کچھ برداشت کرتے ہوئے قرآن کا علم پھیلایا۔ اس تمام جدوجہد اور عبادت سے حضرت محمد ﷺ کی ساری زندگی دُکھوں میں گُزری اور زندگی کے آخری لمحات میں بھی وہ تڑپ تڑپ کر انتقال کر گئے۔ تب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہو۔ وہ کال برِہم کے پیغمبر تھے۔ وہ خدا کبیر (اللہ اکبر) کے بھیجے ہوئے نہیں تھے۔ اس لیے اس کی بتائی ہوئی عبادات (روزہ نماز اور زکٰوۃ ادا کرنے اور عید وَ بقرعید منانے وغیرہ) سے جنت میں نہیں جایا جا سکتا۔ جنت میں صرف ایک کبیر خدا کی عبادت باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں آ کر اُن کی بتائی ہوئی عقیدت کی حدود میں ساری زندگی رہ کر کے جنت میں جایا جاسکتا ہے نہ کہ حضرت محمد جی کو قرآن کا علم دینے والے اللہ کی بتائی ہوئی عبادت کے ذریعے۔

❖ باخبر رامپال گُرو دیوَ جی سے گزارش ہے کہ جب ہم مسلم مذہب کے علماء اور دیگر مبلغین سے علمی گفتگو کرتے ہیں تو وہ سوال کرتے ہیں، ہم کیا جواب دیں، مہربانی کر کے رہنمائی فرمائیں، ان کے سوالات درج ذیل ہیں:-

سوال:- باخبر کسے کہتے ہیں یعنی کون ہوتا ہے؟ ثبوت کے ساتھ بتائیں۔

❖ (رامپال داس) اُنہیں اس کا جواب اس طرح دیں:-

جواب:- سبھی کتابوں کا علم اور خدا کی سچی عبادت بتانے والے کو باخبر کہتے ہیں۔ اسے ہی ہندو مذہب میں تتودرشی سنت، سِکھ مذہب میں وائےگُرو، عیسائی مذہب میں مسیحا یعنی خدا کا جاننے والا اور مسلم مذہب میں باخبر کہا جاتا ہے۔ باخبر ہی اس دنیا میں آکر ہمیں خدا کبیر کا مکمل علم اور سچی عبادت کا طریقہ بتاتا ہے۔ خدا کون ہے؟ کیسا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ یہ سب باخبر ہی بتاتا ہے۔ آج موجودہ وقت میں اس دنیا میں صرف سنت رامپال جی مہاراج ہی باخبر ہیں۔ قرآن پاک سے دلائل:-

دلیل نمبر 1: سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 115:-

اس میں خدا کو باخبر بتایا گیا ہے۔ جب خدا باخبر ہے تو جو باخبر ہے اسے کیا استعارہ دیا جائے؟ اسے بھی اتنی ہی عزت دینا ہمارا فرض ہے۔

دلیل نمبر 2: سورہ لقمان31 کی آیت نمبر 34 :-

اس آیت میں بھی خدا کو جاننے والا یعنی باخبر بولا گیا ہے۔

دلیل نمبر 3: سورہ فرقان 25 کی آیت نمبر 52-59:-

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا اور اس کے بارے

میں کسی باخبر شخص سے پوچھنے کو کہا ہے۔

مذکورہ بالا آیات میں جس باخبر کے بارے میں کہا گیا ہے وہ باخبر رامپال جی مہاراج ہی ہیں جنہوں نے موجودہ دور میں ایک قادر خدا کبیر کے بارے میں بتایا اور اس کی عبادت کرنے کا ایک صحیح طریقہ بتایا ہے جس کا ذکر ہماری تمام کتابوں (تورات، زبور، انجیل اور قرآن) میں موجود ہے۔ اس سے پہلے کسی بھی ہندو گرو یا رِشی اور پیغمبر نے یہ نہیں بتایا کہ کبیر ہی وہ خدا ہے جسے ہمارا قرآن شریف ثابت کرتا ہے، چاروں وید ثابت کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باخبر رامپال جی مہاراج ہی اُس اللہ کبیر کے بھیجے ہوئے باخبر ہیں۔ مسلم مذہب کے علماء کو قرآن شریف کا علم نہ ہونے کی وجہ سے محمد کو باخبر سمجھ لیا، جبکہ قرآن شریف کا نازل فرمانے والا خدا (کال بھگوان) خود محمد کو بتا رہا ہے کہ جس خدا نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے چھ دن میں بنایا اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا، اس کے بارے میں قرآن شریف نازل فرمانے والا خدا بھی نہیں جانتا کہ وہ باخبر کون ہے؟ اگر محمد ہی وہ باخبر ہوتے تو قرآن شریف نازل فرمانے والا خدا (کال بھگوان) باخبر کے بجائے محمد ہی کا نام بول سکتا تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن شریف نازل فرمانے والے خدا (کال بھگوان) کو بھی نہیں معلوم تھا کہ باخبر کون ہے؟ باخبر وہی ہے جو سچے خدا کبیر کی عبادت بتائے گا۔

تمام اُمت مسلمہ سے گزارش ہے کہ براہ کرم اپنے سچے باخبر، رہنما، موجودہ وقت میں خدا کے بھیجے ہوئے نبی، پیغمبر جو کہ باخبر رامپال جی مہاراج ہیں، کی بارگاہ میں آئیں اور جنت میں جانے کا راستہ اختیار کریں۔ اسی لیے قرآن مجید کا علم دینے والا بھی عبادت کے لائق نہیں کیونکہ وہ باخبر نہیں ہے۔ محترم رامپال داس باخبر ہیں۔ اس لیے ہم ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں جو کبیر قادر اللہ کا حکم ہے۔

❖ باخبر کے بارے میں مکمل معلومات اسی کتاب کے باب "مکمل روحانی علم کس نے بتایا" صفحہ نمبر 146 پر پڑھیں۔

حضرت محمد ﷺ کی (معراج) آسمانی سفر میں اختلاف

سوال:- بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ معراج (سیڑھی) یعنی آسمانی سفر کچھ نہیں ہے۔ یہ تو صرف محمد جی نے خواب دیکھا تھا۔ زیادہ تر اسے سچ مانتے ہیں۔ اُس وقت کے لوگ اسے جھوٹا سمجھتے تھے۔ محمد صاحب نے بتایا کہ جب میں اکیلا خدا کے پاس چلا تو میں نے سترہ پردے پار کیئے۔ ایک پردے سے دوسرے پردے تک جانے کا راستہ پانچ سو سال کا تھا یعنی انسان کو ایک پردے سے دوسرے پردے تک جانے میں پانچ سو سال لگتے تھے۔ ایک خچر جیسے جانور (بُراق) پر بیٹھ کر سیڑھیاں چڑھ کے اوپر گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری تمام باتیں جو محمد جی نے اپنے ساتھیوں کو بتائیں تو حضرت ابو بکرؓ نے تو فوراً مان لیا۔ لیکن بہت سے مسلمانوں نے اسلام چھوڑ دیا۔ انہیں ایک چیز نے بہت پریشان کیئا، جب محمد نے بتایا کہ یہ سب صرف اتنے وقت میں ہوا کہ جب میں (محمد) بُراق پر بیٹھنے لگا تو میرا پاؤں پانی سے بھرے ہوئے پیالے میں لگا۔ اس کا آدھا پانی نکل پایا تھا۔ جب تمام آسمانوں کا سفر کرنے کے بعد واپس آکر میں نے اسے روکا اور باقی پانی گرنے سے بچا لیا۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب:- جو کچھ حضرت محمد جی نے اپنے آسمانی سفر میں دیکھا، وہ سب سچ ہے۔ جو پانی کے پیالے کو پیر لگنا، پھر واپس آکر باقی پانی کو گرنے سے بچانا، پیالے کو سیدھا کرنا ہے۔ ہر پردے کا فاصلہ پانچ سو سال طے ہونے کا وقت لگنا، اوپر انبیاء کی جماعت دیکھنا، ان کو نماز پڑھانا، بابا آدم کو ہنستے اور روتے دیکھنا وغیرہ وغیرہ سب سچ ہیں۔ (مصنف)۔

مثال :-

معراج محمدی

محمد صاحب معراج پر گئے۔ ایک لمحے میں وہ سب آسمانوں کی سیر کر کے نیچے آگئے۔ نیچے آکر لوگوں کو اپنا سب حال بتایا، کچھ نے اسے مان لیا لیکن بہتوں نے نہیں بھی مانا۔ سلطان روم کو تو اس بات پر بالکل بھی یقین نہیں آیا اور محمد کی بات کو جھوٹ

سمجھ کر ایک مدت تک وہ منکر ہی بنا رہا۔ ایک دن ایک فقیر بادشاہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ اللہ کے پاس تمام طاقت ہے۔ وہ جو چاہے دِکھا سکتا ہےاور جو چاہے کر سکتا ہے۔ تم معراج محمدی کو کیوں نہیں مانتے؟ محمد صاحب کی معراج بالکل صحیح ہے۔ اس فقیر نے کئی طرح سے بادشاہ کو سمجھایا لیکن بادشاہ نے ایک بھی نہ سُنی، اس فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ پانی کا ایک بڑا برتن منگوائو۔ ایک برتن منگوایا گیا اور فقیر کے کہنے پر اس میں پانی بھر کر میدان میں رکھوا دیا گیا۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ اس میں اپنا سر ڈبو کر نکال لے۔ درباری لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے کھڑے تھے۔ بادشاہ نے اپنا سر پانی میں ڈال کر فوراً باہر نکال لیا۔ اپنا سر نکالتے ہی بادشاہ فقیر پر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ اس فقیر نے مجھے بہت تکلیف دی ہے۔ فقیر نے کہا تمہارے سب آدمی یہاں کھڑے ہیں، میں نے تمہیں کچھ بھی نہیں کیا۔ میں الگ کھڑا تھا۔ ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھو! لوگوں نے بھی کہا جی حضور! یہ فقیر تو الگ ہی کھڑا ہے، اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ بادشاہ اپنے آدمیوں کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ جب میں نے اپنا سر پانی میں ڈبویا تو دیکھا کہ میں عورت بن گیا ہوں۔ ایک میدان میں ادھر ادھر پھر رہا ہوں۔ نہ کوئی آگے ہےاور نہ کوئی پیچھے ۔ وہاں سے کچھ ہی فاصلے پر کسان زراعت کا کام کر رہے تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس اس (عورت) کی شکل میں گیا۔ ان لوگوں نے مجھے اکیلا لاوارث سمجھ کر اپنے گاؤں میں چلنے کو کہا اور وہاں پہنچ کر ایک نوجوان سے میری شادی ہو گئی اور میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔ اسی حالت میں کئی لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ یہاں تک کہ جب میں بہت بوڑھا ہو گیا تو ایک دن اسی بوڑھی عورت کے روپ میں تالاب میں نہانے گیا۔ پانی میں سر ڈبو کر جیسے ہی باہر نکالا تو میں نے خود کو یہاں کھڑا پایا اور معلوم ہوا کہ میں شہنشاہ روم ہوں۔ تم لوگوں کو بھی جیسے کا تیسا کھڑا پایا۔ حیرت ہے کہ اتنے کم وقت میں کیا کیا ہوگیا۔ عورت بن کئی بچے پیدا کیئے، بوڑھا ہو کر دریا میں نہانے گیا اور ڈبکی لگاتے ہی واپس سابقہ حالت میں آگیا۔ یہ کیسا حیرتناک واقعہ ہے؟ جو صرف ایک لمحے میں دیکھا۔ اس فقیر نے کہا کہ یہ خدا کی قدرت ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ تب وہ بادشاہ محمد کا واقعۂ معراج مان گیا۔

سوال:- وہ فقیر کون تھا؟

جواب:- وہ اللہ کبیر تھا جو زندہ بابا کے بھیس میں تھا اور جسے الخِضر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ انسان ایمان والا بنا رہے اور کبھی سچی عقیدت کر کے نجات حاصل کر لے۔

☚ پرانوں سے ثابت ہے کہ ایک بادشاہ اپنی بیٹی کو لے کر برِہما جی کے پاس (اوپر برِہما کی دنیا میں) بیٹی کے لیے مناسب شوہر معلوم کرنے اور شادی کی تاریخ طے کروانے کے لیے گیا۔ یہ تریتائیگ کا واقعہ ہے۔ تِریتائیگ میں لوگوں کا قد تیس فٹ سے بھی زیادہ ہوا کرتا تھا۔ تِریتائیگ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار (12 لاکھ 96 ہزار) سال کا ہوتا ہے۔ یہ تِریتائیگ کے درمیانی وقت کا واقعہ ہے. برِہما نے کہا کہ تم نیچے جاؤ۔ لڑکی کی شادی بلرام سے کر دو۔ زمین کا تو ایک زمانہ گزر گیا ہے، لیکن یہاں کے چند لمحے ہی گزرے ہیں۔ جب بادشاہ نیچے زمین پر آیا تو اس کے خاندان میں کوئی نہیں بچا تھا۔ لڑکی کا قد بلرام سے بہت زیادہ تھا۔ لکھا ہے کہ بادشاہ حیران تھا۔ بلرام پندرہ فٹ لمبا تھا اور لڑکی کا قد تیس فٹ تھا۔ بلرام (شری کرشن کے بھائی) نے ہل اٹھایا اور لڑکی کے سر کے اوپر رکھ کر دبایا اور اسے اپنے برابر قد والی بنا دیا۔ تب ان کی شادی ہوئی اور وہ بادشاہ بھی شری کرشن کے عہد حکومت میں رہا۔

اللہ کی راہ میں سب کچھ ممکن ہے۔ انکار کرنا خدا کی توہین کرنا ہے۔ عقیدت مند کا مقصد پیدائش وَ موت کے مصائب سے نجات حاصل کرنا ہونا چاہیے۔ مکمل گُرو سے ستیہ سادھنا کے منتر حاصل کر کے حدود میں رہ کر نجات حاصل کریں۔ کسی منافق گُرو کی باتوں میں نہ آئیں۔ ایسے گرو معصوم لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اتنی دِکشنا دو۔ اتنی رقم الگ دو، میں تمہاری پریشانیوں سے نجات کے لیے رسومات ادا کروں گا۔ جو لوگ ستنام اور سارنام دینے کا حق نہیں رکھتے، ان کے ذریعہ کی گئی مذہبی رسومات کا کوئی فائدہ نہیں۔

دیگر شواہد:-

خدا کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے

ایک شہر کے باہر جنگل میں دو بابا روحانی مشق کر رہے تھے۔ ایک چالیس سال سے گھر چھوڑ کر مراقبہ کر رہا تھا اور دوسرے نے ابھی دو سال سے روحانی مشق شروع کی تھی۔ بارگاہِ الٰہی سے ایک فرشتہ روزانہ ان دونوں باباؤں کے ساتھ کچھ وقت گزارتا تھا۔ دونوں سادھوؤں کے آشرم گاؤں کے پُورب(مشرق) اور پشچم(مغرب) میں جنگل میں تھے۔ بڑے کی جگہ مغرب میں اور چھوٹے کی جگہ گاؤں کے مشرق میں تھی۔

فرشتہ ہر روز ایک ایک گھنٹہ دونوں کے پاس بیٹھ کر خدا کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتا تھا۔ دونوں سادھوؤں کا وقت اچھا گزر جاتا تھا۔ ایک دن فرشتے نے بھگوان وِشنو جی سے کہا کہ بھگوان! کپیلا شہر سے باہر آپ کے دو اعلیٰ ترین عقیدت مند رہتے ہیں۔ شری وِشنو جی نے کہا کہ ایک اعلیٰ بھکت ہے، دوسرا فرضی بھکت ہے۔ فرشتے نے سوچا کہ جو چالیس سال سے مراقبہ کر رہا ہے وہ سچا عقیدت مند ہوگا کیونکہ اس کی لمبی داڑھی ہے، سر پر بڑی جٹا (بال) ہے اور چالیس سال کا عرصہ بھی بہت ہوتا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اے بھگوان! جو چالیس سال سے آپ کی عبادت کرتا رہا ہے وہی ہوگا اعلیٰ عقیدت مند۔ بھگوان نے کہا نہیں۔ دوسرا جو دو سال سے مراقبہ میں مصروف ہے۔ بھگوان نے کہا کہ فرشتے! میری باتوں پر یقین نہیں آرہا۔ فرشتے نے کہا بھگوان ایسا نہیں ہے۔ لیکن میرا چھوٹا سا دماغ یہی کہہ رہا ہے کہ زیادہ عمر والا ہی اچھا عقیدت مند ہے۔ شری وِشنو جی نے کہا کہ کل تم دیر سے زمین پر جانا۔ دونوں ہی دیر سے آنے کی وجہ پوچھیں گے تو بتا دینا کہ آج بھگوان نے ہاتھی کو سوئی کے ناکے سے نکالنا تھا۔ میں یہ لیلا دیکھ کر آیا ہوں۔ اس لیے آنے میں دیر ہوگئی۔ جو جواب ملے گا اس سے تمہیں بھی یہ معلوم ہو جائے گا کہ سب سے بڑا عقیدت مند کون ہے۔ پہلے فرشتہ روزانہ صبح قریب آٹھ بجے بڑے کے پاس جاتا تھا اور قریب 10 بجے چھوٹے کے پاس جاتا تھا۔ اگلے دن 12 بجے بڑے کے پاس پہنچا۔ دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو فرشتے نے بتایا کہ آج دن کے ساڑھے گیارہ بجے بھگوان کو لیلا کرنی تھی وہ دیکھ کر آیا ہوں۔ چالیس سال والے نے پُوچھا کہ بھگوان نے کیا لیلا کی؟ بتائیے گا، فرشتے نے کہا کہ شری وشنو جی نے کمال کر دیا، ہاتھی کو سوئی کے ناکے میں سے نکال دیا۔ یہ سن کر عقیدت مند نے کہا کہ اے فرشتے! ایسا جُھوٹ بولو کہ سننے والا مان لے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہاتھی سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے؟ میرے سامنے نکال کر دکھاؤ۔ فرشتہ سمجھ گیا کہ بھگوان سچ ہی کہہ رہے تھے۔ یہ تو ایک جانور ہے عقیدت مند جسے خدا پر ہی یقین نہیں کہ وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔ جو کام انسان نہیں کر سکتا وہ اللہ کر سکتا ہے۔ اس کی عقیدت فضول اور مصنوعی ہے۔ فرشتہ سلام کر کے واپس چلا گیا اور چھوٹے والے عقیدت مند کے پاس آیا۔ عقیدت مند نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو فرشتے نے جھجکتے ہوئے کہا کہ کہیں یہ کوئی غلط الفاظ نہ بول دے۔ بولا کہ کیا بتاؤں؟ بھگوان نے حیران کر دیا، کمال کر دیا، دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ بھگوان نے ہاتھی کو سوئی کے ناکے میں سے نکال دیا۔ یہ سُن کر عقیدت مند نے کہا کہ فرشتے! اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ بھگوان تو سوئی کے ناکے میں سے ساری زمین نکال دے، ہاتھی کی تو بات ہی کیا ہے؟ فرشتے نے عقیدت مند کو گلے لگایا اور کہا کہ مبارک ہیں تیرے ماں باپ جنہوں نے تمہیں پیدا کیا، قربان جاؤں بھگوان پر تمہارے اٹل ایمان کے۔ عقیدت مند کو خدا پر پورا بھروسہ ہونا چاہئے کہ خدا جو چاہے کرسکتا ہے۔

تباہی کے لیے شراب پینا کافی ہے

سوال: اسلام میں شراب کے قریب جانا بھی منع ہے؟ اس کے پیچھے کیا راز ہے؟ پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو اسی جرم میں پھانسی دے دی گئی تھی کہ اس نے شراب نوشی کی تھی۔ اس کے ساتھ دیگر مظالم بھی اس کی موت کا سبب بنے۔ الزام تھا کہ بھٹو نے اپنے سیاسی حریف محمد احمد خان قصوری کو قتل کرایا تھا۔

جواب:- محمد کے زمانے میں شیاطین کی رہائش گاہ خیبر تھا۔ محمد صاحب نے علی سے کہا کہ جبرائیل میرے پاس اسم اعظم لائے تھے۔ وہ مجھ سے سیکھ لو اور وہاں کے خزانے سے دولت لے آئو ۔ اگر کوئی تمہارا سامنا کرے تو اس سے لڑو، ڈرنا نہیں۔ کیونکہ

جس کے پاس اسم اعظم ہوتا ہے وہ ہمیشہ جیتتا ہے۔ علی اسم اعظم سیکھنے کے بعد وہاں گئے لیکن فتحیاب نہیں ہوئے۔ کیونکہ اُس قلعے میں ایک مہاتما رہتا تھا جس کی حفاظت میں وہاں کے رہنے والے تھے۔ اس مہاتما کی مہربانی سے کوئی قلعہ فتح نہیں کر سکتا تھا۔ جب حضرت علی قلعہ فتح نہیں کر سکے تو محمد صاحب نے انہیں خواب میں نصیحت کی کہ اے علی! اس شہر میں ایک فقیر رہتا ہے، اسے کسی نہ کسی طریقے سے شراب خانہ کے قریب لے جاؤ۔ جب اس کی ناک میں شراب کی بو آئیگی تو اس کی عظمت جاتی رہے گی۔ علی نے بیدار ہونے کے بعد ایسا ہی کیا۔ جیسے ہی شراب کی بو اس فقیر کی ناک تک پہنچی اس کی عظمت چلی گئی۔ اس کی تپسیا اور تسبیح کے تمام ثمرات فنا ہو گئے۔ علی نے دوبارہ قلعہ پر دھاوا بول دِیا اور قلعہ کو فتح کر لیا اور اس فقیر کو بھی قتل کر دیا۔ (صرف شراب کی بو سے اس کی برسوں کی تپسیا اور تسبیح کے اثرات ختم ہو گئے۔ تو روزانہ شراب پینے والوں کا کیا حال ہوگا؟)۔

دیگر دلائل: - شراب کی وجہ سے ہاروت اور ماروت فرشتوں کی بد حالی تفسیر عزیزی میں ابی ہریرہ، ابن حاتم حاکم، ابن عباس اور ابن عبداللہ اور ابن عمر وغیرہ نے کہا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے وقت میں گنہگار لوگ آسمان پر چڑھے فرشتے انسانوں سے نفرت کرنے لگے۔ خدا نے کہا کہ انسان میں شہوت اور غصہ بھرا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا دماغ گناہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اگر تمہیں زمین پر بھیج دیا جائے تو تم بھی گناہوں کے ارتکاب سے نہیں بچ سکو گے۔ فرشتوں نے خدا کی بات پر یقین نہیں کیا اور کہا کہ ہم زمین پر جا کر کسی قسم کا گناہ نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے دو ایسے فرشتے بھیجو جن کے بگڑنے کا تمہیں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ فرشتوں نے اپنے میں تپسیا اور تسبیح میں سب سے زیادہ مشہور ہاروت اور ماروت کو خدا کے حضور پیش کیا۔ خدا نے انہیں زمین پر بھیجا کہ تم جا کر انسانوں کو تبلیغ کرو، خبردار کوئی گناہ نہ کرنا۔ دونوں زمین پر آئے اور انسانوں کو تبلیغ کرنے لگے۔ کچھ دنوں کے بعد ان دونوں کو ایک بہت ہی خوبصورت عورت پنشچلی زہرہ نامی سے محبت ہو گئی، اور اس سے انہوں نے اپنی شہوت کی خواہش ظاہر کی، تو اس نے کہا کہ اگر تم مجھے چاہتے ہو تو میری چار باتوں میں سے کوئی ایک قبول کر لو، پھر میں تمہاری خواہش پُوری کر دونگی۔

وہ چار باتیں یہ ہیں: پہلی میرے شوہر کو قتل کرو، دوسری میرے بت کے سامنے سجدہ کرو، تیسری شراب پیو، چوتھی مجھے اسم اعظم بتاؤ۔ انہیں باقی سب تو بڑے گناہ لگے لیکن شراب کو آسان گناہ سمجھ کر پی لیا۔ جب شراب کا نشہ چڑھا تو اس کے بُت کو بھی سجدہ کیا، اس کے شوہر کو بھی قتل کیا، زہرہ کو اسم اعظم بھی سکھا دیا۔ زہرہ تو اسم اعظم کی طاقت سے آسمان میں اڑ گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کے پاؤں میں زنجیریں باندھ کر انہیں بابل کے کنویں میں لٹکوا دیا۔

اسلام میں شادی کی رسم

سوال:- مذہب اسلام میں چچا اور تاؤ کی بیٹیوں سے شادی کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ہندو مذہب میں چچا اور تاؤ کی بیٹیوں سے شادی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ایک گوتر میں بھی شادی نہیں ہوتی۔ ایک گوتر کے کئی گاؤں ہوتے ہیں۔ ان گاؤں میں بھی شادی نہیں ہوتی۔ ہندو مذہب میں چچا اور تاؤ کی بیٹیوں سے شادی تو دور کی بات ہے، گوتروں اور آس پاس کے گاؤں میں بھی شادی نہیں کی جاتی ہے۔ ماں کے گوتر اور باپ کے گوتر میں بھی نکاح ممنوع ہے۔ اگر کوئی ایسی غلطی کردیتا ہے۔ تو آن شان کا معاملہ بنا کر قتل عام ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں میں چچا اور تاؤ کی لڑکیوں سے شادی کرنا فخر اور اعزاز کی بات مانتے ہیں جو کہ ہندو لوگوں کی نظروں میں نفرت کا باعث ہے۔

جواب:- حالات اپنے مطابق چلاتے ہیں۔ پہلے ہندو مذہب میں چار گوتر چھوڑ کر شادی کی جاتی تھی۔ باپ، ماں، دادی اور پردادی کے چار گوتر چھوڑے جاتے تھے۔ حالات بدلتے گئےاور پردادی کا گوتر نہیں چھوڑا جانے لگا۔ صرف ماں کا، اپنا اور دادی کا گوتر چھوڑ رہے ہیں۔ کچھ تو دادی کا گوتر بھی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ صرف اپنا اور ماں کا گوتر چھوڑ رہے ہیں۔ مذہب اسلام میں صرف اپنی حقیقی (ایک ہی ماں سے پیدا) بہن کو چھوڑتے ہیں۔ چچا اور تاؤ کی بیٹیاں جو بہن ہی ہوتی ہیں ان سے شادی کرنا عجیب لگتا ہے۔

وجہ:- مکہ شہر میں کعبہ (ایک مسجد) کی تعمیر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کی تھی۔ اس میں ایک خدا کی عبادت کی جاتی تھی۔ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ اس میں 360 بُتوں (دیوتاؤں کے بُت) کی پُوجا ہونے لگی تھی۔

اسی شہر مکہ میں 20 اپریل 571ع کو عرب نسل کے مشہور قبیلہ قریش میں حضرت محمد کی وِلادت ہوئی۔ جب چالیس سال کے ہوئے تو نبوت کا اعلان کیا۔ قرآن کے ذریعے جو بھی اللہ کا حکم آیا حضرت محمدﷺ لوگوں کی بھلائی کے لیے اس کی تبلیغ کرنے لگے۔ پُرانی روایتی پرستش جو بُت پرستی تھی اس کا انکار کرنے لگے۔ ایک اللہ کی بندگی کو فائدہ مند بتانے لگے جس کی محمد جی کے قبیلہ والوں یعنی قریش کے لوگوں نے سخت مخالفت کی۔

جن لوگوں نے قرآن کا حکم مانا اُنہیں فرمانبردار یعنی مسلمان اور جنہوں نے انکار کیا اُنہیں کافر (نا فرمان) کہا جانے لگا۔

اسلام کے پیروکاروں یعنی مسلمانوں اور مخالفین کے درمیان جھگڑا ہونے لگا۔ مسلمانوں کی تعداد مخالفین کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کے پیروکار مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے ستایا جانے لگا۔ تنگ آکر کچھ مسلمانوں نے مکہ شہر چھوڑ دیا اور دور حبشہ ملک چلے گئے۔

حضرت محمد ﷺ اور ان کے خاندان کا سماجی بائیکاٹ کر دیا۔تین سال تک حضرت محمد ﷺ کے خاندان والوں کو انتہائی پریشانی کی زندگی گزارنی پڑی۔ بچے بُھوک اور پیاس سے بلکھتے تھے اور بڑے لوگ پتے کھا کر وقت گزار رہے تھے۔

تین سال بعد بائیکاٹ تو ختم ہوگیا لیکن محمد کے چچا ابُو طالب اور بیوی خدیجہ اسی غم سے انتقال کر گئے۔

مکہ کے شمال میں مدینہ شہر تھا جسے پہلے یثریب کے نام سے جانا جاتا تھا۔ مدینہ والوں نے بہت جلد اسلام قبول کر لیا۔

53 سال کی عمر میں حضرت محمد نے اپنے ساتھیوں اور اہل وَ عیال کے ساتھ مکہ چھوڑ کر مدینہ جانے لگے۔ مخالِفین نے جاتے ہوئے بھی اِنہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مخالفین محمد کے گھر کے سامنے جمع ہو گئے کہ رات میں محمد کے گھر میں گھس کر اِنہیں قتل کر دینگے۔ اللہ کے فضل سے سب کو نیند آنے لگی اور حضرت محمد خاموشی سے نکل گئے۔ بعد ازاں دشمنوں کے خوف سے انہیں تین دن تک اپنے دوست ابوبکر کے ساتھ ایک غار (غار ثور) میں چُھپ کر رہنا پڑا۔ مدینہ شہر کے لوگوں نے مسلمانوں اور حضرت محمد ﷺ کا بہت احترام اور مدد کی، تب کچھ سکون ملا۔ لیکن مخالفین کی اذیتیں کم نہ ہوئیں۔

مسلمانوں کے بچوں کی شادیوں پر بھی پابندی لگا دی گئی کہ ان کے بچوں کی شادی ہم اپنے خاندانوں اور قبیلوں میں نہیں ہونے دینگے۔ وہ لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن بنے تھے اور تعداد میں زیادہ تھے۔ مسلمانوں نے بھی اپنے مذہب کی پیروی کے لیے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ لی تھیں۔ بہت لڑائی لڑی، لڑائی تو جیت گئے لیکن احتجاج جاری رہا، مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہوا لیکن بہت کم۔

بچوں کی شادیاں ایک مسئلہ بن گئیں۔ مسلمانوں نے مشورہ کر کے اپنے بچوں کی شادیاں اپنے ہی خاندان میں کرنی شروع کیں۔ چچا اور تاؤ کی لڑکیوں سے شادیاں شروع کر دیں۔ جو مجبوری بھی تھی اور ضروری بھی تھا۔ اپنا خاندان بھی چلانا تھا۔ دین کی پیروی بھی کرنی تھی۔ کچھ عرصہ تک شادی کی یہ رسم عجیب لگتی رہی پھر حالات اور لمبا عرصہ گزرنے کے ساتھ ساتھ سب بھولنا پڑا۔ اب چچا اور تاؤ کی لڑکیوں سے شادی فخر اور عزت کا مسئلہ بن گئی۔ چچا اور تاؤ کی لڑکیوں کے علاوہ دوسری لڑکیوں سے شادی اپنی توہین سمجھا جانے لگا۔

پہلے جب کبھی دو مسلمان عورتیں آپس میں جھگڑتی تھیں اور ان میں سے ایک کی شادی چچا اور تاؤ کے گھر کی بجائے کسی دوسرے گھر میں ہوئی ہوتی تھی تو دوسری اسے طعنے دیتی کہ اگر تم عزت دار ہوتی تو اپنے چچا اور تاؤ کے گھر ہی رہتی۔ موجودہ وقت میں شادیاں دوسرے خاندانوں اور دور دراز ممالک میں بھی ہونے لگی ہیں۔

اس طرح مسلمانوں میں چچا اور تاؤ کی بیٹیوں سے شادی کا رواج شروع ہوا جو کہ اس وقت بڑی عزت کا کام سمجھا جاتا ہے۔

دیگروجوہات:- حضرت آدم کی جیونی(سوانح) میں لکھا ہے کہ ان کی بیوی حوا ہر بار دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں جن

میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوتی تھی۔ ایک ساتھ پیدا ہونے والے، لڑکا اور لڑکی، بھائی اور بہن سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح دوسرے بار پیدا ہونے والے لڑکا اور لڑکی کو بھائی بہن سمجھا جاتا تھا۔ ان کی شادی ایک دوسرے کی بہن سے ہوتی تھی یعنی پہلی پیدا ہونے والی لڑکی کی شادی دوسرے پیدا ہونے والے لڑکے سے اور دوسری پیدا ہونے والی لڑکی کی شادی پہلے پیدا ہونے والے لڑکے سے کی جاتی تھی۔ اور اس طرح شادی کا سلسلہ چلا۔ دراصل یہ بہن بھائی کا رشتہ ہے۔ اسلام میں ایک ہی ماں سے پیدا ہونے والے لڑکا اور لڑکی یعنی بھائی بہن کی شادی نہیں ہوتی۔ چچا اور تاؤ کی لڑکیوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب دوسرے دور کے خاندانوں میں رشتہ ہونے لگا ہے۔ لیکن چچا اور تاؤ کی لڑکیوں کے ساتھ بھی شادیاں ہوتی ہیں۔ حالات اپنے مطابق چلاتے ہیں۔

صوبہ راجستھان (بھارت) کے پالی ضلع اور جودھ پُور ضلع میں ایک ذات کے لوگوں میں اپنے ماموں اور پھوپھی کی لڑکیوں سے شادی کا رواج ہے۔ وہ اپنی لڑکی کی شادی اس سے کرتے ہیں جو اپنی لڑکی کی شادی ان کے بیٹے سے کرے۔

وجہ:- کال کے ایک جعلی پیغمبر ایک کبیر پنتھی سنت نے تقریباً دو سو سال پہلے پروپیگنڈا شروع کیا تھا۔ اس نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ اپنی پہلے والی عبادت چھوڑ دیں اور بھگوان وِشنو کی عبادت کرنے کی ترغیب دی۔ جن لوگوں نے اس سنت سے علم حاصل کیا اُنہیں "ویشنو" کہا جانے لگا۔ اس علاقے کے اسی ذات کے لوگوں نے ان وشنوؤں کا بائکاٹ کر دیا۔ ان کے بچوں کی شادیاں بھی اپنی برادری میں کرنا بند کر دیں۔ تب وشنوؤں کے سامنے مصیبت کھڑی ہو گئی۔ اور انہیں اپنی پھوپھی اور ماموں کی لڑکیوں سے شادی کرنی پڑی جو رشتے میں بہنیں ہوتی ہیں۔ (اٹا-سٹا) ادلہ بدلی کرنے لگے۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی پھوپھی کے بیٹے سے تب کرتے ہیں جب پھوپھی اپنی بیٹی کی شادی ان کے بیٹے یعنی اپنے بھائی کے بیٹے سے کر دیتی ہے یا ایسا کوئی وعدہ کر دیتی ہے۔ فرضی گرو نے کبیر جی کے نام کی سادھنا بھی نامکمل یعنی کال والی بتائی، اوپر سے ان کی پریشانی اور بڑھادی جو پریشانی وہ اب تک جھیل رہے ہیں۔

ایسی روایات مجبوری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ وقت گزرنے کے بعد کوئی پشیمانی نہیں ہوتی کیونکہ سب ایک ہی روایت پر چل رہے ہوتے ہیں۔ عقیدت مند معاشرے کے وقار سے زیادہ اپنی فلاح وَ بہبود کو اہمیت دیتے ہیں جو معاشرے کے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ جھگڑا کا سبب بنتا آیا ہے۔

❖ گُرودیوَ رامپال داس جی سے گزارش ہے کہ جب ہم مسلمان علماء سے علمی بحث کرتے ہیں تو ان کے سوالات کا جواب ہم صحیح سے نہیں دے پاتے۔ براہ کرم ہماری رہنمائی کریں کہ ہم ان کے سوالات کا کیا جواب دیں؟

سوالات درج ذیل ہیں:-

سوال:- اگر باخبر حضرت محمد ﷺ نہیں ہیں تو پھر باخبر رامپال جی مہاراج جو کہ غیر مسلم ہیں (ایک دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں) کا باخبر ہونا کیسے ثابت ہوتا ہے؟ اور حضرت محمد ﷺ کیا تھے اور اس دنیا میں کیوں آئے؟ براہ کرم وضاحت فرمائیں۔

❖ رامپال داس:- آپ ان کے سوالات کا اس طرح جواب دیں:-

جواب: جب آپ لوگوں کو کائنات کی تخلیق کی مکمل معلومات ہو گی تو اس سوال کا جواب سمجھ میں آئے گا۔ کائنات کا خالق ہی اس کی تخلیق کے بارے میں صحیح معلومات دے سکتا ہے۔ (اسی کتاب کے صفحہ 203 تخلیق کائنات پڑھیں۔)

مختصراً اس کا جواب یوں ہے:- حضرت محمد جی نے تو اللہ کو دیکھا ہی نہیں۔ پردے کے پیچھے سے بات چیت ہوئی۔ تین عبادات (روزہ، نماز اور اذان) کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم پُوری مسلم اُمت کو بتایا گیا جس پر مسلمان عمل پیرا ہیں۔ ایک بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ جن نیک روحوں سے اللہ تعالی یعنی قادر اللہ (ست پُرش) براہ راست ملا انہیں اپنے ساتھ اوپر رہائش گاہ {ستلوک جسے گیتا اِدھیائے 18 کے شلوک 62 میں اُبدی جگہ یعنی لافانی جگہ کہا گیا ہے} اس میں لے کر گیا۔ امرلوک جسے ستیہ لوک بھی کہتے ہیں میں اپنا تخت دکھایا۔ (شری نانک جی نے اسی کو سچ کھنڈ کہا ہے۔)۔ اس مقام خوشی کی تمام آسائشیں اور کھانے پینے کی چیزیں دکھائیں اور بتایا کہ تم سب جاندار جو کال جیوتی نرنجن کے اکیس برہمنڈ میں رہ رہے ہو، یہاں سے گئے ہو۔ تم نے غلطی کی تھی کہ تم سب جاندار (نیچے کے لوک والوں) نے مجھے چھوڑ دیا اور جیوتی نِرنجن کال کی اللہ تعالی کی طرح عبادت کرنے لگے، یعنی اس سے

محبت کرنے لگے۔ جس وجہ سے میں نے (اللہ کبیر یعنی ست پُرش) نے تم سب کو اور جیوتی نِرنجن کال کو اپنے ستلوک سے نکال دیا۔

جیوتی نِرنجن یعنی کال نے تپسیا کر کے مجھ سے اکیس برہمنڈ حاصل کیے ہیں۔ ان اکیس برہمنڈوں سمیت تمہیں اور کال کو نکالا تھا۔ جب تک تم کال کے اکیس برہمنڈوں میں رہو گے، تم خوش نہیں رہ سکتے۔ تم تمام جاندار میرے (اللہ کبیر) کا حصہ ہو، میرے بچے ہو۔ تمہیں کال یعنی شیطان نے وہم میں ڈال رکھا ہے۔ جو میرا راز تمہیں نہیں بتاتا۔ وہ اپنے آپ کو سب کا خدا کہتا ہے۔ وہ اپنے نبیوں اور اوتاروں کو بھیج کر اپنا پروپگنڈہ کراتا ہے۔ ان کو اپنا ذریعہ بنا کر خود معجزات کرتا ہے۔ کسی فرشتے کے ذریعے ایک شہر تباہ کرا دیتا ہے۔ اور کہیں جھگڑا کرا کے اپنے بھیجے ہوئے رسول کی شان بیان کرتا ہے تاکہ عوام اس کی باتیں مانیں اور کال کی پُوجا کر کے اپنے اعمال خراب کرلیں اور اس کی (کال کی) دنیا میں ہی رہیں۔

کال (جیوتی نِرنجن) نے ستلوک میں ایک لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کی تھی جو اسے تپسیا کرتے دیکھ نیک روح سمجھ کر اس سے محبت کرنے لگی تھی۔ اسی لئے میں (اللہ کبیر) نے اس لڑکی کو، تم سب کو اور جیوتی نِرنجن کو اس مقام خوشی ستلوک سے نکال دیا تھا، تاکہ تمہیں یہ سبق ملے کہ ایک اللہ کی عبادت کرنے کے بجائے دوسرے کو اللہ کا شریک بنا کر (اللہ جیسی طاقت اور خوشیاں دینے والا) مان کر عبادت کرنے والے کو قادر اللہ پسند نہیں کرتا۔ کال (جیوتی نِرنجن) نے اپنے لوک میں (اکیس برہمنڈوں میں) ہر برہمنڈ میں میرے ستلوک کی نقل کر کے جنت بنائی ہے۔ جس کی وجہ سے سب عقیدتمند وہم کا شکار ہو گئے ہیں، اور وہ اس کی جنت کو ہی سب سے خوشگوار اور اُبدی مقام سمجھ رہے ہیں۔

کال کے لوک میں رہنے والوں کا پیدائش وَ موت کا چکر ہمیشہ چلتا رہے گا۔ میں (اللہ کبیر) تم سب { جنتی روحیں کال کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں، خواہ وہ ہندو، مسلمان، عیسائی، یہودی، سکھ وغیرہ کوئی بھی ہوں} روحوں کو اس مبارک ستلوک والی جنت میں واپس لانا چاہتا ہوں۔ اسی لیے تم اچھی روحوں کو اوپر لے کر آیا ہوں۔ تمہیں کال لوک کی جنت اور ستلوک کی جنت کے درمیان فرق دکھانے کے لیے لایا ہوں۔ میرے ستلوک میں انسان (مرد وَ عورت) کی شکل میں ہیں۔ کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمام روحیں خوش ہیں۔ جب کہ کال لوک کے اندر کوئی خوش نہیں ہے۔ وہاں (کال کی دنیا میں) روحیں جنت میں کم اور جہنم میں زیادہ ہیں۔ پھر وہ کتے، گدھے وغیرہ کے جسموں میں بھی جنم لیتے ہیں۔ اور پرندے، جانور، آبی مخلوق کی شکل میں بھی جنم لے کر بڑی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اللہ کبیر جی نے ان پاکیزہ روحوں سے کہا کہ اب تم نیچے جاؤ۔ جو کچھ بھی تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، نیچے سچ سچ بتاؤ، تاکہ کال کے جال میں پھنسے معصوم انسان کو یقین آ سکے کہ کال جیوتی نِرنجن خدائے قادر نہیں ہے۔ وہ لوگ جو تمہاری باتوں پر یقین کر کے مجھ کبیر رب کی عبادت جس طرح سے کرنے کو میں نے تمہیں بتایا ہے، کر کے اپنے گھر (ستلوک سکھ ساگر میں اپنے گھر) میں آکر ہمیشہ کے لیے خوش ہوئیں گے۔

میں نے تمہیں زمین پر انسان کی شکل میں پیدا کیا، پھر تم نیک روحوں کو چنا ۔ تم میرے پیغامبر بنو اور جو کچھ بھی تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ لوگوں سے بیان کرو۔ اتنا سمجھا کر خدا کبیر جی نے ان روحوں کو زمین کے اوپر جسم میں واپس لوٹا دیا۔ وہ جسم میں داخل ہوئیں اور ست پُرش (قادر اللہ) کے پیغامبر بنے، اور سچا علم جو آنکھوں سے دیکھا اور خدا کبیر جی نے بتایا یعنی ان کی روحوں میں داخل کیا، وہ علم ان بزرگ روحوں نے بیان کیا اور لکھوایا جو میری (رامپال داس کی) سمجھ میں آیا، اور آپ تمام مذاہب کے لوگوں کو بتایا ۔ کئی بار خدا کبیر جی زمین پر شاعروں کی طرح رہے اور نیک روحوں سے ملے اور اُنہیں اپنے بارے میں بتایا۔ ان پاکیزہ روحوں نے اس علم کو قبول کیا۔ اور اپنی پرانا طریقہ چھوڑ کر ان کے کہنے کے مطابق بھگتی کر کے اُبدی دنیا (ستلوک) میں پہنچ گئے۔ جہاں وہ خوش ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

جو علم اللہ تعالیٰ خود کلام کر کے بتاتا ہے اور لکھواتا ہے، اسے کلام کبیر (یعنی کبیر وانی) یعنی سُکشم وید کہتے ہیں جو مکمل روحانی علم پر مشتمل ہے۔ جن روحوں کو خدا (قادر خدا) ملا، اُنہوں نے جو آنکھوں دیکھا حال اور اللہ سے سنا ہوا علم بیان کیا اور لکھوایا، اس کا داس (رامپال داس) نے سُکشم وید سے موازنہ کیا، اور چیک کیا تو لفظ بہ لفظ صحیح پایا۔

فرقان (سچ اور جھوٹ) کا فیصلہ:-

پہلے نبی بابا آدم سے لے کر آخری نبی محمد تک ایک لاکھ اسی ہزار نبی ہوئے ہیں، جو سب کے سب کال (جیوتی نِرنجن) کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہوئے ہیں اور ان کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہوگیا۔

{قرآن کا علم دینے والے نے بھی قرآن مجید کی سورہ احزاب33 کی آیت نمبر 40 میں فرمایا ہے: - (اے لوگو) محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔}

خدا (قادر خدا) خود بھی اپنا نبی بن کر زمین پر اور تمام آسمانوں میں آتا جاتا رہتا ہے یعنی گھوم پھرکر اپنی معلومات بتاتا ہے۔ درست علم دیتا ہے۔ خدا کبیر جی اپنے پیغامبر بھی زمین پر بھیجتا ہے جو خدا کی شان بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کال جیوتی نرنجن کی وجہ سے وہم میں پڑھ کر کال کی تبلیغ اور پُوجا کرنے لگتے ہیں۔ انہیں صحیح راستہ دکھانے قادر خدا خود زمین پر آتا ہے۔ باباؤں کے بھیس میں ان سے ملتا ہے۔ روحانی علمی بحث کر کے ان کا علم غلط ثابت کرتا ہے۔ پھر انہیں اپنا صحیح علم بتاتا ہے۔ ہندوستان کے شہر کاشی نگر (بنارس) میں سن 1398 سے 1518 تک ایک جُلاہا بن کے لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو عبادت کا صحیح طریقہ سکھایا۔ دونوں مذاہب کے چونسٹھ لاکھ لوگوں کو اپنی پناہ میں لیا ۔ عقیدت کا صحیح طریقہ بتایا اور انہیں نجات کی راہ دکھائی۔ کاشی میں لیلا کرنے کے بعد داس (باخبر رامپال) سے پہلے بارہ پنتھ کبیر نام سے چلانے کے لئے نبی آئے۔ لیکن کال (شیطان) نے انہیں گمراہ کر کے ان کے ذریعے اپنا علم ہی پھیلایا۔ اسی سلسلے کا بارھواں پنتھ محترم غریب داس جی کا ہے۔ محترم غریب داس جی کو مکمل علم حاصل ہوا تھا، اور کامل عقیدت کا طریقہ ملا تھا۔ لیکن ان کے بتائےہوئے علم کو اس وقت کے لوگوں نے نظر انداز کیئا۔ ان کے اقوال اور تحریروں کی غلط تشریح کر کے پیروکاروں روحانی عبادت اور تبلیغ کرنے لگے۔ خدا کبیر جی اپنے پیارے نبی غریب داس جی کے ساتھ رابطے میں رہتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً ہدایات دیتے رہتے تھے۔ محترم غریب داس جی نجات حاصل کرکے ستلوک چلے گئے۔ اسی بارہویں پنتھ میں اس داس کی آمد ہوئی۔ اب تیرھواں یعنی آخری نبی اور رسول بنا کر داس (باخبر رامپال داس) کو بھیجا گیا ہے۔ داس نے قادر اللہ کا عطا کردہ علم (سُکشم وید والا) دُرست طریقہ سے بتایا۔ کال جیوتی نِرنجن نے سناتن دھرم (موجودہ ہندو مذہب) میں اپنے پیغامبر بھیجے ہیں جن کی معلومات یہ ہیں:-

آدی شنکراچاریہ:- آدی شنکراچاریہ عیسیٰ مسیح سے پانچ سو آٹھ (508) سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ (اس وقت کلِ یُگ کے تین ہزار سال گزر چکے تھے۔) وہ بھگوان شنکر (تم گُن شیوَ) کے جزیرے (لوک) سے کال کی ترغیب سے زمین پر پیدا ہوئے تھے۔ وہ کل بتیس (32) سال زندہ رہے۔ اور ایک لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ آٹھ سال کی عمر سے ہی تبلیغ شروع کر دی۔ اتنی مختصر سی زندگی میں حیرت انگیز کام کرگئے۔ ہندوستان میں چاروں سمتوں میں چار شنکر مٹھوں (مندروں) کی تعمیر کرائی۔ شری رام چندر، شری کرشن چندر یعنی شری وِشنو جی اور شری شیوَ جی کی پُوجا کرنے کو کہا۔ پانچ دیوتاؤں (پنچ دیوَ) کی پُوجا پر اِصرار کیا ۔ خاص طور پر بھگوان شنکر اور دیوی پاروتی کو زیادہ اہمیت دی۔ لیکن ہندو مذہب میں تمام دیوی دیوتاؤں کی پُوجا کا رواج اور مندروں کی اہمیت، اور مورتیوں کی پوجا وغیرہ شنکراچاریہ جی کا ہی تحفہ ہے۔

آدی شنکراچاریہ جی سے پہلے یہ سناتن دھرم تھا۔ ویدوں اور گیتا کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی ۔ آدی شنکراچاریہ جی کے بعد اٹھارہ پرانوں اور گیتا کو ہی عام لوگ (عام ہندو) زیادہ پڑھنے لگے۔ ان کا ہندی ترجمہ ہونے کے بعد ہر تعلیم یافتہ ہندو عقیدت مند پران پڑھ کر شری برہما جی (رجگن)، شری وِشنو جی (ستگن) اور شری شیوَ جی (تمگن) اور دیوی دُرگا، دیوی لکشمی اور پاروتی اور دیگر دیویوں کالی، ویشنو دیوی، جوالا دیوی وغیرہ کی شان جاننے لگا ۔ اس وجہ سے ان کی پُوجا کا رواج تیزی سے بڑھا ہے۔

☛ حضرت محمد:- حضرت محمد ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے 571 سال بعد 20 اپریل 571ع کو یہودی برادری میں عرب کے قبیلۂ قریش میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی شری شنکر (شیوَ تمگن) دیوتا کے لوک سے کال کی ترغیب سے زمین پر پیدا ہوئے

تھے۔ شری شنکر جی کے لوک سے ان کی مدد کے لیے بارہ ہزار روحیں آئیں تھیں جو اسی علاقے میں پیدا ہوئیں۔ اور انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ جسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی مسلمان ہونے لگے۔ محمد پچھلے جنم کی ایک عقیدت مند روح تھے۔ ان ہی صفات کے سبب انہیں اللہ کی عبادت سے شدید رغبت تھی۔ جس کی وجہ سے وہ گھر اور گاؤں سے دور پہاڑ میں بنی ایک ہیرے کی غار میں تنہائی میں خدا کا دھیان کرتے تھے۔ ایک منظم منصوبے کے تحت کال برِہم (جیوتی نِرنجن) نے اپنے دُوت (فرشتہ) جبرائیل کے ذریعے حضرت محمد جی کو اپنا علم ڈرا دھمکا کے سکھا دیا جو قرآن مجید کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ جس علم میں نیکی کرنے کا طریقہ برائے نام ہی ہے۔ اور گناہ کرنے کی معلومات بھرا پڑی ہیں۔ نیک کام کرنے کی رائے اچھی ہے لیکن گناہ (ذبح کرنا، قربانی وغیرہ) کرنے کی رائے غلط ہے ۔ دین کا کام کرنے کے لیے صرف زکوٰۃ دینا ہے ، وہ بھی غریب مسلمانوں کو۔ یہ سادھنا اور مذہبی عمل غیر مکمل ہے۔

سُکشم وید میں مذہبی اعمال کرنے کا مکمل اور بہترین طریقہ بتایا گیا ہے۔ پانچ یگیہ کرنا، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا۔ خدا کے نام کا جاپ کرنا۔ اسی طریقہ سے مکمل نجات اور بہترین جنت یعنی ستلوک ملے گی۔ ستلوک کا حصول ہی انسانی زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔

خدا کبیر جی نے سُکشم وید میں بتایا ہے کہ اگر کوئی انسان (مرد یا عورت) گرو کے بغیر کوئی مذہبی رسم ادا کرتا ہے تو یہ بے کار ہے۔ اسے اس کا پورا فائدہ نہیں ملتا۔ اگر کوئی شخص گرو بنائے بغیر یا کسی غلط گرو کی ہدایت کے تحت کوئی رقم یا کوئی اور چیز مدد کے طور پر کسی کو دیتا ہے تو جب بھی وہ اگلے جنم میں انسان بنے گا تو وہ مدد حاصل کرنے والا اسے وہ مدد واپس کر دے گا۔ اگر مدد حاصل کرنے والا انسان کی شکل میں پیدا نہیں ہوا تو وہ جانور بن کر اس مدد کی رقم واپس کردے گا۔ جیسے بیل، اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ جو انسان کے کام آنے والے جانور بن کر یہ قرض ادا کرے گا۔

اسلام میں دی جانے والی زکوٰۃ کا یہ نتیجہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کو زکوٰۃ کے طور پر دیئے گئے رُوپے یا دیگر کھانے پینے کی اشیاء یا کپڑے وغیرہ کا ثواب زمین پر ہی اگلی زندگی میں فائدہ کے طور پر ملتا ہے۔ لیکن اس سے جنت میں نہیں جایا جاسکتا۔ اعمال کی رسومات سے پِتر اندام نہانی ملتی ہے اور اسے پِتر لوک میں جگہ مل جاتی ہے جسے وہاں کے رہنے والے جنت سمجھتے ہیں۔ بابا آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ مسیح تک سب اوپر پِتر لوک میں گئے ہوئے تھےجنہیں حضرت محمد ﷺ نے اوپر کے لوکوں میں دیکھا تھا۔ پِتروں کے لیے ہر دیوتا کے لوک میں پِتر لوک بنا ہے۔ ہر لوک میں جنت یعنی ہوٹل بنے ہیں۔ جو عبادت وَ بندگی حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ان کے پیروکار کر رہے ہیں، اس سے انہیں جنت نہیں ملتی۔ پِتر لوک میں صرف کچھ عرصہ ہی قیام کر سکتے ہیں۔ جتنے زیادہ گناہ ہونگے اُتنے ہی طویل وقت جہنم میں رہنا ہوگا۔ نماز ادا کرنا یعنی آرتی کو گیان یگ کہا جاتا ہے۔ اس سے بھی پِتر لوک میں جگہ ملتی ہے۔ روزہ رکھنے سے کوئی خاص روحانی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ صحت کے نقطۂ نظر سے اچھا ہے۔ اس میں طلوع آفتاب سے پہلے کھانا رہتا ہے اور پھر غروب آفتاب تک کچھ نہیں کھاتے، اب سورج غروب ہونے کے بعد ہی کھا سکتے ہیں۔ لیکن شام میں مُرغی، بکری، گائے، بھینس وغیرہ کو مارنا اور اُن کا گوشت کھانا گناہ بڑاگناہ ہے۔ روزہ سے کوئی روحانی فائدہ نہیں ہوتا ہے، ہاں ذبح کرنے کا بڑاگناہ یقیناً ہوتا ہے۔

نکتہ:- جب حضرت محمد جی معراج کے سفر پر گئے تو جیوتی نِرنجن خدا نے پردے کے پیچھے سے پانچ بار نماز پڑھنے، روزہ رکھنے اور اذان دینے کا حکم دیا تھا۔ نمازوں کی تعداد تو بتائی تھی لیکن روزوں کی تعداد نہیں بتائی تھی۔ حضرت محمد جی نے اپنی فہم و فراست سے ہر مہینے تین روزے رکھنے کو کہا تھا جو کہ بہت اچھا خیال تھا۔ ایک سال میں چھتیس روزے ہو جاتے ہیں۔ روزہ رکھنے والے کو نہ تو روزمرہ کے کام میں کوئی پریشانی آتی تھی اور نہ ہی اس کی صحت پر کوئی بُرا اثر پڑتا تھا۔ بعد میں کال برِہم نے تیس دِن مسلسل روزے رکھنے کا حکم دے دیا۔ عقیدت مند تو عقیدت مند ہی ہوتا ہے۔ وہ تو خدا کے لیے مشکل ترین عبادت کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ مسلمانوں نے یہ بھی شروع کر دیئےاور جو کہ آج بھی کر رہے ہیں.

نام کا جاپ:- مسلمان اللہ اکبر نام کا نعرہ لگاتے ہیں جو کبیر جی کا نام ہے۔ اللہ کا مطلب ہے خدا اور اکبر کبیر کا نام ہے۔

فرق صرف بولنے میں ہے۔ مثلاً عربی زبان میں سکول کو اسکول اور ستھان کو استھان کہتے ہیں۔ اسی طرح کبیر کو اکبر بولتے ہیں۔ پھر ہر جگہ کی زبان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ کبیر کو اللہ اکبر بولا جاتا ہے۔ مسلمان اللہ اکبر کہتے ہوئے سوچتے ہیں کہ وہ عظیم اللہ (اللہ اکبر) کو پکار رہے ہیں۔ عربی زبان میں کبیر کا مطلب بڑا ہے۔ کبیر اسی عظیم قادر اللہ کے جسم کا نام ہے۔ کبیر کا مطلب بڑا بھی ہے۔ جیسے "منصور" کا مطلب "روشنی" ہوتا ہے، "منشر" آدمی کا نام بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں جہاں خدا کے بارے میں ذکر ہے، وہاں کبیر کے معنی بڑا نہ کر کے "کبیر" کرنا ہی مناسب ہے۔ خدا کبیر کی پناہ میں گرو جی سے تعلیم (دِکشا) حاصل کر کے اُس نام کا جاپ کرنے سے اس نام کا جاپ کر نے والے کو فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن صرف کبیر (اکبیر) کا جاپ کرنے سے نجات نہیں ملتی۔ دنیا میں کچھ کام ثابت ہو جاتے ہیں جیسے جنگ میں فتح، مقدمات میں انصاف وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ ستنام (جو دو حرفوں کا ہوتا ہے) کا جاپ کر نے سے مکمل فائدہ ملتا ہے۔ سورہ شوریٰ 42 کی آیت نمبر 2 میں عربی زبان کے تین حروف تہجی ہیں:- ع(عین)،س (سین)، ک(قاف) جنہیں ہندی میں (अ, स, क) لکھا جاتا ہے۔ ستنام کے دو حروف سے مراد ع (अ) اور س (स) ہیں۔ ع (अ) ستنام کے پہلے نام کا پہلا حرف ہے۔ س (स) ستنام کے دوسرے نام کا پہلا حرف ہے۔ جس (عین، سین، قاف) کے معنی کسی مسلمان کو معلوم نہیں۔ یہ ستنام سُکشم وید میں لکھا ہے یعنی یہ دونوں نام مکمل لکھے ہیں اور خداکبیر جی نے خود ایک نبی کی شکل میں ظاہر ہوکر نیک روحوں (جو اُن کے علم پر یقین رکھتے تھے یعنی ایمان لائے) کو اس کی تعلیم دی۔ وہی نام میرے گرودیوَ جی نے داس (رامپال داس) کو دیا ہے جس کی تعلیم یہ داس اپنے پیروکاروں کو دیتا ہے۔سارنام ان سے مختلف ہے۔ اسے بھی یاد کرنا ہوتا ہے جس کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اٹھاسی ہزار رِشی اور تینتیس کروڑ دیوتا: اٹھاسی ہزار رِشی اور تینتیس کروڑ دیوتا بھی کال (جیوتی نِرنجن) کے پیغمبر رہے ہیں۔ انہوں نے ویدوں اور گیتا کو ٹھیک سے نہ سمجھ کر ان کے برعکس اپنا تجربہ بیان کیا ہے۔ اس کی اٹھارہ پُران اور گیارہ اُپنشِد بنائے ہیں جن میں کچھ صحیح اور کچھ غلط علم بیان کیا گیا ہے۔

شری کرشن جی اور شری رام چندر جی:- شری وِشنو (ستگُن) ہی شری رام چندر اور شری کرشن چندر جی کی شکل میں پیدا ہوئے تھے جو کال برِہم کے بیٹے ہیں۔ جس طرح حضرت محمد جی کو ترغیب دے کر بُرے لوگوں کو ٹھیک کرنے کے لیے لڑائیاں لڑوائیں ، اسی طرح شری وِشنو جی کو ترغیب دے کر کنس، کیشی، چانور اور ہیرنیہ کشیپو وغیرہ برے لوگوں کو مارا۔ شری وِشنو جی کے کل نو اور چوبیس اوتار کال برِہم (جیوتی نِرنجن) کے بھیجنے پر زمین پر پیدا ہو کر ہوئے ہیں۔ ابھی ایک اور اوتار زمین پر آنا باقی ہے۔ ان میں شری رام چندر اور شری کرشن اہم مانے جاتے ہیں۔ کال کے ان تمام مذکورہ بالا پیغمبروں نے کال کی بادشاہت قائم کی ہے۔ راون، کنس، کیشی، چانور، شیشوپال وغیرہ کو قتل کیا جو عوام کو تکلیف دے رہے تھے۔ جس کی وجہ سے سب لوگ اِنہیں (شری رام چندر اور شری کرشن چندر) کو خدا سمجھ کر پُوجا (عبادت) کرنے لگے۔ یہ قادر اللہ نہیں ہے۔ یہ کال برِہم (جیوتی نِرنجن) کا پھیلایا ہوا جال ہے۔ جب تک مذکورہ بالا تینوں نام (قرآن کی سورہ شوری 42 کی آیت نمبر 2 والے (عین، سین، قاف) جو کہ گیتا ادھیائے 17 کے شلوک 23 میں اوم تت ست (ॐ तत् सत लکھے گئے ہیں) کا جاپ مجھ (رامپال داس) سے تعلیم(دِکشہ) لے کر نہیں کیا جائے گا، تب تک جاندارستلوک والی جنت میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ پیدائش وَ موت اور دیگر جانداروں کے جسموں والی تکلیف جاری رہے گی اور جہنم میں بھی جلنا پڑے گا۔

اوپر اسلام مذہب کی عبادات کا بیان ہوا ہے جیسے {روزہ، زکوٰۃ، نماز، اذان}، ان سے ہمیں جنت کے پاس بنے پِتر لوک میں جگہ ملتی ہےاور پیدائش وَ موت کا چکر بھی ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

ہندو مذہب کے صحیفوں میں مذکور سادھنا(عبادت کا طریقہ):- جیسا کہ اس "مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن " کتاب کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ جس اللہ نے حضرت محمد کو قرآن کا علم دیا، اسی نے "زبور" کا علم حضرت داؤد کو دیا۔ تورات کا علم حضرت موسیٰ جی کو اور انجیل کا علم حضرت عیسیٰ جی کو دیا، اسی اللہ (کال برِہم) نے ان سے پہلے چاروں ویدوں کا علم بھگوان برِہما جی کو دیا

اور بھگوان برہما جی نے اپنی اولاد رِشیوں کو دیا۔ چاروں ویدوں کا علم سُکشم وید سے چنا ہے، لہذا ان میں جو علم بھی موجود ہے وہ علم سُکشم وید کا ہے، لیکن نامکمل ہے، رِشیوں نے وید پڑھے لیکن معنٰی ٹھیک سے نہ سمجھ سکے اور اپنی عقل کے مطابق معنٰی کر کے سادھنا(عبادت) کرنے لگےاور وہی پیچیدہ علم عوام کو بھی بتایا۔ غلط معنٰی کر کے رِشیوں(باباؤں) اور دیوتاؤں(فرشتے) نے جو عبادت کی اور اس سے جو کامیابیاں (سدھیاں)حاصل ہوئیں ان کے اٹھارہ پُران بنادیئے۔جب مہابھارت کی جنگ ہونے والی تھی۔ اُس وقت ارجُن (پانچ پانڈووں میں سے ایک) نامی دھَرَ دَھر(جنگجو) نے لڑنے سے انکار کردیا، اگر ارجُن لڑنے سے انکار کر دیتا تو یہ جنگ ہی نہیں ہوتی، لیکن کال بِرہم (جیوتی نِرنجن) یہ جنگ کرانا چاہتا تھا، لہذا ارجُن کو روحانی علم کے ذریعے جنگ کے لیے تیار کرنے لگا۔ بھگوان کبیر جی کی طاقت والے ریموٹ کے ذریعے ارجُن سوال پہ سوال کرتا گیا۔ کال شری کرشن میں داخل ہوکر ویدوں والے علم سے مختصر جواب دیتا رہا۔ کال نے سوچا کہ ارجُن کو کچھ یاد تو رہنا نہیں۔ اس لیئےاسے ویدوں والا علم بتایا۔ جس کے سبب چاروں ویدوں کا علم جو کہ اٹھارہ ہزار شلوکوں میں ہے اس کا خلاصہ صرف سات سو شلوکوں میں بتادیا جسے شریمد بھگوت گیتا کہتے ہیں۔ {لیکن الفاظ آسمان کی خوبی ہیں جو فنا نہیں ہوتے۔ جس وجہ سے وید ویاس رشی (کرشن دوپاین) نے خدائی نظریہ سے جان کر مہابھارت میں لکھا گیا جسے شریمد بھگوت گیتا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کا علم حضرت محمد ﷺ کے ذریعے کال بِرہم نے الہام کیا جسے دوسرے مسلمانوں نے سنا اور یاد رکھا اور جو محمد کی وفات کے کئی سال بعد ان مسلمانوں سے سُن کر لکھا گیا ۔ کچھ آیات پتھروں پر کھود کر لکھی گئیں تھیں، ان سب کو جمع کر کے قرآن مجید بنایا گیا۔}

پُورن بِرہم (قادر اللہ) کبیر جی نے اپنی طاقت سے کال بِرہم سے وید کے علم کا لب لباب بلوایا۔ قادر اُسی کا نام ہے جس کے سامنے کسی کا بس نہ چلے۔ وہ جو چاہے کر وا سکے۔ شریمد بھگوت گیتا کا علم انسانوں (مرد وَ عورت) کے لیے ایک اعزاز ہے، اگرچہ یہ نامکمل ہے۔ اس میں گوشت کھانا اور دوسری بری عادات (تمباکو، شراب نوشی وغیرہ) کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جس طرح کال بِرہم نے قرآن میں اپنی عبادت کرنے کو بھی کہا ہے اور اپنے علاوہ تمام کائنات کے خالق کبیر اللہ کی بھی عبادت کرنے کو کہا ہےاور کسی باخبر سے اس طاقت کے بارے میں جاننے کے لیے بھی کہا ہے۔ قادر اللہ کبیر جی نے قرآن کا علم دینے والے سے بھی یہی بُلوایا ہے، اسی طرح گیتا میں بھی اس پرم اکشر بِرہم قادر اللہ کے بارے میں کسی تتوَدرشی سنت (باخبر) سے جاننے کے لیے کہا گیا ہے۔

{عبادت کا جو طریقہ کال بِرہم نے اپنی طرف سے بائبل (جو زبور، تورات اور انجیل کا مجموعہ ہے) اور قرآن میں بتایا ہے۔ ویدوں اور گیتا کے علم کو دہرانا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ وہ پہلے ہی بتایا جا چُکا تھا۔}

ہندو مذہب کی عبادت(پُوجا):- ہندو دھرم (سناتن دھرم) کے صحیفوں میں، ویدوں اور گیتا میں عقیدت کا طریقہ سورگ (جنت)، مہاسورگ (بڑی جنت) میں جانے کے لیے تو صحیح ہے لیکن مکمل نِجات حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں۔ جس کی وجہ سے عقیدتمند کا پیدائش وَ موت کا چکر بنا رہتا ہے۔ ویدوں اور گیتا میں پُوجا ایک جیسی ہی ہے کیونکہ شریمد بھگوت گیتا میں ویدوں کا علم ہی مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ زیادہ تر ہندو پتر پُوجا، بُھوت پُوجا وغیرہ کرتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں (شِو جی اور وِشنو جی) کی پُوجا بھی کرتے ہیں۔ گیتا اِدھیائے 9 کے شلوک 25 میں گیتا کا علم دینے والے نے واضح کیا ہے کہ جو لوگ پتر پُوجا کرتے ہیں، وہ پتر یونی(جسم) حاصل کرکے پتر لوک(دنیا) میں چلے جاتے ہیں۔ بُھوتوں کی پُوجا کرنے والے بُھوت بن کر بُھوتوں کے درمیان رہتے ہیں۔ کچھ شِو لوک میں رہتے ہیں جو بھگوان شِو کی پُوجا کرتے ہیں۔ ہر دیوتا کے لوک میں پتر لوک ہے۔ اسی میں بُھوت، اور گنڑ اور پتر رہتے ہیں۔ پھر اسی گیتا کے ادھیائے 9 کے شلوک 25 میں بتایا گیا ہے کہ جو دیوتاؤں کی پُوجا کرتے ہیں وہ اُسی دیوتا کے لوک میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں بھی پتر لوک میں رہتے ہیں۔ پتر لوک ایسا ہے جیسے افسروں کی کوٹھیوں سے دور نوکروں کے کوارٹرز ہوتے ہیں۔ جو سہولتیں افسران کو میسر ہیں وہ نوکروں کو نہیں ملتیں۔ گیتا کا علم دینے والے نے گیتا کے اسی شلوک میں آگے بتایا ہے کہ جو لوگ میری پُوجا (کال بِرہم کی پُوجا) کرتے ہیں وہ مجھے حاصل کرلیتے ہیں، یعنی بِرہم لوک میں چلے جاتے ہیں۔ گیتا کے اِدھیائے 8 کے شلوک 16 میں واضح کیا ہے کہ جو لوگ بِرہم لوک (کال کے بڑی جنت) میں چلے جاتے ہیں انہیں وہاں سے زمین پر آنا پڑتا ہے اور ان

کی پیدائش وَ موت کا چکر کبھی ختم نہیں ہوتا۔

گیتا اور ویدوں میں پُوجا کی تفصیل:- گیتا اِدھیائے 3 کے شلوک 10-15 میں یَگ کرنے کو کہا ہے۔ یَگ کا مطلب دینی رسمیں(دھارِک انوُشٹھان) ہے۔ اہم یَگ پانچ ہیں:- 1. دھرم یَگ، 2. دھیان یَگ، 3. ہوَن یَگ، 4. پرنام یَگ، 5. گیان یَگ۔ یَگ کرنے کا طریقہ صحیفوں میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

سب سے پہلے گُرو سے تعلیم (نام دِکشہ)لی جاتی ہے۔ پھر گُرو جی کی اجازت سے ان کی ہدایات کے مطابق یَگ کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

1. دھرم یَگ: - مذہبی رسومات ادا کر کے سنتوں اور عقیدت مندوں کو کھانا کھلانا اور مسافروں، جو دور دراز سے آئے ہوں اور جن کا کہیں کھانے کا انتظام نہ ہو اور غریبوں اور بُھوکوں کو مفت کھانا کھلانا۔ ضرورت مندوں کو موسم کے مطابق مفت کپڑے دینا، قدرتی آفات کے متاثرین میں کھانا، کپڑے، ادویات وغیرہ مفت میں تقسیم کرنا۔ جہاں پینے کے پانی کا انتظام نہیں وہاں گُرو جی کی اجازت سے پینے کے پانی کا انتظام کرنا یعنی پانی کے پیالے وغیرہ مہیا کرانا دھرم یَگ ہے۔

2. دھیان یَگ:- خدا کی یاد پُوری کسک کے ساتھ دن رات دل میں بنی رہے، تاکہ انسان گناہ کے کاموں سے بچ جائے۔ سناتن دھرم (موجودہ ہندو مذہب) کے رِشی لوگ ہٹھ یوگ کر کے دھیان لگاتے تھے۔ لیکن ویدوں اور گیتا میں ہٹھ یوگ کرکے سخت تپسیا کرنا غلط کہا ہے۔ سُکشم وید میں روز مرہ کے کام کرتے ہوئے دھیان کرنے کو کہا ہے۔ گیتا اور وید بھی یہی بتاتے ہیں۔ گیتا اِدھیائے 8 کے شلوک 7 میں کہا گیا ہے کہ اے ارجُن! تم لڑو بھی اور مجھے یاد بھی کرتے رہو۔

3. ہوَن یَگ:- روئی کی بتی بنا کر ایک پیالے میں رکھ کر اس میں گائے یا بھینس کا گھی ڈال کر روشن کرنا ہوَن یَگ کہلاتا ہے۔ سُکشم وید اور چاروں ویدوں میں چراغ جلا کر ہوَن یَگ کرنے کو کہا گیا ہے۔

4. پرنام یَگ:- ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر نمسکار کرنا اور سجدہ کرنا اردھ (آدھا) پرنام یَگ ہے۔ دنڈوت پرنام جو زمین پر لمبا لیٹ کر کیا جاتا ہے، یہ پُورا پرنام یَگ ہے۔ ستگُرو اور قادر اللہ کو دنڈوت پرنام کرنا چاہیے جس سے پورا فیض حاصل ہوتا ہے۔

5. گیان یَگ: - مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنا، آرتی یعنی نماز پڑھنا، ستسنگ سُننا اور ستسنگ سُنانا، خدا کے بارے میں گفتگو کرنا گیان یَگ کہلاتا ہے۔

یگُوں کے فوائد:-

اگر صرف مندرجہ بالا یَگ ہی کیئے جائیں تو اس عقیدتمند کو اپنی رسومات کے مطابق کچھ وقت کے لیے جنت کی سعادت ملتی ہے اور جنت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد گناہوں کا پھل جہنم میں بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کا پھل زمین کے اوپر جانوروں، پرندوں، حیوانوں وغیرہ کی شکل میں زندگی گذار کر بھگتنا پڑتا ہے۔ انسانی جسم بھی مل سکتا ہے۔ اگر زیادہ یَگ کیئے ہوں تو بادشاہ بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن پیدائش اور موت کا چکر کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جنت اور حکمرانی کا وقت بہت کم ہوتا ہے۔

نام جاپ(ورد) کرنے کے فائدے:-

اگر ان یگوں کے ساتھ اصل نام کا جاپ بھی کیا جائے تو ثواب زیادہ اور بہتر ملتا ہے۔یجُروید کے اِدھیائے 40 کے منتر 15 میں اوم (ॐ) نام کا جاپ کرنے کو کہا گیا ہے۔ گیتا ویدوں کی ہی تلخیص ہے۔ گیتا میں بھی اِدھیائے 8 کے شلوک 13 میں اوم (ॐ) نام کا جاپ کرنے کو کہا گیا ہے۔ ویدوں اور گیتا میں اوم نام کا جاپ اور مذکورہ بالا یگوں کی رسومات کو ادا کرنے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

نکتہ:- جو شخص یگوں کے ساتھ ساتھ اوم (ॐ) نام کا جاپ کرتا ہے، اور زندگی بھر یہ روحانی عبادت کرتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے، تو اسے مہاسورگ (بڑی جنت) یعنی برِہم لوک ملتا ہے۔ اسے زیادہ دیر تک خوشی ملتی ہے۔ لیکن جہنم میں بھی جانا پڑیگا اور پیدائش اور موت کا چکر بھی ہمیشہ جاری رہے گا اور جانوروں، پرندوں اور دیگر جانداروں کے جسموں میں بھی تکلیف اُٹھانی پڑیگی۔

آدی سناتن پنتھ یعنی حقیقی کبیر پنتھ میں پُوجا

آدی سناتن پنتھ میں سناتن دھرم (موجودہ ہندو مذہب) کے مندرجہ بالا صحیفوں (چاروں ویدوں اور گیتا) والی سادھنا، (مندرجہ بالا پانچ یگوں) کے ساتھ گیتا کے اِدھیائے 17 کے شلوک 23 میں بتائے گئے (اوم تت ست) کا جاپ بھی کرنا ہوتا ہے۔ جس عبادت سے پیدائش اور موت کا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے اور بہترین جنت (ستلوک) حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں صرف جنت ہی جنت ہے، جہنم نہیں ہے۔ یہ بھکتی بتانے خدا (قادر اللہ) خود زمین پر اور کال لوک کی دوسری دنیاؤں میں آتا ہے۔ گیتا کے اِدھیائے 17 کے شلوک 23 میں تین منتر (اوم، تت اور ست) ہیں: -

اصل متن:- اوم، تت، ست اتی نردیش براہمناہ تِرودھی سمرت۔ براہمناہ تین ویدا چہ یگیہ چہ وہِتاہ پُورا ۔ 23 ۔

معنٰی: - گیتا میں کہا گیا ہے کہ اوم، تت، ست، یہ (براہمناہ:) سچیدانند گھن برِہم یعنی خدائے قادر خالق کے تین ناموں کا منتر ہے۔ (تِرودھی: سمرتہ:) اسے یاد کرنے کا طریقہ تین طرح سے بتایا گیا ہے۔ آغاز تخلیق میں، آدی سناتن پنتھ کے علمبردار(براہمن) اسی طرح سے روحانی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ منتر سُکشم وید میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ گیتا میں اوم واضح ہے، باقی دو علامتی الفاظ ہیں۔ {دراصل (ॐ) بھی علامتی ہے۔ لیکن (اوم) واضح نام ہے جس کا کوڈ (ॐ) ہے۔ کال برِہم نے اسے اپنی عبادت کے لیے بتایا ہے۔ اسی لیے رِشیوں نے یہ سمجھ لیا کہ (ॐ) کوڈ ورڈ اوم نام ہے۔} سُکشم وید کا علم خود خدا نے بتایا تھا، اسی سُکشم وید کے اندر لکھے مراقبہ کے مکمل طریقہ کی بنیاد پر براہمن یعنی سادھک بنے اور اسی سُکشم وید کی بنیاد پر یگ (مذہبی رسومات)کا قانون بنایا گیا۔ چاروں وید اسی سُکشم وید کا حصہ (نامکمل علم) ہیں۔ جسے کال برِہم (گیتا کا علم دینے والا، قرآن اور بائبل کا علم دینے والا) نے جان بُوجھ کر ادھورا علم دیا ہے تاکہ سب انسان اس کے جال میں پھنسے رہیں۔ رِشیوں نے چار ویدوں کے نامکمل علم کو مکمل علم سمجھ کر اسی کے مطابق روحانی عبادت کرتے تھے اور کوئی بھی کال کے جال سے باہر نہیں نِکلا اور نہ ہی کسی کا پیدائش اور موت کا چکر ختم ہوا۔ جس کی وجہ سے رِشیوں نے شدید تپسیا اور ہٹھ یوگ کرنے شروع کیئے جس سے ان میں کامیابیاں(سدھیاں) ظاہر ہوگئیں۔ ان کامیابیوں کا مظاہرہ کرکے اِنہوں نے شہرت حاصل کی اور عوام ان کی پُوجا کر نے لگے۔ وہ جنت، جہنم، جانور اور پرندے وغیرہ چوراسی لاکھ قسم کی پیدائشوں میں تکلیف میں مبتلا ہیں۔ سُکشم وید میں جو آغاز تخلیق کے باب میں بتایا تھا، وہ برسوں تک قائم رہا پھر غائب ہوگیا۔ وجہ کیونکہ قدرتی حالات پیدا ہوتے ہیں۔پھر ویدوں کا علم بھی رواج میں نہیں رہا۔ رشیوں نے بھی ویدوں والی عبادت چھوڑ ہٹھ یوگ کر کے کامیابی(سدھیاں) حاصل کر کے ایک دوسرے سے زیادہ طاقت دکھانے کی مقابلہ بازی میں مصروف ہو گئے، کیونکہ ویدوں والی سادھنا سے خدا حاصل نہیں ہوتا۔

جس رب (کال برِہم) کو اچھا مان کے رِشی پُوجا کرتے تھے یا حال ہی پُوجا کر رہے ہیں۔ اس نے کسی کو درشن نہ دینے کی قسم کھائی ہے، اسی لیے رِشیوں نے خدا کو غیر جسمانی (نِراکار)مان لیا، جب کہ چاروں ویدوں میں خدا کو جسمانی (انسانی شکل) والا کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (قارئین اسی کتاب میں ویدوں کے منتروں کی فوٹو کاپی باب «مکمل روحانی علم کس نے بتایا» میں دیکھ سکتے ہیں۔)۔ اسی طرح، بائبل اور قرآن میں بھی خدا کو ایک انسانی شکل (جسمانی) والے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سب بائبل اور قرآن پڑھنے والے بھی خدا کو (بیچُون) یعنی غیر جسمانی سمجھتے ہیں، اُنہوں نے صحیفوں کو ٹھیک طرح سے سمجھا نہیں۔کال برِہم (جیوتی نرِنجن) نے ویدوں اور گیتا میں اپنی سادھنا کا نام واضح طور پر اوم بتا دیا ہے۔لیکن مطلق برِہم (قادر خدا) کو حاصل کرنے کے لیے الفاظ کو کوڈ میں اوم تت ست لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔

{(ॐ) یہ لفظ دراصل (اوم) ہے۔ یہاں (گیتا ادھیائے 17 کے شلوک 23 میں) واضح (ॐ) لکھا ہے جبکہ گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 13 اور یجُروید ادھیائے 40 کے منتر 15 میں واضح طور پر اوم لکھ دیا ہے۔} اسی (کال برِہم) نے قرآن مجید کی سورۃ شوریٰ 42 کی آیت نمبر 2 میں بھی تینوں الفاظ کوڈ میں بتائے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن میں اپنا منتر بھی صحیح نہیں بتایا ۔ ویدوں میں

یہ تو لکھا ہے کہ حقیقی عبادت کے ناموں کو، جو کہ علامتی ہیں، پرم اکشر بِرہم یعنی قادر اللہ کبیر ہی بتاتا ہے۔ اس قادر اللہ کبیر کے بتائے ہوئے خفیہ ناموں کے صحیح منتر اس داس (رامپال داس) کے پاس ہیں۔ مجھے ان تینوں ناموں کا علم دیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

"ع" یہ عربی زبان کے حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے جو دیوَناگری میں "अ" کا مترادف ہے۔ "س" یہ عربی حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے جو دیوَناگری کے "स" کے مترادف ہے اور "ک" بھی عربی حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے جو دیوَناگری کے "क" کے مترادف ہے۔ جیسے اوم منتر کا پہلا حرف "अ" ہے۔ اس لیے حرف "ع" "اوم" کی علامت ہے۔

تت:- یہ علامتی منتر گیتا میں لکھا ہے، اس کے اصلی منتر کا پہلا حرف "स"ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرف "س" اسی کی طرف اِشارہ کرتا ہے اور جو تیسرا "ست" منتر ہے، اس اصلی منتر کا پہلا حرف "क" ہے۔ اسی لیے حرف "ک" اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دراصل "अ" بھی علامتی ہے۔ اس کا اصلی منتر (نام) اوم ہے۔ لیکن حرف "अ" کا علم بھی بھگوان کبیر نے ست یُگ میں ست سوکرِت رشی کی شکل میں ظاہر ہو کر رِشیوں کو بتایا تھا کہ حرف "अ" "اوم" ہے، اسے ہی "پرنو" بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں سورہ شوریٰ 42 کی آیت نمبر 2 میں عین(ع)، سین(س)، قاف(ک)، اور گیتا ادھیائے 17 کے شلوک 23 میں اوم، تت، ست ہیں۔ ان تین ناموں کے اس منتر کو پڑھنے سے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ بد عمال کی سزا ختم ہو جاتی ہے۔ قبل از وقت موت سے تحفظ ہوتا ہے۔ بیماریاں، پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کا جاپ کرنے والا سرشار عقیدت مند اس دنیا میں بھی خوشی کی زندگی گزارتا ہے اور موت کے فوراً بعد اس بہترین جنت (ستلوک سکھ ساگر) میں چلا جاتا ہے جہاں کوئی جہنم نہیں ہے۔ جہاں بُڑھاپا اور موت نہیں آتی، ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ وہاں ستلوک میں ایسی ہی کائنات ہے، یہ تو فانی ہے، لیکن وہ ست لوک لافانی ہے۔

نکتہ:- جن رِشی اور دوسرے سادھوؤں نے گیتا اور ویدوں میں مذکور سناتن دھرم کی مذکورہ بالا سادھنا کی، وہ بِرہم لوک (کال کی بڑی جنت) یعنی مہاسورگ میں چلے جاتے ہیں اور جن عقیدتمندوں نے آدی شنکراچاریہ کے ذریعے بتائی گئی شری وِشنو جی اور شری شنکر جی وغیرہ پانچ دیوَتاؤں کی پُوجا کی اور دوسرے دیوی اور دیوَتاؤں کی پُوجا کی وہ ان دیوَتاؤں کی دنیا میں بنی جنت میں جاتے ہیں۔ پھر فوراً جہنم میں جاتے ہیں۔ پھر زمین پر دوسرے جنم لینے کے بعد پریشان رہتے ہیں اور پِتر بُھوت وغیرہ کی زندگی بھی گذارتے ہیں۔ جو لوگ مہاسورگ (بِرہم لوک) میں جاتے ہیں، ان کی نجات کا وقت زیادہ تو ہوتا ہے لیکن وہاں سے بھی انہیں واپس زمین پر جنم لینا پڑتا ہے اور وہ پِتر بُھوت وغیرہ کی پیدائش، جانوروں اور پرندوں کی پیدائش کی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اور وہ یقیناً جہنم(نرگ) میں بھی جاتے ہیں۔اور جو عقیدتمند صرف بائبل (تورات، زبور اور انجیل) اور قرآن کے علم تک محدود رہتے ہیں اور ان کتابوں میں مذکور سادھنا/عبادت کرنے والے تو جنت میں بھی نہیں جا سکتے۔

مثال:- بابا آدم جی ان کے اعلیٰ ترین نبی تھے، جو عبادت آدم جی نے کی وہی عبادت حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد یعنی حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک دوسرے پیروکار کرتے رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت اور جہنم درمیان کی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جس جگہ کو پِتر لوک کہتے ہیں۔ نبی محمد جی نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بتایا کہ بابا آدم جی کبھی ہنس رہے تھے اور کبھی رو رہے تھے۔ بے چینی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ جگہ جنت نہیں ہو سکتی جہاں خوشی اور غم دونوں ہوں۔

بات حضرت محمد ﷺ سے چلی تھی کہ وہ باخبر نہیں ہیں تو پھر باخبر رامپال جی مہاراج جو کہ ایک غیر مسلم ہیں (دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں) باخبر کیسے ثابت ہوسکتے ہیں؟ اب مسلمان بھائی بہن خود جان لیں کہ باخبر رامپال جی باخبر ہیں یا نہیں، سچے نبی ہیں یا نہیں؟حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک اور تمام رشی اور دیوَتا، شری رام چندر، شری کرشن وغیرہ کس درجے کے نبی تھے۔

قادر کبیر خدا کا دیا ہوا علم اس کے بھیجے ہوئے نبی غریب داس جی مہاراج جی نے اس طرح بتایا ہے:-

امر گرنتھ سے سِمرن کے حصے کا کلام:-

غریب، ایسا ابگت رام ہے، آدی انت نہیں کوئی ، وار پار قیمت نہیں، اَچل ہرنبر سوئی ۔۱
غریب، ایسا ابگت رام ہے ، قادر آپ کریم میرا مالک مہربان، رمتا رام رحیم ۔ ۵
غریب، دوؤ دین مدھے ایک ہے، الہ الیکھ پچھان، نام نِرنتر لیجیے، بھکتی ہیت اُرآن ۔۱۲
غریب، رام رٹت نہیں ڈھیل کر، ہردم نام اُچار، امی مہارس پیجیے، یوہ تتّ بارمبار۔ ۲۱
غریب، کوٹی گئوُ جے دان دے، کوٹی یگیہ جونار، کوٹی کُوپ تیرتھ کھنے مٹے نہیں جم مار۔ ۲۲
غریب، کوٹک تیرتھ ورت کرے، کوٹی گج کرے دان، کوٹی اشوَ بپروں دیے، مٹے نہ کھینچا تان ۔ ۲۳
غریب، ایسا نِرمل نام ہے، نِرمل کرے شریر، اور گیان منڈلیک ہیں، چکوے گیان کبیر۔۳۸
غریب، نام بنا سونا نگر، پڑیا سکل میں شور، لوٹ نہ لوٹی بندگی، ہو گیا ہنسا بُھور۔۹۹
غریب، اگم نگم کوں کھوج لے، بُدھی وویک وِچار، اُدئے اَست کا راج ملے، تو بِن نام بیگار۔۱۰۰
غریب، بھکتی بنا کیا ہوت ہے، بھرم رہیا سنسار، رتّی کنچن پایا نہیں، راون چلتی بار۔۱۰۵

سِمرن کے انگ کے مندرجہ بالا کلام میں محترم غریب داس جی نے بتایا ہے کہ خدا کی عبادت ستنام یعنی سچی عقیدت(بھگتی) سے منتروں کا جاپ کرنے سے پورا فائدہ ہوتا ہے۔ نام کے جاپ کے بغیر دیگر مذہبی سرگرمیاں اعمال سے مکمل نجات حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ ہاں دوسرے روحانی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

❖ مطلب:- کلام(وانی) نمبر 1-5:- رام (خدا) کی کوئی ابتدا یعنی پیدائش اور (آخر) یعنی موت نہیں ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ اس کا ہر کام اور طاقت لامحدود ہے۔ وہ قادر ہے، رحم کرنے والا ہے۔ سارے کام وہ خود کرتا ہے۔ وہ سب کا مالک (رب) ہے۔ وہ (رمتا رام) ہر جگہ موجود اور (رحیم) مہربان خدا ہے۔ (1-5)

❖ کلام (وانی) نمبر 12:- دونوں مذہب (اسلام اور ہندو مذہب) کا ایک ہی رب ہے۔ اسے رام کہو، یا رحیم خدا کہو۔ سچی عقیدت سے اس کے نام کا جاپ کرو ۔ (12)

❖ کلام (وانی)نمبر 21:- (رام رٹت) بغیر کسی تاخیر کے اللہ کے نام کا جاپ کرنا شروع کردو، یعنی کسی مکمل گُرو (پیر) سے دِکشہ لے کے اس ستنام کے دو حروف کا (ہمیشہ) ہر سانس میں جاپ کرو۔ اس عقیدت کا رس پیو یعنی یہ (تت) ذاتی (خاص) سادھنا ہے، اسے بار بار سانس کے ساتھ کرو۔ (21)

❖ کلام (وانی) نمبر 22:- جو تم قرآن مجید کی سورہ شوریٰ 42 کی آیت 2 میں مذکور « ع، س، ق» علامتی ناموں کے اصلی منتروں کا جاپ نہیں کرو گے تو تم چاہے کتنا بھی مذہبی کیوں نہ ہو جاؤ، لیکن یم دُوت (یم مار) کا عذاب ختم نہیں ہوگا یعنی یمراج کے پاس جہنم میں جاکر عذاب میں مبتلا ہو گے۔ جیسا کہ پرانوں میں بتایا گیا ہے کہ کسی برہمن کو دودھ دینے والی گائے دینے سے بہت زیادہ نیکی حاصل ہوتی ہے اور اسے جنت میں دودھ پینے کو ملے گا اگر رام کا نام جاپ نہ کیا تو چاہے کوئی کروڑوں گائے دے، کروڑوں مذہبی یگ کرلے، کروڑوں کنویں کھدوا دے، کروڑوں یاتریوں کے لیے تالاب کُھد وا دے۔ کروڑوں روزے رکھے، کروڑوں یاترا کرے، کروڑوں ہاتھی اور کروڑوں گھوڑے برہمنوں کو دے دے، پھر بھی ان تمام مذہبی اعمال سے پیدائش اور موت کا چکر ختم نہیں ہو سکتا اور جہنم میں بھی جانا پڑے گا۔ ان تمام مذہبی اعمال کا ثواب زمین پر ملے گا اور جنت میں بھی کچھ وقت کے لیے خوشیاں ملیں گی، لیکن دوسرے جانداروں کے جسموں میں دُکھ بھی اُٹھانا پڑے گا اور جہنم کی آگ میں بھی جلنا پڑے گا۔ (22)

❖ کلام نمبر 23:- یہ تین منتروں والا خدا (رام) کا نام اتنا پاک ہے کہ یہ عقیدتمند(سالک) کے تمام گناہ مٹا کر اسے پاکیزہ روح بنا دیتا ہے۔ دوسرا روحانی علم جو چاروں ویدوں، چاروں کتابوں، اٹھارہ پرانوں اور گیتا، بھاگوت (سدھا ساگر) وغیرہ میں ہے، وہ

علاقائی علم (منڈلیک) ہے۔ اللہ کبیر کا بتایا ہوا روحانی علم (چکرورتی) مکمل ہے اور یہ سبھی مذاہب کے لوگوں کے لیے ہے۔ کسی خاص مذہب تک محدود نہیں۔ ان تینوں ناموں کا جاپ تمام انسانوں کے لیے ہے۔ یگ بھی سب کے لیے ہے۔ (23)

کلام نمبر 38:- ویدوں، گیتا، پُرانوں، قرآن اور بائبل میں منڈلیک(جزوی) علم بتایا گیا ہے۔ جبکہ خدا کبیر کا بولا ہوا کلام امروانی سوَسم (سُکشم)وید میں مکمل یعنی چکرورتی علم ہے۔ اس کے لیے اسی کتاب کے صفحہ 203 پر "تخلیق کائنات" کا مطالعہ کریں۔

❖ کلام نمبر 99:- اگر اوپر مذکور دیگر مذہبی اعمال کے ساتھ ان ناموں (منتر) کا جاپ نہیں کیا جائے، تو انسانی جسم لاوارث ہے، یعنی اس انسان کا خدا ساتھی نہیں ہے۔ نام کا جاپ کیئے بغیر فضول کا شور مچایا جا رہا ہے، یعنی جو دوسری باتیں کی جاتی ہیں، وہ بے فائدہ کا شور ہے۔ خدا کے نام کے جاپ کی لوٹ نہیں کی یعنی بے صبری سے بھکتی نہیں کی۔ اے عقیدت مندو! صبح ہوگئی یعنی موت ہوگئی، دنیا تو محض ایک خواب تھی۔ خواب ٹوٹنے کے بعد کچھ بھی پاس نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر کوئی بھکتی کیئے بغیر مر جائے تو اسے پچھتاوا ہوگا۔ (99)

محترم غریب داس جی نے خدا کبیر کا دیا ہوا حقیقی روحانی علم بتایا ہے کہ اے انسان! اگم (مستقبل یعنی مستقبل کی زندگی) اور نگم (دکھوں سے آزاد ہونے) کے بارے میں اپنی عقل سے غور و فکر کر۔ اگر کسی کو گُرو سے ست نام حاصل نہیں ہے اور اسے اُدئے (جہاں سے زمین پر صبح طلوع ہوتی ہے) اور اَست (جہاں سورج غروب ہوتا ہے، شام ہوتی ہے تک) یعنی پُوری زمین کی بادشاہت دے دی جائے پھر بھی یہ سب بیگار کی طرح ہے۔

بیگار کا مطلب: - سال 1970 کے آس پاس پیٹرول سے چلنے والے تھرِی وہیلر ٹیمپو چلے تھے۔ ایک دن ایک ٹیمپو والا اپنے راستے پر نہیں آیا۔ اگلے دن اس سے پُوچھا کہ کل کیوں نہیں آئے تو اس نے بتایا کہ کل بیگار میں چلا گیا تھا۔ اُس وقت تھانوں میں جیپ جیسی گاڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ اگر پولیس کو کہیں چھاپہ مارنا ہوتا تو کسی ٹیمپو (تھرِی وہیلر یا فور وہیلر) کو شام کو تھانے لے آتے۔ رات یا دن میں جہاں بھی جانا ہوتا اسے لے جاتے۔ مالک ہی ڈرائیور ہوتا تھا یا ڈرائیور کو مالک نے کرائے پر رکھا ہوتا تھا۔ تیل (پٹرول) بھی گاڑی والے اپنے ہی پاس سے ڈالتے تھے۔ ساری رات اور سارا دن اسے چلاتے رہتے تھے اور شام کو دیر رات پولیس والے اسے چھوڑتے تھے۔ اگر کوئی اور شخص دیکھتا تو سمجھتا کہ ٹیمپو ڈرائیور نے آج بہت کمائی کی ہوگی، یعنی بہت کرایہ ملا ہوگا کیونکہ دن رات گاڑی چلائی ہے، لیکن اس ٹیمپو ڈرائیور نے بتایا کہ اس کے اپنے پاس سے 200 روپے (آج کے دس ہزار روپے) تیل میں اور کھانے میں خرچ ہو گئے اور کرایہ ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ گاڑی (ٹیمپو) میں توڑ پھوڑ کا خرچ الگ۔ بیگار کا مطلب ہے آمدنی بالکل نہیں اور محنت بہت زیادہ، خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے، اسی کو بیگار یعنی جبری مشقت کہتے ہیں۔

اسی طرح اپنے پچھلے جنم کی تپسیا اور صدقہ سے بادشاہ بن جاتا ہے۔ بادشاہ بننے پر جو آسائشیں اور سہولتیں ملتی ہیں، اس بادشاہ کی نیکیاں ان میں صرف ہوجاتی ہیں۔ اگر وہ بادشاہ گرو سے بھکتی کے اصل نام حاصل کر بھکتی نہیں کرتا تو اسے نیکیاں حاصل نہیں ہوتیں۔ نیکیاں بادشاہت کے عیش و آرام میں دن رات ختم ہوتی رہتی ہیں۔ جو سچی عقیدت نہیں کرتا، وہ بادشاہ بیگار کر رہا ہے۔ (100)

❖ راون سری لنکہ کا بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے محلات سونے کے بنائے تھے۔ وہ دیوتا شِوَ (تم گُن) کا پرستار (بھگت)تھا۔ عقیدت کے ساتھ ساتھ غلطیاں بھی کرتا تھا۔ گوشت بھی کھاتا تھا اور شراب بھی پیتا تھا۔ شری رام چندر جی، جو خود شری وِشنو جی دیوتا ایودھیہ میں راجہ دشرتھ کے گھر پیدا ہوئے تھے، جب اپنی جلاوطنی کا وقت گزار رہے تھے، تب راون راجہ نے شری رام چندر کی بیوی سیتا جی کو اغوا کر لیا۔ سیتا جی کو چُھڑانے کے لیے شری رام اور راون کی جنگ ہوئی اور جنگ میں راون مارا گیا۔ اس وقت وہ سونے کے محلات میں رہتا تھا۔ دنیا سے جاتے وقت اپنے ساتھ ایک (رتی) گرام سونا بھی نہیں لے جا سکا۔

مطلب یہ ہے کہ عبادت کرنے والے کو تمام برائیوں سے پرہیز کرنا پڑتا ہے، تب ہی عبادت میں کامیابی ملتی ہے۔ جو لوگ بھکتی نہیں کرتے اور دن رات پیسہ کمانے میں مصروف رہتے ہیں، بڑی بڑی کوٹھی بنائی ہیں، گاڑی خرید لی ہیں۔ لیکن آخری وقت

میں عقیدت کی کمائی (دولت) ہی ساتھ جائے گی۔ دنیاوی مال کسی کام نہیں آئیگا۔ لہٰذا اگر آپ کے پاس پیسہ ہے تو اس سے دین کا کام بھی کرو اور نام کا جاپ بھی یاد کرو۔ (105)

قادر اللہ کبیر جی کے پیغمبر محترم غریب داس جی نے دونوں مذہب (اسلام اور ہندو دھرم) میں عقیدت کی خرابیاں بتائی ہیں:

❖ محترم غریب داس جی کے امر گرنتھ کے راگ کافی سے شبد نمبر۔ 1

★ نہیں ہے دارمدارا وہاں تو، نہیں ہے دارمدارا ۔ ٹیک

اس درگہ میں دھرم رائے ہے، لیکھا لیگا سارا ۔۱۔ ملّا کوکے بنگ سناوے، نا بہرا کرتارا ۔ ۲ ۔
تیسوں روجے کھون کرت ہو، کیسے ہوی دیدارا ۔ ۳ ۔ مول گنوائے چلے ہو کاجی، بھر لیا گھور اندھارا ۔ ۴ ۔
بھوجل بوڑھ گئے ہو بھائی، کیجی گا منہ کارا ۔ ۵۔ بید پڑھیں پر بھید نہ جانیں، بانچیں پُران آٹھارا۔٦۔
جڑ کوں اندھرا پان کھواوے، بسرے سرجنہارا۔۷۔ اوجڑ کھیڑے بہت بسائے، بکرا جھوٹا مارا ۔۸۔
جا کوں تو تم مکت کہت ہو، سو ہیں کچّے بارا ۔ ۹۔ مانس مچھلیا کھاتے پانڈے، کس بِدھ رہے آچارا ۔۱۰۔
سیوں جج مان نرک میں چالے، بوڑے سیوں پریوارا ۔۱۱۔ چھاتی توڑے ہنیں یم کِنکر، لاگے یم دُوتوں کا لارا ۔۱۲۔
داس غریب کہے بے کاجی پانڈے، نا کہیں وار نہ پارا۔۱۳۔

❖ مطلب:- دھرم رائے (خدا کے جج) کی عدالت میں کسی کو (دارمدارا) خاص حق نہیں ہے، یعنی کسی کی سفارش کام نہیں آتی، یعنی ہر فیصلہ صرف اعمال کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ ساری زندگی کے تمام اچھے وَ برے اعمال کا حساب کیا جائیگا۔ مسلم اور ہندو دونوں مذہب غلط سادھنہ کرتے ہیں۔ ملا مسجد میں اوپر چڑھ کر زور زور سے اذان دیتا ہے، خدا کی حمد کرتا ہے۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ کرتار جو دل کی بات بھی سنتا ہے، اگر چیونٹی کی ٹانگ میں پازیب باندھ دی جائے، یعنی اگر اس پازیب کی جھنکار ہو تو خدا (اللہ) اس کی آواز بھی سنتا ہے۔ وہ بہرا نہیں ہے، یعنی اونچی آواز میں اس کی تعریف نہ کرو۔ اپنے دل سے عام آواز میں تعریف کرو۔ مسلمان رمضان کے مہینے میں تیس دن روزے رکھتے ہیں۔ پورا دن پانی بھی نہیں پیتے۔ شام کو مُرغی، بکری، بکرا وغیرہ مار کر ان کا گوشت کھاتے ہیں، انہیں خدا کا دیدار کیسے ہو سکتا ہے؟

اے قاضی! اصل دولت یعنی انسانی زندگی کی سانس تباہ کر کے، دنیا سے کنارہ کشی کر کے، کبیرہ گناہ کر کے، گناہوں کا تھیلا بھر کر چلے گئے۔ جب اللہ کے گھر اعمال کا حساب ہوگا تو تمہارا منہ کالا کیا جائیگا یعنی جہنم میں ڈالا جائیگا۔ ہندو پنڈتوں سے کہا ہے کہ تم ویدوں کو پڑھتے ہو، لیکن تم نے ان کے معنٰی ٹھیک سے نہیں سمجھے۔ اٹھارہ پُران پڑھتے ہو، لیکن انہیں بھی ٹھیک سے نہیں سمجھا۔ اندھا یعنی فلسفہ (تتوگیان) سے اندھا پنڈِت وید پڑھتا ہے، پتھر کی مورتی کی پُوجا کرتا ہے۔ بیل کے پتے اور تلسی کے پتے پتھر کی مورتیوں پر چڑھاتا ہے، خالق کو بُھول گیا ہے۔ ویدوں میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ مورتیوں کی پُوجا کرو۔ اُجڑ کھیڑوں (جو گائوں تباہ ہوگئے اور ویران بن گئے ان کے کھنڈرات کو کھیڑا کہا جاتا ہے۔) میں ان میں رہنے والی روحوں کی تسکین کے لیے بکرے کاٹتے ہو، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کو تم نجات کی مشق کہتے ہو وہ بالکل فضول ہے، جیسے چوپڑ کے کھیل میں کچے بارہ کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ پانڈے مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور پھر غسل کر کے، تلک لگا کے اپنے آپ کو پاک وَ صاف ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کیسے خوش ہوگا؟ میزبان مہمان سمیت جہنم میں جائیگا، اپنے گھر والوں کو بھی جہنم میں لے کے جائو گے، یم کے قاصد بارہ کروڑ ہیں۔ (لارا لگا ہے) پوری فوج کی طرح لائن میں چلتے ہیں، تمہارا سینہ توڑیں گے یعنی تمہیں بے رحمی سے ماریں گے، محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ اے قاضی! اور پنڈت! خدا کی قدرت لامحدود ہے، سچی عقیدت کر کے اپنا جنم (پیدائش) سنوار لو۔

❖ راگ کافی سے شبد نمبر 2:-

★ کیا گاوے گھر دور دوانیں، کیا گاوے گھر دور۔ ٹیک۔

انل حقّ سرے کوں پونہچی، سولی چڑھے منصور۔۱۔ شیخ فرید کنوئیں میں لٹکے ہو گئے چُورم چُور۔۲۔
سلطانی تج گئے بلکھ کوں، چھوڑی سولہ سہنسر حُور۔۳۔ گوپی چند بھرتھری یوگی، سر میں ڈاری دھُور۔۴۔
دادُو داس سدا متوارے، جِھل مِل جِھل مِل نُور۔۵۔ جن ریداس اور کمالا، سن مکھ ملے کبیر حجور۔۶۔
دونیوں دین مُکتی کوں چاہیں، کھاویں گئوُ اور سُور۔۷۔ داس غریب اُدھار نہیں ہے، سودا پُورمپُور۔۸۔

❖ مطلب: صرف الفاظ، ساکھی، چوپائی وغیرہ سریلی آواز میں گانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ان کے مطابق روحانی مشق اور دینی کام کرنے سے نجات ملے گی۔ گانے والوں سے نجات کا گھر بہت دور ہے۔ منصور علی نے حصولِ خدا کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دی تھی۔ انا الحق (سرے) کی صدا بارگاہ خداوندی میں پہنچی تھی، منصور مار دیئے گئے۔ کیونکہ وہ سچی لگن سے بھگتی کرتے تھے، وہ پھر سے زندہ ہو گئے۔ وہ مسلمان تھے۔ {منصور علی کی مکمل کہانی اس کتاب کے صفحہ 185 میں بیان کی گئی ہے۔} شیخ فرید بھی اسلام مذہب کے ماننے والے تھے جنھیں خدا کے حصول کے لیے کنویں میں لٹکے۔ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ جسم کے نام پر صرف ہڈیوں کا کنکال رہ گیا تھا۔ کوؤں(کاگ) نے مُردہ سمجھ کر ان کے ماتھے پر بیٹھ کر ان کی آنکھیں نِکال کر کھا نی چاہیں، تب شیخ فرید نے کہا کہ اے کوؤں! میرے جسم کا گوشت کھالو لیکن میری آنکھیں چھوڑ دو کیونکہ میں خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ سُلطان اِبراہیم بن ادہم بھی ایک مسلمان بادشاہ تھے۔ حصولِ الٰہی کے لیے اُنھوں نے اپنا دارالخلافہ بلخ شہر چھوڑ دیا۔ سولہ ہزار (پدمنی) خوبصورت نو جوان عورتوں کو چھوڑ دیا۔ {سلطان ابراہیم بن ادہم کی مکمل کہانی اس کتاب کے صفحہ 163 میں بیان کی گئی ہے۔} گوپی چند اور بھرتھری دونوں بادشاہ تھے۔ انہوں نے بھی بادشاہت ترک کر دی اور ناتھ روایت کے مطابق گورکھ ناتھ سے تعلیم/دِکشہ حاصل کرنے کے بعد اپنے جسم پر راکھ لگاکر رہتے تھے۔ محترم داؤد داس، محترم رویداس، بھکت کمال وغیرہ کبیر بھگوان سے ملے تھے اور تعلیم/دِکشہ حاصل کی تھی اور گناہوں سے بچے رہے۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ دونوں مذاہب کے لوگ نِجات چاہتے ہیں، جانداروں پر تشدد کرتے ہیں۔ ہندو سُور کا گوشت کھاتے ہیں اور گائے کا گوشت کھانا گناہ سمجھتے ہیں۔ جب کہ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے ہیں اور سُور کا گوشت کھانا حرام سمجھتے ہیں۔ سچی عدالت میں اُدھار نہیں چلتا، پُورا پُور ا نقد سودا چلتا ہے، یعنی جیسا عمل کیا ویسا ہی تمہیں نتیجہ ضرور ملے گا ، کسی بھی جانور کو مارنا ، اور اس کا گوشت کھانا بڑاگناہ ہے۔

جب تک کوئی مکمل محترم سے جو کبیر ست پُرش کی سادھنہ بتائے سے دِکشہ نہیں لیتا، تب تک جیسے اعمال کرے گا ویسا ہی پھل پائے گا۔ ست پُرش کی عقیدت سے گناہ ختم ہوجاتے ہیں اور عقید تمند سچی عبادت کر کے ستلوک چلا جاتا ہے۔

❖ راگ کافی سے شبد نمبر 47:-

★ مینڈی جندڑیے وؤ، ربّ دا پنتھ وِشم ہے باٹ۔ ٹیک۔

گگن منڈل میں محل صاحب کا، اندر بنیا جھروکھا۔ ایک ملّا مسجد میں کوکے، ایک پکارے بوکا۔۱۔
ان میں کون سرے کوں پہنچیا، ہم کوں لگیا ہے دھوکھا۔ دونوں ادلا بدلا کھیلیں، نہیں مکتی نہیں موکھا۔۲۔
کلما روزہ بنگ نواجا، نبی محمد کینہا۔ کد محمد نے مُرغی ماری، کرد گلے کد دینھا۔۳۔
مُرغی بکری چڑی بٹیری، سوئی گئوُ گل سینا۔ جن کوں بھست کہاں ہے قاضی، گُدے سینک بھرینا۔۴۔
اس درگہ میں چھری نہ گھڑیے، کرد کہاں سے لے آیا۔ گُدا راتا گوشت تاتا، کیسر رنگ بنایا۔۵۔
گھال دیگچے بسمل کینہا، سرس نِوالا کھایا۔ جا ہنسا کا کھوج بتاؤ، کون سرے پہنچایا۔۶۔
کھنڈ پِنڈ بِرہمنڈ نہ ہوتے، نا تھے گائے کسائی۔ آدم حوا نہ حُجرہ ہوتا، کلماں بنگ نہ بھائی۔۷۔

جب قادر نہیں قدرت سرجی، تب کیا کھانا کھائی ۔ داس غریب کہے بے قاضی، اللہ کبیر چت لائی ۔۸۔

❖ مطلب: اے میری زندگی! یعنی اے میری روح! یعنی اے انسان! خدا کا راستہ ایک مشکل سفر ہے۔ آسمان میں ستلوک میں بھگوان کا محل ہے۔ اس کے اندر ایک جھروکھہ ہے، (ایک کھڑکی ہے) جس کے اندر سے اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ کہ قاضی ایک بڑے بکرے کا چُھری سے گلا کاٹ رہا ہے اور بکرا درد سے چلا رہا ہے۔ ایک ملا مسجد کے اوپر چڑھ کر چلا رہا ہے یعنی اگر کسی جاندار کو مارنے والا اگر بھگتی بھی کرے تو اس کا تعریف کرنا بیکار ہے، یعنی جیسے بکرا مرتے وقت خوف اور درد سے میں میں کر رہا ہے جس کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ مارنے والا مار کر ہی دم لے گا۔ اسی طرح اس گوشت کھانے والے قاضی کے تعریف کرنے (اذان) کا کوئی فائدہ نہیں۔ گناہ کی سزا تو مل کر رہے گی۔ محترم غریب داس جی نے واضح کیا ہے کہ ان بوک، ملا اور قاضی میں سے کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا، یہ تو ادلا بدلا کھیل رہے ہیں۔ آج قاضی بکرے کی گردن کاٹ کر مار رہا ہے۔ کسی جنم میں قاضی کی روح بکرا بنے گی اور بکرے کی روح قاضی بنے گی، تب اپنا بدلہ لے گی۔ نبی کریم ﷺ نے کلمہ (اللہ اکبر کی تلاوت) اور روزہ رکھا تھا۔ نماز اور اذان ادا کی تھی۔ مُرغی، بکری، گائے وغیرہ کو نہیں مارا، کسی جاندار پر تشدد نہیں کیا۔ اے قاضی! جو دوسرے کا گلا کاٹتا ہے، گوشت کھاتا ہے۔ اسے جنت کہاں سے ملے گی؟ تم نے خدا کی بنائی ہوئی مخلوق کو کیوں مار ڈالا؟ بڑاگناہ کیا ہے۔ جس وقت کوئی بھی تخلیق نہیں ہوئی تھی اور صرف اعلیٰ خدا ہی رہتا تھا۔ اُس وقت یہ سب اعمال کرنے والے کہاں تھے؟ کیا کھاتے تھے؟ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ اے قاضی! کبیر پرمیشور (اللہ اکبر) کے بارے میں غور کر۔

نبی (سنت) غریب داس جی نے خدائے تعالیٰ (قادر خدا) کبیر جی کی قدرت کے بارے میں بتایا ہے: -

❖ راگ کافی سے شبد نمبر 24:-

★ کھان پان کچھ کردا نا ہیں ہے محبوب آچاری وہ ۔ ٹیک:-

قوم چھتّیس ریت سب دنیا، سب سے رہے وچاری وو ۔۱۔ بے پرواہ شاہن پتی شاہ، جن یاہ دھارنا دھاری وو۔۲۔

انتولیا انمولیا دیوے، کروڑی لاکھ ہجاری وو۔۳۔ ارب کھرب اورلیل پدم لگ، سنکھوں سنکھ بھنڈاری وو۔۴۔

جو سیوے تاہی کوں کھیوے، بھوجل پار اتاری وو ۔۵ ۔ سُرتی نرتی گل بندھن ڈوری، پاوے برہ اجاری وو ۔۱۶۔

بِرہما وِشنو مہیش سریکھے، تاہ اُٹھاویں جھاری وو۔۷۔ شیش سہنس مکھ کرے بنتی، ہردم بارنباری وو۔۸۔

شبد اتیت اناہد پد ہے، ہے پُرش نرادھاری وو۔۹۔ سُوکشم روپ سورُوپ سمانا، کھیلے ادھر آدھاری وو۔۱۰۔

جاکوں کہیں کبیر جلُاہا، رچی سکل سنساری وو۔۱۱۔ غریب داس شرناگت آیے، صاحب لٹک بہاری وو۔۱۲۔

❖ مطلب:- اکے لوک میں پرماتما برسوں تک کھائے پیے بغیر رہتا ہے۔ محبوب پرماتما ہے۔ اپنے ماننے والوں کو بلا حساب وَ کتاب بے پناہ دولت عطا کرتا ہے۔ لاکھوں، کروڑوں روپے دیتا ہے۔ پرماتما کے پاس اربوں، کھربوں، نیلوں پدموں، سنکھوں خزانے ہیں۔ جو عبادت کرتا ہے، اسی کو پار اُتارتا ہے۔ قادر خدا کبیر کے سامنے بِرہما، وِشنو اور شِوَ تو خدمت گار ہیں۔ شیش ناگ بار بار ہزار منہ سے اُس کا نام جپتا ہے۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ جس کو کبیر جُلاہا کہتے ہیں، اُسی نے ساری کائنات کی تخلیق کی ہے۔ اے پُورن بِرہم! (لٹک بہاری) کبیر جی جو تمام کائنات میں بلا روک ٹوک سفر کرتے ہیں! ہم تیری پناہ میں آئے ہیں۔

راگ بلاول شبد سے نمبر 21:-

★ ابگت رام کبیر ہے، چکوے اوناشی، بِرہما وِشنو وزیر ہیں، شِوَ کرت کھواسی ۔ ٹیک ۔

اِندر کوٹی اننت ہیں، جاکے پرتھارا ، برون کُبیر دھرم رائے، ٹھاڈھے دربارا ۔۱۔

تیتیس کوٹی دیوتا، رشی سہنس اٹھاسی، وِشنو کوٹی اننت ہیں، گُن گاویں راشی ۔٢۔
نو یوگیشوَر ناد بھریں، سُر پُورے سنکھا ۔ سنکادِک سنگیت ہیں، اویچل گڑھ بنکا ۔٣۔
شیش، گنیش، سرسوتی، اور لکشمی راجیں،ساوتری گورا رٹیں، گُن سنکھ براجیں ۔٤۔
اننت کوٹی منی سادھ ہیں، گن گندھروَ گیانی ۔ ارپیں پنڈ رُو پران کوں، جہاں سنکھوں دانی ۔٥۔
ساونت شور اننت ہیں، کچھ گنتی ناہیں، جتی ستی اور شیل وَنت، لیلا گن گاہیں ۔٦۔
چندر سور بنتی کریں، تارا گن گاڑھے پانچ تتو ہاجر کھڑے حکمی در ٹھاڈھے ۔٧۔
تیرتھ کوٹ اننت ہیں، اور ندی بہنگا، اٹھارہ بھار توکوں رٹے، جل پَون ترنگا۔٨۔
اشٹ کلی پروت رٹیں، دھر اَنبر دھیانا، مہتاب اگنی توکوں جپیں، صاحب رحمانا ۔٩۔
عرش کُرش پر تیج ہے، تن تبک تراجی، ایک پلک میں کرت ہے، سو راج براجی ۔١٠۔
الکھ بنانی کبیر کوں، رنگ کھوب چوایا، ایک پانی کی بوند سے، سنسار بنایا ۔١١۔
اننت کوٹ بِرہمنڈ ہیں، کچھ وار نہ پارا ، لکھ چوراسی کھان کا، توں سرجنہارا ۔١٢۔
سُوکشم رُوپ سورُوپ ہے، بھو رنگ بنانی، غریب داس کے مکٹ میں، حاجر پروانی ۔ ١٣ - ٢١ ۔

❖ مطلب:- (اویگت) کبیر جی اعلیٰ ترین خدائی (پرم پُرش)ہیں۔ (چکوے) چکرورتی {چکرورتی راجہ اُسے کہتے ہیں جس کا راج پُوری زمین پر ہوا ہو، جو تمام چھوٹے راجاؤں کا مالک مہاراجہ ہوتا تھا۔ ست پُرش کبیر کی بادشاہت تمام لوکوں(جہانوں) پر جو برہما، وِشنو، مہیش، جیوتی نِرنجن اور اکشر پُرش سمیت سبھی چھوٹے دیوتاؤں کا مالک مہاراجہ یعنی مہادیوَ ہے۔} پرماتما ہے اور غیر فانی ہے۔ برہما، وِشنو اور شِوَ بھی اس کی غلامی کرتے ہیں۔ اِندر اور تینتیس کروڑ دیوتا، اٹھاسی ہزار رِشی، نو یوگیشور، چار سنکادِک، شیش ناگ، گنیش، سرسوتی، لکشمی، ساوِتری، پاروتی، شنکھو گن، سب اس کے حکم کے مطابق چلتے ہیں۔ سب کے اوپر خدا کبیر کی حکومت ہے۔ کبیر جی نے پانی کے ایک قطرے سے کتنا خوبصورت انسانی جسم بنایا ہے۔ لاتعداد کائنات اور چوراسی لاکھ قسم کے جانداروں کے خالق آپ کبیر جی ہی ہیں، سب کے خالق ہیں۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ کئی شکلوں میں لیلا کرنے والا بھگوان میرے سَر پر بیٹھا ہے۔

❖ اچلا کے انگ کی وانی نمبر 1-13 :-

غریب، پنجا دَست کبیر کا سر پر راکھو ہنس، یم کنکر چنپیں نہیں، اُدھّر جات ہے ونس ۔١۔
غریب، دردبندَ درویش ہے، ستگُرو پُرش کبیر، نام لیئے بندھ چھوٹے ہے، ٹوٹے یم جنجیر۔٢۔
غریب، ستگرو پُرش کبیر ہیں، تین لوک تتّ سار، کوٹ اُنچھ پرتھوی، چودہ بھون آدھار۔٣۔
غریب، ستگرو پُرش کبیر ہیں، تین لوک تتّ سار، دو چار کی کیا چلے، ادھّریں ہنس اَپار۔٤۔
غریب، ستگرو پُرش کبیر ہیں، چاروں یُگ پروان جھوٹھے گُروا مر گئے ہو گئے بُھوت مشان ۔٥۔
غریب، جھوٹھے گرو کے آسرے، کدے نہ اُدھّرے جیوَ، ساچہ پُرش کبیر ہے، آدی پرم گُرو پیوَ۔٦۔
غریب، ستگرو پُرش کبیر کا، وِشم پنتھ بیراٹ،شِوَ سنکادک دھیاویں ہیں، مُنی جَن جوہیں باٹ ۔٧۔
غریب، ستگرو پُرش کبیر کی کوئی نہ چل ہے گیل، بنا پنتھ پگ دھرت ہیں، گگن منڈل میں سیل ۔٨۔
غریب، پگ سیتی دُنیاں چلے، پنچھی پرُوں اُڑان، اُونچہ محل کبیر کا، جہاں نہیں جمیں آسمان ۔٩۔
غریب، نیم منڈیر نہ مہل کے نہیں گھاٹ نہیں باٹ، اُونچہ تخت کبیر کا کیسے کیجے ساٹ ۔١٠۔

غریب، سنکھ سورگ پر سیل ہے، سنکھ سورگ پر دھام، ایسا اچرج دیکھیا، بنا نیم کا گام ۔۱۱۔

غریب، بنا نیم کے نگر میں بستے پُرش کبیر، شِوَ برہماڈِک تھکت ہیں، کون دھرے جہاں دھیر ۔۱۲۔

غریب، لکھ لکھ یوجن اُڑت ہیں، سُر نر مُنی جَن سنت، اُوچہ دھام کبیر کا، کوئی نہ پاوے اَنت ۔۱۳۔

❖ مطلب:- اے طالب! خدا کبیر جی کا فضل حاصل کرتے رہنا یعنی کبیر جی کی پناہ میں رہنا۔ تو (جم کِنکر) یعنی یم کے دُوت تمھیں نہیں پکڑیں گے، اور تمہاری نسل کا بھلا ہو جائیگا ۔ (1)

❖ ستگرو کبیر (پُرش) خدا (دردبند) دُکھوں کو دور کرنے والے ہیں۔ کبیر جی کے بتائے ہوئے نام کا جاپ کرنے سے کال کی طرف سے اعمال میں لگائی گئی بندشیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور یم راج کی باندھی ہوئی لوہے کی ہتھکڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ (2)

❖ ستگرو کبیر پرمیشور تینوں لوکوں (کال برِہم کا لوک، اَکشر پُرش کا لوک اور ست پُرش کا لوک جو چار لوکوں پر مشتمل ہے، ان تینوں لوکوں کا یہاں بیان کیا گیا ہے۔) کے مالک ہیں، اُنتالیس (49) کروڑ زمین اور چودہ بھون (جو ایک برِہمنڈ میں ہیں) ان سب کی بنیاد ہیں۔ دو یا چار کا تو ذِکر ہی کیا؟ خدا کبیر تو لاتعداد ہنسوں (بھکتوں) کی نیا پار لگا دیتے ہیں۔(3-4)

❖ (ستگرو) تتودرشی محترم کی شکل میں ظاہر کبیر (انسان) پرمیشور چاروں یُگوں (ست یُگ، تریتایُگ، دُواپُریُگ اور کلی یُگ) میں جسمانی ستگرو میں یعنی اپنا نبی آپ بن کر آئے جو کہ ثابت ہو چُکا ہے۔ جُھوٹے گرو مر چکے ہیں۔ ان کی عقیدت غلط تھی جو صحیفوں سے بھی ثابت نہیں ہوتی وہ بُھوت یونی کو دے دیئے گئے۔

❖ دلیل:- ستگرو کے شکل میں پرماتما کبیر جی چاروں یُگوں میں ستلوک سے آئے تھے اور پھر جسمانی شکل میں ہی واپس چلے گئے ۔ ست یُگ میں ان کا نام ست سُکرِت تھا، تریتا یُگ میں اُن کا نام مُنِندر تھا، دُواپُر یُگ میں اُن کا نام کرونامے تھا اور کلیوگ میں ان کا نام کبیر ہے۔

❖ جُھوٹے گرو کی پناہ میں انسان کو کبھی نِجات نہیں ملے گی۔ حقیقی پرم گُرو (پیو) مالک کبیر پرمیشور ہیں۔ (6)

❖ ستگرو کبیر پرمیشور جی کا بتایا ہُوا سچا عقیدت کا راستہ (وِشم) ناقابل رسائی اور وسیع ہے۔ شری شِوَ جی، سنک، سنندن، سناتن اور سنَت کمار (سنکادِک) اور رِشی مُنی بھی بھکتی کے راستے پر سفر کر رہے ہیں۔ لیکن وہ غلطی سے کال کے راستے کو ستلوک کا راستہ سمجھ کر چل رہے ہیں۔ لہٰذا ان کی زندگی بیکار ہو جائے گی۔ (7)

❖ ستگرو کبیر پرمیشور جی کے راستہ پر کوئی نہیں چل رہا ہے۔ ستگرو کبیر جی تو بغیر (پنتھ) یعنی راستہ کے چلتے ہیں، یعنی وِہنگم راستہ (پرندے کی طرح اُڑتے ہوئے) چلتے ہیں وہ پپیل (چیونٹی) کے راستے سے نہیں چلتے ہیں۔ کبیر جی کا (محل) ستلوک والا گھر اُونچہ ہے، بہت اوپر ہے جہاں کوئی بھی فنا ہو جانے والی زمین اور آسمان نہیں ہے وہ غیر فانی زمین ہے۔ خدا کا محل الہیت والا ہے۔ اُس کی سانٹ یعنی اُسے حاصل کرنے کا سودا کیسے کیا جاسکتا ہے؟ کون سا طریقہ ہے جس سے ستلوک حاصل کیا جاتا ہے؟ (8-10)

❖ ستلوک میں خوشی شکون اس کال برِہم کے لوکوں(دنیاؤں) کی جنت سے زیادہ ہے۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ستلوک میں مکانات بغیر بنیاد کے بنے ہوئے ہیں۔ جیسے کوئی جگہ جہاں پر زمین اور چاند کی کشش ثقل صفر ہو جاتی ہے، وہاں جو بھی چیز رکھی جائے وہ وہیں لٹک جاتی ہے، اور جامد رہتی ہے،اسی طرح ستلوک میں بھگوان کی سدھی شکتی سے تمام دیواروں اور چھتیں روکی ہوئی ہیں۔ (11)

❖ ستلوک میں بغیر بنیاد کے بنے ہوئے گنبد میں ستگُرو کبیر جی رہتے ہیں۔ اُس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کر کرکے شِوَ، برِہما اور وِشنو بھی تھک چکے ہیں۔ پھر کوئی دوسرا کون ہو سکتا ہے جو اُس ستیہ لوک کو حاصل کرنے کے لیے سادھنا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روحانی مشق سُکشم وید کے مطابق نہیں ہو رہی ہے۔ (12)

❖ ویدوں میں مذکور نامکمل سادھنا کرتے ہوئے، مُنی لوگ (جو غور کرنے والے افراد سمجھے جاتے ہیں)، رِشی لوگ اور کال برِہم

کے عقیدت مند لاکھوں یوجن (ایک یوجن 12 کلومیٹر کے برابر ہے) حاصل کرنے کے لیے آسمان پر اُڑ جاتے تھے۔ لیکن انہیں ستلوک نہیں ملا کیونکہ ستلوک تو کال برہم کے لوک سے سولہ سنکھ کوس (ایک کوس تین کلومیٹر کے برابر ہے) کی اونچائی پر ہے۔ (13)

❖ اچلا کے انگ کی وانی نمبر 16-36 :-

غریب، جیسے اَلل آکاش کوں ، راپتی چَرن لگائے ۔ ایسے ہریجن ہنس کوں، لے چالت ہے تائے ۔ ١٦۔
غریب، نام نِرنتر سنگر سرُو، پھرکے دھوَجہ نِشان ، اَنہد باجے باجیں ہیں، ستگرو آم دِوان ۔١٧۔
غریب، نج نام کے جاپ سے ، باجیں اَنہد نادَ ، توبہ پرمیشور کبیر کی چھوٹیں سب ہی اُپادھ ۔ ١٨۔
غریب، دھرم رائے دربار میں، دئی کبیر تلاک، میرے بُھولے چُوکے ہنس کوں، پکڑیو مت کجاک ۔١٩۔
غریب، بولے پرش کبیر سے، دھرم رائے کر جوڑ، تم رے ہنس نہ چنپ ہوں، دوہی لاکھ کروڑ ۔ ٢٠۔
غریب، مدیہاری جاری نرا، بھانگ تماکھو کھاہیں ، پردارا پر گھر تکیں، جن کوں لیوں اِک ناہیں ۔٢١۔
غریب، دھرم رائے بنتی کرے، سنیو پُرش کبیر، جن کوں نشچی پکڑ ہوں ، جڑہوں تونک جنجیر ۔ ٢٢ ۔
غریب، چُنبک رُوپی شبد ہے، لوہے رُوپی جیوَ، پردے ماہیں بھینٹ ہوں ، درش پَرش ہوی پیوَ ۔٢٣ ۔
غریب، چنبک ہمرا رُوپ ہے، لوہے رُوپی پران، دھرم رائے تیری بندھ سے، ہم لے اُڑیں اَچان ۔ ٢٤ ۔
غریب، جا گھٹ نوبت نام کی، جاکوں پکڑے کون، کھالی کوں چھوڑوں نہیں، ریتی جَن کی جوؤن ۔٢٥ ۔
غریب، کرجوڑیں بندگی کریں، چودہ مُنی دِوان، سو تو مرکب کیجییں، بندگی بنا گیان ۔ ٢٦ ۔
غریب، کرموں سیتی رت تھے، اب ہیں جو شرن کبیر، جن کوں نشچی مار ہوں، کاڈھوں بل تکسیر ۔٢٧ ۔
غریب، پہلے کیے وؤ بخش ہوں، آگے کرے نہ کوئی، کبیر کہ دھرم رائے سے، نام رٹیں مم سوئی ۔٢٨ ۔
غریب، کرم بھرم بِرہمنڈ کے، پل میں کر ہوں نیش، جِن ہمری دوہی دیئی، سو کرو ہمارے پیش ۔ ٢٩ ۔
غریب، شِو منڈل بِرہما پُری، جو وِشنو لوک میں ہوئے، ہمرے گُن بُھولے نہیں، تو آن چھٹاؤں توئے ۔ ٣٠ ۔
غریب، کوٹ بہتّر اُروَشی ، دھرم رائے کی دھیوَ، سُر نَر مُنی جَن موہیا ، بِسر جات ہیں پیوَ ۔٣١۔
غریب، پیوَ کو ہنسا بِسرہیں، ہمرے تمہرے ناہیں، دھرم رائے کہے کبیر سے، جن کوں بھووِدھ کھاہیں ۔ ٣٢ ۔
غریب، صاحب پُرش کبیر ہیں، یونی پڑے سو جیوَ، لکھ چوراسی بھرمہیں ، کال جال گھٹ سیوَ ۔ ٣٣۔
غریب، صاحب پُرش کبیر کوں، جنم لیا نہیں کوئے ، شبد سرُوپی رُوپ ہے، گھٹ گھٹ بولے سوئے ۔٣٤۔
غریب، اننت کوٹ اوتار ہیں ، مایا کے گوبند ، کرتا ہوئے ہوئے اُتریں، بھر پڑیں جگ فند ۔٣٥۔
غریب، تِرلوکی کا راج ہے ، بِرہما وِشنو مہیش ، اونچہ دھام کبیر کا، ستلوک پردیش ۔ ٣٦ ۔

❖ مطلب:- بھگوان اپنے بندے کو ستیہ لوک اس طرح لے کر اُڑ جاتا ہے جیسے اَلل (انل) پرندہ (راپتی) ہاتھی کو اُٹھا لے جاتا ہے۔ (16)

❖ جو سالک تتوگیانی گُرو یعنی ستگُرو سے ستنام اور سارنام کی تعلیم لے کر نام کا جاپ کرتا ہے تو اس کے جسم میں سر کے اندر ستلوک کا سنگیت سنُائی دیتا ہے۔ اُس اوپر کے سنگیت کو سُن کر اُس کی طرف اس قدر کشش بڑھ جاتی ہے کہ سالک کال لوک کا گانا بجانا، ناچنا اور پیسہ جمع کرنا وغیرہ تمام بُرے کام چھوڑ دیتا ہے۔ (17-18)

❖ جب مارچ 1727 (وِکرمی سموَت 1784) میں پھاگن کے مہینے میں شُکل پکش دُوادشی کو کبیر جی زمین پر بابا زندہ کے

بھیس میں جنگل میں سنت غریب داس جی سے گاؤں چُھڈانی ضلع جھجر، ہریانہ (بھارت) میں ملے، اُس وقت سنت غریب داس جی دس سال کے تھے۔ سنت غریب داس کی روح کو جسم سے نکال کر وہ اسے اُوپر دھرم رائے (کال برہم کا جج) کی دفتر (عدالت) لے گئے۔ اپنی قابلیت دِکھانے اور اپنا گواہ بنانے کے لئیے بچہ غریب داس کے سامنے کبیر جی نے کال برِہم کے جج یعنی دھرمرائے سے کہا کہ اے قزاق یعنی شیطان! میرے یعنی کبیر جی کے عقیدت مند کو مت پکڑنا۔(19)

❖ دھرم رائے نے درخواست کی:- دھرم راج ہاتھ جوڑ کر خدا کبیر جی سے بولے کہ مجھے لاکھ دُہائی ہے، میں آپ کے ہنس (بھکت) کو نہیں پکڑوں گا۔ (20)

❖ لیکن جو (مگھاری) شراب پیتے ہیں، (جاری نرا) جو مرد زنا کرتے ہیں، بھانگ اور تمباکو کا استعمال کرتے ہیں، (پردارا) جو دوسرے کی بیوی کو بُری نظروں سے دیکھتے ہیں، میں اُنہیں پکڑوں یا نہیں؟ (21)

❖ دھرمراج نے درخواست کی کہ اے خدا کبیر میری درخواست سُنو! یہاں کا قانون ہے کہ جو لوگ مندرجہ بالا جرائم کا ارتکاب کریں گے، میں اُنہیں ضرور زنجیروں سے باندھوں گا۔ (22)

❖ خدا کبیر جی نے حکم دیا یعنی فرمایا:- میرا سار شبد (سارنام) مقناطیس کی طرح ہے اور میرا ہنس (بھکت) لوہے کی طرح۔ میں پردہ میں یعنی پوشیدہ شکل میں اپنے بندے سے ملوں گا۔ وہ اپنے (پیو) پتی پرمیشور کو دیکھ کر اور (پرس) پیر چھو کر جان لے گا اور وہ میری آتما ہو جائے گا۔ اے دھرمرائے! میں اپنے اس عقیدت مند کو تمہاری غلامی (قید) سے اچانک اُٹھا لے جاؤں گا۔ (23-24)

❖ دھرم رائے نے کہا:- جس عقیدت مند کے پاس آپ کی تعلیم کا نام منتر ہے، اُسے کون پکڑ سکتا ہے؟ ہاں جو تمہارے نام سے خالی ہے اُسے میں نہیں چھوڑوں گا۔ (25)

❖ جو چودہ مُنی خاص مانے جاتے ہیں، اگر وہ حد میں رہ کر سچی عبادت نہیں کرتے ہیں تو وہ بھی گدھے بنائے جائیں گے۔ (27-26)

❖ بھگوان کبیر جی نے کہا کہ میں اُن گناہوں کو معاف کر دوں گا جو میری پناہ میں آنے سے پہلے کیئے ہوں اور آئندہ وہ بندہ گناہ کے کام نہ کرے۔ اے دھرمرائے! جو کوئی میرا نام لے گا میں اس کے گناہ مِٹا دونگا۔ (28)

❖ کبیر جی نے پھر کہا کہ اِس کال لوک کے تمام (جمع، موجودہ اور مقرر) اعمال جو گمراہ کر کے کروائے گئے ، میں ان تمام گناہوں کو ایک لمحے میں ختم کر دوں گا۔ جِنھوں نے مجھے پُکارا ہے، یعنی پُکار کر کہا ہے کہ ہم خدا کبیر کے عقیدت مند ہیں، ان سے حساب کتاب مت کرنا۔ اُنہیں ترِکوٹی پر بنے ستگرو مقام پر میرے دربار میں پیش کرنا، ان کے اعمال کا حساب میں کروں گا۔ (29)

❖ کبیر جی کے وہ عقیدت مند جو کسی غلطی کی وجہ سے صرف ابتدائی الفاظ کے ورد کے سبب برِہما کی دنیا، وِشنو کی دنیا یا شِوَ کی دنیا کی جنت میں چلے گئے ہوں گے اور انہیں وہاں پر تتوَ گیان یاد آجاتا ہے کہ یہاں تو عقیدت (بھگتی)کی کمائی ختم ہو جائے گی اور نِجات نہیں ملے گی، وہ اگر وہاں بھی مجھے یاد کریں گے تو میں اُنہیں وہاں سے رہا کرا کے دوبارہ انسانی جنم دے کر اُنہیں اپنی سچی عقیدت کی تعلیم دلا کر نجات دے دوں گا۔ (30)

❖ دھرمرائے کی بہتر(72) کروڑ بیٹیاں اُروَشی (حوریں) ہیں جو سُر (دیوتاؤں) کا (نَر) اچھے لوگوں کا اور باباؤں کا دل لگائے ہوئے ہیں اور اپنے جال میں پھنسائے ہوئے ہیں۔ جو خدا کو بھول جاتے ہیں وہ کال کے جال میں پھنسے رہتے ہیں۔ (31)

❖ دھرم رائے نے کہا کہ اے خدا وَند! جو انسان پرماتما کو بُھول جاتے ہیں، وہ نہ تمہارے کسی کام کے ہیں اور نہ ہمارے اُنہیں طرح طرح کی پریشانیاں ہونگی۔ (32)

❖ صاحب کبیر جی قادر اللہ ہیں کیونکہ وہ پیدائش اور موت سے آزاد ہیں۔ کیونکہ جو پیدا ہو تا ہے، وہ مرتا بھی ہے اور چوراسی لاکھ قسم میں سے کسی بھی جسم میں جنم لے سکتا ہے اور وہ کال کے جال میں پھنسا ہے۔ اس کے (گھٹ) بدن والے گھڑے میں شک کا پانی ہے یعنی وہ ایک وہم زدہ مخلوق ہے اور اسے قادر اللہ کا علم نہیں ہے۔ (33)

❖ خدا کبیر جی نے کبھی جنم نہیں لیا، ان کی شکل (شبد سرُوپی) لافانی ہے۔ الفاظ کی طاقت رکھتے ہے۔ خدا کبیر کی طاقت سے ہر جاندار بول رہا ہے اور حرکت کر رہا ہے۔ (34)

❖ کال برِہم کے مایا(فریبی طاقت)کے اثر سے لامحدود کروڑوں اوتار پیدا ہوئے ہیں۔ زمین کے اوپر خدا بنکر جنم لیتے ہیں، اوپر سے آتے ہیں اور پھر سے کرموں کے چکر میں پھنس کر پیدائش اور موت کے چکر میں پڑ کر تکلیفیں اُٹھاتے ہیں۔ پھر سے دنیا کے جال میں پھنسے رہ جاتے ہیں۔ جیسا کہ شری رام چندر کی پیدائش ماں کوشلیا کے بطن سے بادشاہ دشرتھ کے گھر میں ایک خدا بنکر ہوئی تھی۔ دھوکہ سے بالی کو مار ڈالا اور گناہ کے مرتکب ہوئے اور اس گناہ کی سزا پانے کے لیے وہ دُواپُر یُگ میں شری کرشن کی شکل میں پیدا ہوئے۔ بالی کی روح ایک شکاری کی شکل میں پیدا ہوئی۔ شری کرشن کو دھوکے سے قتل کرکے بدلہ لیا۔ شری رام چندر کی شکل میں صرف ایک بیوی کے ہو کر رہے اور گناہوں سے دور رہے۔ لیکن شری کرشن کی شکل میں سارے ارمان نکال لیے، آٹھ شادیاں کیں یعنی آٹھ عورتوں کے ساتھ ہم بستری کی۔ پھر ہزاروں گوپیوں اور گجریوں کے ساتھ ہم بستری کی۔ سولہ ہزار عورتیں ایک بادشاہ نے جمع کر رکھی تھیں جنہیں چھین کر شری کرشن لے آئے اور ان سب سے لطف اندوز ہوئے۔ لطف اٹھایا کال نے شری کرشن کو گناہوں میں ملوث کرایا۔ ان سب گناہوں کی سزا بھی شری کرشن عرف شری رام کی روح کو چوراسی لاکھ قسم کی مخلوقات کے جسموں میں پیدا ہو کر برداشت کرنی ہو گی۔ (35)

❖ شری برِہما، شری وِشنو اور شری شِوَ تو صرف تین جہانوں (زمینی دنیا، آسمانی دنیا، اور پاتال لوک) کے بادشاہ ہیں۔ جبکہ کبیر جی کا مقام (مسکن) بہت بلند ہے۔ ستلوک ایک طرح کا پردیس ہے۔ اور اللہ کبیر سب کا شہنشاہ ہے۔ (36)

دونوں مذاہب کو سمجھانا

❖ امر گرنتھ (محترم غریب داس جی) کے پارکھ کے انگ کی وانی نمبر۔ 568- 619 :

کاشی جورا دین کا، کاجی کھلس کرنت،غریب داس اس سرے میں جھگڑے آن پرنت ۔ ۵۶۸ ۔
سُن کاجی راجی نہیں، پاپ کرم سے خدائے ، غریب داس کس حکم سے، پکڑ پچھاڑی گائے ۔۵۶۹ ۔
گئوُ ہماری ماتا ہے، پیوت جِس کا دودھ ، غریب داس کاجی کُٹل، قتل کیا اوجُود ۔۵۷۰۔
گئوُ اپنی اَماں ہے، تا پر چُھری نہ باہ، غریب داس گھرِت دُودھ کوں سب ہی آتم کھاہے ۔۵۷۱ ۔
ایسا کھانا کھائیے، ماتا کے نہیں پیر، غریب داس درگہ سرے، گل میں پڑے زنجیر۔ ۵۷۲ ۔
کاجی پٹک قرآن کوں، اُٹھ گئے سر پیٹ، غریب داس جلہے کہی، بانی اکل ادیٹھ ۔۵۷۳ ۔
جُلہے دین بگاڑیا، کاجی آئے پھیر، غریب داس ملّا مرگ، اپنی اپنی بیر ۔ ۵۷۴ ۔
مُرغے سے ملّا بھیے، ملّا پھیر مُرغ، غریب داس دوجکھ گئے، پایا نہیں سورگ ۔۵۷۵ ۔
کاجی کلمہ پڑھت ہے، بانچے پھیر قرآن، غریب داس اس جلم سے، بوڑیں دوہوں جہان ۔ ۵۷۶ ۔
دونوں دین دیا کرو، مانو بچن ہمار، غریب داس گئوُ سُور میں، ایکے بولن ہار۔ ۵۷۷ ۔
سُور گئوُ میں ایک ہے، نہ گائے بکھو نہ سُور، غریب داس سُور گئوُ، دوؤ کا ایکے نُور۔ ۵۷۸ ۔
ملّا سے پنڈت بھیے، پنڈت سے بھیے مُلّا ، غریب داس تج بیر بھاوَ، کیجئے سُلّم سُلّ ۔۵۷۹ ۔
ہندو جھٹکے مار ہیں، مسلم کریں حلال،غریب داس دوؤ دین کا، ہوسی حال بے حال ۔۵۸۰ ۔
بکری ککڑی کھا گئے، گئوُ گدہرا سُور، غریب داس اُس بھست میں، تم سے اللہ دُور ۔۵۸۱ ۔
گھوڑے اونٹ اٹک نہیں، تیتر کیا خرگوش،غریب داس ایسے ادھرمی سے، اللہ ہے سو کوس ۔۵۸۲۔

بھست بھست تم کیا کرو ، دوجکھ جلّ ہوانچ، غریب داس اس خون سے، اللہ ناہیں بنچ ۔ ۵۸۳ ۔
ربّ کی روح مارتے، کھاتے ہو رے مور، غریب داس اس نرک میں، نہیں کاجی کوں ٹھور۔ ۵۸۴ ۔
سن کاجی باجی لگی، جو جیتے سوجائے ، غریب داس اُس نرک کوں، بن کاجی کو کھائے۔ ۵۸۵ ۔
سن کاجی باجی لگی، پاسا سنمکھ ڈار، غریب داس یگ باندھ لے نہیں مرت ہیں سار۔۵۸۶ ۔
سن کاجی گدہ گتی، پان لدے کھر پیٹھ، غریب داس اُس وستُو بن، کھائے گدہرا بیٹھ ۔۵۸۷ ۔
ملّا کوکے بنگ دے، سُن کافر مسٹنڈ، غریب داس مُرغا مارکر، کھات گول گرد انڈ۔۵۸۸ ۔
سن ملّا اُپدیش توں ، کفر کرے دِن رات، غریب داس ہک بولتا، مارے جیو اناتھ ۔۵۸۹ ۔
مُرغے سر کلنگی ہوتی، چسمیں لال چلول،غریب داس اس کلنگی کا، کہاں گیا وہ پھول ۔ ۵۹۰ ۔
سن ملّا مالی اللہ، پھول رُوپ سنسار، غریب داس گتی ایک سب، پان پھول پھل ڈار۔۵۹۱۔
کرو نصیحت دور لگ، درگہ ہوسی نیاوَ، غریب داس کاجی کہے، کربے نان پلاوَ۔۵۹۲ ۔
کاجی کاڑھ کتیب کوں، جوڑیا بڑا ہجوم ،غریب داس گل کاٹ ہیں، پھر کھاتے دے دے گوم ۔۵۹۳ ۔
مانس کٹے گھر گھر بٹے، روح گئی کس ٹھور، غریب داس اُس دربار میں، ہوئی کاجی بڑی غور۔ ۵۹۴ ۔
سُن کاجی پاپ کیا، جاڑ سواد رے جِند، غریب داس درگاہ میں پڑے گلے بیچ پھند ۔ ۵۹۵ ۔
باسمتی چاوَل پکّا، گھرِت کھانڈ ٹُک ڈار۔ غریب داس کر بندگی، کوڑے کام نِوار۔ ۵۹۶ ۔
پُھلکے دھووا دال کر حلوہ روٹی کھائے ، غریب داس کاجی سُن، مٹّی مانس نہ پکائے ۔ ۵۹۷ ۔
روزے رکھے اور خون کرے، پھر تسبیح لے ہاتھ، غریب داس درگاہ سِرے، بہت کری تیں گھات ۔ ۵۹۸ ۔
شاہ سِکندر کے گئے، کاجی پٹک قرآن،غریب داس جُلہدی پر ہو ہے کھنیچا تان ۔ ۵۹۹ ۔
تورا سرا اُٹھا دِیا، کاجی بولے یُوں، غریب داس پگڑی پٹکیں، کبیر کہے الاہ میں ہوں ۔ ۶۰۰ ۔
دس اہدی تلباں ہوئی، پکڑ جُلہدی لیائوَ، غریب داس اُس کُتل کو مارت نہیں سنکاوَ۔۶۰۱ ۔
اہدی لے گیے باندھ کر شاہ سکندر پاس،غریب داس کاجی ملّاں، پگڑی بہیں آکاش ۔۶۰۲ ۔
کاجی پانچ ہزار ہیں، ملّاں پیٹیں شیش،غریب داس یو جُلہدی ، کاپھر بِسوے بیس ۔۶۰۳ ۔
مہر دیا اس کے نہیں، مٹّی مانس نہ کھائے، غریب داس مانس پکاؤ، نیرو مومن لیاؤ بلائے ۔ ۶۰۴ ۔
مومن نیرو بھی پکڑے گئے، سنگ کبیرا مانی،غریب داس اُس سرے میں، پکڑ پچھاڑی گائے۔۶۰۵ ۔
شاہ سکندر بولتا ، کہ کبیر توں کون ، غریب داس گجرے نہیں، کیسے بیٹھیا مون ۔ ۶۰۶ ۔
ہم ہی الکھ اللہ ہیں ، کُتب گوس اُرو پیر، غریب داس خالق دھنی، ہمرا نام کبیر۔ ۶۰۷ ۔
میں کبیر سربنگ ہوں،سکل ہماری جات، غریب داس پنڈ پران میں، یُگن یُگن کا ساتھ ۔ ۶۰۸ ۔
گئوُ پکڑ بسمل کری، درگہ کھنڈا جُود ، غریب داس اُس گئوُ کا، پیوے جُلہا دودھ ۔۶۰۹ ۔
چٹکی تاری تھاپ دے ، گئوُ جوائی بیگ،غریب داس دوجھن لگی، بھری دودھ کی دیگ ۔ ۶۱۰ ۔
یوہ پرچہ پرتھم بھیا، شاہ سِکندر پاس، غریب داس کاجی ملّا ، ہو گئے بوہت اُداس ۔ ۶۱۱ ۔

کاشی اُمٹی سب کھڑی، مومن کری سلام، غریب داس مُجرا کرے، ماتا سہر الام ۔ ۶۱۲ ۔
تانا بانا نہ بُنیں، ادھر چسم جوڑنت، غریب داس بھوُ رُوپ دھر، موڑیا نہیں مُڑنت ۔ ۶۱۳ ۔
شاہ سکندر دیکھ کر، بوہت بھئے مسکین، غریب داس گت شیر کی، تھرکے دونوں دین-۶۱۴ ۔
قاضی ملّا اُٹھ گئے، شاہ قدم جب لین، غریب داس اُس جُلھدی کی، نا کوئی سرور کین ۔ ۶۱۵ ۔
کھڑے رہے جیوں کھنبھ گتی، شاہ سِکندر لوٹ،غریب داس جُلہا کہے، لیاوو کِت ہے گھوٹ ۔۶۱۶۔
اگرم مگرم چھوڑ دے، مان ہماری سیکھ، غریب داس کہے شاہ سے، بنک ڈگر ہے لیک ۔۶۱۷ ۔
کاجی ملّا بھاگ گئے، گھاتن پوتن لاد، غریب داس گتی کو لکھے، جُلہا اگم اگادھ ۔۶۱۸ ۔
چلے کبیر استھان کوں، پالکیوں میں بیٹھ، غریب داس کاشی تجی، کاجی ملّا اینٹھ ۔۶۱۹۔

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر۔ 568- 619 کا آسان مطلب: - دنیا میں تمام جاندار خدا کبیر جی کی روح ہیں، جن کی پیدائش انسان(مرد ہو یا عورت) کی شکل میں ہوئی ہے وہ عقیدت کے حقدار ہیں۔ کال بِرہم یعنی جیوتی نرنجن نے تمام انسانوں کو کال کے جال میں پھنسائے رکھنے والے اعمال میں لگا رکھا ہے۔ غلط اور نامکمل روحانی علم اپنے رسولوں (کال گیان کے میسنجر) کے ذریعے عوام میں پھیلا رکھا ہے۔ دین کے نام پر ایسے کام شروع کر رکھے ہیں جن کے کرنے سے گناہوں میں اضافہ ہو، جیسے کہ ہندو عقیدت مند بھیرو، بُھوت، ماتا وغیرہ کی پُوجا کے نام پر بکرے، مُرغی، جھوٹے (بھینسے) وغیرہ کی قربانی دینا جو گناہ کے سوا کچھ بھی نہیں، اسی طرح اللہ کے نام پر مسلمانوں کے ذریعے بکرے، گائے، مُرغی وغیرہ کی قربانی دینا جو کہ ایک صریح گناہ ہے۔ ہندو ،مسلمان، سِکھ اور عیسائی نیز دوسرے مذاہب اور فرقوں کے لوگ خدا کبیر (ست پُرش) کے فرزند (بچے)ہیں جو کال کے بہکاوے میں آکر گناہوں کا انبار لگا رہے ہیں۔ ان وانیوں میں کبیر جی نے خاص طور پر اپنے مسلمان بچوں کو کال کے جال کے بارے میں واضح کیا ہے اور اُنہیں گناہ نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن کال برِہم کے جُھوٹے علم میں رنگے ہونے کی وجہ سے مسلمان اپنے خالق کبیر جی کے دشمن ہو گئے ہیں۔ کال برِہم لوگوں کو ترغیب دے کر جھگڑے کراتا ہے۔ خدا کبیر مسلم مذہب کے مرکزی کارکنوں، قاضیوں اور ملاؤں کو گناہ سے بچانے کے لیے سمجھایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے قاضی وَ ملا! تم گائے کو مار کر گناہ کے مرتکب ہو رہے ہو، تم بکری مرغا مارتے ہو جو کہ ایک بڑا گناہ ہے۔ گائے کے مارنے سے خدا راضی نہیں ہوتا بلکہ ناراض ہوتا ہے۔ تم گائے کو کس کے حکم سے مارتے ہو؟

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 569-572 :-

سُن کاجی راضی نہیں، پاپ کرم سے خدائے،غریب داس کس حُکم سے، پکڑ پچھاڑی گائے۔۵۶۹ ۔
گئوُ ہماری ماتا ہے، پیوَت جس کا دودھ، غریب داس کاجی کٹل، قتل کیا اوجُود۔ ۵۷۰ ۔
گئوُ آپنی اماں ہے، تا پر چُھری نہ باہ، غریب داس گھرت دودھ کوں، سب ہی آتم کھاہے۔۵۷۱ ۔
ایسا کھانا کھائیے، ماتا کے نہیں پیر، غریب داس درگاہ سرے، گل میں پڑے زنجیر۔ ۵۷۲ ۔

❖ آسان مطلب:- پرمیشور کبیر جی نے قاضیوں وَ ملّاؤں سے کہا کہ گائے ماں کے برابر ہے جس کا سب دودھ پیتے ہیں۔ اے قاضی! تونے گائے کو کاٹ ڈالا ۔

❖ گائے تمہاری اور سب کی ماں ہے کیونکہ جس کا دودھ پیا وہ ماں کی طرح قابل احترام ہے۔ اُسے مت مارو اس کا گھی اور دودھ سبھی مذاہب کے لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

❖ ایسی غذا کھائو جس سے ماں (گائے) کو تکلیف نہ ہو، ورنہ ایسا گناہ کرنے والے کو خدا کے دربار (بارگاہ) میں زنجیروں سے

باندھ کر اذیت دی جائے گی۔

❖ خدا کبیر کا ناصحانہ کلام سُن کر قاضی اور مُلا کہتے ہیں کہ ہائے! ہائے! کیسا مجرم ہے؟ گوشت کھانے والوں کو گناہ گار کہہ رہا ہے، اور وہ سر پیٹ کر یعنی ناراض ہو کر چلے گئے۔ پھر جب وہ بحث کرنے کے لیے آئے تو خدا کبیر نے کہا کہ اے قاضی و مَلا! سُنو مُرغی مارنا گناہ ہے اور اگلے کسی جنم میں مرغا قاضی بنے گا اور قاضی مرغا بنے گا، پھر وہ مرغے والی روح مارے گی، جنت نہیں ملے گی اور جہنم میں جاؤ گے۔

❖ قاضی کلمہ پڑھتا ہے یعنی جانوروں اور پرندوں کو مارتا ہے، پھر قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے، محترم غریب داس جی بتا رہے ہیں کہ خدا کبیر نے فرمایا کہ اس (ظلم) جرم سے دونوں جہان بگڑیں گے، یعنی زمین پر بھی ان اعمال کی سزا ملے گی اور اوپر جہنم میں بھی ڈالا جائے گا۔ (576)

❖ خدا کبیر نے کہا کہ دونوں (ہندو اور مسلم) مذاہب کو رحم کرنا چاہئے،میری بات مانو کہ سُور اور گائے دونوں میں ایک ہی بولنے والا ہے، یعنی ایک ہی مخلوق ہے۔ نہ گائے کھاؤ، اور نہ سُور کھاؤ۔

آج اگر کوئی پنڈت کے گھر پیدا ہُوا ہے تو وہ اگلے جنم میں مُلا کے گھر پیدا ہو سکتا ہے، اس لیے ایک دوسرے کے ساتھ پیار سے رہو۔ ہندو جھٹکے سے جانوروں کو مارتے ہیں اور مسلمان آہستہ آہستہ جانوروں کو مارتے ہیں جسے وہ حلال کرنا کہتے ہیں۔ یہ دونوں ہی گناہ ہیں اور دونوں کا ہی حال بُرا ہوگا۔

❖ بکری، مُرغی، گائے، گدھا، خنزیر کو کھاتے ہیں، عقیدت کی بھی نقل کرتے ہیں۔ خدا ایسے گناہ کرنے والوں سے بہت دُور ہے، یعنی اُنہیں خدا کبھی نہیں ملے گا اور جہنم میں جاؤ گے، لہذا گناہ نہ کرو۔

❖ گھوڑا، اُونٹ، تیتر، خرگوش بھی کھا جاتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، خدا ایسے (بدکاروں) گنہگاروں سے سو کوس (ایک کوس تین کلومیٹر کا ہوتا ہے) دور ہے یعنی انہیں اللہ کبھی نہیں ملے گا۔

❖ تم بہشت (جنت جنت) کیا کہہ رہے ہو؟ جہنم کی آگ میں جلو گے۔

❖ تم گوشت کھاتے ہو، جانداروں پر ظلم کرتے ہو، پھر عقیدت بھی کرتے ہو، یہ غلط کر رہے ہو۔ خدا کے دربار میں گلے میں پھندا پڑے گا، یعنی تمہیں سزا ملے گی۔ (586-595)

❖ باسمتی چاول پکاؤ، اس میں گھی اور کھانڈ (میٹھا) ڈال کر کھاؤ اور عبادت کرو۔ (بیکار کام) بُرے کام (گناہ) چھوڑ دو ۔ (پھُلکے) پتلی پتلی چھوٹی چھوٹی روٹیوں کو پھُلکے کہتے ہیں، ایسے ہی پھُلکے بناؤ، دُھلی ہوئی دال پکاؤ، حلوہ، روٹی وغیرہ اچھے بے ضرر کھانے کھاؤ۔ اے قاضی! سُنو، گوشت مت کھاؤ۔ خدا کی عبادت کے مقصد سے روزہ رکھتے ہو، تسبیح (مالا) سے وِرد بھی کرتے ہو پھر بھی تم قتل کرتے ہو یعنی گائے، مُرغی اور بکری مارتے ہو۔ تم خدا کے ساتھ دھوکہ کر رہے ہو۔ خدا کبیر جی نے نیک نصیحت کی لیکن قاضی اور مُلاؤں نے اسے بُرا مانا۔ (596-598)

❖ اُس دن دہلی کا بادشاہ سکندر لودِھی (بہلول لودھی کا بیٹا) کاشی نگر آیا ہوا تھا۔ دس ہزار مسلمان اکٹھے ہو کر سِکندر لودھی کے پاس اس کی آرام گاہ میں گئے۔ قاضیوں نے کہا کہ جہاں پناہ! ہمارے مذہب کی تو توہین کر دی اور ہمیں تو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ کبیر نام کا ایک جُلاہا کافر ہمارے مذہب کے سبھی دینی کاموں کو بے کار کے کام بتاتا ہے۔ اور خود کو (الکھ اللہ) ساتویں آسمان کا پوشیدہ خدا کہتا ہے۔

❖ خدا کبیر جی کے ساتھ کھینچا تانی (پریشانی) شروع ہوئی۔

❖ بادشاہ سکندر کے حکم سے دس سپاہی خدا کبیر کو باندھ کر ہتھکڑیاں لگا کر لائے۔ تو قاضی وَ ملائوں کی خوشی کی ٹھکانہ نہ رہا۔ فخر سے پگڑیاں اونچی کرلیں اور کہا جہاں پناہ! یہ جُلاہا مکمل کافر ہے، یہ گوشت بھی نہیں کھاتا، اس کے دل میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ لہذا اس کی ماں اور باپ کو بھی پکڑ کر لایا جانا چاہئیے۔ (604)

❖ مؤمن (مسلمان) نیرُو کو بھی پکڑ لیا، اور ماں نیما بھی پکڑی گئیں اور ان دونوں کو بھی وہیں بادشاہ کے پاس لایا گیا، اور ایک گائے ذبح کی گئی۔ (605)

❖ بادشاہ سکندر نے کہا کہ اے کافر! تو خود کو (اللہ) پرماتما کہتا ہے۔ اگر تو خدا ہے تو اِس دو ٹکڑوں میں کٹی ہوئی گائے کو زندہ کر دے۔ ہمارے نبی محمد ﷺ نے ایک مُردہ گائے کو زندہ کیا تھا۔ اسے زندہ کر و ورنہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کیئے جائینگے۔ اب خاموش کیوں بیٹھا ہے؟ اپنی طاقت دکھا۔ (606)

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 607-610:-

ہم ہی الکھ اللہ ہیں، کُتب غوث اَرُو پیر ،غریب داس خالق دھنی، ہمرا نام کبیر۔٦٠٧۔

میں کبیر سربنگ ہوں، سکل ہماری جات، غریب داس پنڈ پِران میں یُگن یُگن کا ساتھ ۔ ٦٠٨۔

گئوُ پکڑ بسمل کری، درگاہ کھنڈ اجُود، غریب داس اُس گئوُ کا، پیوے جُلہا دُودھ ۔ ٦٠٩۔

چٹکی تاری تھاپ دے، گئوُ جوائی بیگ، غریب داس دوجھن لگی، بھری دودھ کی دیگ ۔ ٦١٠۔

❖ خدا کبیر نے کہا کہ میں پوشیدہ خدا ہوں،میں ہی سنت اور ستگرو ہوں۔ میرا نام کبیر (اللہ اکبر) ہے میں (خالق) دنیا کا مالک ہوں۔ میں کبیر ہمہ گیر(ہر جگہ حاضر ناضر) ہوں۔

❖ جس گائے کو مارا تھا، اُس کے پیٹ میں پلنے والے بچہ اور گائے کے دو ٹکڑے ہوئے پڑے تھے۔ اللہ کبیر جی نے ہاتھ مار کر ماں اور بچے دونوں کو زندہ کر دیا۔ اور دوہ کر دُودھ کی بالٹی بھر دی اور کبیر جی نے پھر وہی دُودھ پیا۔

❖ کبیر جی نے بادشاہ سکندر کو یہ پہلا معجزہ دِکھایا یعنی اپنی طاقت دِکھائی۔ تو قاضی اور مُلا رنجیدہ ہو گئے ان کی تو جیسے نانی ہی مر گئی ہو۔ ہزاروں تماشائی شہر کے باشندے کھڑے کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور وہ ماں باپ کو مبارکباد دینے لگے کہ آپ کا بیٹا کبیر بہت مبارک ہے۔

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 613-619 کا مفہوم :-

❖ خدا کبیر ایک جُلہائے کا کام کرتے تھے۔ لیکن اس دن لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ بہت کمال کے انسان ہیں۔ خدا کبیر جی ایک خاص انداز میں کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ سنگھ (شیر) جیسا دکھائی دے رہا تھا، یہ دیکھ کر ہندوستان کا بادشاہ سکندر مطیع ہوگیا اور کبیر خدا کے قدموں میں گر گیا۔ خدا کبیر بولے لے لاؤ گائے کا گوشت کہاں ہے؟ اور خدا کبیر ایک ستون (کنبھا) کی طرح مضبوط کھڑے رہے اور سکندر بادشاہ قدموں میں لیٹ گیا۔

❖ خدا کبیر نے کہا کہ اے مسلمانو! اگر مکر چھوڑ کر سیدھے راستے پر چلو، اور اپنی فلاح حاصل کرو، گناہ نہ کرو۔ جب سکندر بادشاہ خدا کبیر کے قدموں میں جُھکا تو قاضی مُلا بھاگ گئے۔ تکبر میں سڑ رہے تھے اور خدا سامنے تھا اور اس سے نفرت کر رہے تھے۔ بادشاہ سکندر نے خدا کبیر جی اور ان کے منہ بولے والدین (نیرُو اور نیما) کو پالکی میں بِٹھا کر عزت کے ساتھ ان کے گھر بھیج دیا۔ قاضی وَ مُلّا ناراض ہو کر چلے گئے اور پھر کوئی ایسا موقع ڈھونڈنے لگے کہ کسی طرح بادشاہ سکندر کے سامنے کبیر کو ذلیل کر سکیں۔

❖ راگ نہپال سے شبد نمبر۔ 1 :-

★ ظالم جُلہے جارت لائی، ایسا ناد بجایا ہے۔ ٹیک ۔

قاضی پنڈت پکڑ پچھاڑے، تن کوں جواب نہیں آیا ہے۔ شٹ درشن سب کھارج کینہے، دونوں دین چیتایا ہے۔١۔

سُر نر مُنی جن بھید نا پاویں، دوہوں کا پیر کہایا ہے، شیش مہیش گنیشور تھاکے، جن کوں پار نہیں پایا ہے۔٢۔

نو اوتار ہیر سب ہارے، جُلہا نہیں ہیرایا ہے، چرچا آن پڑی بِرہما سے، چاروں بید ہرایا ہے۔ ٣۔

مگہر دیش کوں کیا پیانا، دونوں دین ڈرایا ہے، گھور کفن جہاں کاٹھی دینہا، چادر پھول بچھایا ہے۔۴۔
غیبی منزل معرفت اونڑھی، چادر بیچ نہ پایا ہے،کاشی واسی ہے اوناشی، ناد بِند نہیں آیا ہے۔۵۔
نہ گاڈیا نہ جاریا جُلہا، شبد اتیت سمایا ہے، چیار داگ سے رہت ستگرو، سو ہمارے من بھایا ہے۔۶۔
مکتی لوک کے ملے پرگنیں، اٹل پٹا لکھوایا ہے، پھر تاگیر کرے نا کوئی، دھر کا چاکر لایا ہے۔۷۔
تخت حضوری چاکر لاگے، ست کا داگ دگایا ہے، ستلوک میں سیج ہماری، ابگت نگر بسایا ہے۔۸۔
چنپا نُور تور بھُو بھانتی، آن پدم جھلکایا ہے، دھنی بندی چھوڑ کبیر گوسائی، داس غریب بدھایا ہے۔۹۔

❖ آسان مطلب:- ظالم کے معنٰی ہیں ظلم (جرم) کرنے والا۔ ہریانہ صوبے کی زبان میں یہ ایک پیار سے بولا جانے والا لفظ بھی ہے جو کسی اپنے خاص شخص سے محبت ظاہر کرنے کے لیے اس کی تعریف میں بھی بولا جاتا ہے۔ اسی لیے محترم غریب داس جی نے اپنے پیارے ستگرو کبیر کے لیئے ظالم کا لفظ استعمال کرکے ان کی عظمت بیان کی ہے۔ کہا ہے کہ ظالم جُلہائے کبیر جی نے (جارت) محبت بھری (آگ) لگائی ہے میں ان پر قربان جاؤں۔ اُنہوں نے روحانی جنگ کا بگل بجایا ہے۔ مذہب اسلام کے عالم اور قاضی، ہندو مذہب کے گیانی پنڈت کو روحانی علم کی بحث میں شکست دے دی ، کہ وہ جواب نہ دے سکے۔

کبیر جی کا پنڈت سے سوال:

کون بِرہما کا پِتا ہے؟ کون وِشنو کی ماں؟ شنکر کا دادا کون ہے؟ ہم کوں دیئی بتائے ۔

یعنی کبیر پرمیشور جی نے پنڈت سے پُوچھا کہ بِرہما، وِشنو اور شنکر کے والدین کون ہیں؟ شنکر کے دادا کون ہیں؟ برائے مہربانی بتائیے۔

پنڈت کا جواب: بِرہما، وِشنو، اور مہیش کے کوئی والدین نہیں ہیں، یہ نہ کبھی جنم لیتے ہیں اور نہ مرتے ہیں یہ خود سے ظاہر ہوتے ہیں یہ پرانوں سے بھی ثابت ہے۔ کبیر جی نے کہا کہ کہیں ایک بِرہمن شری دیوی پُران کا تیسرا اسکندھ پڑھ رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ شری وِشنو جی نے دیوی دُرگا (اسٹانگی) کو دیکھ کر بِرہما اور شِوَ کے سامنے کہا کہ اے ماں! آپ پاک شکل والی ہو۔ یہ ساری دنیا تم ہی سے اُدبھاشت ہو رہی ہے۔ ہماری تو اویربھاؤ (پیدائش) اور تروبھاؤ (موت) ہوتی ہے، ہم لافانی نہیں ہیں۔ شنکر نے کہا کہ اے ماں! جب وِشنو اور بِرہما تم ہی سے پیدا ہوئے ہیں تو کیا میں تموگنی لیلا کرنے والا شنکر تمہاری اولاد نہیں ہوا؟ اس کا مطلب ہے کہ تم ہی ہو جس نے مجھے بھی جنم دیا ہے۔

شری شِوَ پُران میں، ودیویشور سمہیتا میں، سداشِوَ یعنی کال بِرہم نے لڑائی کر رہے بِرہما اور وِشنو کو روکا اور کہا کہ اے بیٹو! تم «ایش» پربُھو نہیں ہو جس کے لیے تم لڑ رہے ہو یہ سب میرا ہے۔ تم دونوں (بِرہما اور وِشنو) کو تمہاری تپسیا کے بدلے دو کرِت (شعبے) دیئے گئے ہیں کائنات کی تخلیق بِرہما کو اور اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری وِشنو کو اسی طرح شِوَ کو سنہار کرت (خاتمہ کا کام) دیا گیا ہے۔ پانچ اجزاء (آ، او، میم، بِند اور ناد) سے بنا میرا ایک حرف اوم ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بِرہما، وِشنو اور شِوَ کی ماں پرکرتی دیوی (دُرگا) ہے۔ سدا شِوَ یعنی کال بِرہم ان کے باپ ہیں۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا کہ گیتا کا علم اسی کال بِرہم (جیوتی نرنجن) نے شری کرشن جی کے جسم میں داخل ہونے کے بعد بولا تھا، جو گیتا اِدھیائے 8 شلوک 13 میں واضح ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مجھ بِرہم کے پاس ایک اوم لفظ ہے یاد کرنے کے لیے۔ شِوَ پُران میں بھی یہی کہا ہے۔ اس نے تینوں (بِرہما، وِشنو اور شِوَ) کو اپنا بیٹا کہا ہے۔ شری کِرشن خود وِشنو تھے، اس کا ثبوت شریمد بھگوَت (سُدھا ساگر) میں ملتا ہے اور تمام ہندو یہی مانتے ہیں۔

گیتا کا علم دینے والے نے گیتا اِدھیائے 4 شلوک 5، گیتا اِدھیائے 2 شلوک 12، گیتا اِدھیائے 10 شلوک 2 میں کہا ہے کہ اے ارجُن! تم نے اور میں نے کئی بار جنم لیا ہے جو تم نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں۔ میں، تم اور یہ تمام جنگجو پہلے بھی پیدا ہوچکے ہیں اور مستقبل میں بھی پیدا ہونگے، میری پیدائش کے بارے میں دیوتا اور رِشی لوگ نہیں جانتے کیونکہ وہ سب مجھ

سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔کبیر پرمیشور جی نے کہا کہ بچہ باپ کی پیدائش کے بارے میں نہیں جانتا، اُسے دادا جی بتاتے ہیں میں (خدا کبیر) سب کا خالق ہوں، جیوتی نِرنجن (کال برہم) کو میں نے ایک لفظ /وچن سے پیدا کیا ہے، یہ میرا باغی بیٹا ہے اور میں اس کا باپ ہوں، برہما، وِشنو اور شِوَ تینوں بھائی ہیں اور میں ان کا دادا ہوں۔

ان سب واضح ثبوتوں کو جان کر اور صحیفوں/سدگرنتھوں میں موجود دیکھ کر پنڈِت (عالم) کو کوئی جواب نہیں آیا، یعنی جواب نہیں دیا اور اُٹھ کر چلا گیا اور حاضرین کبیر جی کی شان میں نعرے لگانے لگے۔

قاضی (مسلم عالم) سے روحانی علمی بحث:- خدائے بزرگ وَ برتر کبیر جی نے پُوچھا کہ آپ کس کو اللہ مانتے ہیں؟ قاضی نے کہا کہ اللہ تو صرف ایک ہے جو قادر ہے، وہ اللہ اکبر (بڑا) ہے۔ جس نے حضرت محمدﷺ کو قرآن شریف کا علم دیا ہم اُسے ہی اللہ تعالیٰ مانتے ہیں۔ جس نے ساری کائنات کو چھ دِنوں میں پیدا کیا اور ساتویں دن آسمان میں عرش پر جا بیٹھا، وہ خدا قادر (طاقتور) ہے۔ ہم (ڈمی خدا) عاجز پتھر کے خدا کی عبادت نہیں کرتے۔

کبیر پرمیشور جی نے دلیل دی:- قرآن شریف کی سورہ فرقان 25 آیات 52-59 پڑھو۔ ان میں لکھا ہے کہ جس خدا نے قرآن کا علم دیا (جسے تم مسلمان اپنا معبود کہتے ہو) نے کہا کہ اے محمد! کافروں کی بات نہ ماننا، میرے (دلائل) پر یقین رکھنا۔ کافر کبیر کو اللہ نہیں مانتے، تم ان کی باتوں میں نہ آنا ،ان کے ساتھ مقابلہ کرنا، کبیر وہی ہے جس نے چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دن تخت پر جا بیٹھا۔ کسی (باخبر) تتودرشی سنت سے اس کے بارے میں پُوچھو۔ قرآن کا علم دینے والا نہیں جانتا۔ اس سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کا علم دینے والے کے علاوہ کوئی اور خدا ہے جس نے چھ دِن میں کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دِن عرش پر جا بیٹھا۔ اے قاضی صاحب! تم بھی تو عاجز خدا کی عبادت کر رہے ہو، قاضی دائیں بائیں بغلیں جھانکنے لگا،قرآن کھولا اور پڑھا مگر کچھ نہ کہہ سکا اور بے جواب ہو کر رہ گیا۔

کبیر جی نے پُوچھا کیا تمہارا مذہب تناسخ (پُنر جنم /دوبارہ جنم)پر یقین رکھتا ہے؟

قاضی نے کہا کہ نہیں مانتا، کیونکہ یہ کہیں سے ثابت نہیں ہے۔

کبیر جی نے سوال کیا کہ مرنے کے بعد مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟

قاضی نے اپنی دنت کتھا (کہانی) (لوک وید) تفصیل سے سُنائی، کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو بھی انسان (مرد یا عورت) پیدا ہوتا ہے اُسے خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور خدا کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے جو قرآن پاک میں مذکور ہیں، بُرائیوں سے بچنا چاہیے اور جب مرنے کے بعد اُس کی لاش قبر میں دفن کی جائے گی تو اُس کی روح بھی اُس کے جسم کے ساتھ قبر میں ہی رہے گی۔ تمام انسان جو مسلمان ہیں وہ مرنے کے بعد زمین کے نیچے قبروں میں دفن ہونگے، مرتے رہیں گے، اور زمین میں دبائے جاتے رہیں گے۔ حضرت آدم جو تمام انسانوں کے باپ ہیں سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء داؤد، موسیٰ، اِبراہیم، عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام بھی قبروں میں ہی ہیں، جب اللہ قیامت قائم کرے گا، (جو اربوں اور کھربوں سال بعد ہوگی) اس وقت تک تمام روحیں قبروں میں ہی رہیں گی، قیامت کے دن تمام مردوں کو زندہ کیا جائے گا اور ان کے اعمال کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا جنھوں نے اچھے کام کیئے۔ قرآن شریف کے مطابق یعنی اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دینی اعمال کیئے اُنہیں جنت میں رکھا جائے گا اور جنھوں نے (قادر) اللہ تعالیٰ کا قانون توڑا ہوگا اُنہیں جہنم /نرگ کی آگ میں جلایا جائے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اُس وقت (قیامت آنے تک) جہنم اور جنت میں کوئی نہیں رہے گا اور جنت وَ جہنم خالی پڑے رہیں گے۔ خدا کبیر جی نے دلیل دی کہ اے قاضی! میں نے ایک مُلا سے حضرت محمد جی کی سیرت سُنی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ حضرت محمد نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ایک رات جبرائیل فرشتہ ایک گدھے جیسا جانور جس کا نام براق تھا لے کر آئے مجھے اُس پر بِٹھایا اور اوپر لے گئے۔ ایک جگہ جب ہم پہنچے تو ایک شخص بیٹھا ہوا ملا جو دائیں طرف جنت کی طرف منہ کر کے ہنس رہا تھا اور بائیں طرف جہنم کی طرف منہ کر کے رو رہا تھا۔ میں نے جبریل سے پُوچھا یہ شخص کون ہے؟ یہ ہنس کیوں رہا ہے اور رو کیوں رہا ہے؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام

ہیں، جنت میں دائیں طرف ان کی نیک اولادیں رہتی ہیں جنھوں نے اپنی زندگی اللہ کے حکم کے مطابق گزاری اور وہ سب جنت میں خوش ہیں، لہذا وہ اُنہیں دیکھ کر ہنس رہے ہیں اور بائیں طرف ان کی نالائق اولادیں ہیں جنھوں نے اللہ (رب) کی اطاعت نہیں کی اور گناہ کیا اور وہ جہنم میں تکلیف میں ہیں، لہذا وہ انہیں دیکھ کر رو رہے ہیں۔ بابا آدم نے مجھ سے کہا کہ آؤ اے صالح بیٹے! اے صالح نبی! اس کے بعد جنت کے بہت سے مقامات دیکھے جہاں لوگ بہت خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ پھر جب ہم آگے بڑھے تو ہمیں انبیاء کی جماعت نظر آئی، جنھوں نے میری بڑی عزت کی، وہاں داؤد، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ وغیرہ سب پہلے گزر چکے نبی موجود تھے۔ میں نے اُنہیں نماز پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ کے قریب گیا جہاں میں اکیلا گیا، اللہ نے پردے کے پیچھے سے کلام کیا، پہلے پچاس نمازیں پڑھنے کو کہا، جب میں نیچے آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پچاس نمازیں ادا نہیں ہو سکتیں، کچھ کم کرا لیں۔ میں پھر خدا کے پاس گیا اور نماز کم کرنے کی درخواست کی۔ دو تین بار ایسا کرنے کے بعد آخر کار خدا کی طرف سے پانچ وقت کی نماز کا حکم آیا اور روزے اور اذان کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد میں (حضرت محمد) زمین پر نیچے آ گیا۔

کبیر جی نے قاضی سے پُوچھا کہ جو حضرت محمد نے فرمایا ہے؟ کیا تم اسے سچ مانتے ہو؟ قاضی صاحب نے کہا کہ وہ سو فیصد سچ ہے،اسے کون مسلمان نہیں مانے گا؟

تجزیہ کیئا:- اے قاضی جی! اگر آپ کا یہ قول دُرست ہے کہ قیامت تک سب قبروں میں رہیں گے اور حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء آئے ہیں اور وہ سب بھی اپنی قبروں میں ہیں تو حضرت محمد ﷺ کا جنت کا سفر (معراج کا سفر) اور خدا کی طرف سے دن میں پانچ وقت کی نماز لانا جو اوپر بیان کیئا گیا ہے یا تو وہ جھوٹا ہے یا تمہارا لوک وید جو بے بنیاد ہے کہ قیامت تک سب قبروں میں رہیں گے جھوٹا ہے یا حضرت محمد ﷺ جھوٹے ہیں۔ قاضی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، لہذا اُٹھ کر چلا گیا۔

راگ نہپال کے شبد نمبر 1 میں یہی بتایا گیا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کبیر نے روحانی علم میں مسلمانوں کے عالم قاضیوں اور مُلاوں اور ہندوؤں کے گروؤں اور پنڈتوں کو مات دے دی۔اُنہوں نے ہندوؤں کے پنڈتوں، شٹدرشنی بابا، یہاں تک کہ برہما، وِشنو، مہیش کو بھی روحانی علم میں شکست دے دی لیکن اُنہیں کوئی جواب نہیں ملا۔ دونوں مذہبوں کے سادھوؤں کو تنبیہ کی گئی کہ تم غلط عقیدت (بھگتی) کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اور میرے پاس سچی عبادت (پوجا) ہے اسے قبول کرلو۔ سنت غریب داس جی نے بتایا ہے کہ (سُر) دیوتا اور رِشی لوگ بھی کبیر پرمیشور جی کا راز نہیں جان سکے ۔ اُنہیں تو دونوں مذہبوں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کے گرو (پیر) کہا جاتا ہے، نو اوتار بھی علمی بحث میں ان سے شکست کھا کر چلے گئے کیونکہ بھگوان کبیر جی ہر نیک روح سے ملتے ہیں اور اسے سچا علم ضرور بتاتے ہیں۔ وہ مانیں یا نہ مانیں ۔برہما نے خدا کبیر کے ساتھ چاروں ویدوں پر بحث کی اور آخر کار وہ بھی شکست کھا کر اُٹھ گیا لیکن حقیقت کو قبول نہیں کیئا۔ مگھر سے جسم کے ساتھ گئے اور کبیر جی کا جسم نہیں مِلا تھا ایک چادر نیچے بچھائی تھی، عقیدت مندوں نے اس کے اوپر پُھول چڑھائے تھے خدا کبیر جی اس پر لیٹ گئے تھے اور اوپر سے ایک چادر اوڑھ لی تھی پُھول اور دو چادریں چھوڑ کر وہ جسم کے ساتھ ستلوک چلے گئے تھے، یہی بیان کیا گیا ہے۔ (کاشی کا رہنے والا) کبیر جُلاہا لافانی ہے اُن کی لاش نہیں ملی۔ اس لیے نہ مسلمان اُنہیں زمین میں دفن کر سکے اور نہ ہندو اُنہیں آگ میں جلا سکے، خدا کبیر کا جسم مٹنے والا ہی نہیں ہے وہ مرتے ہی نہیں ہیں تو چار داغ میں کیسے آئینگے۔ چار داغ کا مطلب چار طریقوں سے مردے کی آخری رسومات ادا کرنا ہے۔ 1. آگ میں جلا کر، 2. قبر میں زمین میں دفنا کر، 3. بہتے ہوئے دریا میں بہا کر، 4. میت کو کھلے میں ایک اونچے چبوترے پر رکھنا جسے پرندے کھا جاتے ہیں جسے دینی کام سمجھا جاتا ہےوہ ستگرو میرے (سنت غریب داس جی کے من) کو پسند آیا ہے یعنی اچھا لگا ہے، اُس کی اُنہوں نے پناہ لی ہے، لافانی دنیا کی تعلیم (دکشہ) حاصل کی ہے ۔ مکمل نجات کا اٹل پٹہ لکھوا لیا ہے۔ ہم تو ستلوک میں کبیر جی کے دربار میں خادم بن گئے ہیں۔ سچ کا داغ لگایا ہے، یعنی سچی تعلیم ملی ہے۔ ہم تو شاگرد بن گئے ہیں۔ ہمارا بستر ستلوک ہے۔ ہمارے لیے الگ شہر قائم کرنے کا حکم پہلے ہی ہو چُکا ہے۔ ستلوک میں اپنا خاندان بنائیں گے۔ کبیر جی بندی چھوڑ (کال کی قید سے قیدیوں

کو آزاد کرانے والے) کا شکریہ جنہوں نے غریب داس کو بڑھایا، یعنی ان کی نیّا پار لگائی، شہرت دلائی اور سادھنا کے لیے نجات کا اصلی ورد (نام جاپ) بتایا۔

❖ راگ آساوری سے شبد نمبر۔ 12 :-

★ دل ہی اندر حجرہ قاضی ، دل ہی اندر حجرہ کر لے اُس طالب سے مُجرا۔ ٹیک ۔

مکہ مدینہ دل ہی اندر، کعبے کوں قربانا، کاہے لیٹ نواج کرت ہو، کھوجو تن استھانا۔١۔

ستّر کعبے دیکھ نُور کے کھول کواری جھانکی، تا پر ایک گمج ہے غیبی، پنتھ ڈگریا بانکی ۔ ٢ ۔

اللہ کبیر بڑا جہاں وراجے، جھلمل نُوری دیہا،جا سمرتھ کا بھے کر قاضی، لا لے واسیں نیہا۔٣۔

حق حق کر ملّاں بولے، قاضی پڑھے قُرآناں،جنہ کوں اوہ دیدار کہاں ہے، جو کارٹیں گلا بِراناں ۔۴۔

عرش کرسی میں اللہ تخت ہے، خالق بِن نہیں کھالی،وے پیغمبر پاک پُرش تھے، صاحب کے ابدالی ۔۵۔

محمد کوننہینگوشت کھایا، گاؤں بسمل کیتی، ایک بیر کہیا مومن محمد تا پر ایتی بیتی ۔٦۔

نبی محمد نمسکار ہے، رام رسول کہایا، ایک لاکھ اسّی ہوں سوگندھ، جِن نہیں کردَ چلایا۔٧۔

وے ہی محمد وے ہی مہادیو،وے ہی آدم وے ہی برہما،داس غریب دوسرا کو ہے،دیکھواپنے گھر ماہ۔٨۔١٢۔

❖ آسان مطلب:- اے قاضی! اپنے دل کے اندر خدا کا احساس ہے جو قادر خدا ہے، اُس (طالب) خدا کے ساتھ محبت کر۔ انسانی جسم میں رہ کر بھکتی کر۔ جو فائدہ تم مکہ اور مدینہ جیسے مقدس مقامات پر جا کر حاصل کرنا چاہتے ہو، وہ تمہیں وہاں نہیں حاصل ہوگا بلکہ وہ تمہیں گھر میں رہ کر کام کرتے ہوئے سچی لگن سے مل جائے گا۔ خدا کے نام پر قربان ہو جاؤ اور جانوروں کی قربانی ترک کر دو، کیونکہ یہ گناہ ہے، پانچ وقت جو لیٹ کر نماز پڑھتے ہو اس سے نجات نہیں ملے گی کیونکہ یہ تو صرف تعریف ہے، نام بھی ورد کرنا ہوگا تبھی تمہیں نجات ملے گی صرف پانچ وقت کی نماز پڑھنے سے نجات نہیں ملے گی۔ انسانی جسم ملا ہے تو اپنے گناہوں کو ترک کرکے ستلوک میں مقام حاصل کرنے کے لیے بھکتی کرو، اوپر ستلوک کے راستے میں ستر کعبے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سلام کرتے چلے جانا، ترکوٹی کی کھڑکی کھولو یعنی سُشمنا دروازہ کھولو۔ ستلوک میں سب سے اوپر ایک گنبذہے جو (غیبی) خدا کی مخفی طاقت سے بنا ہے اُس کا راستہ بڑا سخت ہے اُس میں اللہ کبیر بیٹھا ہے جس کا جسم نُورانی ہے۔ اے قاضی! گناہ نہ کر اور اس قادر سے ڈر اُس سے محبت کر اور اس کی روح کو پریشان نہ کر۔

مُلا تو حق، حق (صحیح ہے، صحیح ہے) کرتا ہے، قاضی قرآن پڑھتا ہے جو دوسرے جانداروں کی گردنیں کاٹتے ہیں وہ رب العزت کو نہیں دیکھ سکتے۔

(عرش) آسمان کے آخری حصہ (کرشی) میں ستلوک میں اللہ کا تخت ہے، خالق خدا ہمہ گیر ہے، اس کی قدرت ہر ذرے میں ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کوئی جگہ خدا کے بغیر نہیں ہے وہ پیغمبر نبی محمد تو نیک روح تھے، خدا کے ابدالی یعنی نوازے ہوئے تھے۔

حضرت محمد نے کبھی گوشت نہیں کھایا، ایک دفعہ بول کر گائے ماری تھی اور پھر بول کر ہی اُسے زندہ کر دیا تھا۔ حضرت محمد جی کے وصال کے بعد اس دن کی یاد منانے کے لیے گوشت کھانا شروع کیا گیا، میں (سنت غریب داس جی) نبی محمد کو سلام کرتا ہوں، جنہیں خدا کا رسول کہا جاتا ہے۔ ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء آ چکے ہیں۔ خدا کی قسم اُنہوں نے کبھی کسی جاندار پر ظلم نہیں کیا۔ سبھی انبیاء مقدس ارواح تھے اُنہیں خدا نے نوازا تھا۔ سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ حضرت محمد کی روح شِوَ کے گھر جسے تم لاہوت مقام کہتے ہو سے آئی تھی۔ بابا آدم کی روح بِرہما کے گھر سے آئی تھی۔ اسی لیے کہا ہے کہ وہی محمد ہے، وہی مہادیوَ ہے، وہی آدم ہے، جو بِرہما کی دنیا سے آئے تھے وہی بِرہما ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آتا تو اپنے جسم میں بنے کملوں کو کھول کر سچی عقیدت

کرو۔ پھر دیکھو کہ محمد مہادیو کی دنیا سے آئے تھے اور بابا آدم برہما کی دنیا سے آئے تھے، یہی حقیقت ہے۔

❖ راگ آساوری سے شبد نمبر۔14 :-

★ جو کوئی نا مانے ،نا مانے، جیسے عزازیل ایرانیں ۔ ٹیک ۔

کریں آچار وِچار اسنبھی، پوجت جڑ پاشانیں، پاتی توڑ چڑھاویں اندھرے، جیوت جی کوں بھانیں ۔۱۔

پنڈ پردان کریں پترُوں کے، تیرتھ یجن اور دانیں، بنا ست بھکتی موکش نہیں رے، بھول رہے سُر گیانیں ۔ ۲۔

سُکھ دیوَ، شِوَ کا تتّ سُنا ہے، بھکت لئی ڈھکتانیں، ستگرو جنک ودیہی بھینٹے، جائے سورگ سمانیں ۔۳۔

اکتھ کتھا کچھ کہی نہ جائی، دیکھت نین سرانیں، ابل بلی بریام وہنگم، لائی لے چوٹ نشانیں ۔ ۴۔

پنڈت وید پڑھیں بھو وانی، قاضی پڈھے قرانیں، سُور گئو کوں دوی بتاویں، دونیوں دین دوانیں ۔ ۵ ۔

ایک ہی مٹّی ایک ہی چمڑی، ایک ہی بولت پرانیں، جبھیا سواد مارت ہیں نر، سمجھت نہیں حیوانیں ۔۶۔

مُرغی بکری ککڑی کھائی، کوکیں بنگ ملانیں، جیسا درد آپنے ہووے، ایسا درد برانیں ۔ ۷ ۔

من مکّہ کی حج نہیں کینہیں، دل کعبہ نہیں جانیں، کیسی قاضی قضا کرت ہو، کھاتے ہو ہِل وانیں ۔۸۔

جا دن صاحب لیکھا مانگیں، دِیو کیا جواب دوانیں ، ایسا کفر ترس نہیں آوے، کاٹیں شیش کُھرانیں ۔۹۔

اُس پُر سیتی محرم ناہیں، انہد ناد گھرانیں، داس غریب دنُی گئی دوزخ، دیویں گالی ست گرووان نے۔۱۰ - ۱۴۔

❖ آسان مطلب:- سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ خدا بکواس (بے ادبی) قبول نہیں کرتا۔ اسے عاجزی پسند ہے؟ کوئی مانے یا نہ مانے یہ سو فیصد سچ ہے۔ ایک عزازیل نام کا عبادت گذار تھا۔ اس کے اُستاد نے اُسے پرنام یگ کرنے کی تعلیم دی تھی۔ یگ کوئی بھی ہو اگر وہ اکیلے کیا جائے یعنی کسی مکمل گرو سے نام کے جاپ کی تعلیم لیے بغیر ، تو یگ کے بدلے میں جنت ملتی ہے۔عزازیل نے گیارہ ارب بار نماز ادا کی۔ {ایک یگ دھرم کا ہوتا ہے، دوسرا یگ دھیان کا ہوتا ہے، تیسرا یگ ہوَن کا ہوتا ہے، چوتھا یگ پرنام اور پانچواں یگ علم/گیان کا ہوتاہے۔} عزازیل نے صرف ایک یگ بہت زیادہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اسے جنت میں جگہ مل گئی، فرشتہ کا مرتبہ مل گیا، فرشتہ کا مرتبہ دینے سے پہلے شری وِشنو کے رُوپ میں خدا نے عزازیل کا امتحان لیا، اس سے کہا کہ اے عزازیل ایک انسان پیدا کرو۔ عزازیل نے پُوچھا کیسے پیدا کروں؟ وِشنو رُوپ دھاری خدا نے کہا کہ یہ کہو کہ میرے دھیان کی طاقت سے ایک نوجوان ظاہر ہو ۔ عزازیل نے یہی کہا تو سامنے ایک 18-20 سال کا نوجوان کھڑا تھا۔ خدا نے کہا کہ تمہارے بول سے پیدا تمہارا یہ بیٹا جنت میں تمہارے ساتھ رہے گا اسے سلام کرو، عزازیل نے کہا یہ تو میرا بیٹا ہے میں اس کے آگے نہیں جُھکوں گا۔ خدا نے کئی بار تاکید کی، لیکن عزازیل نہیں مانا۔ خدا نے سوچا کہ کسی طرح اس کی عبادت بچائی جائے تو باغ میں ایک چھُوٹا سا دروازہ بنا ہوا تھا۔ خدا نے اس لڑکے کو باغ کے دوسری طرف اس چھُوٹے دروازے کے سامنے کھڑا ہونے کو کہا۔ لڑکا اس دروازے میں سے جُھک کر نکل کر دوسری طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ اب خدا نے عزازیل سے کہا کہ اے عزازیل! تمہیں جنت میں رہنا ہے، چلو میں تمہیں جنت کی سیر کے لیے لے چلتا ہوں۔ دونوں محل کے صحن سے باغ میں داخل ہونے کے لیے اسی چھُوٹے دروازے سےنکلنے لگے۔ لیکن نیچے جُھک کر ہی اس دروازے سے نکلا جا سکتا تھا۔ بھگوان وِشنو کی شکل میں پرماتما اس دروازے سے جُھک کر نکل گئے۔ لیکن عزازیل کی تباہ کن عقل اُلٹی ہو گئی۔ اس نے خدا سے کہا کہ میں تمہاری چال سمجھ گیا، میرے سامنے وہ لڑکا کھڑا ہے، اگر میں جُھکوں گا تو تم میرا مذاق اڑاؤ گے کہ دیکھ لیا کہ میں نے تم سے اسے سجدہ کرا دیا؟ میں سب سمجھتا ہوں ، خدا نے تو عزازیل کو راحت دینی چاہی تھی کہ اگر وہ اس دروازے سے جھک کر نکل جائے تو میں اس کا سجدہ قبول کرلوں گا۔ لیکن عزازیل نہیں مانا۔ تب خدا نے کہا کہ بھلے ہی کوئی انسان ساری زندگی سجدہ کرے لیکن اگر اطاعت گزاری (آدھینی)

نہیں آئی تو سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟ سجدہ تو تکبر ختم کرنے کے لیئے ہی کیا جاتا ہے۔تیرے اندر تکبر بھرا ہوا ہے۔ تو یہاں سے چلا جا میں نے تیری ساری عبادت ختم کر دی ہے۔ زمین پر جا کر گدھا بن۔ اب تو گردن اوپر ہی نہیں اُٹھا سکے گا۔ اسی وقت سے عزازیل کا فرشتہ والا جسم چُھوٹ گیا یعنی وہ مر گیا۔ اور عزازیل گدھی کے رحم /یونی میں آ گیا۔

غریب، بے ادبی بھاوے نہیں صاحب کے تانہی ۔ عزازیل کی بندگی پل ماہیں بہائی ۔

یعنی خدا کو بد تمیزی یعنی بکواس وَبے ادبی پسند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے عزازیل کی ساری عبادت ایک لمحے میں تباہ کر دی۔

❖ شبد کی وانی نمبر 1-10 کا آسان مطلب:- (اسنبھی) منافق عبادات وریاضات یعنی رسومات کرتے ہیں۔ {جیسے پتھر یا پیتل وغیرہ سے بنی بھگوان کی مورتی کی پُوجا کرنا، اسے روزانہ نہلانا، کپڑے بدلنا، چندن کا تِلک لگانا، تلسی کی لکڑی کی مالا دھاگے میں باندھ کر مورتی کے گلے میں باندھنا، اپنے گلے میں بھی باندھنا، اپنے کو بھی تِلک لگانا، مورتی کی آرتی اُتارنا اُس کے سامنے چراغ اور کفور جلانا، شرادھ کرنا، پنڈ دان کرنا، تیرتھوں پر جاکر ہڈیاں بہانا وغیرہ یہ سب رسومات ہیں، جو فضول ہیں۔} (جڑ) بے جان (پاشان) پتھر کی پُوجا کرتے ہیں روحانی علم سے جاہل اندھے تلسی اور بیل کے پتے توڑ کر مورتی پر چڑھاتے ہیں، ایک (جاندار) تُلسی اور بیل کو توڑکر پتھر (جڑ) ایک بے جان کی پُوجا کرتے ہیں،پتروں(گذرے ہوئے بزرگ) سے پنڈ بھرتے ہیں، تیرتھوں پر نہانے اور پُوجا کرنے جاتے ہیں، وہاں صدقہ کرتے جو ایک رسم ہے یہ سب ویدوں کے خلاف غلط سادھنا ہے جو بیکار ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے جانکارو! صحیفوں کے مطابق سچی عقیدت کے بغیر نجات ممکن نہیں ہے۔ تم سے غلطی ہوئی ہے۔ سکھدیوَ رِشی کی روح ایک طوطے کے گندے انڈے میں پڑی تھی، بھگوان شِوَ نے اپنی بیوی پاروتی کو نام کی تعلیم/دِکشہ دینے سے پہلے خدا کی عظمت بیان کی۔ پھر پانچوں کملوں کو کھولنے والے نام کی تعلیم دی۔ گندا انڈا صحیح ہو گیا، بچہ بن گیا۔ پنکھ بھی نکل آئے۔ پاروتی سو گئی۔ طوطا ہاں ہاں کرنے لگا تب شِوَ کو پتہ چلا کہ اس پرندے نے تو انمول نام سُن لیا ہےاور یہ کسی کو بتا سکتا ہے، جب شِوَ نے اسے مارنے کی کوشش کی تو وہ پرندہ اُڑ گیا۔ شِوَ جی بھی سدھی سے اُڑ کر اُس کے پیچھے پیچھے چلے، طوطے نے اُڑتے اُڑتے ویاس رِشی کے آشرم میں اپنا جسم چھوڑ دیا اُسی وقت ویاس کی بیوی نے جمائی کے لیے اپنا منہ کھولا اور طوطا منہ کے راستہ سے ویاس کی بیوی کے پیٹ میں داخل ہوگیا۔ شِوَ جی وہاں پہنچ کر ویاس کی بیوی سے بولے کہ آپ کے پیٹ میں ایک جاندار چلا گیا ہے یہ میرا چُور ہے اور میں اسے مار ڈالوں گا۔ بابا ویاس جی نے تنگ آکر بھگوان شِوَ سے پُوچھا، اے مہربان! کیسا چور؟ شِوَ نے کہا کہ اس نے میرا لافانی/امر منتر سُن لیئا ہےاور یہ اب لافانی (امر) ہو گیا ہے۔ ویاس رِشی نے کہا کہ اگر یہ امر ہو گیا ہے تو تم اسے مار نہیں سکتے۔ شِوَ بھی سمجھ گئے کہ کہہ تو صحیح رہے ہیں۔ شِوَ واپس پاروتی کے پاس آگئے اور بقیہ علم کی وضاحت کی۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ سُکھ دیوَ نے بھگوان شِوَ سے زبردستی عقیدت تعلیم حاصل کی ہے۔

خدا کی شان کو بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پنڈت وید بہت پڑھتے ہیں۔ اور قاضی قرآن پڑھتا ہے۔ پھر بھی یہ لوگ سُور اور گائے دونوں جانداروں میں فرق مانتے ہیں، دونوں ہی مذاہب کے مقررین کی توجہ اس بات پر نہیں جاتی کہ وہی روح گائے میں ہے اور وہی روح سُور میں ہے، وہی فرشتوں اور انسانوں میں ہے۔ لہذا کسی جاندار کو نہ مارو ،سُور اور گائے دونوں ہی کا جسم ہڈی، چمڑے، گوشت، اور خون سے بنا ہے۔ جن کو کھانا گناہ ہے اور یہ گندا کھانا ہے، گوشت چاہے کسی کا بھی ہو نہیں کھانا چاہیے نہ ہی کسی جاندار کو مارنا چاہیے۔ جس طرح تم تکلیف محسوس کرتے ہو اسی طرح دوسروں کی تکلیف بھی سمجھو۔ اگر کوئی ہمارے بچوں، بھائی یا بہن، یا والدین کو مارے تو ہمیں کیسا لگے گا؟ ایسے ہی دوسروں کو مارنے کا دُکھ ہونا چاہیے ۔

دل میں مکہ ہے، دل میں کعبہ کا مطلب ہے کہ اگر دل میں رحم ہو تو بندہ ہے، ورنہ قصائی ہے۔ اے جاندار وں پر ظلم کرنے والو! جس دن اللہ حساب لے گا تو کیا جواب دو گے؟ تم اتنا ظلم (کفر) کرتے ہو، گائے بکری کا سر کاٹتے ہو۔ پاؤں کے کھر کاٹتے ہو۔ تمہیں ذرا بھی ترس نہیں آتا۔ محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ اُس (پُور) ستلوک شہر سے لگاؤ نہیں ہے جہاں میٹھے نغمہ بج رہے ہیں۔ یہ دنیا جہنم میں جائے گی یہ ستگُرو کبیر جی کی توہین کرتی ہےجو اسے گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتے

ہیں یہ اُنہیں گالی دیتی ہیں، کہتی ہے کہ کبیر جُلاہا ایک مجرم ہے جو دیوی دیوتاؤں پر تنقید کرتا ہے وغیرہ وغیرہ اور اس دنیا کے لوگ کبیر جی کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔

❖ راگ بِلاول سے شبد نمبر۔ 24 :-

کر صاحب کی بندگی، غفلت نہیں کیجے، عزازیل کوں دیکھ رے، اب کون پتیجے۔ ٹیک ۔

عزازیل کیوں بہے گیا، کیسے ایرانیا ، یوجن سنکھ سمادھی رے، تا پر آستھانا۔۱
کنہیں صاحب کی بندگی، دھر دھنی دھیانا، بانی بچن عدول رے، ایسے ایرانیا ۔۲
بِرہما آدم وِشنو کوں، وہ مہل نہ پاوے ، عزازیل کی سیل کوں، دُوجا کو دھیاوے۔۳
غفلت اوپر مار ہے، سُن شبد سندیشا، عزازیل کے سفر کوں، پہنچے نہیں شیشا۔۴
بندہ کینہاں نُور کا، ہری حُکم اُپایا ،بنا دھنی کی بندگی، دوزخ پیٹھایا۔ ۵
تن من جا کا نُور کا، سب نُوری فرقہ، کینہا حکم عدول رے، سائیں کے گھر کا۔ ٦
بھے ادبی بھاوے نہیں، صاحب کے تائیں، عزازیل کی بندگی پل ماہیں بہائی ۔۷
ہاڈ چام کا پُتلا جا سے کیا کہیئے، بندہ بہے گیا نُور کا، اب چیتن رہیے۔۸
ایرانیاں بوہڈے نہیں، صاحب کے گھر کا، نہیں بھروسا کیجیے، اس گندے نَر کا۔۹
عزرائیل ٹھاڈھا رہے، صاحب کے آگے ، اننت لوک برہمنڈ کی، بانی انراگے۔ ۱۰
جبرائیل زبان پر حاضر دربانا ، الہ تخت کی بندگی ، نِرگن نِربانا۔۱۱
میکائیل اشیل سر، دھر سُشمن دھیانا، گگن منڈل کے مہل کوں، سو کِرت پیانا۔۱۲
اسرافیل الیل بُھومی پر، دھر ہے دھیانا، نُور جِھلمِل کر رہا، قادر قربانا۔۱۳
چار موّکل رہت ہیں، دھرم رائے درباری ، یہ ہی سنک سنندنا ، یہ ہی چار یاری ۔۱۴
غریب داس گتی گربھ کی، کچھ لکھے نہ ماتا، دوہوں دین بھڑ بھڑ مریں، وہ ایک کبیر وِدھاتا ۔۱۵-۲۴

❖ آسان مطلب:- عاجزی (آدھینی) سے بھکتی کرو۔ دیکھو! عزازیل نے بھکتی تو کی لیکن عاجزی(آدھینی) اس کے اندر نہ آئی تو خدا نے ساری بھکتی (عبادت) ختم کر دی۔ عزازیل نے اپنی زندگی میں گیارہ ارب عبادتیں یعنی سجدے کیئے۔ جس کی طاقت سے وہ وِشنو کی دنیا میں پہنچ گیا۔ کبیر ست پُرش نے شری وِشنو کے بھیس میں کہا کے ایک انسان پیدا کرو۔ عزازیل نے کہا کہ آدمی بن جا تو ایک نوجوان لڑکا پیدا ہوگیا۔ خدا نے فرمایا کہ عزازیل! اسے سجدہ کرو، عزازیل نے کہا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے، میں اس کا باپ ہوتے ہوئےاسے کیسے سجدہ کروں؟ جب بہت کہنے پر بھی عزازیل نہیں مانا تو خدا نے عزازیل کی تمام عبادتیں تباہ کر دیں، وہ جہنم میں گیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب نُوری بندہ بھی غلطی کا مرتکب ہو گیا تو پھر دوسرے انسانوں کا کیا بھروسہ؟ لہٰذا احتیاط سے عبادت کرو اور آدھینی(فرمانبرداری) کرو۔ { عزازیل کے بارے میں ایک قصہ ہے کہ وہ شری وِشنو جی کا پُجاری تھا۔ اسی لیے وِشنو دنیا میں پہنچ گیا۔ لیکن حقیقت اس سے مختلف ہے۔ عزازیل کسی کو اپنے سے بڑا نہیں مانتا تھا۔ جیسا کہ گرو جی نے بتایا، اسی طرح وہ صرف پُوجا کرتا تھا، سجدے کرتا تھا اور رام رام جپتا تھا۔ پُورن بِرہم کبیر جی ہر کسی کو اس کے اعمال کے مطابق پھل دیتے ہیں۔ اسی لیے وہ شری وِشنو جی کے رُوپ میں ظاہر ہوئے تھے۔ عزازیل مانتا تھا کہ شری وِشنو بھی لافانی بھگوان ہیں جو عزازیل کی روحانی جہالت کی علامت ہے۔ اسی لیے پُورن بِرہم کبیر جی شری وِشنو کی شکل میں جنت میں عزازیل سے ملے۔ عزازیل رام کو غیر جسمانی طاقت

مانتا تھا،اسی لیے پرمیشور جی نے اس کے لیے شری وِشنو کی شکل اختیار کی اور امتحان لیا۔ } مسلمانوں نے بتایا ہے کہ "میکائل (مائیکل)، جبرائیل، اسرافیل اور عزرائیل یہ چار فرشتے ہیں جو اللہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہندو اُنہیں کو سنک، سنندن، سناتن اور سنت کمار کہتے ہیں اور مسلمان اِنہیں چار یاری کہتے ہیں۔" محترم غریب داس جی نے کہا ہے کہ خدا رحم میں ایک جیسے بچے رکھتا ہے۔ ماں نہیں جانتی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، ہندو ہے یا مسلمان؟ دونوں مذہب جھگڑا کرتے ہیں، جبکہ وہ تو سب کا خالق ہے۔

خدا کبیر چاروں یُگوں میں ایک عام انسان کی طرح زندگی گزار کر اپنے کلام میں خود ہی بتاتا ہے۔ اپنا نبی آپ ہی بن کر آتا ہے۔ قادر اللہ کے رسول غریب داس جی نے قادر خدا کبیر جی کا تعارف اس طرح بتایا ہے:- {رب کبیر چاروں یُگوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم محترم غریب داس جی کے ذریعہ کلِیگ میں ظاہر ہونے والی معلومات پڑھتے ہیں۔}

کلِ یُگ میں قادر خدا کا ظہور

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 376-380:-

غریب، چوراسی بندھن کٹے، کینی کلپ کبیر، بھوَن چتُردش لوک سب، ٹوٹیں یم زنجیر۔ ۳۷۶۔

غریب، اننت کوٹ برہمنڈ میں، بندی چھوڑ کہائے، سو تو ایک کبیر ہے، جننی جنیا نہ مائی ۔۳۷۷۔

غریب، شبد سورُوپ صاحب دھنی، شبد سِندھ سب ماہیں، باہر بھیتر رم رہیا، جہاں تہاں سب ٹھاہیں ۔۳۷۸۔

غریب، جل تھل پرتھوی گگن میں، باہر بھیتر ایک پُورن بِرہم کبیر ہے، ابگت پُرش الیکھ ۔۳۷۹۔

غریب، سیوک ہوئی کر اوترے، اِس پرتھوی کے ماہیں، جیوَ اُدھّارن جگت گُرو، بار بار بل جاہیں ۔۳۸۰۔

❖ آسان مطلب:- ان وانیوں میں کبیر جی کے کلِ یُگ میں ظاہر ہونے کے بارے میں بہت ہی خوبصورت طریقہ سے بیان کیا گیا ہے جو اس طرح ہے:-

❖ وانی نمبر 376-380 میں خدا کبیر کی شان بیان کی گئی ہے،کہا ہے کہ کبیر پرمیشور بندی چھوڑ (قیدیوں کو رہا کرنے والے) ہیں۔ وہ لاتعداد کروڑ کائناتوں میں بندی چھوڑ کے نام سے مشہور ہے۔ بندی چھوڑ کا مطلب ہے قیدیوں کو قید سے آزاد کرنے والا۔ ہم سبھی جاندار (پرِانی)جیوتی نرِنجن کال کی جیل میں قیدی ہیں، اس قید سے صرف کبیر خدا ہی آزاد کرا سکتے ہیں، اس لیے تمام کائنات میں بھگوان کبیر جی ہی واحد بندی چھوڑ ہیں۔ کبیر پرمیشور جی وہ واحد ہیں جو ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ (376)

❖ جو لوگ خدا کبیر جی کی پناہ میں آجاتے ہیں، ان کے خدائے بُزرگ کبیر جی کی مہربانی سے چوراسی لاکھ جنموں والے بندھن کٹ جاتے ہیں۔ (بد اعمالیوں کی وجہ سے بندھن(قید) ہوتا ہے اور یہ بد اعمالیاں کبیر جی کی مہربانی سے مٹ جاتی ہیں۔ ستنام کے جاپ سے بد اعمالیاں اور گناہ مٹتے ہیں۔) (377)

❖ کبیر جی (شبد سرُوپی) ایک لافانی شکل ہے۔ ان کی (شبد سندھو) کی قوت گویائی سمندر کی طرح گہری ہے۔ روح ایک سمندر میں پڑے ہوئے تنبے (گھڑے)کی طرح ہے ،جس کے اندر بھی پانی اور باہر بھی پانی ہے۔ ایسے ہی کبیر جی کی قدرت میں سبھی کائنات کی روحیں ہیں۔ اسی لیے انہیں ہمہ گیر بھی کہا جاتا ہے۔ کبیر جی پُورن برِہم ہیں۔ ناقابل بیان تعریف کے لائق اور رب اعلیٰ ہیں۔ (379-378)

❖ خدا کبیر ویدوں میں مذکور اپنی شان کے مطابق اپنی لیلا (تفریح) کرتے ہیں۔ رِگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 82 منتر 1-2، رِگ وید منڈل 9 سُکت 86 منتر 26-27، رِگ وید منڈل نمبر۔ 9 سُکت 54 منتر 3، رِگ وید منڈل 9 سُکت 94 منتر 1، رِگ وید منڈل 9 سُکت 95 منتر 2، رِگ وید منڈل 9 سُکت 96 منتر 16-20 وغیرہ بہت سے منتروں میں کہا گیا ہے کہ خدا (کبیر دیوَ) خدا کبیر ہیں جو آسمان میں سب سے اوپر والے مقام پر بیٹھے ہیں یہ وہاں سے تیز رفتار سے آتے ہیں، اچھی روحوں سے ملتے ہیں،

اُنہیں نصیحت کرتے ہیں۔ کبیر اپنی (کویر گربھی) تعلیمات (کبیر وانی) کی تبلیغ کے ذریعے شاعری کے ذریعے، یعنی شاعروں کی طرح ساکھیوں، الفاظ، چوپائیوں کے ذریعے کرتے ہیں۔ جس وجہ سے (کوینام پدوی) شاعروں میں سے مشہور شاعر کا خطاب حاصل کرتے ہیں۔ جیسے پرماتما کبیر جی کو "شاعر" بھی کہا جاتا ہے۔خدا کبیر جی زمین پر شاعروں کی طرح برتاؤ کرتے ہوئے گھومتے ہیں۔ خدا کبیر جی اپنی وانی بول کر عقیدت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ عقیدت کے خفیہ نام بناتے ہیں۔ (380)۔

سنہ 1398 میں جب خدا کبیر جی (کبیر دیوَ جی) خود ظاہر ہوئے تھے، اُس وقت تمام سچے صحیفوں کا حقیقی علم عام لوگوں کے محاوروں (دوہے، چوپائیوں الفاظ یعنی اشعار) کے ذریعے سادہ زبان میں عام لوگوں کو بتایا تھا۔ یہ بنیادی علم(تتوگیان) اس وقت کے سنسکرت اور ہندی زبان کے علما نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ کبیر جی ناخواندہ (انپڑھ)ہیں اور ان کا دیا ہوا علم اور اس میں استعمال کی گئی زبان قواعد کے اعتبار سے درست نہیں ہے۔

جیسا کہ کبیر جی نے کہا ہے:-

کبیر بید میرا بھید ہے، میں نا بیدوں ماہیں، جونً بید سے میں ملوں، یہ بید جانتے ناہیں ۔

مطلب:- پرمیشور کبیر بندی چھوڑ جی نے کہا ہے کہ یہ جو چار وید ہیں یہ میرے بارے میں ہی بتا رہے ہیں۔ لیکن اِن چاروں ویدوں میں بیان کردہ طریقہ سے مجھے (مکمل برہم) کو حاصل نہیں کیئا جاسکتا اور جس وید (سوَسم یعنی سُکشم وید) میں مجھے حاصل کرنے کا علم ہے اسے اِن چار ویدوں کے جاننے والے نہیں جانتے یہ سُن کر اُس وقت کے آچاریہ کہتے تھے کہ کبیر جی کو زبان کا علم نہیں ہے، دیکھو ! وید کو بید کہتے ہیں؟ نہیں کو ناہیں کہتے ہیں، ایسے شخص کو صحیفوں کا کیا علم ہو سکتا ہے؟ اسی لیے کبیر جی جھوٹی تقریریں کرتے ہیں، ان کی باتوں پر یقین نہیں کرنا۔ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش سمولاس کے صفحہ نمبر 306 پر کبیر جی کے بارے میں یہی کہا ہے۔

پُورن پرماتما کویر دیوَ ہے، اس کا ثبوت یجُروید اِدھیائے (باب)29 منتر(آیت) 25 اور سام وید نمبر 1400 میں بھی موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے:- یجُروید کے اِدھیائے 29 شلوک نمبر 25 (باخبر رامپال داس کی تشریح کے ساتھ):-

سمیدھوادی منوشو درونے دیوو دیوانیجس جاتویدہ ۔آ چ وہ مترمہشی چکتوانتوں دوت کویرس پرچیتاہ ۔۲۵۔

سمدّھی: ادی - منوشے- درونے - دیوہ - دیوان — یج - اس - جاتوید - آ-چ-وہ- متر مہہ—چکتوان— توم - دوتہ - کور - اس — پرچیتاہ۔

ترجمہ:- (ادی) آج ارتھات ورتمان میں (درونے) شریر رُوپ مِحل میں دُراچار پُوروَک (منوش) جھوٹھی پُوجا میں لین منشیل ویکتیوں کی (سمدّھی) لگائی ہوئی آگ ارتھات شاستر ودھی رہت ورتمان پُوجا جو ہانی کارک ہوتی ہے اُس کے ستھان پر (دیوان) دیوتاؤں کے (دیوہ) دیوتا (جاتویدہ) پُورن پرماتما ست پُرش کی واستوِک (یگ) پُوجا (اس) ہے ۔ (آ) دیال (مترمہہ) جیوَ کا واستوِک ساتھی پُورن پرماتما ہی اپنے (چکتوان) سوَستھ جنان ارتھات یتھارتھ بھکت کو (دوت) سندیش واہک رُوپ کے میں (وہ) لیکر آنے والا (چ) تتھا (پرچیتاہ) بودھ کرانے والا (توم) آپ (کویرس) کویر دیوَ ارتھات کبیر پرمیشور ہیں ۔

مطلب: جس وقت پُورن برِہم (حقیقی خدا) کا ظہور ہوتا ہے اُس وقت تمام رِشی اور سنت صحیفوں کے اصول وَ ضوابط چھوڑ کر من مانہ رویہ یعنی پُوجا کے ذریعے سے عقیدتمندوں کو ہدایت دے رہے ہوتے ہیں، تب اپنے تتوَ گیان یعنی صحیح علم کے پیغامبر بن کے کبیر دیوَ یعنی کبیر پربُھو خود ہی آتے ہیں۔

شمار نمبر 1400 سام وید اُتارچِک اِدھیائے(باب) نمبر 12 کھنڈ نمبر 3 شلوک(آیت) نمبر 5 (باخبر رامپال داس کی تشریح کے ساتھ):-

بھدرا وسترا سمنیا ۳ وسان مہان کویرنروچنانی شنسن ۔آ وچیسو چمووہ پویمانو وچکشنو جاگوردیو ویتو ۔۵۔

بھدرا - وسترا - سمنیا - وسان - مہان - کویر- نروچنانی- شنسن - آوچیسو - چمووہ- پویمانو - پویمانو - جاگروہ - دیو — ویتو۔

ترجمہ:- (سم انیا) اپنے شریر جیسا انی (بھدرا وسترا) سندر چولا یان شریر (وسانہ) دھارن کرکے (مہان کویر) سمرتھ کویر دیوَ یعنی کبیر پرمیشور (توَچنان شَنسن) اپنے مکھ کمل سے وانی بولکر یتھارتھ ادھیاتم گیان بتاتا ہے، یتھارتھ ورنن کرتا ہے۔ جس کارن سے (دیوَ) پرمیشور کی (وتو بھکت کے لابھ کو (جاگروہ) جاگرت یعنی پرکاشت کرتا ہے ۔ (وچکشنہ) کتھت وِدوان ستیہ سادھنا کے ستھان پر (آ وچیسو) اپنے وچنوں سے (پویمانہ) آن - اُپاسنا رُوپی مواد (چموِوہ) آچمن کرا رکھا ہوتا ہے یان غلط گیان بتا رکھا ہوتا ہے

مطلب: - جیسا کہ یجُروید اِدھیائے(باب) 5 منتر (آیت)1 میں کہا گیا ہے کہ اُگنہ: تنو: اَسی = خدا جسمانی ہے۔ وِشن وے توا سومے تنو اَسی = اُس لافانی رب کی پرورش کے لیے ایک اور جسم ہے جو چند دِنوں کے لیے مہمان بن کر دنیا میں آتا ہے۔ حقیقی روحانی علم سے انجان جہالت کی نیند میں سوئے ہوئے عاشقان کو خدا جگاتا ہے۔ اسی کا ثبوت اس منتر میں ہے کہ کچھ عرصے کے لیے بھگوان کویر دیوَ یعنی کبیر پربُھو اپنی شکل بدل کر زمین پر ایک عام انسان کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کویرنِروچنانی شَنسن یعنی کویر وانی بولتے ہیں اور اس کے ذریعے حقیقی روحانی علم کو بیدار کرتے ہیں جبکہ مہرِشی کہلانے والے ہوشیار انسان جُھوٹے علم کی بنیاد پر صحیفوں کے مطابق سچی پُوجا امرت کے بجائے صحیفوں کے خلاف پُوجا کی شکل میں پیپ کو عقیدت کے ساتھ (آچمن) یعنی پُوجا کرا رہے ہوتے ہیں۔ اُس وقت خدا خود ظاہر ہوکر تتوگیان کے ذریعہ صحیفوں کے مطابق سادھنا (عبادت)کا علم عطا کرتا ہے۔

مقدس رِگ وید کے مندرجہ ذیل منتروں میں بھی اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جب وہ سپریم خدا کچھ وقت کے لیے دنیا میں لیلا کرنے آتا ہے تو وہ ایک بچے کا رُوپ دھار ن کر(بنا) لیتا ہے، اُس سُپریم خدا کی پرورش (ادھنے دھینوَ) کنواری گائیں کرتی ہیں پھر جب لیلا کرتے ہوئے بڑا ہوتا ہے اور خود کو حاصل کرنے اور ستلوک میں جانے یعنی مکمل نجات کے راستہ کا علم (کویرگربھی) کبیر بانی کے اشعار کے ذریعے بتاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ایک مشہور شاعر کہلاتاہے ، لیکن وہ خود کویر دیوَ خدا ہی ہے جو تیسرے مکتی دھام ستلوک میں رہتا ہے۔

رِگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 اور سُکت 96 منتر 17 سے 20 :- رِگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9:-

ابھی امس ادھنیا ات شرینتت دھینوہ ششم ۔ سوممندرای پاتوے۔9۔ ابھی امم–ادھنیا ات شرینتت دھینوہ ششم سومم اندرای پاتوے۔

ترجمہ:- (ات) وشیش کر (امم) اس (ششم) بالک رُوپ میں پرکٹ (سومم) پُورن پرماتما امر پربُھو کی (اندرای) سکھ سویدھاؤں دوارا ارتھات کھانے-پینے دوارا جو شریر وردھی کو پراپت ہوتا ہے اسے (پاتوے) وردھی کے لئیے (ابھی) پُورن ترہ (ادھنیا دھینوہ) جو گوویں سانڈ دوارا کبھی بھی پریشان نہ کی گئی ہوں ارتھات کنواری گائوں دوارا (شرینتت) پرورش کی جاتی ہے۔

مطلب:- پورن پرماتما لافانی خدا جب ایک لیلا کرنے والے بچے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، اُس وقت کنواری گائے خود بخود دودھ دینے لگ جاتی ہے جس کے ذریعے اُس پُورن پرماتما کی پرورش ہوتی ہے۔ رِگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 کی فوٹو کاپی ملاحظہ کریں جس کا ترجمہ آریہ سماجیوں نے کیا ہے۔

अभी३ममघ्न्या उत श्रीणन्ति धेनवः शिशुम् ।
सोममिन्द्राय पातवे ॥९॥

पदार्थः—(इमं) उस (सोमं) सौम्यस्वभाव वाले श्रद्धालु पुरुष को (शिशुं) कुमारावस्था में ही (अभि) सब प्रकार से (अघ्न्याः) अहिंसनीय (धेनवः) गौवें (श्रीणन्ति) तृप्त करती हैं (इन्द्राय) ऐश्वर्य्य की (पातवे) वृद्धि के लिये । (उत) अथवा उक्त श्रद्धालु पुरुष को अहिंसनीय वाणियें ऐश्वर्य्य की प्राप्ति के लिये संस्कृत करती हैं ॥९॥

تشریح: یہ فوٹو کاپی رِگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 کی ہے۔ اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جب لافانی خدا (سوما) بچے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے تو اُس کی پرورش کی لیلا کنواری گائے (ابھی ادھنیہ دھینووا) کے ذریعے ہوتی ہے۔ اسی کا ثبوت کبیر ساگر کے باب "گیان ساگر" میں بھی ہے کہ خدا کبیر جی کو نیرو نیما اپنے گھر لے گئے۔ تب بچے کی شکل میں خدا کبیر جی نے نہ کھانا کھایا اور نہ دودھ پیا۔ پھر سوامی رامانند جی کے مشورے سے ایک کنواری گائے یعنی ایک بچھیا نیرو لائے جس نے فوراً دودھ دینا شروع کر دیا۔ اُس کنواری گائے کے دودھ سے خدا کی پرورش کی لیلا ہوئی تھی۔ کبیر ساگر تقریباً 600 (چھ سو) سال پہلے لکھا گیا تھا۔

رگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 کے ترجمہ میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر (ابھی ادھنیہ) کا معنٰی بدل کر عدم تشدد کر دیا ہے جو کہ غلط ہے۔ مصنف کی پیدائش ہریانہ کے ضلع روہتک کے گاؤں دھنانا میں ہوئی جو اس وقت ضلع سونی پت میں واقع ہے۔ اس علاقے میں اگر کوئی گائے حاملہ نہ ہوتی ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ دھنائی نہیں ہے، یعنی بلا دھنائی ہے۔ یہ بگڑا ہوا لفظ ہے۔ ایک گائے کے لیے لفظ ''ادھنی'' استعمال ہو تا ہے، جس کی جمع لفظ "ادھنیا" ہے۔ "ادھنیا" کا مطلب ہے بلا دھنائی گائیں اور ادھنیا کا مطلب ہے مکمل طور پر بلا دھنائی یعنی کنواری گائیں یعنی بچھیاں۔

پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 380 میں کہا ہے کہ:

غریب، سیوک ہوے کر اُوترے، اس پرتھوی کے ماہیں ۔جیوَ اُدھّارن جگت گرو، بار بار بلی جاہیں۔ 380 ۔

پُورن برِہم کبیر جی پرماتما (قادر اللہ) سے ایک بندہ (خادم) کے طور پر تشریف لائے، اوپر آسمان میں اپنے مکان ستلوک سے چل کر زمین پر آئے۔ مقصد یہ بتایا ہے کہ جگت گرو بن کر کال کے جال سے جانداروں کو نکالنے کے لیے آئے۔ میں (محترم غریب داس جی) اپنے ستگرو کبیر جی پر بار بار قربان جاؤں۔

پرمیشور کبیر جی کا کاشی نگر کے لہر تارہ تالاب کے جنگل میں کمل کے پھول پر ظاہر ہونے کا بیان

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 381-384:-

غریب، کاشی پُری کست کیا، اترے ادھر ادھار۔ مومن نیرُو کوں مجرا ہُوا، جنگل میں دیدار۔۳۸۱۔
غریب ، کوٹی کرن شش بھان سُدھاں، آسن ادھر ومان ۔پرست پُورن برِہم کوں، شیتل پنڈ رُو پران ۔۳۸۲۔
غریب، گود لیا مُکھ چوم کر، ہِم رُوپ جھل کنت ۔ جگر مگر کایا کرے، دمکیں پدم اننت ۔۳۸۳۔
غریب، کاشی اُمٹی گل بھیا، مومن نیرُو کا گھر گھیر۔ کوئی کہے بِرہما وِشنُو ہیں، کوئی کہےاِندر کُبیر۔۳۸۴۔

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 381-384 کا آسان مطلب:-

کبیر پرمیشور جی کا کلِ یُگ میں ظہور

مصنف کے الفاظ میں:- بندی چھوڑ(قیدی آزاد کنندہ) کبیر پرمیشور جی نے دُواپر یُگ میں اپنے پیارے شاگرد سُدرشن والمیکی جی کو پناہ میں لیا تھا۔ بھکت سُدرشن جی کے والدین نے کبیر جی کے علم کو قبول نہیں کیا تھا ان کے والد کا نام "بھیکھو رام" اور والدہ کا نام "سُکھ ونتی" تھا۔ جب دونوں (ماں اور باپ) کا انتقال ہوگیا، تو بھکت سُدرشن جی بہت پریشان رہنے لگے۔ بھکتی میں بھی کمی آگئی تھی۔ انتریامی کرونامے جی (خدا کبیر دُواپر یُگ میں کرونامے نام سے لیلا کر رہے تھے) نے اپنے بھکت کے دل کی بات جاننے کے بعد پُوچھا، اے بھکت سُدرشن! تمہیں کیا فکر لاحق ہو گئی ہے؟ کیا والدین کی جُدائی سے پریشان ہیں؟ یا کوئی اور گھریلو مسئلہ ہے؟ مجھے بتاؤ۔ بھکت سُدرشن جی نے کہا، اے قیدی آزاد کنندہ(بندی چھوڑ)! اے انتریامی! آپ عالم الغیب ہیں، آپ ظاہری و باطنی تمام حالات سے واقف ہیں، اے پربھو! مجھے اپنے والدین کی موت کا غم نہیں ہے کیونکہ وہ تو بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور آپ نے بتایا ہے کہ یہ پانچ عناصر سے بنا مجسمہ ایک دن ختم ہو جائے گا۔ مجھے یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ میرے والدین بہت پرہیزگار، مہربان

اور مذہبی انسان تھے، لیکن اُنہوں نے اپنی بھکتی لوک وید کے مطابق کی جو کہ صحائف کے طریقے کے خلاف تھی جس کی وجہ سے ان کی انسانی زندگی رائیگاں گئی، اب نہ جانے کس جانور کی شکل میں تکلیف اُٹھا رہے ہو نگے۔ آپ کا بندہ آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اگر میرے والدین انسانی شکل میں پیدا ہوں تو تم اُنہیں اپنی پناہ میں لینا اور اُنہیں بھی بھوَساگر (کال برِہم کی دنیا) سے پار کر ا دینا، اے میرے محسن! مجھے یہی فکر پریشان کر رہی ہے۔ بھگوان کبیر جی نے سوچا کہ یہ معصوم بھکت سُدرشن اپنے ماں باپ کی محبت میں پھنس کر کال (شیطان) کے جال میں ہی رہے گا۔ کہ کال برِہم نے محبت کی کشش بہت مضبوطی سے بنا رکھی ہے یہ سوچ کر کبیر جی نے کہا اے بھکت سُدرشن! تم فکر نہ کرو میں تمہارے والدین کو ضرور اپنی پناہ میں لوں گا اور اِنہیں پار کرکے ہی دم لوں گا۔ تم ستیہ لوک جاؤ ان لوگوں کی فکر چھوڑو۔ پرمیشور کبیر جی کی یقین دہانی کے بعد بھکت سُدرشن جی سچی عبادت کر کے ستیہ لوک گئے اور مکمل نجات حاصل کی۔

بھکت سُدرشن کے والدین کے کل یُگ کے دیگر انسانی جنموں کے بارے میں معلومات

بھکت سُدرشن کے والدین پہلی بار کلپتی برِہمن (باپ) اور مہیشوری (ماں) کی شکل میں پیدا ہوئے ، دونوں کی شادی ہوئی، لیکن اولاد نہیں ہوئی تھی،ایک دن مہیشوری جی سورج کی پُوجا کرتے ہوئے ہاتھ پھیلا کر بیٹا مانگ رہی تھیں۔ اسی وقت خدا کبیر ایک بچے کی شکل میں ان کے ہاتھوں میں ظاہر ہوئے اور وہ اُنہیں سورج کا انعام (تحفہ) جان کر بچہ کو گھر لے گئیں وہ لوگ بہت غریب تھے اور اب اُنہیں روزانہ ایک تولہ سونا پرماتما کے بستر کے نیچے سے ملنے لگا۔ اِنہوں نے اسے بھی سورج خدا کی مہربانی سمجھ کر قبول کرلیا۔ جب پرماتما کی عمر پانچ سال کی تھی تو اُنہوں نے اِنہیں بھکتی بتائی تھی لیکن ان لوگوں نے پرماتما کو بچہ جان کر پرماتما کی ایک بھی بات پر یقین نہیں کیا۔ اس جنم میں اِنہوں نے پرماتما کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے خدا کبیر جی بچے کی شکل میں مراقبہ میں چلے گئے اور دونوں میاں بیوی بیٹے کی محبت میں بے چین ہو گئے۔ پرماتما کی خدمت کے عوض اگلا جنم اِنہیں بحیثیت انسان ہی ملا۔ چندواڑہ شہر میں مرد کا نام چندن اور عورت کا نام اُدھ تھا ،جو برہمن ذاتی میں پیدا ہوئے۔ دونوں بے اولاد تھے۔ ایک دن اُدھ جھیل میں نہانے گئی اور وہاں کبیر پرمیشور جی ایک بچے کی شکل میں کنول کے پھول پر بیٹھے ظاہر ہوئے اُدھ بچہ کبیر جی کو اُٹھا کر گھر لے گئی۔ غیرت کی وجہ سے چندن نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ اس بچے کو وہیں چھُوڑ آئے جہاں سے وہ لائی تھی ورنہ قبیلے کے لوگ مذاق اُڑائیں گے۔ دونوں میاں بیوی پرماتما کو لے کر پانی میں ڈالنے چلے تو پرماتما ان کے ہاتھوں میں سے غائب ہوگئے۔ وہ دونوں بہت پریشان ہوئے اور رضائے الٰہی نہ حاصل ہونے کے خوف سے عمر بھر روتے رہے۔ ان کا اگلا جنم بھی انسانی شکل میں ہی ہوا ۔ جس کی کہانی کچھ یوں ہے:-

بھکت سُدرشن والمیکی کے والدین والی روحوں کو کل یُگ میں تیسرا بھی انسانی جنم ملا۔ ہندوستان کے شہر کاشی میں سُدرشن کے والد والی روح ایک برِہمن کے گھر پیدا ہوئی اور ان کا نام گوری شنکر رکھا گیا اور سُدرشن کی ماں والی روح بھی ایک برِہمن کے گھر لڑکی کی شکل میں پیدا ہوئی اور اس کا نام سرسوتی رکھا گیا۔ جوان ہونے پر دونوں کی شادی ہوئی۔ گوری شنکر برِہمن بھگوان شِوَ کے پجاری تھے اور شِوَ پُران کی کتھائیں سُنا کر بھگوان شِوَ کی شان بیان کیئا کرتے تھے۔ گوری شنکر بے غرض انسان تھے۔ جو پیسہ کتھائیں سنا کر کماتے، اسے وہ مذہبی کاموں میں ہی لگا دیتے تھے۔ جو لوگ کتھائیں سنواتے اور سنتے تھے وہ سبھی گوری شنکر برِہمن کی قربانی کی تعریف کرتے تھے۔

جس کی وجہ سے پُوری کاشی میں گوری شنکر مشہور ہو رہے تھے اور دوسرے خود غرض برِہمنوں کا کتھائیں سنا کر پیسے بٹورنے کا کاروبار بند ہو گیا تھا۔ لہذا وہ برِہمن گوری شنکر برِہمن سے حسد کرنے لگے تھے۔ جب یہ بات مسلمانوں کو معلوم ہوئی کہ ایک گوری شنکر نام کا برِہمن کاشی میں بڑے زور وَ شور سے ہندو مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اسے کیسے روکا جائے؟ اور مسلمانوں کو یہ بھی معلوم ہوا کہ کاشی کے تمام برِہمن گوری شنکر سے حسد کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں نے اُس کا فائدہ اُٹھایا اور اپنا پانی گوری شنکر اور سرسوتی کے گھر

کے اندر چھڑک دیا، اور اپنا جُھوٹا پانی اُن کے منہ پر لگادیا، کپڑوں پر بھی چِھڑک دیا، اور مشہور کردیا کہ گوری شنکر اور سرسوتی مسلمان ہو گئے ہیں۔ مرد کا نام نُورعلی عرف نیرُو اور عورت کا نام نعمت عرف نیمہ رکھا۔ جب دوسرے خود غرض برہمنوں کو یہ معلوم ہوا تو ان کا تو داؤ لگ گیا۔ انہوں نے فوراً برِہمنوں کی پنچایت بُلائی اور فیصلہ کر دیا کہ گوری شنکر اور سرسوتی مسلمان ہو گئے ہیں، اب ان کا بِرہمن سماج سے کوئی تعلق نہیں رہاہے اور ان پر گنگا میں نہانے، مندروں میں جانے اور ہندو صحیفے پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

گوری شنکر (نیرُو) جی کچھ دِن بہت پریشان رہے جو پیسہ دینی کتھا سُنا کر آتا تھا اُسی سے گھر بھی چلتا تھا، اب اُس کے بند ہونے سے روٹی کے بھی لالے پڑ گئے، کافی سوچنے سمجھنے کے بعد نیرُو نے روزی روٹی چلانے کے لیے کپڑا بُننے کا کام شروع کیئا۔ جس کی وجہ سے انہیں جُلاہاہ کہا جانےلگا۔ کپڑا بُننے کی جو مزدوری ملتی اُس سے وہ اپنا اور اپنی بیوی کا پیٹ پالتے تھے۔ جب پیسہ ضرورت سے زیادہ آجاتا تو اسے دینی کاموں میں لگادیتے تھے۔ ان کی شادی کو کئی سال گزر چکے تھے لیکن کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دونوں میاں بیوی نے بچے پیدا کرنے کے لیے بہت سی رسومات کیں۔ حکیموں اور اولیاء سے دعائیں بھی لیں لیکن کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ ہندوؤں نے ان دونوں کوگنگا ندی میں نہانے سے روک دیا تھا۔ ان کی گھر سے تقریباً چار کلومیٹر دور لہر تارہ نام کا ایک تالاب تھا جس میں گنگا ندی کا پانی لہروں کے ذریعے نیچے کی پٹڑی کے اوپر سے اُچھل کر آجاتا تھا، اسی لیے اس تالاب کا نام لہر تارہ پڑا۔ اس تالاب میں کمل کے بڑے بڑے پھول اُگے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے گوری شنکر کا نام نور علی رکھا جو اپنے عرف نام سے نیرُو کہلایا اور ان کی بیوی کا نام نعمت رکھا جس کا نام عرفی نام نیما تھا۔ نیرو-نیما بھلے ہی مسلمان ہو گئے ہوں، لیکن وہ دل سے بھگوان شنکر جی ہی کی پُوجا کرتے تھے اور ہر صبح طلوع آفتاب(سوریہ اُدئے) سے پہلے لہر تارہ تالاب میں نہانے جاتے تھے۔

معمول کے مطابق وہ لوگ جیٹھ ماہ کی شُکلا پُورن ماسی وِکرمی سموت 1455 (سنہ 1398) پیر کے روز برہم مہورت (بِرہم مہورت کا وقت طلوع آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے) میں بھی نہانے جا رہے تھے۔ نیما راستے میں بھگوان شنکر سے دعا مانگ رہی تھی کہ اے دیناناتھ! آپ ہمیں بھی ایک بچہ دیدے اے رب !تیرے گھر میں کیا کمی ہے! ہماری زندگی بھی کامیاب ہو جائے گی۔ دنیا کے طعنے سُن سُن کر دل اُداس ہو جاتا ہے۔ مجھ گناہگار سے کس جنم میں ایسی خطا ہو گئی کہ جس وجہ سے مجھے بچے کا منہ دیکھنے کو ترسنا پڑ رہا ہے، ہمارے گناہ معاف فرما دے مولا! اور ہمیں بھی ایک بچہ عطا کردے۔

یہ کہہ کر نیما پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگی، تب نیرُو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، نیما! ہماری قسمت میں اولاد نہیں ہے، اگر ہماری قسمت میں اولاد ہوتی تو بھگوان شِوَ ضرور ہمیں عطا کردیتے۔ تم رو رو کر آنکھیں خراب کر لو گی۔ لگتا ہے ہمارے نصیب میں کوئی بچہ نہیں جو بڑھاپے میں ہمارا ہاتھ تھامے، تم مت روؤ، تمہارا بار بار اس طرح رونا مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ یہ کہتے ہوئے نیرُو کی آنکھیں بھی بھر آئیں اور وہ اسی طرح پربُھو کے بارے میں باتیں اور بچے کے لیے دعا مانگتے ہوئے اسی لہر تارہ تالاب پر پہنچ گئے۔ پہلے نیما نہانے کے لیے تالاب کے اندر گئی، پھر نیرُو تالاب میں اُترے۔ صبح کا اندھیرا جلد ہی روشنی میں بدل جاتا ہے۔ جب نیما نے غسل کیئا تب تک تو اندھیرا تھا۔ لیکن جب وہ اپنے کپڑے بدل کر جو کپڑے وہ پہن کر نہائی تھی اُنہیں دھونے کے لیے دوبارہ تالاب پر گئی ، اُس وقت نیرُو تالاب میں غوطہ لگا کر مل مل کر نہا رہا تھا، تبھی نیما کی نظر کمل کے پھول پر پڑی جس پر کوئی چیز ہِل رہی تھی، پہلے تو نیما کو لگا کہ کوئی سانپ ہے جو کمل کے پھول پر بیٹھا اپنے پھن کو اُٹھا کر ہلا رہاہے اور اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ سانپ میرے شوہر کو نہ کاٹ لے، پھر جب نیما نے غور سے دیکھا تو دیکھا کہ یہ سانپ نہیں بلکہ ایک بچہ ہے جس نے ایک پیر اپنے منہ میں لے رکھا ہے اور دوسرے پیر کو ہِلا رہا ہے۔ نیما نے اونچی آواز میں اپنے شوہر سے کہا، دیکھو! ایک چھوٹا بچہ کمل کے پُھول پر لیٹا ہے، کہیں وہ پانی میں نہ ڈوب جائے۔ نیرُو نہاتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر بولا! نیما، اولاد کی خواہش نے تمہیں دِیوانہ کر دِیا ہے، اب تمہیں پانی میں بھی بچے نظر آنے لگے ہیں۔ نیما اور اونچی آواز میں بولی، میں سچ کہہ رہی ہوں، دیکھو واقعی ایک بچہ کمل کے پُھول پر تیر رہا ہے، یہ دیکھو! دیکھو! نیما کی آواز میں تبدیلی اور مزید زور دیکھ کر نیرو نے اس طرف دیکھا جس طرف نیما ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھی۔ کمل کے پھول پر نوزائیدہ بچہ دیکھ کر نیرُو حیران رہ گیا اور ایک دم جھپٹ کر کمل کے پُھول سمیت بچہ اُٹھا کر اپنی بیوی کو دے دیا۔

نیما نے خدا کبیر جی کو گلے سے لگالیا، اُن کا منہ چوما اور اُنہیں اپنے بیٹے کی طرح پیار کیا، جس خدا کی تلاش میں باباؤں اور درویشوں نے زندگی بھر صحیفوں کے خلاف سادھنا کی، لیکن وہ اُنہیں نہ مل سکا، وہی خدا بھکت متی نیما کی گود میں کھیل رہا تھا، جو سکون دینے والے پرمیشور کی خوشیوں کے حصول کی خواہش سے عبادت کی جاتی ہے، وہی پرمیشور (خدا) نیما کے ہاتھوں میں سینے سے لگا ہوا تھا۔ اس وقت بھکت متی نیما کو جس ٹھنڈک اور خوشی کا احساس ہورہا تھا اُس کا صرف تصور ہی کیا جاسکتا ہے۔ نیرُو نہا کر پانی سے باہر آیا۔ نیرُو نے سوچا کہ اگر ہم اس بچے کو شہر میں لے گئے تو شہر کے لوگ ہم پر شک کرینگے اور سوچیں گے کہ ہم نے یہ کسی کا بچہ چوری کیا ہے اور کہیں ہمیں شہر سے نہ نکال دیں۔ اس خوف سے نیرو نے اپنی بیوی سے کہا، نیما! اس بچے کو یہاں چھوڑدو اسی میں اپنی بھلائی ہے۔ نیما بولی، اے میرے شوہر! یہ بھگوان شنکر کا دیا ہوا کھلونا ہے، پتہ نہیں اس بچے نے مجھ پر ایسا کیا جادو کر دیا ہے کہ میرا دماغ اس بچے کے قبضے میں ہوگیا ہے، میں اس بچے کو نہیں چھوڑ سکتی۔ نیرو نے نیما کو اپنے اندیشہ سے واقف کرایا اور کہا کہ شہر کے لوگ یہ بچہ ہم سے چھین لینگے، پُوچھیں گے کہ کہاں سے لائے ہو؟ اور جب ہم کہیں گے کہ لہر تارہ تالاب میں کمل کے پُھول پر ملا تھا۔ تو ہماری بات پر کوئی بھی یقین نہیں کریگا وہ ہمیں شہر سے نکال بھی سکتے ہیں۔ تب نیما نے کہا، میں اس بچے کے ساتھ ملک بدر ہونا بھی قبول کرلوں گی۔ لیکن اس بچے کو نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے اپنی موت بھی منظور ہے، لیکن اس بچے سے دور رہنا گوارہ نہیں۔

نیما کی ضد دیکھ کر نیرو کو غصہ آ گیا اور تھپڑ مارنے کے لیے اپنا ہاتھ اُٹھا کر آنکھوں میں آنسو لیے محبت بھری آواز میں بولے، نیما، میں نے آج تک تمہاری کوئی بات رد نہیں کی یہ جان کر کہ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے، میں نے تمہیں شوہر اور باپ دونوں کی محبت دی ہے۔ لیکن اب تم میری نرم طبیعت کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہو اور آج میرے حالات سمجھے بغیر اپنی ضدی طبیعت سے مجھے پریشان کر رہی ہو۔ ان کی شادی شدہ زندگی میں یہ پہلی بار تھا جب نیرُو نے اپنی بیوی کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا تھا اور کہا کہ یا تو اِس بچے کو تم یہیں رکھ دو ورنہ میں آج تمہیں بہت مارونگا۔

اُسی وقت بچے کی شکل میں نیما کے سینے سے چپکے پرمیشور نے کہا، اے نیرُو! تم مجھے اپنے گھر لے چلو تم پر کوئی اعتراض نہیں کریگا۔ میں تمہارے فائدے کے لیے ستلوک سے چل کر یہاں آیا ہوں۔ نومولود بچے کے منہ سے یہ الفاظ سُن کر نیرُو (نور علی) خوف زِدہ ہوگیا، کہ کہیں یہ کوئی دیوَ یا پِتر یا کوئی ولی کامل نہ ہو اور یہ کہیں مجھے بد دعا نہ دیدے۔ اِس ڈر سے نیرُو نے کچھ نہیں کہا اور گھر کی طرف چل دیا اور پیچھے پیچھے اس کی بیوی پرمیشور سے پیار کرتے ہوئے چلی گئی۔

ہر دن کی طرح جیٹھ ماہ کی پُورن ماسی وِکرمی سموَت 1455 (سنہ 1398 عیسوی) پیر کے دن اشٹانند نامی ایک بابا جو سوامی رامانند رِشی جی کے شاگرد تھے، ہمیشہ کی طرح کاشی شہر سے باہر بنے لہر تارہ تالاب کے صاف پانی میں نہانے گئے یہ برہم مہورت (برِہم مہورت کا وقت طلوع آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے) کا وقت تھا۔ رِشی اشٹانند جی نے لہر تارہ تالاب میں غسل کیا۔ وہ ہر روز وہیں بیٹھ کر کچھ دیر اپنی پُوجا پاٹھ کیا کرتے تھے۔ رِشی اَشٹانند جی مراقبہ کرنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ اُسی وقت اُنہیں آسمان سے ایک روشنی کی کِرن نیچے کی طرف نازل ہوتی دکھائی دی یہ روشنی اتنی تیز تھی کہ رِشی جی کی مجرد آنکھیں اُسے برداشت نہیں کر سکیں۔ جس طرح آنکھیں سورج کی روشنی برداشت نہیں کر پاتیں اور سورج کی روشنی دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کرنے پر سورج کا عکس نظر آتا ہے لیکن اس میں زیادہ روشنی نہیں ہوتی ہے۔

اسی طرح پہلی بار پرمیشور کا نُور دیکھ کر رِشی جی کی آنکھیں بند ہوگئیں اور اپنی بند آنکھوں میں بچے کی صورت دیکھ کر جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو رِشی اَشٹانند جی نے دیکھا کہ وہ روشنی لہر تارہ تالاب پر اُترگئی جس سے پُورا تالاب روشن ہوگیا اور کچھ ہی دیر میں وہ روشنی تالاب کے ایک کونے میں سمٹ گئی۔ رِشی اشٹانند جی نے سوچا کہ یہ کیسا منظر ہے؟ یہ میری عقیدت کا نتیجہ ہے یا میری نظر میں کوئی خرابی آگئی ہے؟ اس بارے میں مجھے گُرودیوَ سوامی رامانند جی سے پُوچھنا چاہئے۔ یہ سوچ کر رِشی اَشٹانند جی اپنی باقی کی روحانی مشق چھوڑ کر اپنے محترم گرودیوَ کے پاس گئے اور سوامی رامانند جی کو پورا واقعہ بتاتے ہوئے پُوچھا کہ اے گرودیوَ! یہ میری عقیدت کا نتیجہ ہے یا میرا وہم؟ میں نے آسمان سے ایک نُور نازل ہوتے دیکھا جسے میری آنکھیں سہن نہ کرسکیں اور جب میں نے

اپنی آنکھیں بند کیں تو ایک نومولود(نو جات) بچہ نظر آیا۔ جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو پُورا تالاب اُس نُور سے منور ہو گیا اور اس کے بعد وہ نُور اُس تالاب کے ایک کونے میں سمٹ گیا، میں آپ سے اس کی وجہ جاننے کی خواہش سے اپنا مراقبہ بیچ میں ہی چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔ براہ کرم میری مشکل حل کریں۔

رِشی رامانند سوامی جی نے اپنے شاگرد اَشٹانند سے کہا اے برہمن! یہ نہ تو تمہاری عقیدت کا نتیجہ ہے اور نہ ہی تمہاری نظر میں کوئی خرابی ہے۔ ایسے واقعات تب ہوتے ہیں، جب اوپر والے جہانوں میں سے کوئی خدا زمین پر اوتار لیتا ہے وہ کسی عورت کے رحم (گرب)میں آجاتا ہے۔ یا پھر وہ بچے کی شکل اختیار کر کے مردانہ لیلا کر کے اپنا متوقع کام مکمل کرتا ہے۔ لہذا لگتا ہے کہ کوئی خدا اوپری دنیا سے آیا ہے اور وہ کاشی شہر میں کسی کے گھر پیدا ہو کر اپنا مقرر کردہ کام پُورا کرے گا۔ ان الفاظ سے رِشی رامانند سوامی جی نے اپنے شاگرد اشٹانند جی کا شک دور کیا۔ ان باباؤں کا یہی عقیدہ تھا کہ سبھی اوتار ماں کے پیٹ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 385-391:-

غریب، کوئی کہے ورون دھرمرائے ہے، کوئی کوئی کہتے ایش۔ سولہ کلا سبھان گتی، کوئی کہے جگدیش۔۳۸۵۔

غریب،بھکتی مکتی لے اُترے ،میٹن تینوں تاپ۔ مومن کے ڈیرا لیا ، کہے کبیرا باپ ۔۳۸۶۔

غریب، دودھ نہ پیوے نہ انّ بھکھے، نہیں پلنے جُھولنت۔ ادھر امان دھیان میں کمل کلا پھولنت۔۳۸۷۔

غریب، کوئی کہے چھل ایشور نہیں، کوئی کنِر کہلاے۔کوئی کہے گن ایش کا، جیوں جیوں نیما مات ساے ۔۳۸۸۔

غریب، کاشی میں اچرج بھیا ، گئی جگت کی نیند۔ ایسے دولہے اوترے، جیوں کنیا وربیند ۔۳۸۹۔

غریب، خلق ملک دیکھن گیا ، راجا پرجا ریت۔ جنبوُ دُویپ جہان میں اُترے شبد اتیت ۔۳۹۰۔

غریب، دُنی کہے یوہ دیوَ ہے، دیوَ کہت ہیں اِیش۔ اِیش کہے پاربرہم ہے، یہ پُورن بسوے بیس ۔۳۹۱۔

❖ آسان مطلب:- بچہ اپنے ساتھ لے کے نیرُو اور نیما اپنے گھر جُلاہا محلہ (کالونی) میں آگئے۔ جس کسی مرد یا عورت نے پرمیشور کبیر جی کو نومولود بچے کی شکل میں دیکھا، وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ پرمیشور بہت ہی خوبصورت تھے۔ کمل کے پُھول جیسی آنکھیں، گھنگرالے بال، لمبے ہاتھ، لمبی لمبی اُنگلیاں گویا کہ جسم سے نُور جھلک رہا ہو ۔ پورے کاشی شہر میں ایسا کوئی بھی انوکھا بچہ نہیں تھا۔

جو بھی دیکھتا وہ دوسروں کو بتاتا کہ نُور علی کو تالاب پر آج ہی پیدا ہوا ایک بچہ ملا ہے۔ لگتا ہے کہ شرم و حیا یا ڈر کی وجہ سے کسی بیوہ نے ڈالا ہوگا۔ بچے کو دیکھنے کے بعد اُس کے چہرے سے نظر ہٹانے کو دل نہیں کرتا، اور دل اس کی طرف خود بخود کھنچا جاتا ہے۔ پتہ نہیں بچے کے چہرے میں ایسا کیا جادو ہے؟ پُورا کاشی شہر بھگوان کو بچے کی شکل میں دیکھنے کے لیے اُمڈ پڑا۔ آدمی اور عورتیں جُھنڈ کے جُھنڈ(گروہ در گروہ) بچے کو دیکھنے کے لیے خوشی کے گیت گاتے ہوئے نیرُو کے گھر آنے لگے۔

بچہ (خدا کبیر) کو دیکھ کر کوئی کہہ رہا تھا، کہ یہ بچہ کسی دیوتا کا اوتار ہے، کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ تو خود وِشنو جی ہی آئے ہوئے لگتے ہیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ بھگوان شِوَ ہی اپنے شہر کاشی کو ثمر آور بنانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ تو خواجہ سرا کا اوتار ہے، کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ پتر نگری سے آیا ہے۔ یہ سب باتیں سُن کر نیما ناراض ہو کر کہتی تھی کہ میرے بچے کے بارے میں کچھ مت کہو۔ اے اللہ! میرے بچے کی ان کی نظروں سے حفاظت کرنا۔ تم لوگوں نے کبھی کوئی بچہ نہیں دیکھا ہے کیا ؟ ایسی عورتیں گروہ کے گروہ میرے بچے کو دیکھنے آرہے ہو۔ تو آنے والے لوگوں نے کہا نیما۔ ہم نے بچے تو بہت دیکھے ہیں لیکن آپ کے بچے جیسا کوئی بچہ نہیں دیکھا۔ اسی لیے ہم اسے دیکھنے آئے ہیں۔ شری برہماجی، شری وِشنو جی اور شری شِوَ جی نے بھی اوپر اپنے لوکوں سے جھانک کر دیکھنے لگے۔ کاشی کے واسیوں کے منہ سے اس بچے کے لیے اپنے (شری برہما، شری وِشنو اور شِوَ) میں سے ہونے کے بارے میں سُن کر کہنے لگے کہ یہ بچہ تو کسی اور لوک سے آیا ہے۔ اس کی اصل جگہ سے تو ہم بھی واقف نہیں لیکن یہ ایک بہت طاقتور کامل انسان ہے۔

بچے کبیر پرمیشور کی نام رکھائی

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 392-393:-

غریب، قاضی گئے قرآن لے، دھر لڑکے کا نام۔ اکشر اکشر میں پھریا، دھنیہ کبیر بلی جاؤں ۔۳۹۲۔
غریب، سکل قرآن کبیر ہیں، حرف لکھے جو لیکھ ۔ کاشی کے قاضی کہیں، گئی دین کی ٹیک ۔۳۹۳۔

❖ آسان مطلب:- نیرُو (نور علی) اور نیما پہلے ہندو برہمن تھے۔ لہٰذا لالچ میں برہمن بھی لڑکے کا نام رکھنے آئے اور اسی وقت مسلم قاضی بھی اپنی کتاب قرآن شریف لے کر لڑکے کا نام رکھنے آگئے، اُس وقت دہلی پر مغل بادشاہوں کی حکومت تھی جو پُورے ہندوستان پر حکومت کرتے تھے۔ جس وجہ سے ہندو لوگ مسلمانوں سے دبتے تھے۔ قاضیوں نے کہا کہ ہم لڑکے کا نام مسلم طریقے سے رکھیں گے، کیونکہ اب یہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ کہہ کر قاضی القضاہ (قاضیوں کا قاضی) نے قرآن شریف کہیں سے کھولا۔ اس صفحہ پر پہلی سطر میں پہلا نام "کبیرا" لکھا تھا۔ قاضیوں نے سوچا کہ "کبیر" نام کا مطلب "بڑا" ہوتا ہے۔لہذا اس چھوٹی ذات جُلاہا (بنکر) کے بچے کا نام کبیر رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ یہ تو اعلیٰ گھرانوں کے بچوں کا نام رکھنے کے لائق ہے۔ بچے کےرُوپ میں پرمیشور قاضیوں کے ذہن میں چل رہے عیب کو جانتے تھے۔ قاضیوں نے نام رکھنے کے لیے دوبارہ قرآن شریف کھولا،تو دیکھا کہ دونوں صفحوں پر کبیر - کبیر- کبیر ہی لکھا ہے، اس کے علاوہ کوئی تحریر نہیں ہے۔ قاضیوں نے پھر قرآن شریف کھولا، پھر دونوں صفحوں پر صرف لفظ کبیر-کبیر-کبیر لکھا ہوا تھا۔ جب قاضیوں نے پُورے قرآن کا مطالعہ کیا تو ان کے لائے ہوئے قرآن شریف کے تمام الفاظ کبیر-کبیر-کبیر-کبیر بن گئے۔ قاضیوں نے کہا ہے کہ اس بچے نے کوئی جادو منتر کر کے ہمارا قرآن شریف بدل دیا ہے۔ تو پرمیشور کبیر بچے کی شکل میں بولے اے کاشی کے قاضیوں۔ میں کبیر اللہ یعنی اللہ اکبر ہوں ۔ میرا نام صرف "کبیر" رکھو۔ قاضیوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے قرآن کو وہیں پٹک دیا اور یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ اس بچے کے منہ سے کوئی بد روح بول رہی ہے۔

بچہ کبیر دیوَ کا کنواری گائے کا دودھ پینا

❖ پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 394-397:-

غریب، شِو اُترے شِو پُوری سے ابگت بدن بِنود ۔ مہکے کمل خوشی بھیے، لیا اِیش کوں گود ۔۳۹۴۔
غریب، نظر نظر سے مل گئی، کیا اِیش پرنام ۔ دھنیہ نیرُو مومن دھنیہ نیما، دھنیہ کاشی نیکام ۔۳۹۵۔
غریب، سات بار چرچا کری، بولے بالک بین ۔ شِو کوں کر مستک دھریا، لے آ مومن ایک دھین ۔۳۹۶۔
غریب، اَنبیا اور کوں دوہت ہے، دودھ دِیا تتکال ۔ پیوے بالک برہم گتی، تہاں شِو بھیے دیال ۔۳۹۷۔

آسان مطلب:- جب نیما نے بچے کبیر کو دودھ پلانے کی کوشش کی تو پرمیشور نے اپنا منہ بند کر لیا۔ پُوری کوشش کے بعد بھی نیما اور نیرُو بچے کو دودھ پلانے میں ناکام رہے۔جب بچے کو 25 دن بغیر دودھ پیئے گزرگئے تو والدین بہت پریشان ہو گئے۔ 24 دن سے نیما رو رو کر ماتم کررہی تھی۔ سوچ رہی تھی کہ یہ بچہ کچھ بھی نہیں کھا رہا ہے، تو کہیں یہ مر نہ جائے، شاید میرے بیٹے کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔ پچھلے 24 دن سے بدنظر دور کرنے والے مختلف مرد و عورت کے بتائے ہوئے طریقے آزما آزما کر وہ تھک گئی تھی، کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ آج پچیسویں دن طلوع ہوا۔ ماں نیما رات بھر جاگتی رہی اور روتی رہی کہ پتہ نہیں یہ بچہ کب مر جائے۔ میں بھی اس کے ساتھ ہی پھانسی پر لٹک جاؤنگی۔ میں اس بچے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن بچہ کبیر کا جسم بالکل تندرست تھا اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے بچہ روزانہ ایک کلو (ایک سیر) دودھ پیتا ہو۔ لیکن نیما کو ڈر تھا کہ کچھ کھائے پیئے بغیر یہ بچہ زندہ نہیں رہ پائے گا، اور یہ کبھی بھی مر سکتا ہے۔ وہ یہی سوچ سوچ کے پریشان ہو رہی تھی۔ بھگوان شنکر کے ساتھ ساتھ غیر جسمانی رب کی عبادت

اور اس سے کی گئی دعا سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تو وہ بہت پریشان ہو کے رونے لگی۔

بھگوان شِو، ایک برِہمن (رِشی) کے لباس میں نیرُو کی جھونپڑی کے سامنے ظاہر ہوئے اور نیما سے رونے کی وجہ پُوچھی۔ نیما روتی رہی اور ہچکیاں لیتی رہی۔ رِشی کے لباس میں کھڑے بھگوان شِو کے بہت اصرار کرنے پہ نیما روتے روتے کہنے لگی اے برِہمن۔ میری پریشانی جان کر آپ بھی پریشان ہو جاؤ گے۔ فقیر کا لباس پہنے بھگوان شِو نے کہا، اماں! کہتے ہیں کہ اپنی پریشانی دوسروں کے سامنے بیان کردینے سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری پریشانی کا کوئی حل بھی نکل آئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں لیے گہری سانسیں لیتے ہوئے ہکلاتے ہوئے نیما نے کہا، اے مہاتما جی! ہم بے اولاد تھے۔ پچیس دن پہلے ہم دونوں حسب معمول کاشی کے لہر تارہ تالاب میں نہانے جا رہے تھے۔ اس دن جیٹھ مہینے کے شکلا پُورن ماسی کی صبح تھی۔ راستے بھر میں دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے بھگوان شنکر سے ایک بیٹے کی دعا کررہی تھی، میری دعا قبول ہوگئی اور دین دیال بھگوان شنکر جی نے اسی دن لہر تارہ کے تالاب میں ایک کمل کے پُھول پر بیٹھا بچہ ہمیں عطا کیا۔ بچہ ملنے پر ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ لیکن یہ خوشی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ یہ بچہ دودھ نہیں پی رہا ہے۔ ہم سب کوششیں کر کے تھک چکے ہیں۔ آج اس بچہ کو بنا کچھ کھائے پیئے پچیسواں دن ہے۔ یہ بچہ مر جائے گا اور اس کے ساتھ میں بھی مر جاؤنگی، اب تو میں صرف اس کی موت کا انتظار کر رہی ہوں۔ ساری رات بیٹھے بیٹھے روتے ہوئے گزری ہے۔ میں بھگوان شنکر سے دعا مانگ رہی ہوں کہ اے بھگوان! اس سے تو اچھا تھا کہ یہ بچہ دیا ہی نہیں ہوتا۔ اب اس بچے سے اتنا پیارا ہو گیا ہے کہ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گی۔

نیما کی پُوری کہانی سُننے کے بعد بابا کے لباس میں کھڑے بھگوان شنکر نے کہا۔ مجھے اپنا بچہ دکھایئے۔ نیما نے بچہ جُھولے سے اُٹھاکے بھگوان شنکر کے سامنے پیش کیئا۔ نیما نے بچے کو بھگوان شنکر کے قدموں میں ڈالنا چاہا۔ لیکن تبھی بچہ ہوا میں اُٹھا۔ دونوں پربھوؤں کی آپس میں نظریں ملیں اور بھگوان شنکر جی نے بچہ کبیر جی کو اپنے ہاتھوں میں لیئا اور دماغ وَ ہتھیلی کی لکیریں دیکھ کر بولے نیما! آپ کے بیٹے کی عمر لمبی ہے وہ مرنے والا نہیں ہے۔ دیکھو کتنا صحت مند ہے، چہرہ کمل جیسا کِھلا ہُوا ہے۔ نیما نے کہا بابا! میں مصنوعی تسلی سے مطمئن نہیں ہونے والی ہوں۔ جب بچہ دودھ پیئے گا تبھی مجھے سکون ملے گا۔ پچیس دن کے بچے کی شکل اختیار کیئے ہوئے بھگوان کبیر جی نے بھگوان شِو سے کہا، بھگوان! آپ اِنہیں بتاؤ کہ ایک کنواری گائے لائیں اور آپ اس کنواری گائے پر اپنا دست مبارک رکھنا، وہ جلدہی دودھ دینے لگے گی، میں اُسی کنواری گائے کا دودھ پیوں گا۔ وہ گائے زندگی بھر بنا بیاہے (یعنی کنواری رہ کر) ہی دودھ دیا کریگی اور اسی دودھ سے میری پرورش ہوگی۔ بھگوان کبیر جی اور بھگوان شنکر (شِو) جی کی سات بار بات چیت سُنی۔

شِو جی نے نیما سے پُوچھا تمہارے شوہر کہاں ہے؟ نیما نے اپنے شوہر کو بُلایا، تو وہ بھی نم آنکھوں کے ساتھ حاضر ہُوا اور برِہمن کو آداب کیئا۔ برِہمن نے کہا نیرُو! تم ایک کنواری گائے لاؤ۔ وہ دودھ دے گی اور یہ بچہ وہی دودھ پیئے گا۔ نیرُو ایک کنواری گائے لائے اور ساتھ میں کمہار کے گھر سے ایک تازہ چُھوٹا سا مٹکا (چار کلو گرام وزن کے لائق مٹی کا برتن) بھی لے آئے۔ پرمیشور کبیر جی کے حکم کے مطابق بھگوان شِو جی نے اُس کنواری گائے کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا جس طرح کہ تھپکی دیتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے گائے کے تھن لمبے ہو گئے اور ان سے دودھ کی دھار بہنے لگی۔ نیرُو کو پہلے ہی اُس برتن کو تھنوں کے نیچے رکھنے کا حکم دے دیا تھا۔ دودھ کا برتن بھرتے ہی تھنوں سے دودھ نِکلنا بند ہوگیا اور وہ دودھ بچے کی شکل میں کبیر پرمیشور جی نے پیئا۔

نیرُو نیما نے برِہمن کی شکل میں موجود بھگوان شِو کے پاؤں پکڑلیئے اور کہا کہ آپ تو خود بھگوان شِو ہو۔ بھگوان شِو نے ہی ہماری پکار سُن کر آپ کو بھیجا ہے۔ ہم غریب لوگ آپ کو کیا دِکشنا دے سکتے ہیں؟ اے برِہمن! 24 دن سے ہم نے کوئی کپڑا بھی نہیں بُنا ہے۔ برِہمن کے لباس میں بھگوان شنکر بولے! سادھو جذبات (بھاؤ) کے بُھوکے ہوتے ہیں دولت کے بُھوکے نہیں ہوتے اور جو دولت کے بُھوکے ہوتے ہیں وہ سادھو نہیں ہوتے۔ یہ کہہ کر بابا کی شکل میں بھگوان شِو جی وہاں سے چلے گئے۔ یہی پرمان ویدوں سےثابت ہے کہ پرماتما بچے کی شکل میں ظاہر ہوکر لیلا کرتا ہے اور تب اُن کی پرورش کنواری گایوں کے دودھ سے ہوتی ہے۔

دلیل: رِگ وید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 : -

ابھی امّ- ادھنیا ات شریننتی دھینوہ ششم سوممندرائے پاتوے ۔ 9۔ابھی امم- ادھنیا ات شریننتی دھینوہ ششم سوممندرائے پاتوے ۔

(ات) وشیش کر (امم) اُس (ششم) بالک رُوپ میں پرکٹ (سومم) پُورن پرماتما امر پربُھو کی (اندرائے) سکھ دائیک سُویدھا کے لئے جو آوشیک پدارتھ شریر کی (پاتوے) وردھی کے لئے چاہیئے وہ پورتی (ابھی) پُورن ترہ (ادھنیا دھینوہ) جو گائے، سانڈ دوارا کبھی بھی پریشان نہ کی گئی ہوں ارتھات کنواری گایوں دوارا (شریننت) پرورش کی جاتی ہے۔

مطلب:- جب لافانی خدائے بزرگ وَ برتر لیلا کرتا ہُوا بچے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے تو اُس کے جسم کی نشوونما کے لیے جو ضروری مادا چاہیئے وہ کنواری گایوں کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے یعنی اُس وقت (ادھنی دھینو) کنواری گائے اپنا دودھ دیتی ہے جس سے اُس خدائے بزرگ وَ برتر کی پرورش ہوتی ہے۔

نیرُو کو دولت ملنا

بچہ ملنے سے پہلے دونوں میاں بیوی مل کر کپڑا بُنتے تھے۔ لیکن بچے کی فکر میں 25 دن تک وہ کپڑا بُننے کا کوئی کام نہ کر سکے۔ جس کی وجہ سے نیرُو پر کچھ قرض ہو گیا اور قرض مانگنے والے بھی اسی پچیسویں دن آگئے اور بُرا بھلا کہہ کر چلے گئے۔ ایک سیٹھ نے تو چند دنوں میں قرض واپس نہ کرنے کی صورت میں تشدد کی دھمکی دی تو دونوں میاں بیوی بہت پریشان ہو گئے اور اپنے بد اعمالیوں پر لعنت بھیجنے لگے۔ ایک پریشانی ختم ہوتی ہے، تو دوسری پیدا ہوجاتی ہے۔ والدین کو پریشان دیکھ کر بچے نے کہا امی ابو! تم فکر نہ کرو تمھیں روزانہ ایک سونے کی مہر (دس گرام سونے کا سِکہ) پالنے کے بستر کے نیچے ملا کرے گا۔ تم اُس سے اپنا قرض اُتار کے اپنا اور گائے کا خرچ نکال کے، باقی رقم دینی کاموں میں لگانا۔ اُس دن کے بعد نیرُو کے گھر خدا کبیر کی مہربانی سے ہر روز دس گرام سونا ملنے لگا اور یہ سِلسِلہ ایک سال تک جاری رہا۔

پرمیشور کبیر جی نے مہرِ (دس گرام سونے کا سِکہ) ملنے والی لیلا کو خفیہ رکھنے کو کہا تھا۔ایک دِن نیما کی ایک عزیز سہیلی اسی وقت نیرُو کے گھر آئی جب نیما کبیر جی کو جگانے کی کوشش کر رہی تھی اور نیما کی سہیلی نے وہ سونے کی مہر دیکھ لی اور بولی اتنا سونا تمہارے پاس کیسے آیا۔ نیما نے اپنی عزیز سہیلی کو سارا راز بتا دیا کہ ہمیں تو ایک سال سے یہ مہر روزانہ مل رہی ہے، جب سے ہمارے گھر یہ خوش نصیب لڑکا کبیر آیا ہے، ہم خوشی سے رہتے ہیں۔ اس کے تعد اگلے دِن ہی سونا ملنا بند ہو گیا۔ اب پھر نیرُو اور نیما دونوں مل کر کپڑا بن کے اپنے گھر کا خرچ چلانے لگے۔ بڑا ہو کر بچہ کبیر بھی اپنے والد کی ان کے کام میں مدد کرنے لگا اور کچھ ہی دنوں میں اس نے مزید بُنائی شروع کر دی۔

بچہ کبیر کی ختنہ کرنے کی ناکام کوشش

جب بچے کی صورت میں کبیر دیوَ کی ختنہ کرنے کا وقت آیا تو سارے رشتہ دار جمع ہوگئے، جب حجام نے بچہ کبیر کے عضو تناسل کا ختنہ کرنے کے لیے قینچی لے کر گیا تو پرمیشور نے اپنے عضو تناسل کے ساتھ ایک اور عضو تناسل پیدا کر لیا۔ پھر اُس ختنہ کرنے والے شخص کی آنکھوں کے سامنے تین اور عضو تناسل بڑھتے ہوئے دِکھائے، ایک بچے کے پانچ عضو تناسل دیکھ کر وہ ختنہ کرنے والا حیران رہ گیا۔ تب کبیر جی بچے کی شکل میں بولے کہ بھائی، صرف ایک ہی عضو تناسل کی ختنہ کرنے کا قانون ہےنہ مسلم مذہب میں، بتاؤ اب باقی چار کی ختنہ کہاں کرانی ہے؟ جلدی سے بولو! ایک شیر خوار بچے کو ایسے بات کرتے سُن کر اور بچے کے پانچ عضو تناسل دیکھ کر حجام نے وہاں موجود دیگر افراد کو بُلایا اور یہ حیرت انگیز منظر دِکھایا۔

یہ دیکھ کر وہاں موجود تمام لوگ حیران رہ گئے اور آپس میں بحث کرنے لگے کہ یہ اللہ کا کیسا کمال ہے کہ ایک بچے کے پانچ پانچ عضو تناسل ہیں یہ دیکھ کر حجام ختنہ کیئے بغیر ہی چلاگیا۔ جب نیرُو اور نیما کو معلوم ہُوا کہ بچے کے پانچ عضو تناسل ہیں تو کہنے لگے کہ کیا کہتے ہو؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ دونوں بچے کے پاس گئے تو بچے کا صرف ایک ہی عضو تناسل تھا، پانچ نہیں تھے۔ تب ان دونوں نے حاضرین سے کہا کہ آپ لوگ کیا کہہ رہے تھے دیکھو پانچ عضو تناسل کہاں ہیں؟ اس کا تو صرف ایک ہی عضو تناسل

ہے۔ وہاں موجود جن لوگوں نے پہلے پانچ عضو تناسل دیکھے تھے اب صرف ایک عضو تناسل (پیشاب کا مقام) دیکھ کر حیران رہ گئے۔

تب بچے کی شکل میں موجود پرمیشور نے کہا کہ اے نادانوں! تم لڑکے کا عضو تناسل کیوں کاٹتے ہو؟ کیا لڑکے کو بنانے میں اللہ (پرمیشور) سے کوئی کمی رہ گئی جسے تم دُرست کرتے ہو؟ کیا تم پرمیشور سے بھی بڑھ کر ہو؟ اگر تم لڑکے کے عضو تناسل کی کھال آگے سے کاٹ کر (ختنہ کر کے) اسے مسلمان بناتے ہو تو لڑکی کو مسلمان کیسے بناؤ گے؟ اگر مسلمان مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مختلف ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہی لڑکے کی ختنہ کر کے اسے پیدا کرتا۔ ارے نادانوں! تمام مخلوقات خدا کی بنائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی اس وقت مسلمان کے گھر میں پیدا ہُوا ہے تو وہ مرنے کے بعد دوبارہ ہندو یا عیسائی کے گھر میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب میں پیدا ہونے والے لوگ بھی اسلام مذہب اور دیگر مذاہب میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مذہبی دیواریں کھڑی کر کے باہمی بھائی چارے تباہ نہ کرو۔ یہ سب کال برہم کی چال ہے۔ کلِ یُگ سے پہلے کوئی دوسرا مذہب نہیں تھا۔ صرف ایک ہی انسانی مذہب (انسانیت کا مذہب) تھا۔ اب کل یُگ میں کال برہم نے انسانوں کو مختلف مذاہب میں بانٹ کے ان کا سکون ختم کر دیا ہے۔

ختنہ کے وقت موجود لوگ بچے کے منہ سے یہ نصیحت سُن کر دنگ رہ گئے۔ ماں نیما نے بچے کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ کر کہا، اتنی باتیں مت کرو۔ اگر قاضیوں نے سُن لیا تو وہ تجھے مار ڈالیں گے، وہ بڑے سنگدل (پتھر دِل) ہیں بیٹا۔ پرمیشور کبیر جی ماں کے دل کی تکلیف سمجھ کر سونے کا بہانہ کر کے خراٹے لینے لگے۔ تب نیما نے چین کی سانس لی اور اپنے سب رشتہ داروں سے درخواست کی کہ آپ یہ بات کسی کو مت بتانا کہ کبیر نے کچھ بولا ہے۔ کہ کہیں مجھے اپنے بیٹے سے ہاتھ نہ دھونے پڑ جائیں۔

رِشی رامانند، سیئو، سمن اور نیکی نیز کمالی کے پچھلے جنموں کا بیان

رِشی رامانند جی کی روح ستیہ یُگ میں وِدیادھر برہمن تھی، جس سے بھگوان (کبیر جی) ست سُکریت نام سے ملے تھے۔ ترِیتا یُگ میں وہ ویدوگیہ نامی ایک بابا تھے، جس سے پرمیشور مُنیندر نام سے ایک بچے کی صورت میں ملے تھے اور کمالی والی روح ستیہ یُگ میں وِدیادھر کی بیوی دیپیکا تھی۔ ترِیتا یُگ میں سُوریہ نام کی ویدوگیہ بابا کی بیوی تھی۔ اُس وقت اس نے پرمیشور کو بیٹے کی طرح پالا پوسہ اور پیار کیا تھا۔ اسی نیکی کی وجہ سے یہ روحیں پرمیشور کو پسند کرنے لگی تھیں۔ کل یُگ میں بھی ان کا پرمیشور پر اٹل یقین تھا۔ رِشی رامانند اور کمالی والی روحیں ہی ستیوگ میں براہمن وِدیادھر اور براہمن دیپیکا والی روحیں تھیں، جنہیں سُسرال سے آتے ہوئے بھگوان کبیر ایک تالاب میں کمل کے پُھول پر بچے کی شکل میں ملے تھے۔ یہی روحیں ترِیتا یُگ میں (ویدوگیہ اور سُوریہ) رِشی کی جوڑی تھی۔ جنہیں پرمیشور بچے کی شکل میں ملے تھے۔ سمن اور نیکی والی روحیں ہی دُواپر یُگ میں کالو والمیکی اور اُس کی بیوی گوداورِی تھیں۔ جنھوں نے دُواپر یُگ میں کبیر جی کا بچے کی صورت میں پرورش کی تھی۔ اسی نیکی کی وجہ سے پرمیشور نے اُنہیں اپنی پناہ میں لے لیا تھا۔ سیئوُ (شِو) والی رُوح دُواپر یُگ میں ہی ایک گنگیسور نام کے براہمن کا بیٹا گنیش تھی۔ جس نے اپنے والد کی شدید مخالفت کے با وجود بھی میری تعلیمات کو نہیں چھوڑا تھا اور گنگیسور براہمن والی رُوح کل یُگ میں شیخ تقی بنی، وہ دُواپر یُگ سے ہی پرمیشور کا مخالف تھا۔ گنگیسور والی روح شیخ تقی کو کال برہم نے پھر سے بہکایا۔ جس کی وجہ سے شیخ تقی (گنگیسور) خدا کبیر کے دُشمن بن گئے۔ بھکت شری کالو اور گوداورِی کی گنیش والدین کی طرح عزت کرتے تھے۔ رو رو کر کہتے تھے، کاش آج میں تمہارے (والمیکی) کے گھر میں پیدا ہُوا ہوتا۔ میرے (پالنے والے) والدین (کالو اور گوداورِی) بھی گنیش سے بیٹے کی طرح پیار کرتے تھے۔ ان کی محبت بھی اُس بچے سے حد سے زیادہ ہو گئی تھی۔ اسی وجہ سے وہ دوبارہ اسی گنیش والی روح یعنی سیئوُ کے والدین (نیکی اور سمن) بنے۔ سمن کی رُوح ہی نوشیرواں شہر میں نوشیر خان بادشاہ بنی۔ پھر جب بلخ اور بخارہ شہر کا بادشاہ اِبراہیم بِن اَدھم سُلطان بنا، تو دوبارہ اسے عقیدت کے راستے پر لگایا۔ { سُلطان اِبراہیم بِن اَدھم کا پُورا قصہ اسی کتاب کے صفحہ 163 پر بیان کی گئی ہے۔

❖ ستگرو رامپال جی سے گزارش ہے کہ جب ہم مسلمان بھائیوں سے علمی بحث کرتے ہیں۔ تو ہم ان کے سوالوں کا جواب نہیں دے پاتے۔ براہ کرم بتائیں کہ ہم اُن کا جواب کیسے دیں؟ سوال یہ ہے:-

سوال:- قرآن کا علم نازل فرمانے والا اللہ قادر نہیں ہے؟ یہ کیسے تسلیم کیا جائے کیونکہ قرآن مجید میں سورہ ص – 38 آیت نمبر - 41-42 سے ثابت ہے کہ «اللہ نے بندے ایوب کی پُکار سُن کر اسے کہا کہ زمین پر لات مارو، پینے کے پانی کا چشمہ نکلے گا۔ ایوب نے ویسا ہی کیا اور لات مارتے ہی پینے کے ٹھنڈے پانی کا چشمہ بہنے لگا۔»

(رامپال داس) اس سوال کا جواب اس طرح دیں:-

جواب:- آپ لوگ جی اسی کتاب کا «کائنات کی تخلیق» باب پڑھیں۔ اس سے معلوم ہوجائے گا کہ قرآن نازل کرنے والا کس درجہ کا خدا ہے؟ اللہ کی تعریف سمجھیں۔ «خدا» عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنٰی آقا، پربُھو، مالک ہوتی ہیں۔

آئیے مثال سے سمجھیں: - جیسے ہندوستان میں صوبوں میں وزیر اور وزیر اعلیٰ کا عہدہ ہوتا ہے اور وہ وزیر صرف ایک یا اس سے زیادہ محکموں کا مالک ہوتا ہے اور وزیر اعلیٰ پورے صوبہ کا پربُھو (مالک) ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ صوبے میں دوسرے افسران بھی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پولیس محکمہ میں ایک ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) ہوتا ہے جو پُورے صوبے کی پولیس کا مالک ہوتا ہے۔

اس کے نیچے بھی کئی دوسرے عہدے ہوتے ہیں، انسپکٹر جنرل (آئی جی)، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی)، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی)، پھر تھانیدار (ایس ایچ او) اور دیگر پولیس اہلکار ہوتے ہیں۔ پُورے ہندوستان ملک کے مالک راشٹرپتی(صدر) جی ہوتے ہیں اور دوسرے نمبر پر وزیر اعظم پُورے ہندوستان کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے بعد دیگر وزراء اپنے اپنے محکموں کے پربُھو (مالک) ہوتے ہیں۔ لیکن وزیر اعظم تمام وزراء اور وزرائے اعلیٰ سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ سُکشم وید میں لکھا ہے کہ (جو قادر اللہ کا بتایا ہوا مکمل روحانی علم ہے اس میں کہا گیا ہے کہ):-

کبیر، جو جا کی شرناں بسے، تاکو تاکی لاج - جل سونہی مچھلی چڑھے، بہے جاتے گج راج -

یعنی جو شخص جس مالک (صاحب) کا دوست ہوتا ہے، وہ صاحب اپنے مرتبہ کا فائدہ اپنے دوست کو فوراً پہنچاتا ہے جو ایک عام آدمی کو نہیں مل سکتا۔ مثلاً کسی کا دوست تھانیدار ہے تو جب وہ شخص کسی کے کام سے تھانے میں جاتا ہے تو اُس کا تھانیدار دوست اسے عزت سے کرسی پر بٹھاتا ہے، چائے پیش کرتا ہے اور اپنے مرتبہ کے مطابق جلداس کا کام کردیتا ہے۔ جب کہ عام لوگ تھانے میں داخل ہوتے ہوئے بھی خوف کھاتے ہیں۔ کام ہونا تو دور کی بات ہے۔

اسی طرح اگر کسی کی دوستی پولیس کے ڈی جی سے ہے تو اس کے لیے پُورے صوبے میں پولیس کی سطح کا کام فوری طور پر کیا جاتا ہے اور جو کام ایس پی، ڈی ایس پی، اور تھانیدار بھی نہیں کر سکتے ، وہ کام بھی ڈی جی کے دوست کا ہوجاتا ہے۔

اسی طرح صوبے میں وزیر بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے لیکن وزیر اعلیٰ کے جیسا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح ہندوستان کے وزیر اعظم تمام وزرائے اعلیٰ اور مرکزی وزراء سے زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا جن کی دوستی وزیر اعظم سے ہے ان کے کام ملک کے چاہے کسی بھی درجے کے افسر کے پاس ہوں بلاتعطل (بغیر کسی رکاوٹ کے) ہو جاتے ہیں۔

وانی کے معنٰی ہیں کہ جیسے مچھلی کی پانی سے سچی دوستی ہوتی ہے۔ پانی کا دریا بہہ رہا ہو۔ اس میں چاہے پچاس فٹ کی گہرائی (ڈھلان) ہو۔ ایسی گہرائی (جہاں پانی نیچے گر رہا ہو) میں پانی بہت تیزی سے نیچے گرتا ہے۔ اس کے سامنے آجائے اگر گجراج ہاتھیوں میں سے سب سے طاقتور ہاتھی بھی آجائے تو وہ پانی کا بہاؤ اس ہاتھی کو بھی بہا لے جاتا ہے۔ لیکن مچھلی اس جھرنے میں پانی کی نچلی سطح سے اوپر والی سطح پر یعنی پچاس فٹ اوپر سیدھی چڑھ جاتی ہے، یعنی پانی نے اپنی دوست مچھلی کو اپنے اختیار کے مطابق آسانی دی رکھی ہے، جو ہاتھی کو بھی حاصل نہیں ہے۔

اب آپ آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ قرآن مجید کی سورہ ص 38 کی آیت نمبر۔41 تا 42 میں جو چشمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کے لات مارنے سے زمین سے نکال دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر رب کے پاس اپنے مرتبہ کے مطابق طاقت ہوتی ہے۔ کال برِہم (جیوتی نرِنجن) قرآن مجید کا علم دینے والا ہے۔ اس کی حکومت اکیس برہمنڈ وں میں ہے۔ ان میں سے ایک

برہمنڈ کے سب لوکوں میں جاندار(پرانی) رہتے ہیں۔ جس برہمنڈ میں ہم ہیں اس کا مالک بھی یہی کال برہم ہے۔ اس کے مرتبہ کے مطابق عقیدت کرنے سے یہ حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ لیکن اس کے ذریعے بتائے ہوئے عبادات کے طریقے سے ہمیشہ کے لیے جنت میں نہیں رہا جا سکتا ہے اور پیدائش اور موت کا چکر ہمیشہ چلتا رہے گا۔ کتے، گدھے، خنزیر وغیرہ جانور اور پرندے، اور کیڑے مکوڑوں کے جسموں میں ہر جاندار کو تکلیف اُٹھانی پڑتی رہے گی۔ چاہے وہ کوئی بھکتی (عبادت) کرے یا نہ کرے۔ بس اِتنا ہے کہ عبادت نہ کرنے والے سیدھے جہنم میں جاتے ہیں اور پھر اُنہیں جانوروں، پرندوں وغیرہ کی شکل میں زندگی ملتی ہے۔ جبکہ عبادت کرنے والوں کو کچھ وقت کے لیے جنت کی خوشیاں مل جاتی ہیں لیکن بعد میں اُنہیں بھی جہنم میں جانا پڑتا ہے اور دوسرے جانداروں کے جسموں میں بھی پیدا ہو کے تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔

صرف خالق کائنات قادر اللہ {جسے گیتا کے اِدھیائے (باب)8 شلوک(آیت) 3 میں پرم اکشر برِہم کہا گیا ہےاور اسی کے بارے میں اسی اِدھیائے(باب) کےشلوک (آیت)8-10 اور 20-22 میں اور گیتا کے اِدھیائے 15 کے شلوک 17، اور گیتا کے اِدھیائے 18 کے شلوک 46 ، 61 اور 62 میں، اور دیگر کئی مقامات پر گیتا میں اور قرآن مجید کی سورہ فرقان-25 کی آیت نمبر 52-59، سورہ بقرہ-2 کی آیت نمبر 255 اور دوسری کئی سورہوں میں جسے ساری دنیا کا خالق، پروردگار اور شاشوَت (اُبدی) بتایا گیا ہے} کی عبادت کرنے سے عقیدت مند اُبدی خوشی والا مقام ستلوک حاصل کر لیتا ہے اور وہاں جانے کے بعد پھر کبھی کال لوک میں دوبارہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ایوب جس خدا کی عبادت کرتے تھے اسی کے بھکت بھیم بھی تھے۔ مہابھارت میں ایک واقعہ ہے کہ بھیم اپنی ماں اور بیوی دُروپدی اور اپنے چاروں بھائیوں کے ساتھ ہمالیہ پہاڑ پر گئے،وہاں پانی کی کمی تھی جس کی وجہ سے سب پیاس سے پریشان تھے۔ بھیم نے اپنا پیر موڑ کر گوڈا (گھٹنا) زمین پر مارا، اور پتھروں سے میٹھے پانی کا چشمہ بہہ نکلا۔ اس جگہ کو بھیم گوڈا کہا جاتا ہے جو ہندوستان کے صوبہ اتراکھنڈ میں ہریدوار شہر کے قریب ہے۔

لیکن صرف ایسے معجزات کی وجہ سے کسی کو قادر خدا نہیں مانا جا سکتا ہے۔

قادر خدا کبیر جی نے اپنے عقیدت مند بیردیوَ سنگھ بگھیل کاشی کے بادشاہ کے لیے جنگل میں اُونچی خشک پہاڑی کی چوٹی پر میٹھے پانی کا تالاب بنا دیا تھا اور اس کے اردگرد پھل دار درختوں کا ایک باغ لگایا دیا تھا جب بادشاہ اور اس کے ساتھ سینکڑوں سپاہی شکار کے لیے جنگل میں بہت دور تک چلے گئے تھے اور بُھوک اور پیاس سے ہلکان ہو رہے تھے، ان کی زندگی جانے ہی والی تھی کہ اس نے ان کی زندگی کی حفاظت کی۔

اس کرشمے کے ساتھ ساتھ کبیر اللہ اپنے بندے کو مکمل نجات بھی عطا کرتا ہے اور اپنے بندے کو بہترین جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے جگہ عنایت فرماتا ہے۔

جو جتنا بڑا رب (خدا) ہے وہ اپنے بندوں کو اپنی عزت برقرار رکھنے کے لیے اپنے درجے کا فائدہ پہنچا تا ہے۔

کبیر اللہ تعالی کی قدرت کے بارے میں مزید معلومات کے لیے باب «حضرت آدم سے حضرت محمد تک» میں بہت سارے پرمان ملاحظہ کریں۔

سوال: قرآن مجید کی سورہ ص 38 کی آیت نمبر 45-51 میں ہمارے (مسلمانوں کے) اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو ہمارے بندوں اِبراہیم، اِسحاق، یعقوب، اسماعیل، الیساء اور ذوالکفل کی طرح متقی اور پرہیزگار ہو نگے ، ان کے لیے جنت کے دروازے کھلے رہیں گے، وہ وہاں تکیے لگا کر آرام سے بیٹھیں گے، ان کے کھانے کے لیے بہت سے میوے اور پھل ہونگے اور پینے کے لیے شراب ہو گی اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (شرمیلی) ہم عمر بیویاں ہونگی۔ کیا اس جنت میں عقیدت مند ہمیشہ خوشی سے نہیں رہیں گے؟

(رامپال داس) اس کا جواب اس طرح دیں:-

جواب:- جہاں شراب پینے کو ملتی ہو، وہاں کیسے کوئی خوش رہ سکتا ہے اور کیسے ہمیشہ ہمیشہ رہ سکتا ہے؟ آپ اسی کتاب «مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن « کے صفحہ 49 پر پڑھیں کہ» مکمل بربادی لیے شراب پینا ہی کافی ہے۔»

پُرانوں میں ایک کہانی/قصہ ہے:- کہ جنت میں نل اور کبرِ نام کے دو دیوتا تھے، جو کبیرِ دیوتا کے بیٹے تھے۔ ایک دن دونوں نے شراب پی لی اور ایک ندی کے کنارے ننگے(برہنہ) ہو کر فساد کرنے لگے۔ اُس دریا میں اُسی جگہ پر دیوتاؤں(فرشتوں) کی بیویاں اور بیٹیاں نہا رہی تھیں جو شرم سے منہ پھیر کر دریا کے پانی میں گہرے پانی میں کھڑی تھیں۔ رِشی نارد جی وہاں سے گزر رہے تھے۔ نل اور کبرِ نے رِشی نارد جی کی بھی شرم نہیں کی اور وہ خواتین کی طرف نازیبا اِشارے کرتے رہے۔ رِشی جی نے اُنہیں سمجھایا لیکن وہ سر پر چڑھ چکے شراب کے نشہ میں نہیں مانے۔ تو نارد رِشی جی نے بد دعا دی کہ تم جنت میں رہنے کے لائق نہیں ہو۔ جاؤ زمین کے اوپر جڑ وں میں درختوں کی شکل میں پیدا ہو جاؤ، وہ دونوں جنت میں مر گئے اور دونوں ارجن اور جملا کے درخت کی شکل میں زمین کے اوپر کالیدہ نامی جھیل کے کنارے درخت بنے۔

جہاں شراب پینے کو ملے اور جو اللہ شراب کا لالچ دے کر اپنی عبادت کرواتا ہو، وہ قادر اللہ نہیں ہے، وہ کال جیوتی نِرنجن ہیں۔ ستلوک کے علاوہ کسی بھی لوک کی جنت اور مہاسورگ یعنی برِہم لوک (بڑی جنت) میں کوئی ہمیشہ کے لیے نہیں رہ سکتا۔ یہ صد فی صد سچ ہے۔

نکتہ:- قرآن مجید کی مندرجہ بالا سورہ ص 38 کی آیت نمبر 45-51 میں یہ بھی لکھا ہے کہ جنت میں جانے والوں کو ہم عمر (عمر میں ان کے برابر) بیویاں ملیں گی جو نیچی نگاہوں والی یعنی بہت شرمیلی ہوں گی۔

اس کال جیوتی نِرنجن اللہ (جس نے قرآن کا علم دیا) نے کہا کہ (جیسا کہ مسلمان بھائی بتاتے ہیں کہ) سب انسان قیامت تک مرتے رہیں گے اور اُنہیں قبروں میں زمین میں دفن کرتے رہیں گے اور جب قیامت آئے گی تو سب کو زندہ کیا جائے گا یعنی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر جو مسلمان (فرمانبردار، حکم الٰہی کی اطاعت کرنے والے) ہیں اُنہیں جنت میں رکھا جائے گا اور جو کافر (نافرمان برائی کرنے والے) ہیں اُنہیں جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

مقام فکر:- کوئی تو دو سال کی عمر میں ہی مر جاتا ہے، کوئی دس سال کی عمر میں، کوئی جوانی میں اور کوئی اسی پچاسی سال کی عمر میں بوڑھا ہو کر مر تا ہے۔ ان کی ہم عمر بیویاں بھی اسی عمر کی ملیں گی۔ یعنی ساٹھ سال کے شخص کی بیوی ساٹھ سال کی ہوگی اور ستر سال کے آدمی کی بیوی ستر سال کی ہوگی۔ ایسے ہی دوسری عمر کے لوگوں کا بھی حال ہوگا۔وہ چاہے نیچی نگاہ والی ہوں یا چاہے اونچی نگاہ والی ہوں، ایسی بیویوں سے اُنہیں جنت میں کیا خاک خوشی ملے گی؟

یہ کال جیوتی نِرنجن کا جال ہے۔ جس کے ذریعے گمراہ علم دیا جاتا ہے تاکہ سب لوگ گناہ کر کر کے یہیں پیدا ہوتے اور مرتے رہیں اور جہنم، جنت اور دوسرے جانوروں اور پرندوں کے جسموں میں بھٹکتے رہیں۔

سوال:- یہ کیسے مانا جائے کہ قرآن مجید کا علم دینے والا کال جیوتی نِرنجن ہی ہے؟

(رامپال داس کا) جواب:- اس کا ثبوت مقدس کتاب قرآن مجید میں ہی موجود ہے۔ آپ لوگ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک کا خدا ایک ہی ہے۔ اسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مقدس کتاب تورات نازل فرمائی تھی۔

قرآن مجید کی سورہ القصص 28 کی آیت نمبر 29-32 ، اور سورہ طٰہ 20 کی آیت نمبر 9-23 میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے طور (قاطور) پہاڑ کی اوپر آگ (جوتی)جلتی ہوئی دیکھی اور اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم سب یہیں رُکو میں اُس آگ سے تمہارے لیے انگارے لے کے آتا ہوں۔ جب موسیٰ اُس آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ لکڑی سے جلنے والی آگ نہیں ہے بلکہ وہ ایک مافوق الفطرت روشنی تھی، اُس روشنی سے آواز آئی کہ اے موسیٰ میں تیرا رب ہوں، تو اپنے جوتے اتار کر ننگے پاؤں اِس پہاڑ پر چڑھ۔ جب موسیٰ کچھ ہی فاصلے پر رہ گئے تو اُس روشنی سے دوبارہ آواز آئی، موسیٰ! تو اپنی چھڑی میری طرف پھینک دے، موسیٰ نے عصا پھینکا تو وہ ایک سانپ کی طرح چلنے لگا، پھر کہا کہ میں تجھے اپنا رسول بناتا ہوں اور تجھے کتاب کی نشانی دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ کہا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیوتی نِرنجن جسے کال کہا جاتا ہے اسی نے تورات کتاب موسیٰ پر نازل کی اور وہی حضرت آدم سے حضرت محمد تک کا رب ہے۔

اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنی اصلی صُورت میں کسی کے سامنے ظاہر نہیں آؤنگا، سب کام کروں گا۔ قسم کیوں کھائی ہے؟ یہ آپ اسی کتاب کے صفحہ 195 سے 244 تک باب "تخلیق کائنات" میں پڑھیں۔
شریمد بھگوت گیتا کا علم بھی اسی جیوتی نِرنجن یعنی کال بِرہم نے شری کرشن جی میں داخل ہو کر ارجُن کو بتایا تھا۔ گیتا اِدھیائے(باب) 7 کے شلوک (آیت)24-25 میں، کال بِرہم نے کہا ہے کہ:-
شلوک 24 :- بے وقوف لوگ میرے (اَنوتم) کمتر (اویئم) اَٹل اصول کو نہیں جانتے۔ اسی لیے مجھے (شری کرشن) ایک انسانی شکل میں آیا (کرشن) مانتے ہیں۔
شلوک 25 :-میں اپنی یوگ مایا (شکتی) سے پوشیدہ رہتا ہوں اور کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ نادان لوگ کبھی بھی انسان بن کر نہ پیدا ہونے والے کو نہیں جانتے۔
یعنی جیوتی نِرنجن (کال) نے واضح کر دیا کہ یہ میرا اٹل اصول ہے کہ میں چُھپا رہتا ہوں اور کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا ہوں اور میں سارے کام چُھپ کر ہی کرتا ہوں۔
گیتا ادھیائے 11 کے شلوک 32 میں واضح کہا ہے کہ "میں کال ہوں"۔ اب (شری کرشن کی صورت میں) سب کو تباہ کرنے آیا ہوں، یعنی میں کرشن کے جسم میں داخل ہُوا ہوں۔ لہٰذا کال نے شریمد بھگوت گیتا کا علم شری کرشن جی کے جسم میں داخل ہو کر بولا تھا۔
ایسے ہی چاروں کتابوں (زبور، تورات، انجیل اور قرآن) کا علم پوشیدہ رہ کر بتایا ہے۔ لہٰذا یہ قادر اللہ نہیں ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے۔ خدا کبیر نے اسے کال کرال (شیطان) کہا ہے۔
☛ دیگر دلائل:- قرآن مجید کی سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 35-38 تک میں قرآن کا علم دینے والا اللہ فرما تا ہے کہ:-
آیت نمبر 35: پھر ہم نے آدم سے کہا کہ "تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو اور یہاں جو دل چاہے وہ کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے۔"
آیت نمبر 36:- آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اُس درخت کی طرف راغب کیا اور ہمارے حکم کی نافرمانی کرادی۔ ہم نے حکم دیا کہ اب تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ ایک دوسرے کے دُشمن بن جاؤ۔ (سانپ اور انسان ایک دوسرے کے دُشمن بن گئے) اور تمہیں ایک وقت تک زمین پر رہنا ہے اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔
آیت نمبر 37:- اُس وقت آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ کے توبہ کی جو ان کے رب نے قبول کر لی کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
آیت نمبر 38:- ہم نے کہا کہ "تم اب یہاں سے اُتر جاؤ۔" پھر میری طرف سے تمہیں جو ہدایت پہنچے اس کے مطابق چلنا۔ جو لوگ میری ہدایت پر عمل کریں گے ان کو کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہوگا۔ (قرآن مجید سے اقتباس ختم ہوا)۔
مقدس بائبل (تورات) میں لکھا ہے کہ خدا نے چھ دن میں کائنات کو پیدا کیا اور جس میں چھٹے دن انسانوں کو اپنی شکل میں پیدا کیا۔ آدم اور حوا وغیرہ کو پیدا کرنے کے بعد ساتویں دن آسمان پر تخت پر جا بیٹھا۔ اس کے بعد جیوتی نِرنجن (کال بِرہم) نے باگ ڈور سنبھال لی اور سارے کام اپنے بیٹوں بِرہما، وِشنو اور شِو کے ذریعے کرنے شروع کر دیئے۔
مذکورہ بالا قرآن مجید والا واقعہ بائبل میں تفصیل سے ہے جو کہ درج ذیل ہے:-
کال (جیوتی نِرنجن) نے اپنے تین بیٹوں کے ذریعے اپنے انتظامات کرا رکھے ہیں۔ بِرہما، وِشنو اور شِو یہ تینوں کال کے بیٹے ہیں۔ آدم جی بِرہما کی دنیا سے آئی ہوئی ایک روح ہیں۔ اسی لیے بِرہما نے آدم کی ایک باغ میں دیکھ بھال کی۔
بِرہم کال کے بیٹے بِرہما نے حضرت آدم اور حضرت حوا (جو شری آدم جی کی بیوی تھیں) سے کہا کہ آپ اس باغ میں لگائے گئے درختوں کے پھل کھا سکتے ہو، لیکن ان درمیان میں لگے درختوں کے پھل مت کھانا، اگر کھاؤ گے تو مر جاؤ گے۔ یہ کہہ کر بِرہما چلا گیا۔

اس کے بعد سانپ آیا اور بولا کہ تم لوگ یہ بیچ والے درختوں سے پھل کیوں نہیں کھا رہے ہو؟ حوا نے کہا کہ خدا (اللہ) نے ہمیں منع کیا ہے کہ اگر تم انہیں کھاؤ گے تو مر جاؤ گے، لہٰذا انہیں مت کھانا۔ سانپ نے پھر کہا کہ اللہ نے تمہیں گمراہ کیئا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم رب کی طرح علم والے بن جاؤ۔ اگر تم یہ پھل کھاؤ گے تو تمہیں اچھے بُرے کا علم ہو جائے گا۔ تمہاری آنکھوں کے اوپر سے جہالت کا پردہ ہٹ جائے گا جو رب نے ڈال رکھا ہے۔ سانپ نے یہ بات آدم کی بیوی حوا سے کہی تھی، تو حوا نے اپنے شوہر حضرت آدم سے کہا کہ اگر ہم یہ پھل کھائیں گے تو ہمیں اچھے بُرے کا علم ہو جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے جب وہ پھل کھالیا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اندھیرا چھٹ گیا جو خدا نے ان پر جہالت کا پردہ ڈال رکھا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ دونوں ننگے ہیں تو انہیں شرم محسوس ہوئی اور انہوں نے انجیر کے پتے توڑ کر لنگوٹ بنا کر اپنے پوشیدہ اعضاء ڈھانپ لیے۔

یہ مندرجہ بالا واقعہ مقدس بائبل کے باب تخلیق سے لیا گیا ہے۔ خالق کائنات قادر اللہ تو اوپر آسمان میں عرش پر جا بیٹھا اور جس نے آدم وَ حوا کو جنت میں رکھا تھا۔ انہیں ایک درخت کے پھل کھانے سے منع کرتا ہے۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر آدم جی اور حوا جی اس اچھے بُرے کا علم کرانے والے درخت کا پھل کھا لیتے ہیں۔ پھر اللہ آیا تو معلوم ہوا کہ آدم اور حوا نے اس اچھے بُرے کا علم کرانے والے درخت کا پھل کھالیا ہے۔ جس وجہ سے انسان ہمارے جیسے ہو گئے ہیں۔ اس لیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ زندگی کے درخت کا پھل بھی توڑ کر کھا لیں اور ہمیشہ زندہ رہیں۔ اس لیے انہیں جنت سے نکال دیا۔

کائنات کی تخلیق کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، جو اوپر چلا گیا ہے۔ آدم اور حوا کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہیں تھا۔ لہٰذا ایک دوسرے اللہ کا وجود ثابت ہوا۔ جو کہ مذکورہ قرآن مجید کی سورہ بقرہ 2 کی آیت 35-38 میں قرآن مجید کا علم دینے والا تسلیم کر رہا ہے کہ میں نے آدم اور حوا کو جنت میں رکھا اور جب ان سے غلطی سرزد ہوئی تو انہیں جنت سے نکال دیا اور زمین پر چھوڑ دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا علم دینے والا یعنی حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کا رب قادر اللہ دنیا کا خالق نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک سے زیادہ ہیں۔ یہ ساری دنیا جیوتی نِرنجن (کال بِرہم) کی ہے، جو خود کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا۔ کبھی آگ کی شکل میں نمودار ہو کر انسانوں کو گمراہ کرتا ہے اور کبھی اپنے تینوں بیٹوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہے۔ کبھی اپنے تین بیٹوں میں سے کسی ایک کے اندر داخل ہو کر علم بتاتا ہے اور کبھی براہِ راست انسان میں داخل ہو کر بولتا ہے۔ کچھ سچا علم، کچھ جھوٹا اور کچھ ادھورا علم بتا کر اپنے جال میں پھنسائے رکھتا ہے۔

جُھوٹ کا ثبوت: سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 38 میں (جیوتی نِرنجن) قرآن مجید کا علم دینے والے نے فرمایا ہے کہ اے آدم وَ حوا! تم زمین پر اُتر جاؤ میں تمہاری رہنمائی کروں گا یعنی کتاب نازل کروں گا۔ اس میں تمہیں دین کی تعلیمات کے بارے میں اور پرہیزگاری (حدود) کے بارے میں بتاؤں گا۔ جو لوگ میری ہدایت پر عمل کریں گے ان کو کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہوگا۔ لیکن جب ہم حضرت محمد جی کی سیرت پڑھتے ہیں تو رونا آتا ہے کہ جس عظیم روح نے قرآن مجید کا علم دینے والے اللہ کے ہر حکم کی تعمیل کی دل دماغ اور مال سے پُوری طرح کی اور آخری سانس تک اسی کی رہنمائی میں چلتے رہے۔ اس کے باوجود حضرت محمد ﷺ کی زندگی غموں سے بھری ہوئی تھی جنہیں اسی اللہ نے اپنا رسول بنا کر بھیجا تھا۔

جب حضرت محمد ﷺ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ جب چھ سال کے ہوئے تو والدہ کا انتقال ہو گیا۔ جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کا انتقال ہوگیا جو بچہ محمد کی پرورش کر رہے تھے۔ پھر چچا نے انہیں پالا پوسا اور اُنہوں نے یتیمی کی زندگی گزاری۔

اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جس بچے کے ماں باپ مر جاتے ہیں اس کی حالت کیا ہوتی ہے؟ کوئی ماں باپ جیسا پیار نہیں دے گا، کوئی دھمکیاں دے گا۔ اپنے بچے تو اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور یتیم کو پھٹے پرانے کپڑے دیے جاتے ہیں اور زیادہ کام لیئا جا تا ہے۔ وہ اپنی پریشانیاں کسے سنائیں۔ دوسرے بچے میلے میں پیسے لے کے جاتے ہیں۔ یتیم بچہ انہیں دیکھ کے اپنی قسمت کو کوستا ہے۔ تہوار کے دن جب ہر کوئی اچھا کھانا کھاتا ہے، لیکن یتیم بچے کو روکھا سوکھا، باسی کھانا دیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ اسے بہت تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔

پچیس سال کی عمر تک شادی نہیں ہوئی۔ پھر خدیجہ نامی ایک چالیس سال عمر کی بیوہ سے شادی ہوئی۔ خدیجہ اس سے پہلے بھی دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ حضرت خدیجہ سے آپ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں اور تینوں بیٹے آنکھوں کے تارے ان کے سامنے ہی انتقال کرگئے۔ کال یعنی جیوتی نرنجن کے بتائے ہوئے قرآن مجید کے علم کی تبلیغ میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی جنگیں لڑیں۔ مخالفین نے تین سال تک بائیکاٹ بھی کیا۔ اس دوران آپ کا پُورا خاندان بہت پریشانی میں رہا۔ بچوں نے پتے کھا کر رو رو کر وقت گزارا اور حضرت محمد جی بہت تکلیف اُٹھانے کے بعد ترسٹھ(63) سال کی عمر میں ہی انتقال کرگئے۔

قرآن کے علم دینے والے نے مندرجہ بالا سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 38 میں کہا ہے جو لوگ میری ہدایت پر عمل کریں گے ان کو کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہوگا۔ یہ سچ ثابت نہیں ہوا۔ قادر اللہ کبیر ہے۔ وہ اپنے عقیدت مند اور رسول پر کوئی مصیبت نہیں آنے دیتا اور مکمل نجات عطا کرتا ہے۔ سیدھا ستلوک لے جاتا ہے۔ کال جیوتی نِرنجن بھی قادر اللہ سے ڈرتا ہے۔ اسی لیے کال برِہم اپنا دفاع کرتے ہوئے اس قادر خدا جو کہ کبیر ہے کی عبادت بنا کسی کو شریک کیئے کرنے کو کہتاہے۔ پھر اپنی عبادت کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔ اس میں بھی کہتا ہے کہ میرے علاوہ کسی کو شریک نہ کر کے(میرے برابر نہ سمجھ کے) میری عبادت کرو۔

اسی طرح اسی کال برِہم نے گیتا کا علم دیا۔ اس میں ادھیائے(باب) 8 کے شلوک 1(آیت) میں ارجُن نے سوال کیئا، اے بھگوان! گیتا کے ادھیائے(باب) 7 کے شلوک29 میں جس تت برِہم کا ذکر ہے وہ کون ہے؟ اس کا جواب کال برِہم نے گیتا کے اِدھیائے(باب) 8 کے شلوک (آیت)3 میں دیا ہے۔ کہا ہے کہ وہ "پرم اکشر برِہم" ہے۔

پھر ادھیائے(باب) 8 کے شلوک(آیت) 5 اور 7 میں اپنی پُوجا کرنے کو کہا ہے اور شلوک(آیت) 8-9-10 میں اپنے علاوہ ایک پرم اکشر برِہم(قادر اللہ) کی پُوجا کرنے کو کہا ہے۔ واضح کیئا ہے کہ اگر میری پُوجا کرے گا تو میرے ساتھ میری دنیا میں رہے گا اور اگر اُس پرم اکشر برِہم (قادر خدا) کی پُوجا کرے گا تو اُس سے ملے گا اور اس کے ستلوک میں جائے گا۔

گیتا کے ادھیائے (باب)2 کے شلوک (آیت)12، ادھیائے 4 کے شلوک 5، ادھیائے 10 کے شلوک 2 میں اپنے بارے میں واضح کیا ہے کہ پیدائش اور موت تیری بھی ہوتی رہے گی اور میری بھی۔

گیتا کے ادھیائے 18 کے شلوک 46، 61 میں اُس قادر مطلق خدا کے بارے میں کہا ہے کہ: - پرم اکشر برِہم (خدائے قادر، کائنات کا خالق اور پالنے والا) وہ ہے جس نے اس دنیا کو بنایا۔ وہی اسے سہارا دے کر اپنی طاقت سے روکے ہوئے ہے اورسب جانداروں کو ان کے اعمال کے مطابق دوسرے جانداروں کے جسموں میں، جنت، جہنم اور پھر انسانی جسموں میں داخل کراتا ہے یعنی خدائے قادر نے قانون بنا دیا ہے کہ جو جیسے اعمال کرے گا، ویسا ہی اُسے اجر ملے گا۔

گیتا کے ادھیائے 18 کے شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے ارجُن! تم پُورے دل سے اُس خدا کی پناہ میں جاؤ۔ اُس پرماتما کے فضل سے تمہیں حتمی سُکون اور سناتن، اعلیٰ ٹھکانہ (لا فانی دنیا) میں ملے گا۔

گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 4 میں کہا ہے کہ کسی تتوَدرشی(باخبر) سنت سے تتوگیان (حقیقی علم)حاصل کر کے اُس (اوپر مذکور) خدا کے اُس اعلیٰ مقام (ستلوک) کی تلاش کرنی چاہیئے، جہاں جانے کے بعد بندہ کبھی لوٹ کے واپس نہیں آتا۔ یعنی اُسی کی عبادت کرو۔

گیتا ادھیائے (باب)15 کے شلوک(آیت) 16 میں بتایا ہے کہ چھر پُرش (کال برِہم) اور اکشر پُرش یہ دو خدا اس فنا ہونے والی دنیا میں موجود ہیں۔ یہ دونوں اور ان کے تحت تمام مخلوقات فانی ہے۔ اور روح سب کی لافانی ہے۔

گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 17 میں کہا ہے کہ اُتم پربُھو یعنی پُرشوتم اِن دونوں سے الگ ہے جسے دراصل پرماتما کہا جاتا ہے جو تینوں جہانوں میں داخل ہو کے سب کا پالن پوشن کرتا ہے اور جو لافانی پرمیشور ہے۔

گیتا میں یہ بھی واضح کیئا گیا ہے کہ اُس خدا کی عبادت خصوصی عقیدت کے ساتھ کرو، یعنی اُس کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو۔ اپنے بارے میں بھی یہی کہا ہے کہ میری عبادت کرو اور کسی دوسرے خدا کو میرے برابر مان کے اس کی عبادت نہ کرو۔

اسی طرح قرآن کا علم دینے والے نے سورہ انبیاء 21 کی آیت نمبر 92، 30، 31، 32 میں اپنی عبادت کرنے کو کہا ہے اور اپنی شان بیان کی ہے۔ سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر255 میں اپنے علاوہ ایک دوسرے خدا کی شان بیان کی ہے اور سورہ فاطر کی آیت نمبر1-7 میں قادر رحمٰن کی عبادت کرنے کو کہا ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کا علم دینے والا کال برہم (جیوتی نرنجن) ہے جو سب کو دھوکہ میں رکھتا ہے اور ادھورا علم بتا کر اپنے جال میں پھنساکر رکھتا ہے۔ گناہوں کی بھی ترغیب دیتا ہے۔ وہی جنگیں (لڑائی جھگڑے) کرواتا رہتا ہے تاکہ سب لوگ پریشان رہیں اور عبادت نہ کریں، اگر عبادت کریں بھی، تو غلط عبادت کریں۔

دیگر شواہد:- قرآن مجید کی سورہ سجدہ 32 کی آیت نمبر 13:- قرآن کا علم دینے والے اللہ نے فرمایا ہے کہ میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سے جہنم بھر دوں گا۔ ہم چاہتے تو ہر انسان کو ہدایت دے دیتے لیکن مجھے جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرنا ہے۔ عبادت ادھوری بتاتا ہے۔ گوشت کھانے کی اجازت دیتا ہے۔ جس وجہ سے جہنم ہی بھرے گا، جنت میں تو جا ہی نہیں سکتے۔ قرآن کا علم دینے والا لڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔ دلیل کے لیے سورۃ النساء 4 کی آیت نمبر 71-84 :-

آیت نمبر 71:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ، مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہو۔ پھر جیسا موقع ہو، ویسے الگ الگ ٹکڑیوں میں نکلو یا ایک ساتھ اکٹھے ہو کر نکلو ۔

آیت نمبر 72:- ہاں، تم میں کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو لڑائی سے جی چُراتے ہیں۔

آیت نمبر 74-84: پس اے نبی! تم اللہ کی راہ میں لڑو۔

اس طرح کی وحی (پیغام) بھیج بھیج کر حضرت محمد جی کو زندگی بھر جنگ میں مصروف رکھا۔ ان کی زندگی جہنم بن گئی۔ گھر کے اندر موت کی تباہی اور دشمنوں سے لڑا لڑا کر اعمال خراب کرادیئے اور اس عقیدت مند روح کو اصل علم بھی نہیں بتایا اور نہ ہی حقیقی عقیدت کا طریقہ بتایا۔ جس کا ثبوت اس بات سے ہے کہ سورہ فرقان 25 کی آیت نمبر 52-59 میں کہا ہے کہ قادر اللہ کبیر ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اس کی خبر کسی باخبر عالم سے پُوچھو۔ اس سے خود ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کا علم نامکمل ہے۔

سورہ شوریٰ 42 کی آیت نمبر 1-2 میں اِشارتی الفاظ ہیں:- 1- ح، م اور 2- ع، س، ک۔ یہ نجات کے منتر ہیں لیکن نامکمل ہیں۔ ان کا علم نہ حضرت محمد جی کو تھا اور نہ ہی کسی مسلمان عقیدت مند کو ۔ پھر نجات کیسے ملے گی؟ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت محمد جی کو تو ان کا علم ہوگا؟ اگر نبی جی کو ان کا علم ہوتا تو کیا وہ اپنے ساتھیوں کو نہ بتاتے؟ جبکہ وہ ایک ایک لفظ مسلمانوں کو بتایا کرتے تھے۔

اسی اللہ نے حضرت موسیٰ جی کو تورات کا علم عطا کیا تھا جو ایک ہی بار میں نازل کی تھی۔ اس کتاب تورات کے تعلیم کے مطابق موسیٰ جی وعظ کر رہے تھے، کہ حاضرین میں سے ایک نے پُوچھا اے موسیٰ! اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں دنیا کا سب سے بڑا عالم ہوں۔ اس سے ناراض ہو کر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ تمہارا علم حضرت خِضر کے علم کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے، لہٰذا موسیٰ یہ علم حاصل کرنے حضرت خِضر کے پاس گئے لیکن وہ علم حاصل کیئے بغیر ہی واپس آجاتے ہیں، حضرت موسیٰ کو یہ گمان تھا کہ مجھے تو خدائے قادر اللہ نے علم دیا ہے، اس لیے انہوں نے اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم کہا، پھر وہ اللہ (جیوتی نرنجن کال) کہتا ہے کہ تیرا علم کچھ بھی نہیں ہے،پس اگر تورات کا علم اس علم کے سامنے جو حضرت خِضر کو حاصل تھا کچھ بھی نہیں تھا۔ تو اس نے یہ علم حضرت موسیٰ کو کیوں بتایا؟ اور جب حضرت موسیٰ علم حاصل کرنے حضرت خِضر کے پاس گئے اور خالی ہاتھ لوٹ آئے، تو اسے وہی حقیقی علم انہیں بتا دینا چاہیے تھا اور وہ علم حضرت محمد کو بھی نہیں بتایا ان سے بھی کہہ دیا کہ قادر خالق کائنات اللہ کے بارے میں حقیقی علم کسی باخبر (صاحب علم سنت) سے پُوچھو۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کو ادھورا علم دینے والا اور اُنہیں

گوشت کھانے اور لڑنے کی ترغیب دے کر گناہ کروانے والا جیوتی نرِنجن کال ہے۔ اس کال بِرہم نے ارجُن کو شریمد بھگوت گیتا کا علم دیا جب چچازاد اور تایازاد بھائیوں کوروؤں اور پانڈوؤں کے درمیان سلطنت کی تقسیم کے لیے جنگ ہونے والی تھی اور دونوں کی فوجیں لڑنے کے لیے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ پانڈو جنگجُو ارجُن نے اپنے چچا زاد بھائیوں اور بھتیجوں کو دیکھا جو لڑنے کے لیے میدان میں کھڑے تھے۔ پھر محبت نے جوش مارا کہ جن بھائیوں کے بچوں کو گود میں لے کر پیار کیا کرتے تھے آج میں انہی کو مارنے کے لیے تیار ہوں اور سوچا کہ جنگ میں بہت سے سپاہی مارے جائیں گے اور ان کی بیویاں بیوہ ہو جائیں گی۔ بہت سے بچے یتیم ہو جائیں گے اور مجھ پر بہت گناہ ہوگا۔ اس لیے ارجُن نہ لڑنے کا فیصلہ کرکے ہتھیار رکھ کر رتھ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اگر ارجُن لڑنے سے انکار کر دیتا تو جنگ نہیں ہونی تھی۔

جب کال بِرہم (جیوتی نرِنجن) نے دیکھا کہ اب جنگ نہیں ہوگی۔ تو اپنے بیٹے شری وِشنو عرف شری کرشن (جسے اس وقت اپنا نبی بنا کر بھیجا تھا) کے جسم میں داخل ہوکر گیتا کا علم دیا اور کہا ارجُن تم لڑو۔ تمہیں تو صرف ایک سبب بننا ہے، ان سب کو تو مجھے مار ناہے۔ لیکن ارجُن ماننے کو تیار نہیں تھا، کہہ رہا تھا اے کرشن! اپنے بھائیوں/رشتہ داروں کو مار کر حکومت حاصل کرنے کے بجائے ہم بھیک مانگ کر کھانا کھانا پسند کریں گے۔ میں جنگ نہیں لڑوں گا۔

کال نے گیتاکےادھیائے(باب) 2 کےشلوک(آیت) 37 میں ارجُن کو بہکایا کہ اے ارجُن! تمہارے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہیں۔ اگر تم جنگ میں مارے گئے تو تمہیں جنت ملے گی اور اگر جنگ میں تم جیت گئے تو تم حکومت حاصل کر کے حکومت کا مزہ لوگے۔

گیتا کے ادھیائے(باب) 2 کے شلوک (آیت)38 میں کہا ہے کہ ہار اور جیت، نفع اور نقصان ، خوشی اور غم برابر سمجھ کر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ کہ اس طرح جنگ لڑنے سے تم پر گناہ نہیں ہوگا۔

جب ارجُن لڑنے کے لیے تیار نہ ہوا تو ارجُن کو ڈرانے کے لیئے کال نے اپنی بڑی بھیانک شکل دکھائی۔ جسے دیکھ کر ارجُن خوف سے کانپنے لگا اور لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور مہابھارت نام سے ایک جنگ ہوئی جو ایک طرح سے عالمی جنگ تھی، لاکھوں فوجی مارے گئے اور پانڈو جیت گئے۔ پانڈوؤں میں سب سے بڑے یُدھیشٹر تھے جو راجہ بنے۔ یُدھیشٹر کو خواب میں سر کٹے ہوئے انسانی دھڑ دکھائی دینے لگے۔ جنگ میں بیوہ ہوئی فوجیوں کی بیویاں ماتم کرتی نظر آتیں اور یُدھیشٹر خوف سے جاگ جاتے اور دوبارہ نیند نہیں آتی تھی، کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ آنکھیں پھٹی پھٹی رہنے لگیں۔ یُدھیشٹر کے باقی چار بھائیوں (ارجُن، بھیم، نکول اور سہدیوَ) نے جب بھائی کی یہ حالت دیکھی، تو یُدھیشٹر سے وجہ جاننی چاہی، اُنہوں نے بتایا کہ میں رات میں سو نہیں پاتا اور اگر سوجاؤں تو خوفناک خواب دیکھتا ہوں اور ڈر کر بیٹھ جاتا ہوں۔ پانڈوؤں کے گرو شری کرشن جی تھے، جن کے جسم میں داخل ہو کر کال بِرہم نے گیتا کا علم ارجُن کو دیا تھا۔ ارجُن یہ سمجھ رہے تھے کہ گیتا کتاب کا علم شری کرشن نے بتایا ہے اور پانچوں بھائی اپنے گرو جی کے پاس گئے اور یُدھیشٹر کی پریشانی بتائی۔ تب شری کرشن نے کہا کہ تم نے جنگ میں بھائیوں (بھائیوں، بھتیجوں وغیرہ) کو مارا ہے۔ اسی گناہ کے سبب یودھیشٹر کے راجہ کے عہدے پر فائز ہرنےسے یہ پریشانی آئی ہے۔ اسے حل کرنے کے لیے ایک اشوَا میدھ یگیہ (بڑی خیرات) کرو۔ اور اس یگیہ/خیرات میں پُوری دنیا کے سبھی باباؤں، سنتوں، رشتہ داروں اور آسمانی دیوتاؤں وغیرہ کو کھانا کھانے کی دعوت دو۔

یہ بات شری کرشن کے منہ سے سُن کر ارجُن پانڈو کو یاد آیا کہ جب دونوں فوجیں جنگ کے لیے کھڑی تھیں،میں کہہ رہا تھا کہ لڑائی نہ کرو۔لیکن شری کرشن نے کہا تھا کہ لڑو، تم پر گناہ نہیں ہوگا اور میرے لاکھ بار منع کرنے کے بعد بھی نہیں مانے اور جنگ لڑنے کے لیے ترغیب دیتے رہے۔ کتنے انسان مر گئےاور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پریشانی تم پر جنگ میں انسانوں کو مارنے کے گناہ کی وجہ سے آئی ہے اور جس کے حل کے لیے اُس وقت کے اربوں روپے خرچ کرنے پڑ رہے تھے۔ ان کے بھائی کی جان خطرہ میں تھی۔ اس لیے صبر کیئا اور یگ کیئا گیا، تب یودھیشٹر صحیح ہوئے۔

پھر کال جیوتی نرِنجن نے شری کرشن جی کے پُورے قبیلے (تمام بچے، بوڑھے، جوان، کنبہ کے تمام افراد اور بھائی بشمول کرشن) کو درواسا کی بددعا سے تباہ کرا دیا۔ چھپن کروڑ یادو(شری کرشن جی کے قبیلے کے افراد) تھے۔ وہ سب آپس میں لڑ کر مر

گئے۔ شری کرشن جی کو بھی ایک شکاری نے مارا۔ کال نے اپنے نبی شری کرشن کو بھی نہیں بخشا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے وہ فنا ہو گئے۔ پانڈووں کو بھی پُوری زندگی حکومت نہیں کرنے دی۔ جب شری کرشن جی مرنے لگے تو اُنہوں نے پانچوں پانڈووں سے کہا کہ تمہارے سر پر جنگ میں کیئے گئے گناہوں کی عذاب بہت زیادہ ہے۔ لہذا تم پانچوں ہِمالیہ کی چوٹی پر جاؤ اور وہاں تپسیا کرو اور پھر وہیں مر جاؤ۔ تب تمہارے جنگ میں کیئے گئے گناہ ختم ہو پائیں گےاور اس طرح پانچوں پانڈو حکومت چھوڑ کر ہِمالیہ کے پہاڑوں میں برف میں گل کر مر گئے۔ پھر اُنہیں جنگ کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا گیا۔

جہنم میں گناہوں کا عذاب بھگتنے کے بعد جنت میں نیکیوں کا پھل ملتا ہے۔ یہ اس کا خوفناک جال ہے۔ کال جیوتی نِرنجن جُھوٹ بول کر مخلوق کو گمراہ کر کے اپنے جال میں پھنسا کر رکھتا ہے۔ اس کی دنیا میں مخلوق کو کوئی خوشی سُکھ نہیں مل سکتے۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک سبھی کی دُرگتی اسی نے کی تھی، جنہیں قادر اللہ کبیر جی نے قصائی بتایا ہے، جو سب جانداروں کوگمراہ کر کے اپنے جال میں پھنسا کے رکھے ہوئے ہے۔ اس کے جال سے نکلنے کے لیے سبھی کو قادر کبیر اللہ کی پناہ میں آنا پڑے گا۔

موجودہ وقت میں اس کبیر اللہ نے مجھ داس (رامپال داس) کو اپنا آخری نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میرے پاس عقیدت کا صحیح طریقہ اور صحیح علم ہے۔ دنیا کے تمام انسانو، تم میری بتائی ہوئی عبادت کرو، جس سے تم قادر اللہ کبیر جی کے ستلوک میں جاؤ گے۔ وہاں تم ہمیشہ خوش رہو گے۔ کبھی موت نہیں آئے گی۔ جب تک کال کی دنیا میں زندگی ہے تم خوشی سے جیو گے۔ قبل از وقت موت نہیں ہوگی، بیماری اور غم سے تمہاری مکمل حفاظت ہوگی۔

مندرجہ بالا دلائل وَشواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نے بائبل، قرآن اور گیتا کا علم دیا وہ کال بِرہم (جیوتی نِرنجن) ہے۔ قادر اللہ کبیر ہے، جو سچا علم بتاتا ہے۔

سوال:- چلتے پھرتے، کھانا بنانے، کھیتی وغیرہ کے کام کرنے میں بھی تو جاندار مر جاتے ہیں؟ تو ایک عقیدت مند کیسے نجات حاصل کر سکتا ہے؟ وہ بھی تو گناہ کرتا ہے اور گنہگار جنت میں نہیں جا سکتے تو وہ کیسے جنت میں جائیں گے؟ گائے، بکری، مُرغی، انسان اور دیگر جاندار کیڑوں اورمکوڑوں میں روح تو ایک ہی جیسی ہے۔

جواب: قادر اللہ نے قانون بنایا ہے۔ فرمایا ہے کہ:-

کبیر اِچھا کر مارے نہیں، بِن اِچھا مر جائے، کہہ کبیر تاس کا پاپ نہیں لگائے۔

یعنی چلتے پھرتے، کھیتی باڑی کرنے میں، زمین کھودتے وقت، کھانا پکانے وغیرہ میں مقصد جانداروں کو مارنا نہیں ہے، جس وجہ سے اُنہیں مارنے کا گناہ نہیں ہوتا۔ یہ گناہ اُس شخص پر تو پڑے گا جس نے کبیر اللہ کی پناہ نہیں لی ہے، یعنی جس نے اُس کے بھیجے ہوئے نبی (سنت) سے تعلیم(نام دِکشہ) نہیں لی ہے۔ کبیر جی کی پناہ میں نام دِکشا لینے والے کا انجانے میں کیئے گئے گناہوں پر کوئی مواخذہ نہیں ہوتا۔ جب کہ دوسرے لوگوں کا مواخذہ ہوگا چاہے اُنہوں نے کسی دوسرے ولی سے تعلیم ہی کیوں نہ لی ہو۔ کیونکہ کبیر جی کے عقیدت مند کو مکمل علم ہوتا ہے اور وہ جان بُوجھ کر گناہ نہیں کر سکتا، انجانے میں ہوئے گناہ کی اسے سزا نہیں ملتی ہے۔

مثال:- جیسے ڈرائیونگ لائسنس اُس کو دیا جاتا ہے جو مکمل طور پر گاڑی چلانا جانتا ہو۔ پھر اگر اُس سے کوئی حادثہ ہو جائے جس میں کسی کی موت ہو جائے تو اُسے قتل کا مجرم نہیں ماناجائے گا کیونکہ اُس کے پاس ڈرائیونگ سرٹیفکیٹ ہے۔ اسی طرح جس نے داس (رامپال داس) سے تعلیم حاصل کی ہے، اُسے نادانستہ گناہوں کی سزا نہیں بھگتنی پڑے گی۔

سوال: نِجات (موکش) کی تعریف کیا ہے اور نجات کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: نجات کا مطلب ہے "آزادی"۔ کسی قید وَ بند سے چھٹکارا حاصل کرنے کو نِجات کہتے ہیں۔ جیسے طوطے کو پنجرے میں بند کر رکھا تھا۔ تب وہ قید وَبند میں تھا۔ پھر جب طوطے کو پنجرے سے نکال کر آزاد کر دیا تو اسے قید وَ بند سے چھُٹکارا مل گیا۔

روحانیت کی راہ میں نِجات اور بندگی کا مطلب درج ذیل ہے:-

ہر جاندار اعمال کی قید وَ بند (بندھن) میں جکڑا ہُوا ہے۔ جس وجہ سے وہ پیدائش اور موت کے چکر میں پھنس کر تکلیف اُٹھا رہا ہے، جو کہ ایک بندھن ہے اور ان اعمال کے بندھن سے چھٹکارا ملنا ہی نِجات حاصل کرنا ہے۔سب جاندار جو کال جیوتی نِرنجن کی دنیا میں ہیں، وہ سب کے سب اپنے اعمال کے بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں۔ انسان جیسا بھی اچھا یا بُرا عمل کرے گا ویسا ہی اسے اجر ملے گا۔ جو لوگ کال بِرہم (جیوتی نِرنجن) کے رسولوں (پیغمبروں) کے ذریعہ دیئے گئے علم کی بنیاد پر عقیدت(بھکتی) کرتے ہیں، اُن کے لیے گُرو بنانا لازمی ہے۔ گُرو جی کے بتائے ہوئے طریقے سے بھکتی کرنے سے وہ کال بِرہم کے بندے جنت اور جہنم میں تو یقیناً جائیں گے کیونکہ کال بِرہم کی دنیا میں دونوں قسم کے اعمال (بد اعمال اور نیک اعمال) کر کے ہی ختم کرنے پڑتے ہیں۔ گُرو اپنے شاگردوں کو بُرے اعمال سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جس وجہ سے گُرو جی کا پیروکار زیادہ نیکی حاصل کرلیتا ہے۔ اسی لیے جب وہ دنیا سے چلا جاتا ہے تو اسے جنت میں زیادہ رہنے کا وقت ملتا ہے جو کہ اس کی نیکیوں کا صلہ ہے۔ جنت کا وقت ختم ہونے کے بعد وہ طالب جہنم میں بھی جاتا ہے اور زمین پر موجود دوسری مخلوقات کے جسموں میں اپنے اعمال کی سزا بھگتتا ہے۔ پھر اُسے کسی انسان (مرد یا عورت) کی پیدائش ملتی ہے اور اب اس انسانی زندگی میں وہ جیسے بھی عمل کرے گا، اس کو اپنےاعمال کا ویسا ہی صلہ ملے گا۔ یہ سِلسِلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

یہ کال بِرہم کے عقیدت مند جنت(سرگ) میں قیام کے وقت کو نِجات سمجھتے ہیں جو کہ ایک محدود وقت ہے۔ یہ نِجات کا وقت چار یُگوں (ست یُگ، تِریتا یُگ، دُواپُر یُگ اور کل یُگ) یعنی 43 لاکھ 20 ہزار سال کا ہوتا ہے۔ یہ چاروں یُگوں کا وقت ہے جسے چترُیگ بھی کہتے ہیں۔ یہ نِجات کا وقت 1000 چترُیگوں کا ہوتا ہے، جو برِہما جی (رجگُن دیوتا) کے ایک دن کا وقت ہے۔کچھ باباؤں کو بِرہم لوک (کال لوک کی عظیم جنت) یعنی مہاسورگ بھی حاصل ہوئی ہے اور انہوں نے کئی ہزار چترُیگوں تک اس میں قیام کیا اور ایک طویل مدت کے لئیے نِجات حاصل کی ۔لیکں وہ بھی دوبارہ پیدائش اور موت کے چکر میں آئے ہیں اور جانوروں اور پرندوں کی زندگیاں بھی گزاری ہیں۔ جہنم کا بھی عذاب سہا ہے۔جب کہ ان رشیوں نے ویدوں میں بتائی بھکتی کی تھی۔ گیتا میں بھی وہی ویدوں والا علم ہے۔ ویدوں میں پانچ یگ کرنے کو کہا ہے اور اوم (ॐ) کا نام جاپ کرنے کو کہاہے۔ کچھ باباؤں نے پانچوں یگ کیئے، کسی نے چار کیئے، کسی نے دو یگ کیئےاور کسی نے ایک کیئا۔ اوم نام کا جاپ بھی کیئا۔ جس کے مطابق اُنہیں نِجات کا کم اور زیادہ وقت ملا۔

تپسیا اور ہٹھ یوگ کرنے سے بھی جنت کی بادشاہت حاصل کی جاتی ہے۔تپسیا کرنے والے کو تپسیا کا اَجر شاہی عہدہ کی شکل میں ملتا ہے۔ جنت کا راجہ اِندر تپسیا کر کے بنتا ہے۔ ایک یگ میں سو من (ایک من میں 40 کلو ہوتے ہیں) دیسی گھی استعمال کرنا پڑتا ہے، ایسے سو یگ کرنے کے بعد انسان کو اِندرکا درجہ حاصل ہوتا ہے، لیکن صرف محدود وقت کے لیے۔ اس کے بعد وہاں بھی موت آتی ہے اور پھر وہی پیدائش اور موت کا چکر چلتا ہے۔ یہ عارضی نِجات ہے۔ جنہیں مکمل روحانی علم نہیں ہے وہ جنت میں جانے کو ہی نِجات سمجھتے ہیں جو کہ عارضی نِجات ہے۔

ستلوک مقام جو ست پُرش (قادر اللہ) کا مقام ہے اور جہاں اُس کا تخت ہے وہ ستلوک لافانی جگہ ہے، ست پُرش (پرم اَکشر بِرہم) کبیر جی بھی لافانی ہیں جو لوگ ست پُرش کبیر جی کی سچی عبادت کرتے ہیں وہ اُس لافانی مقام (ستلوک) میں چلے جاتے ہیں اور وہ پھر کبھی لوٹ کے اِس دنیا میں نہیں آتے وہ وہاں ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اُنہیں امر جسم مل جاتا ہے ،یہ مکمل نجات ہے۔ جو حقیقی معنوں میں آزادی ہے۔

بائبل اور قرآن کا علم دینے والا بھی جیوتی نِرنجن (کال بِرہم) ہے اور ان میں عقیدت کا طریقہ گیتا اور ویدوں کے مقابلے میں اور بھی نامکمل ہے۔ لہذا ان میں مذکور عبادات سے بھی مکمل نِجات نہیں مل سکتی ہے۔

سوال:- کیا روح(آتما) لاش کے ساتھ قبروں میں رہتی ہے؟

جواب:- حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک سب عقیدت مند کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد سب کو قبروں میں دفن کیا جائے گا اور جب قیامت آئے گی تب سب کو زندہ کیا جائے گا، پھر نیک کام کرنے والے جنت میں اور بُرے کام کرنے والے جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، اِس نظریہ کی تردید خود حضرت محمد جی کے آسمانی سفر (معراج) سے ہو جاتی ہے جب اُنہوں نے بابا آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیاء کو جنت میں دیکھا۔ در اصل وہ پِتر لوک ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے اور وہاں زمین کی طرح ہی خوشی اور غم ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے: - شِو پُران میں ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک بار بھگوان شِو اپنی بیوی پاروتی کو نام دِکشا دینے کے لیے ایک تنہائی کی جگہ پر لے گئے اور ایک خشک درخت کے پاس بیٹھ گئے۔ نام دِکشا منتر کوئی اجازت یافتہ (ادھیکاری)پڑھ کر سُناتا ہے۔ شِو جی نے تین بار ہاتھوں سے تالی بجائی اور اس سے ایک خوفناک آواز ہوئی جس سے ڈر کر تمام جانور اور پرندے دور چلے گئے۔ اُس خشک درخت کے تنے میں بل نُما سوراخ بنے تھے جو عموماً پُرانے درختوں کے تنے میں ہو جاتے ہیں جو دیمک وغیرہ لگنے سے ہو جاتے ہیں۔ اُس درخت کے تنے کے کھوکھلے سوراخ میں ایک مادہ طوطے نے انڈے دے رکھے تھے۔ ان میں سے جو انڈے صحیح تھے ان میں سے طوطے پرندے بن کر اُڑ گئے تھے۔

لیکن ایک انڈا گندا تھا وہ وہیں رہ گیا، سبھی انڈوں میں جان پڑ چکی تھی یعنی جاندار بچے تھے اور گندے انڈے والا بچہ وہیں رہا۔ جب شِو جی کو یقین ہو گیا کہ آس پاس کوئی جاندار اِن کی باتیں سُننے والا نہیں ہے، تو اُنہوں نے پاروتی کو قادر خدا کی شان سُنانا شروع کی اور کملوں(جو جسم میں کمل چکر ہیں) کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ ہر ایک کمل کو کھولنے کا منتر جاپ بھی بتانے لگے۔ پاروتی جی منتر سُن سُن کے ہاں-ہوں کہہ کے منتر سمجھنے کا اشارہ کر دیتیں۔ کچھ دیر بعد پاروتی جی کو نیند کی جھپکی آئی، کہ تبھی اُس درخت کے تنے سے "ہاں- ہوں" کی آواز آنے لگی کیونکہ پرماتما کی کہانی(کتھا) کسی اجازت یافتہ سے سُننے سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جس وجہ سے طوطے کا گندا انڈا صحیح ہو گیا اور اُس سے ایک پرندہ بن گیا۔ طوطا اب ہونکار بھرنے لگا تھا۔ جب شِو جی نے دیکھا کہ پاروتی تو بول نہیں رہی ہیں، پھر یہ ہاں- ہوں کون کر رہا ہے؟ لگتا ہے کہ کسی نے میرا لافانی منتر سُن لیا ہے، لہٰذا اسے مار دینا چاہیئے۔ بھگوان شِو جی کو اُٹھتے ہوئے دیکھ کر طوطا اُڑ گیا، جو پھر طوطے کا جسم چھوڑ کے بابا وید ویاس کی بیوی کے پیٹ میں چلا گیا جب ویاس جی کی بیوی نے جمائی لینے کے لیے منہ کھولا، اور طوطا منہ کے راستے سے پیٹ میں داخل ہو گیا اور بارہ سال تک رحم (حمل) میں رہا، پھر سکھدیوَ رِشی کی شکل میں پیدا ہوا۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ اب مدعا پہ آتا ہوں۔ بات چل رہی تھی کہ روح قبروں میں رہتی ہے یا نہیں۔

جس کسی کو انسان (مرد یا عورت) کا جسم ملا ہے۔ اگر وہ ستگُرو کی پناہ میں آئے اور مذہبی اعمال(سچی بھگتی) کرے، عقیدت کرے، نیک کام کرے تو وہ مرنے کے بعد یہ جسم چھوڑ کر اپنے اعمال کے مطابق اوپر کے جہانوں میں چلا جاتا ہے اور کبیر جی کا عقیدت مند ستلوک چلا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے لوگ جو بھگتی نہیں کرتے یا غلط بھگتی کرتے ہیں، وہ بھی مرنے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق جہنم یا دیگر مخلوقات کے جسموں میں چلے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اتنے گناہگار اور بے عمل ہوتے ہیں کہ انہیں جلد کوئی جسم نہیں ملتا۔ وہ بُھوت پریت بن جاتے ہیں۔ جن مخلوقات کو اگلا جسم نہیں ملتا، وہ اپنے پُرانے جسم کی محبت میں مبتلا ہو کر ان کے آس پاس ہی رہتی ہیں۔ مثلاً جس جسم میں روح رہتی ہے، وہ اسے بہت عزیز ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے وہ

مخلوقات قبروں میں دفن لاشوں کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔ اس قبر کے اوپر رہتی ہیں، اگر چیونٹی کوئی سوراخ کر دیتی ہے تو وہ اس میں سے داخل ہو کے جسم کے ساتھ چِپک جاتی ہیں اور کبھی کبھی باہر نکل آتی ہیں۔ جب تک انہیں نیا جسم نہیں مل جاتا، وہ پرانے جسم سے لگاؤ کی وجہ سے اسی سے چمٹی رہتی ہیں۔

ہندو مذہب میں لاش جلانے کے بعد بچی ہوئی ہڈیوں کے ٹکڑوں کو (جسے پُھول اُٹھانا کہتے ہیں) اُٹھا کر دریا کے گہرے پانی میں بہا دیتے ہیں کہ گھر کا جو فرد مرا ہے وہ اگر بھُوت بنا ہوگا، تو وہ اس جسم کے ٹکڑوں (بچی ہوئی ہڈیوں) کے ساتھ چِپک کر دور چلا جائے گا اور ہمیں پریشان نہیں کرے گا۔ موضوع تھا کہ روح قبروں میں رہتی ہے یا نہیں۔ جیسا کہ سمجھایا گیا کہ قبروں میں صرف وہی روحیں رہتی ہیں جو بُھوت یا جِن بن گئی ہیں جس وجہ سے اُنہیں کوئی دوسرا جسم نہیں ملا ہے۔ مثال کے طور پر طوطے کی روح گندے انڈے سے چپکی ہوئی تھی، وہ اسے اپنا سمجھ رہا تھا۔ یہی حال قبروں میں موجود روحوں کا ہے۔بُھوت بن کے قبروں میں بُھوت رہتے ہیں اور نیا جسم ملنے کے بعد اس لاش والی روح قبر میں نہیں رہتی ہے۔

(باب سوم)

حضرت آدم سے حضرت محمد تک

حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک ایک لاکھ اسی ہزار انبیائے کرام ہوئے ہیں اور حضرت آدم کو ان سب انبیاء اور ان کی اولادوں کا باپ مانا جاتا ہے۔

دلیل: قرآن مجید کی سورہ یسین 36 کی آیت نمبر 60 :- اے آدم کی اولادو ! کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو ؟ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اپنا آخری خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کہ «مسلمان آپس میں کیسے رہیں؟ پھر فرمایا: کہ لوگو! تمہارہ رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں اور خدا کے نزدیک تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو خدا سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہو۔»

بابا آدم کا مختصر تعارف

بابا آدم کی پیدائش

مقدس بائبل کے باب تخلیق میں کہا ہے کہ خدا نے چھ دن میں کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دن آرام کیئا، خدا نے پانچ دن تک دوسری مخلوقات کو پیدا کیئا اور پھر چھٹے دن خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی ہی شکل میں بنائیں گے۔

پھر خدا نے انسان کو اپنی ہی شکل میں بنایا اور اسے نر وَ مادہ بنا کر پیدا کیئا۔ پھر خدا نے انسانوں کے کھانے کے لیے صرف پھل دار درخت اور بیج والے پودے دیئے۔ جو تمہارے کھانے کے لیے ہیں۔ چھ دن میں سارا کام مکمل کر کے خدا تخت پر جا بیٹھا یعنی آرام کیئا۔

خدا نے پہلے آدم کو پیدا کیئا پھر ان کی پسلی سے حوا کو پیدا کیئا اور انہیں ایک باغ میں چھوڑ کر تخت پر جا بیٹھا۔

نکتہ:- مقدس بائبل میں کائنات کی تخلیق کا بیان جیوتی نِرنجن (کال) کے ذریعے کیئا گیاہے۔ جو کہ کائنات کی تخلیق کی بارے میں نامکمل معلومات ہیں۔ قرآن مجید سورہ الفرقان 25 کی آیت 59 میں اسی خدا نے حضرت محمد سے فرمایا ہے کہ جس نے چھ دِن میں کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا وہی خدائے قادر مطلق ہے۔ اس کے بارے میں کسی (باخبر) تتوَدرِشی سنت سے پُوچھو۔ اس سے واضح ہوا کہ قرآن مجید کا علم دینے والا مکمل علم نہیں بتاتا۔ بلکہ عوام کو کنفیوزڈ کر کے رکھتا ہے۔ اسی خدا نے بائبل کا علم دیا ہے۔ بائبل تین کتابوں کامجموعہ ہے۔ یعنی اس میں تورات، زبور اور اِنجیل کا علم ہے۔ کائنات کی تخلیق تورات کتاب میں بیان کی گئی ہے جو بائبل میں سب سے پہلے مذکور ہے۔ تورات کا علم بھی اسی خدا نے حضرت موسیٰ کو دیا۔ ایک دن حضرت موسیٰ جی وعظ فرما رہے تھے۔ کہ حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ اے موسیٰ! آج کے وقت میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ تو خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰ! تم نے غلط کہا ہے تمہارا علم (تورات کا علم) ایک عالم (حضرت خِضر) کے علم کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ پھر موسیٰ مکمل علم حاصل کرنے کے لیئے حضرت خِضر کے پاس جاتے ہیں اور صبر پر قائم نہ رہ سکنے کی وجہ سے خالی ہاتھ واپس آجاتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کی تخلیق نامکمل ہے۔ کائنات کا مکمل علم تو اللہ اکبر (کبیر جی) نے صحیح سے بتایا ہے۔ جو اسی کتاب کے آخری باب «سرشٹی رچنا» (کائنات کی تخلیق) میں پڑھیں۔ (اب اپنے موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں۔) بابا آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کے اُمتی خدا کو شکل وَ صورت سے پاک مانتے ہیں۔ جب کہ ان کی کتابوں میں اللہ کو ایک جسم والا انسانی صورت والا بیان کیئا گیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اُنہوں نے اپنے صحیفوں کو ٹھیک طرح سے نہیں سمجھاہے۔

دلیل:-

خدا (اللہ) ایک انسان جیسے جسم والا ھے

خدا نے انسان کو اپنی جیسی صورت والا بناکر پیدا کیئا، یعنی خدا نے انسان کو اپنی نظیر بنایا۔ اس سے خود ظاہر ہے کہ خدا (اللہ) صورت والا ہے اور وہ ایک انسان جیسا ہے۔ وہ پُورن پرماتما تو یہاں تک چھ دن میں تخلیق کر کے ساتویں دن اپنے ستیہ لوک میں اپنے تخت پر جابیٹھا۔ اس کے بعد شیطان(کال) یعنی جیوتی نِرنجن کی بُھول بُھلیاں شروع ہو گئیں۔

بائبل میں ہی ایک اور دلیل ہے کہ خدا ایک انسان کی طرح ہے اور اپنی تجلّی ڈالتا ہے۔ (دلیل صفحہ نمبر 17 پر پیدائش17: 1-2 «واچہ کی نشانی ختنہ ہے۔»)۔

1-2:- جب اِبراہیم ننانوے سال کے ہوگئے تو یہواہ (خداوند) اس کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا، «میں قادرِ مطلق ہوں۔ میری موجودگی میں چلو اور کمال حاصل کرلو ۔»

پیدائش26: 1-3 (صفحہ 17):- یہواہ (خداوند) اسحاق کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا کہ «مصر میں نہ جاؤ۔ جو ملک میں تمہیں بتاؤں وہیں رہو ۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔»

ان مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا انسانی شکل والا جسم والا ہے۔ بات حضرت آدم کی چل رہی تھی:-

بِرھما نے آدم اور حوا کو جنت میں رکھا

کال (جیوتی نِرنجن) نے اپنے تینوں بیٹوں کے ذریعے اپنے یہ سب انتظامات کرا رکھے ہیں۔ بِرہما، وِشنو اور شِو یہ تینوں کال کے بیٹے ہیں۔ آدم جی بِرہما کی دنیا سے آئی ایک پاک روح تھے۔ اس لیے بِرہما نے ایک باغ میں آدم جی کو رکھا۔ (اس وقت کال برہم اپنے بیٹے بِرہما کی شکل میں تھا۔

خدا نے حضرت آدم اور ان کی حضرت حوا سے کہا کہ تم اس باغ میں لگے درختوں کے پھل کھا سکتے ہو لیکن یہ جو درمیان والا درخت ہے اس کے پھل نہیں کھانا، اگر کھاؤ گے تو مر جاؤ گے،یہ کہہ کر خُدا وہاں سے چلا گیا۔

اس کے بعد ایک سانپ آیا اور کہنے لگا کہ تم یہ بیچ والے درخت کے پھل کیوں نہیں کھا رہے ہو؟ حوا نے کہا کہ خدا (اللہ) نے ہمیں منع کیئا ہے کہ اگر تم انہیں کھاؤ گے تو مر جاؤ گے، لہذا انہیں مت کھانا۔ سانپ نے کہا کہ اللہ نے تمہیں گمراہ کیئا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تمہیں خدا کا صحیح علم حاصل ہو۔ اگرتم یہ پھل کھاؤ گے تو تمہیں اچھے بُرے کا علم ہو جائے گا اور تمہاری آنکھوں پر سے جہالت کا پردہ جو خدا نے ڈال رکھاہے وہ ہٹ جائے گا۔ سانپ نے یہ بات آدم کی بیوی حوا جی سے کہی تھی۔ اب حوا نے اپنے شوہر حضرت آدم سے کہا کہ اگر ہم یہ پھل کھائیں گے تو ہمیں اچھے بُرے کا علم ہو جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جب اِنہوں نے وہ پھل کھایا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اندھیرا دور ہو گیا جو خدا کے ان کے اوپر جہالت کا پردہ ڈالنے کی وجہ سے تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہم دونوں تو ننگے ہیں تو انہیں بڑی شرم آئی اور انہوں نے انجیر کے پتے توڑ کر لنگوٹ بنا کر اپنےاعضائے مخفیہ پر باندھ لیے۔

{جسے حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک اپنا خدا مانتے ہیں، وہ بھی انسانوں ہی کی طرح جسم والا ہے۔ }

کچھ دنوں بعد جب شام میں خدا سیر کے لیے آیا تو اس نے آدم اور حوا سے پُوچھا تم کہاں ہو؟ آدم اور حوا نے کہا کہ ہم تمہاری آواز سُن کر چُھپ گئےکیونکہ ہم برہنہ (ننگے) ہیں۔ خدا نے کہا کہ کیا تم نے اس درمیان والے درخت کا پھل کھایا تھا؟ آدم نے کہاہاں اور اسے کھانے کے بعد ہی ہمیں محسوس ہوا کہ ہم برہنہ ہیں۔ خدا نے پُوچھا کہ تمہیں یہ پھل کھانے کو کس نے کہا؟ آدم نے کہا کہ ایک سانپ نے ہم سے یہ پھل کھانے کو کہا تھا۔ اس نے میری بیوی حوا کو بہکادیا اور ہم نے اس کے بہکاوے میں آکر یہ پھل کھا لیا۔

21۔ پھر خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کو چمڑے کے کپڑے پہنادیئے۔

نکتہ:- حضرت آدم کا خدا قادر خدا نہیں ہے۔ کیونکہ اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ آدم اور حوا کہاں پر ہیں اور نہ یہ پتہ تھا

کہ انہیں کس نے بتایا کہ درمیان والے درخت کا پھل کھالو، تو تمہیں اچھے بُرے کا علم ہو جائے گا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید کی سورہ بقرہ 2 کی آیت نمبر 35-38 میں قرآن کا علم نازل کرنے والے خدا نے کہا ہے کہ ہم نے آدم اور حوا کو جنت میں ایک باغ میں رکھا۔ جب انہوں نے شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی کی تو انہیں جنت سے زمین پر اُتار دیا گیا۔

خدا ایک سے زیادہ ھیں کا ثبوت

22۔ پھر خدا نے کہا کہ انسان اچھے بُرے کا علم حاصل کر کے ہم میں سے ایک جیسا بن گیا ہے۔ تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ زندگی والے درخت کا پھل توڑ کر بھی کھا لے اور ہمیشہ زندہ رہے۔

23 اور 24۔ لہٰذا خدا نے آدم اور ان کی بیوی کو عدن کے باغ سے نکال دیا۔ خدا نے انہیں اس باغ سے نکال دیا اور کہا کہ اب میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا اور تمہیں اپنا پیٹ بھرنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑے گی اور ان کی عورت کو بد دعا دی کہ تم ہمیشہ ایک مرد کی محتاج رہو گی۔

{نکتہ:- جین مذہب کی کتاب "آؤ جین مذہب کو جانیں" کے صفحہ نمبر 154 میں لکھا ہے کہ شری منُو کے بیٹے اِکشواکُو ہوئے تھے اور اس کی نسل میں راجہ نابھی راج ہوئے۔ راجہ نابھی راج کے بیٹے شری رشبھ دیوَ جی (آدی ناتھ) تھے، جنہیں مقدس جین مذہب کے پہلے تیر تھنکر سمجھے جاتے ہیں۔ یہی شری رشبھ دیوَ جی کی روح بابا آدم تھی۔

بابا آدم اور ان کی بیوی حوا کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام قابیل اور دوسرے کا نام ہابیل تھا۔ قابیل کھیتی باڑی کرتا تھا اور ہابیل بھیڑ بکریاں چراتا تھا۔ قابیل کچھ چالاک تھا لیکن ہابیل خدا پر یقین رکھنے والا تھا۔ قابیل نے اپنی فصل کا کچھ حصہ خدا کو پیش کیا لیکن خدا نے اسے قبول نہیں کیا۔ پھر ہابیل نے اپنی بھیڑوں کے پہلا میمنا کو خدا کو پیش کیا، تو خدا نے قبول کر لیا۔

{ اگر بابا آدم کو قادر اللہ حکم کر رہا ہوتا تو وہ کہتے کہ بیٹا ہابیل میں تم سے خوش ہوں اور تم نے جو میمنا پیش کیا وہ تمہاری خدا کے ساتھ عقیدت کی علامت ہے۔ اسے تم ہی لے جاؤ اور اسے نیچ کے دین کا کام (لنگر وغیرہ) کرو اور اپنی بھیڑ بکریوں کی اون اُتار کر روزی روٹی کماؤ اور اپنے خدا پر یقین رکھو۔ لیکن بابا آدم کو ایک فرشتہ گوشت کھانے کی ترغیب دیتا تھا۔ خدا (یہوواہ) نے تو تخلیق کائنات کے وقت انسانوں کو صرف سبزیاں کھانے کا حکم دیا تھا۔ مقدس بائبل میں گوشت کھانے کا انتظام پتروں اور فرشتوں نے کسی کسی کو بول کر کرایا ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ہابیل نے بھیڑ کا پہلا بچہ خدا کو پیش کیئا اور خدا نے قبول کر لیا۔ قبولیت اور انکار اس طرح ہوا کرتا تھا کہ: اگر خدا نذر قبول کرتا تو اوپر سے آگ آتی اور اس تحفہ جلا کر چلی جاتی تھی۔ ہابیل کے میمنے کو آگ نے جلا کر خاک کر دیا۔ لہٰذا مانا گیا کہ اس کا تحفہ قبول ہو گیا۔ لیکن قابیل نے جو فصل پیش کی تھی اسے آگ نے نہیں جلایا لہٰذا مانا گیا کہ اس کا تحفہ مسترد کر دیا گیا ۔ آگ تو بُھوت اور جِن بھی لگا دیتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات سُننے میں آئے ہیں کہ کسی کے گھر میں اندر لوہے کے ڈبے میں بند رکھے ہوئے کپڑے جل گئے۔ جب ایک جن بُھوت کا علاج جاننے والے سے تنتر منتر کرایا تب جا کہ آگ لگنا بند ہوا۔ لہٰذا اسے کام تو بُھوت اور پِتر بھی کر دیتے ہیں۔ اگر یہ مانیں کہ یہ آگ خدا کی طرف سے آتی تھی تو آگ کی شکل والا خدا تو کال بِرہم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا۔ یہ پُوری کائنات کال بِرہم (جیوتی سروپ نِرنجن) کی ہے۔ جو قادر کبیر اللہ کے لیے شیطان کا کام کرتا ہے۔ جیوتی نِرنجن (آگ کی شکل والا خدا) کے لیے "ابلیس" شیطان کا کام کرتا ہے جس نے حضرت آدم کو سجدہ (سلام) نہیں کیا تھا۔}۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت حوا (حضرت آدم کی بیوی) کے ، ایک لڑکا اور ایک لڑکی جڑواں بچے ہوتے تھے ۔ بڑے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی تھی وہ خوبصورت تھی اور جو لڑکی ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی وہ بدصورت تھی۔ اس زمانے میں شادی کی روایت یہ تھی کہ جوڑے میں پیدا ہونے والے لڑکا اور لڑکی بھائی بہن سمجھے جاتے تھے اور ایک کی بہن کی شادی دوسرے کی بہن کے ساتھ کرنا طے ہوتی تھی۔ اس قاعدے کے تحت قابیل کی شادی اس بدصورت لڑکی سے ہونا طے تھا۔ جبکہ قابیل اس

بدصورت لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہابیل کو مار دینے سے اس کی شادی اپنے جوڑے میں پیدا ہونے والی لڑکی سے ہوتی۔ اس وجہ سے قابیل نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا اور قابیل کو ملک بدر کردیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد آدم اور حوا کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شیث رکھا گیا۔ شیث کے بھی ایک بیٹا پیدا ہوا، جس کا نام یونس رکھا اور اس وقت سے لوگ خدا کا نام لینے لگے۔

آگے چل کے اسی سلسلے میں حضرت موسیٰ، حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ مسیح پیدا ہوئے۔ {حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام مریم اور والد کا نام یوسف تھا۔ لیکن مریم کو ایک فرشتہ سے حاملہ ہوئیں تھیں ۔ اس پر یوسف نے اعتراض کیا اور مریم کو چھوڑنا چاہا تو خواب میں فرشتےنے ان سے کہا کہ ایسا مت کرو اور یوسف نے ڈر کےمارے مریم کو نہیں چھوڑا اور انہیں اپنے ساتھ ہی رکھا۔ فرشتےسے حاملہ ہوئی مریم نے حضرت عیسیٰ کو جنم دیا۔}۔ حضرت عیسیٰ ہی نے مقدس عیسائی مذہب قائم کیا اور یسوع مسیح کے اصولوں پر عمل کرنے والے لوگ عیسائی کہلائے اور مقدس عیسائی مذہب کا آغاز ہوا۔
{ثبوت کے لیے قرآن شریف کی سورہ مریم 19 اور مقدس انجیل میں متی کی تحریر کردہ سوشماچار متی = 1:25 صفحہ نمبر 1-2 پڑھیں۔}

حضرت عیسیٰ سے کال معجزات کرواتا تھا

{کبیر ساگر یعنی کلام کبیر (سُکشم وید) میں لکھا ہے کہ جب کبیر پربھو ست یُگ میں کال برہم کی اس دنیا میں جوگ جیت کی شکل میں آئے۔ کال برہم (جیوتی نِرنجن) (جو اکیس برہمنڈوں کا مالک ہے) کا کبیر جی سے بحث کی تھی۔ لیکن کبیر جی کی طاقت کے سامنے ٹھہر نہ سکا اور پاؤں پکڑ کر معافی مانگی۔ جب معاف کر دیا تو بولا کہ اے جوگ جیت! تم کیوں آئے ہو؟ پرمیشور جی نے کہا کہ تو نے نامکمل علم دے کر سب انسانوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اسی لیے میں حقیقی روحانی علم بتانے آیا ہوں۔ اور جب کل یُگ آئے گا تو میں پھر آؤں گا، اصلی کبیر پنتھ چلاؤں گا۔ کال نے کہا اس سے پہلے کہ تم کل یُگ میں آؤ، میں ادھورا علم دے کر سب کو گمراہ کر دوں گا اور اپنے رسول (پیغامبر) بھیج کے ان کے ذریعے ادھورا علم پھیلا دوں گا اور تمہاری بات کوئی نہیں سنُے گا۔ اسی مقصد کے تحت کال برہم نے شری رام چندر جی اور شری کرشن جی وغیرہ اوتار اور حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک کے نبی بھیجے۔}

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور وفات اور جو بھی معجزات اُنہوں نے دکھائےوہ سب پہلے ہی کال برہم (جیوتی نِرنجن) نے مقرر کر رکھے تھے۔ جس کا ثبوت یوحنا کتاب کے باب 9 کی آیت 1 سے 34 میں مقدس بائبل میں ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شخص پیدائشی نابینا تھا وہ حضرت عیسیٰ مسیح کے پاس آیا ، حضرت عیسیٰ کی برکت سے وہ تندرست ہو گیا اور اسے نظر آنے لگا۔ حواریوں نے پُوچھا کہ مسیح جی اس شخص نے یا اس کے والدین نے ایسا کون سا گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے یہ اندھا پیدا ہوا اور والدین کو اندھا بیٹا ملا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ اس کا ایسا کوئی گناہ نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ اندھا ہوا ہو اور نہ ہی اس کے والدین کا ایسا کوئی گناہ تھا کہ جس کی وجہ سے انہیں اندھا بیٹا ملے، یہ تو اس لیے ہوا کہ رب کی شان ظاہر کرنی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اس سے گناہ ہوا ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی آنکھیں ٹھیک نہیں کر سکتے تھے اور کال کی شکل میں برہم نے عیسیٰ مسیح کی شان دکھانے کے لیے اسے کسی بدروح کے ذریعے اندھا کرا رکھا تھا اور جیسے ہی وہ حضرت عیسیٰ مسیح کے پاس آیا تو بھُوت وہاں سے چلا گیا اور اس شخص کو دکھائی دینے لگا۔ لہٰذا یہ سب کال جیوتی نِرنجن (برہم) کا منصوبہ بند جال ہے۔ کہ جس سے اس کے بھیجے ہوئے اوتاروں /پیغمبروں کی شان بن جائے اور آس پاس کے سب لوگ ان پر بھروسہ کر کے ان کے بتائے ہوئے طریقے سے کال برہم کی پُوجا کرنے کے پابند ہو جائیں اور جب خدا کا رسول آئے تو اس پر کوئی بھروسہ نہ کرے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے معجزات میں لکھا ہے کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو شفا بخشی جسے شیطانی روح نے جکڑ رکھا تھا۔ یہ کال خود ہی کسی بھُوت اور پریت سے کہہ کر اسے کسی کے جسم میں داخل کرا دیتا ہے۔ پھر اسے کسی کے ذریعے اپنے بھیجے ہوئے نبی کے پاس بھیج کے کسی فرشتہ کو نبی کے جسم میں داخل کر کے اس کے ذریعے سے بدروح کو بھگا دیتا ہے اور اس کے اوتار (مسیح/پیغمبر) کی شان بڑھ جاتی ہے یا کوئی سالک جو پُرانا عقیدت مند ہو ، اس سے بھی ایسے معجزے اسی کی کمائی ہوئی روحانیت کے ذریعے کرا دیتا ہے اور پھر اس کی بڑائی کراکے اس کے ہزاروں

پیروکار بنوا کر کال جال میں پھنسا دیتا ہے اور اس بیچارے سالک کی پُرانی کمائی ہوئی روحانیت ختم کرا کے اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔

اسی طرح کی مثال مقدس بائبل کے باب 16: 14-23 میں «سموئیل» کے عنوان سے ہے کہ شاؤل نامی شخص کو ایک بُھوت پریشان کرتا تھا۔ اس کے لیے ایک بچے داؤد کو بُلایا گیا کہ جس کے آنے سے اسے سکون ملتا تھا۔

☚ حضرت عیسیٰ مسیح کی وفات پہلے سے مقرر تھی۔ خود عیسیٰ مسیح نے کہا کہ میری موت قریب ہے اور تم (میرے بارہ حواریوں) میں سے ہی کوئی مجھے میرے مخالفین کے حوالے کر دے گا۔ اسی رات حضرت عیسیٰ مسیح سب شاگردوں کے ساتھ ایک پہاڑ پر چلے گئے۔ لیکن وہاں ان کا دل گھبرانے لگا اور اپنے حواریوں سے کہا کہ جاگتے رہنا کہ میرا دل گھبرا رہا ہے، میری جان سی نکل رہی ہےاور تم لوگ بھی خدا سے میری جان کی حفاظت کے لیے دعا کرو ، یہ کہہ کر حضرت عیسیٰ مسیح کچھ دور گئے اور زمین پر منہ کے بل لیٹ کر دعا کی (38، 39)۔ جب وہ مریدوں کے پاس واپس لوٹے تو دیکھا وہ سو رہے تھے۔ عیسیٰ مسیح نے کہا کیا تم لوگ میرے ساتھ ایک پل بھی نہیں جاگ سکتے۔ جاگتے رہو، دعا کرتے رہو، تاکہ تم آزمائش میں ناکام نہ ہو۔ میری روح تو مرنے کے لیے تیار ہے لیکن میرا جسم کمزورہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ مسیح نے تین بار کچھ دور جاکے دعا کی اور پھر جب واپس آئے تو دیکھا کہ تینوں مرتبہ سب حواری سوئے ہوئے ہیں۔ عیسیٰ مسیح کی جان جانے والی تھی لیکن حواری نیند کے مزے لے رہے تھے اور گرو جی کے پریشانی کا انہیں کوئی غم نہیں تھا۔

جب تیسری بار بھی سوتے ہوئے پایا تو کہا کہ میرا وقت قریب آگیا ہے اور تم لوگ اب بھی سوئےہوئے ہو۔ کہ تبھی ایک بہت بڑا ہجوم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر آگیا اور ان کے ساتھ عیسیٰ مسیح کا ایک خاص حواری بھی تھا جس نے تیس روپے کے لالچ میں اپنے گرو جی کو مخالفین کے حوالے کر دیا۔ (متی 24:26-55 صفحہ 42-44)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ پاک روح حضرت عیسیٰ مسیح کو ان کی پہلے سے مقرر کردہ عمر ہی ملی جو ان کے بارے میں پہلے ہی مذہبی صحیفوں میں لکھا جا چُکا تھا۔ «متی پیدائش کی خبر » کے صفحہ نمبر 1 پر لکھا ہے کہ یعقوب کا بیٹا یوسف تھا۔ یوسف ہی دنیا والوں کی نظروں میں حضرت عیسیٰ مسیح کا باپ تھا لیکن مریم کو ایک فرشتہ نے حاملہ کیا تھا۔ (متی 1:1-18)۔

عیسٰی مسیح کے اندر فرشتے داخل ھو کے معجزات کرتے تھے

ایک مقام پر حضرت عیسیٰ مسیح نے فرمایا ہے کہ میں حضرت یعقوب سے بھی پہلے تھا۔ دنیا کی نظروں میں حضرت یعقوب حضرت عیسیٰ مسیح کے دادا تھے۔ اگر حضرت عیسیٰ مسیح کی روح بول رہی ہوتی تو وہ یہ نہیں کہتے کہ میں یعقوب یعنی اپنے دادا سے بھی پہلے سے تھا اور اگر یہ بات درست مان بھی لی جائے تو بار بار پیدائش وَ موت ثابت ہو جاتی ہے۔ لیکن حضرت آدم کی اولادیں یہ نہیں مانتیں کہ پیدائش وَ موت بار بار ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ مسیح میں کوئی اور ہی فرشتہ بول رہا تھا جو بُھوت بن کے ان کے اندر داخل ہوتا تھا اور مستقبل کی باتیں بتاتا اور معجزات کرتا تھا۔ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو خدا نے اپنی طرف سے بھیجا تھا اور حضرت عیسیٰ مسیح خدا کے بیٹےتھے۔

ایک اور عجیب مثال بائبل 2 کی کرنتھیوں 2: 12-18 صفحہ 259-260 میں بیان کی گئی ہے کہ ایک روح کسی کے اندر داخل ہو کر خط لکھ کر اپنے پیغام دے رہی ہے۔ کہا ہے کہ 2:14 = لیکن خدا کا شکر ہے جو مسیح کے اندر موجود ہمیشہ ہمیں فتح دلاتا ہے اور اپنے علم کی خوشبو ہمارے ذریعے ہر جگہ پھیلاتا ہے۔ 2:17 = ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو خدا کی باتوں میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ ہم سچے دل سے اور خدا کی طرف سے خدا کی موجودگی جان کے حضرت عیسیٰ مسیح کے منہ سے بولتے ہیں۔

(مذکورہ بالا تفاصیل مقدس بائبل کے باب کرنتھیوں 2:12-18 سے صفحہ 259-260 سے جیوں کی تیوں نقل کی گئی ہے۔) اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں1۔ مسیح (نبی یعنی اوتار) کے اندر سے کوئی فرشتہ بول کر کتابیں لکھواتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوتا ہے اور وہ خدا کا پیغام بغیر کسی تبدیلی کے جیوں کا تیوں بیان کرتا ہے۔ 2۔دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مسیح (نبی)

کے اندر داخل ہوکے دوسری روحیں بھی بولتی ہیں جو اپنی طرف سے بھی ملاوٹ کرکے بولتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور بائبل وغیرہ میں گوشت کھانے کا حکم دوسری روحوں کا دیا ہوا ہے خدا کا دیا ہوا نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ فرشتہ کہہ رہا ہے کہ خدا اپنی شان کی خوشبو پھیلانے کے لیے پریت کی طرح ہمیں اندر داخل کرا کے ہمارا استعمال مسیح (اوتار/نبی) کے اندر کرتا ہے۔ لہذا معجزے تو فرشتے کرتے ہیں اور نام نبی کا ہوتا ہے اور معصوم لوگ اس نبی کو ہی طاقتور مان کے اس کے پیروکار بن جاتے ہیں اور اسی کی بتائی ہوئی راہ عقیدت پر ثابت قدم رہتے ہیں، جب خدائے قادر کا پیغامبر آتا ہے تو وہ اس کی باتوں پر انکار کرتے ہیں یہ سب برِہم کال (جیوتی نِرنجن) کا جال ہے۔

عیسیٰ مسیح کی وفات:- عیسیٰ مسیح 30 سال کی عمر میں ایک پہاڑ پر اپنی جان کی حفاظت کے لیے خوف سے بار بار خدا سے دعا کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے کچھ حواری بھی تھے۔ اسی وقت ان کا ایک حواری 30 روپے کے لالچ میں اپنے گرو جی کے مخالفین کے ساتھ اُسی پہاڑ پر آگیا، سب مخالفین تلواریں اور لاٹھیاں لیے ہوئے تھے۔ مخالفین نے عیسیٰ مسیح کو اس خفیہ جگہ سے پکڑ لیا جہاں وہ چُھپ کر رات گزارا کرتے تھے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ جی کے ماننے والے یہودی حضرت عیسیٰ مسیح کے جانی دشمن ہو گئے تھے۔ اُس وقت کے مہنتوں اور سنتوں اور مندروں کے پجاریوں کو ڈر ہو گیا تھا کہ اگر ہمارے پیروکار عیسیٰ مسیح کے پاس چلے گئے تو ہماری پُوجا کی دولت کم ہو جائے گی۔ لہذا وہ لوگ عیسیٰ مسیح کو پکڑ کے گورنر کے پاس لے گئے اور کہا کہ یہ منافق ہے۔ جُھوٹا نبی بن کے دنیا کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس نے بہت سے لوگوں کے گھر اُجاڑ دیئے ہیں۔ اسے تو کچل دینا چاہیے۔ پیلاتس نامی گورنر نے پہلے تو منع کیا کہ سنت راہب کو تکلیف نہیں دیتے، یہ ایک گناہ ہے۔ لیکن ہجوم بہت زیادہ تھا اور نعرے بازی کر رہا تھا کہ اسے کچل دو۔ تب گورنر نے کہا، جیسا تمہیں ٹھیک لگے کرو اور تیس سال کی عمر میں حضرت عیسیٰ مسیح کو دیوار کے ساتھ کھڑے انگریزی حرف ٹی (T) کی شکل والی لکڑی کے ساتھ کھڑا کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں لوہے کی موٹی موٹی کیلیں (میخیں) ٹھونک دیں اور ناقابل برداشت درد کی وجہ سے حضرت عیسیٰ مسیح مر گئے۔

موت سے پہلے حضرت عیسیٰ مسیح نے بلند آواز میں کہا اے میرے رب! تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ کچھ دنوں کے بعد حضرت عیسیٰ مسیح دوبارہ نظر آئے۔ (مقدس بائبل متی 27 اور 20/28 صفحہ 45 تا 48)۔

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ یہ برِہم (کال/ جیوتی نِرنجن) وقت آنے پر اپنے اُوتار کو بھی دھوکہ دے دیتاہے۔ خدائے بزرگ و برتر ہی عقیدت پہ ایمان برقرار رکھنے کے لیے خود ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ مسیح کی وفات کے بعد خدائے قادر نے ہی حضرت عیسیٰ مسیح کی شکل میں ظاہر ہوکے عیسائیوں کے خدا کی بندگی پر ایمان کو قائم رکھا، ورنہ عیسیٰ مسیح کے معجزات دیکھتے ہوئےان کا انجام دیکھ کر کوئی بھی خدا کی عبادت نہیں کرتا اور ملحد ہو جاتا۔ (ثبوت: مقدس بائبل کے یوحنا کتاب باب 16 کی آیت 4 تا 15) برہم (کال) یہی چاہتا ہے۔ کال (برِہم) متقی روحوں کو اپنا اوتار (نبی) بنا کر بھیجتا ہے۔ پھر معجزات کے ذریعے ان کی عبادت کی کمائی ختم کرا دیتا ہے۔ اسی میں کچھ فرشتوں (دیوتاؤں) کو ان کے اندر داخل کرکےان فرشتوں کے ذریعہ ان کی اپنی سابقہ عقیدت کی طاقت سے کچھ معجزات کرواتا ہے اور انہیں بھی بے طاقت بنا دیتا ہے۔ اس طرح برِہم (کال/جیوتی نِرنجن) کے بھیجے ہوئے انبیاء (اوتاروں) کا بول بالا ہوجاتاہے اور بے خبر عقیدتمند اِن سے متاثر ہوکر اسی عبادت پر قائم رہتے ہیں۔

جب قادر خدا (پُورن برِہم) یا اس کا پیغامبر حقیقی عقیدتی علم وَعمل سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کوئی نہیں سُنتا اور انکار کردیتے ہیں یہ جال کال شیطان کا ہے۔ جسے صرف پُورن برِہم (قادر خدا) ہی بتاتا ہے اور سچی عقیدت بتاکے عقیدتمند کی زندگی بھر حفاظت کرتا ہے۔ سچی عقیدت کرنے سے عقیدتمند کو مکمل نِجات حاصل ہوتی ہے۔

باب محمد بودھ کا خلاصہ (مذھب اسلام کے بارے میں معلومات)

کبیر ساگر میں «محمد بودھ» باب 14 صفحہ 6 پر ہے۔

دھرم داس جی نے پرمیشور کبیر جی سے مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد کے بارے میں بیان کرنے کو کہا، پُوچھا کہ اے بندی چھوڑ! کیا تم نبی محمد ﷺ سے بھی ملے تھے؟ اُنہوں نے تمہاری پناہ لی یا نہیں؟ میں اس بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ آپ تو سب کے مالک ہو، جانِ جہان ہو۔

پرمیشور(قادر اللہ) کبیر جی نے دھرم داس جی کو محمدی مذہب (مذہب اسلام) کے بارے میں یہ معلومات دیں:- (مصنف رامپال داس کے الفاظ میں)۔

کبیر پرمیشور جی نے اپنی پیاری روح دھرم داس جی کو اسلام مذہب کے بارے میں معلومات بتائیں جو درج ذیل ہیں۔ { قارئین سے گزارش ہے کہ کبیر ساگر سے کبیر پنتھیوں نے بہت سا مواد نکال دیا ہے، وجہ یہ رہی کہ وہ یہ تفصیلات سمجھ نہیں سکے۔ لہذا اپنی کم عقلی سے اسے غلط سمجھ کر نکال دیا۔ لیکن میرے پاس ایک بہت پُرانا کبیر ساگر ہے، میں اس کی اور خدا کبیر جی نے سن 1727 (وکرمی سموت 1784) میں اپنا جو علم محترم غریب داس جی کو دیا کی بنیاد پر یہ بیان کر رہا ہوں۔ محترم غریب داس جی اس وقت 10 سال کے بچے تھے، جب خدا کبیر انہیں ستیہ لوک لے گئے اور پھر واپس چھوڑ گئے۔ اس کے بعد محترم غریب داس جی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بیان کیا۔ پھر میں (رامپال داس) نے سبھی مذہبی صحیفوں کا اس نظریہ سے مطالعہ کیا کہ آیا یہ واقعہ قدیم صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ اگر پُرانے مذہبی صحیفوں (مقدس ویدوں، مقدس گیتا، مقدس پُران، قرآن پاک اور مقدس بائبل جو تین کتابوں تورات، زبور، اور انجیل کا مجموعہ ہے) میں مقدس کبیر ساگر والا واقعہ ہے، تو دنیا کے معصوم اور مذہب کے نام پر مختلف فرقوں میں بٹے لوگوں کو ایک دھاگے میں باندھا جا سکتا ہے۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ سبھی صحیفوں جہاں تک یعنی جس درجہ کا علم ان میں ہے اس حد تک وہ کبیر ساگر سے ملتے جلتے ہیں۔ جبکہ کبیر ساگر میں ان صحیفوں سے آگے کا بھی علم ہے۔

کبیر پرمیشور جی نے دھرم داس جی سے کہا کہ اے دھرم داس! مسلمان مانتے ہیں کہ انسان بابا آدم سے پیدا ہوئے ہیں، یہ ان کا نامکمل علم ہے۔ آدم جی والی روح اپنے پچھلے جنم میں رشبھ دیوَ راجہ تھی، جنہیں جین مذہب کا بانی اور پہلا تیر تھنکر مانا جاتا ہے۔ میں نے (خدا کبیر جی) نے حضرت محمد جی کو یہی سمجھایا تھا کہ آپ بابا آدم کو پہلا انسان مانتے ہو اور خود کو ان کی اولاد مانتے ہو۔ جس وقت بابا آدم نہیں تھے، اس وقت خدا موجود تھا۔ یہ بات مقدس بائبل میں تخلیق کے باب میں لکھی ہوئی ہے۔ نبی محمد جی سے پہلے بھی بابا آدم کی نسل میں لاکھوں نبی ہوئے جیسا کہ مانا جاتا ہے، ان میں سے 1۔ داؤد، 2۔ موسیٰ، 3۔عیسیٰ مسیح، 4۔ داؤد جی۔ داؤد جی کو زبور کتاب ملی، موسیٰ جی کو تورات اور عیسیٰ جی کو انجیل کتاب ملی۔ ہر ایک کو ایک ہی بار میں یہ کتابیں ملیں اور نبی محمد جی کو قرآن شریف کتاب ملی جو تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مراحل میں کئی طریقوں سے ملی۔

جب کوئی فرقہ شروع ہوتا ہے تو اس کی شروعات اسی برادری کے کسی فرد سے ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پرماتما کسی عظیم انسان کو دنیا میں اسی مقصد سے بھیجتا ہے کہ وہ انسانوں میں پھیلی ہوئی برائیوں، غلط رسم و رواج، صحیفوں کے غیر مطابق سادھنا سے چھٹکارا دلا کے صحیح صحیفوں کے مطابق عبادت کرنے والے بندے تیار کرے۔ جس وجہ سے اسے اپنی ہی برادری سے شروعات کرنی پڑتی ہے۔ قدامت پسند اور خود غرض فرقہ پرست گرو عوام کو گمراہ کرکے ان سے اس سچے سنت کے خلاف احتجاج کراتے ہیں، اس کی زندگی دشوار کردیتے ہیں۔ لیکن یہ رب کا بھیجا ہوا بندہ ہوتاہے۔ اس دنیا میں دو طاقتیں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ ایک کال برہم ہے جسے جیوتی نِرنجن بھی کہا جاتا ہے۔ ویدانت والے اسے برَہم کہتے ہیں اور اسے غیر جسمانی سمجھتے ہیں، مسلمان اسی کو بیچون (غیر جسمانی) اللہ کہتے ہیں۔ دوسری طاقت ستیہ پُرش ہے، جسے گیتا میں پرم اکشر پُرش، سچیدانند گھن برَہم، دِویہ پرم پُرش، تت برِہم کہا گیا ہے۔ (گیتا اِدھیائے(باب) 7 کے شلوک (آیت)29، اِدھیائے(باب) 8 کے شلوک(آیت) 3، اِدھیائے 8 کے شلوک 8، 9، 10)۔

کال بِرہم کی حکومت اکیس برہمنڈوں کے خطے پر ہے جسے کال لوک کہتے ہیں۔ کال بِرہم کو ایک لاکھ انسان کھانے کی بد دعا لگی ہوئی ہے۔ جس وجہ سے یہ نامکمل روحانی علم اور ساتھ ہی ساتھ بُرائیاں جیسے شراب، گوشت، تمباکو کا استعمال اور مقدس مقامات کی عبادت وغیرہ کا علم بھی دیتا ہے۔ جس وجہ سے سادھنا کرتے وقت عقیدت مند دیگر غیر ضروری عوارض اور صحیفوں کے خلاف سادھنا کر کے اپنی زندگی برباد کر لیتے ہیں اور کال بِرہم کے جال میں ہی پھنسے رہ جاتے ہیں۔ کال بِرہم کی یہی کوشش ہوتی ہے۔ دوسری طاقت ستیہ پُرش ہے۔ بے شمار کائناتوں میں موجود جتنے بھی جاندار ہیں یہ سب ستیہ پُرش کی روحیں ہیں جو ستیہ لوک میں رہتے تھے اور وہاں سے اپنی کم عقلی کے وجہ سے کال بِرہم کے ساتھ یہاں آگئے۔ وہاں ستیہ لوک میں ہر جاندار کا اپنا گھر خاندان اور سازو سامان تھا۔ ہر کسی کو کال بِرہم کے دیوتاؤں سے بھی زیادہ سہولیات میسر تھیں، نہ کوئی بُوڑھا ہوتا تھا اور نہ کوئی مرتا تھا۔ کائنات ایسی ہی ہے، یہاں پانچ عناصر سے مل کے بنی ہے۔ وہاں نُور عنصر سے بنی ایک مخلوق ہے۔ یہ مٹی سے بنی جانو،تو وہاں سونے سے بنی مانو۔ یہ فنا ہونے والی ہے اور وہ لافانی ہے۔ ستیہ پُرش خود کبیر جی ہی ہیں۔ ان کا جسمانی نام کبیر ہے۔ اِنہیں ویدوں میں کویردیوَ کہا جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ اکبر، اللہ کبیر کہا گیا ہے۔ خدا کبیر جی چاہتے ہیں کہ سارے لوگ ان کا علم سمجھیں اور ان کی بتائی ہوئی عقیدت پر عمل کریں۔ تمام بُرائیوں کو چھوڑ کے پاک ہو کےستیہ لوک چلے جائیں۔ وہاں انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی، نہ موت آ تی اور نہ بڑھاپا آئیگا۔ کھانے کی سبھی چیزیں ہمیشہ مہیا رہیں گی۔ وہاں کوئی ڈاکو بدمعاش، چُور وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ عورتیں، بچے، مرد سب ایسی ہی مخلوق ہیں۔ کال بِرہم چاہتا ہے کہ تمام جاندار میرے جال میں پھنسے رہیں، پیدا ہوتے رہیں اور مرتے رہیں۔ بُرائی کر کے گنہگار ہو کے ایسے ہی پیدا ہوتے اور مرتے رہیں۔ کسی کو ستیہ لوک اور ستیہ پُرش کا علم نہیں ہو۔ بس میرے علم کو آخری مانیں۔ اسی لیے کال بِرہم پرمیشور کبیر جی کی روحوں میں سے بہترین روح کو اپنے نبی یعنی پیغمبر کے طور پر علم دینے کے لیے بھیجتا ہے اور پھر اپنے کال جال میں رکھنے والا علم دیتا ہے۔ اسی نے بابا آدم، حضرت داؤد، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد اور اوتاروں رام، کرشن، آدی شنکراچاریہ اور باباؤں سے اپنی تبلیغ کرا رکھی ہے۔ ستیہ پُرش ہر دوَر کے آغاز میں خود سے آتا ہے۔ اپنی لیلا کرتا ہے۔ اپنے حقیقی علم کی خود تبلیغ کرتا ہے۔ جس کی کتابیں بنتی ہیں۔ پھر خدا اپنے پیغمبر یعنی عقیدت کے پیغمبر بھیجتا ہے۔ ستیہ پُرش کے پیغمبر سے پہلے کال بِرہم اپنے پیغمبر بھیج دیتا ہے اور ان کے ذریعے لوگوں کو باطل علم اور دوسری بُرائیوں کا پابند بنالیتا ہے۔ تاکہ پُورا انسانی معاشرہ اپنے اپنے عمل اور روحانی علم وَ روایات کو دوسروں سے اچھا سمجھ کر ان پر قائم رہے۔

جب ستیہ پُرش خود آتے ہیں یا اپنا پیغمبر بھیجتے ہیں تو سب لوگ ان کے بتائے ہوئے سچے علم کو جُھوٹا سمجھ کر ان کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ دھرم داس! تم خود بھی تو یہی دیکھ رہے ہو، تم بھی کال کے علم اور اس پر عمل کے سختی سے پابند تھے۔ ایسے ہی بہت سے عقیدت مند کال کو ایک مہربان رب سمجھتے ہوئے اس کی عبادت کر رہے ہیں۔ کال بِرہم بھی خدا کی اچھی سچی وفادار روحوں کو اپنا رسول بناکے بھیجتا ہے۔ بابا آدم کی اولاد میں سے 1 لاکھ 80 ہزار انبیاء، ہندو مذہب کے 88 ہزار رِشی اور دوسرے مبلغین سب اچھے اور سچے وفادار لوگ تھے، جنھیں کال بِرہم نے اپنا پرچارک (مبلغ) بنایا۔ رِشیوں نے مقدس ویدوں، مقدس شریمد بھگوت گیتا اور پُرانوں کے مطابق خود ہی روحانی مشق کی اور اپنے پیروکاروں سے بھی کرنے کو کہا۔ ویدوں اور گیتا میں علم تو بہترین ہے لیکن نامکمل ہے۔ پُران جن کی تعداد 18 ہے، یہ رِشیوں کے اپنے تجربہ، تھوڑا ویدوں کا علم اور دیوتاؤں کی سوانح عمری پر مشتمل ہے۔ چاروں ویدوں کا علم کال بِرہم نے دیا ہے۔ چاروں ویدوں کا خلاصہ شریمد بھگوت گیتا ہے۔ چاروں ویدوں کا علم سب سے پہلے کال بِرہم نے دیا تھا۔ اس کے بعد اسی وقت بِرہم نے چاروں کتابوں (زبور، تورات، انجیل اور قرآن شریف) کا علم دیا ہے۔ ویدوں اور گیتا میں عقیدت کا راستہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور کا علم دیا۔ اس میں کائنات کی تخلیق کے بارے میں جزوی معلومات دیں۔ اس کے بعد تورات کا علم موسیٰ کو دیا اور اس کے بعد انجیل کا علم حضرت عیسیٰ کو دیا۔ پھر قرآن شریف کا علم محمد جی کو دیا۔ ویدوں میں خدا کی عقیدت اور اس کا علم بیان کینا گیا ہے۔ یہ علم دوسری کتابوں زبور، تورات، انجیل اور قرآن شریف میں دہرانا مناسب نہ جان کر ان میں کچھ عام سا علم دیا گیا ہے۔ ان میں کچھ ویدوں کا علم ہے اور قرآن شریف میں

تقریباً 40 فیصد معلومات بائبل والی ہیں۔ (بائبل تین کتابوں زبور، تورات اور انجیل کا مجموعہ ہے) موسیٰ کے اُمتی یہودی کہلاتے ہیں۔ عیسیٰ کے اُمتی عیسائی کہلاتے ہیں۔ محمد کے اُمتیوں کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ یہ سب بابا آدم کو پہلا انسان یعنی تمام انسانوں کا باپ مانتے ہیں۔ یہ اب مانتے ہیں کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی، تب تک انسان مرتے رہیں گے۔ اُنہیں قبر میں دفن کیا جاتا رہے گا۔ جب قیامت آئے گی، اس وقت تمام مردہ لوگ (مرد وَ عورت) کو قبروں سے نکال کر زندہ کیئا جائے گا اور ان کے اعمال کے مطابق ان کا حساب ہوگا جنہوں نے چاروں کتابوں میں لکھے ہوئے اللہ کے حکم کے مطابق اعمال کئے ہونگے،وہ جنت میں جائیں گے اور جنہوں نے چاروں کتابوں (زبور، تورات، انجیل اور قرآن شریف) کے احکامات پر عمل نہیں کیا ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔ اس کے بعد یہاں روحےٗزمین پر موجود تمام مخلوق ہمیشہ کے لیے فنا ہو جائے گی۔ مسلمانوں کا ماننا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف غیر جسمانی خدا تھا اور اِس وقت جنت یا جہنم میں کوئی نہیں ہے۔ مسلمان یہ بھی نہیں مانتے کہ تناسخ (بار بار جنم)ہوتا ہے۔ وہ صرف یہ مانتے ہیں کہ ایک بار پیدا ہونا ہے، پھر مر جانا ہے، اس کے بعد قبر میں جانا ہے، پھر جب ساری مخلوق ختم ہو جائے گی، تو پھر قبر سے نکال کر اپنے اعمال کے مطابق جنت اور جہنم میں جانا ہے، بس پھر مکمل تعطل، یعنی یہ عالمی نظام بند ہوجائیگا۔ اگر یہ بات درست ہے تو حضرت محمد جی نے جنت میں بابا آدم، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد وغیرہ کی جماعت کیسے دیکھی۔ انہیں بھی تو قبر میں ہونا چاہیے تھا۔ اس سے مسلمانوں کا یہ قانون غلط ثابت ہوتا ہے۔

بھگوان کبیر جی نے دھرم داس جی سے کہا کہ اے دھرم داس! یہ خیال اور علم غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیدائش وَ موت، اور تناسخ(بار بار جنم) کا سِلسِلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ روح میری (کبیر جی) کی پناہ میں نہیں آجاتی۔ خدا کبیر جی نے دھرم داس جی کو بتایا کہ محمد کی سوانح درج ذیل ہے۔ عیسیٰ مسیح سے تقریباً 600 سال بعد حضرت محمد ﷺ یہودی برادری میں پیدا ہوئے۔ اس وقت روحانی جہالت ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ان کی برادری کے سب لوگ بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔ محمد کے والد کا نام عبداللہ تھا اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ محمد جی کی پیدائش بِلاّ رحمٰن نامی ایک فقیر کے ساتھ سوکشم (لطیف) ملن سے ٹھہرے حمل سے ہوئی۔ جسے محمد جی کی ماں ایک احتلام (سوپن دوش) سمجھ رہی تھیں۔ {جیساکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم ایک فرشتہ سے حاملہ ہوئی تھیں۔ مریم نے بھی اسے احتلام(سوپن دوش) سمجھا تھا لیکن عیسیٰ کے والد یوسف نے اسے زنا سمجھ کے مریم کو طلاق دینا چاہا تھا۔ کہ اچانک ایک فرشتہ نمودار ہوا اور اس نے کہا کہ مریم مجھ سے حاملہ ہوئی ہیں انہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے یہ رب کی طرف سے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ دنیا کو عقیدت کا پیغام دینے کے لیے دنیا میں تشریف لائیں ہیں۔ یوسف نے فرشتہ کی بات مان لی اور مریم کو عزت کے ساتھ اپنے گھر میں رکھا۔ مہابھارت میں بھی ثبوت ملتا ہے کہ دھرتراشٹر اور پانڈو دو بھائی تھے۔ بادشاہ شانتنو کے بیٹے تھے۔ پانڈو چھوٹا تھا، بیمار تھا اور اولاد پیدا کرنے سے قاصر تھا۔ اس کی دو بیویاں تھیں؛ کنتی اور مادری۔ کنتی سے تین بیٹے پیدا ہوئے جو تین فرشتوں کے ذریعہ ٹھہرے حمل سے ہوئے تھے۔ یُدھیشٹر کی پیدائش دھرم راج کے کُنتی سے ملنے سے ہوئی تھی۔ ارجُن کی پیدائش کُنتی سے بھگوان اِندر کے ملنے سے ہوئی تھی۔ بھیم کی پیدائش ہوا کے فرشتے کے کُنتی سے ملنے سے ہوئی تھی۔ نکُل کی پیدائش شرا دیوَتا کے مادری سے ملنے اور سہدیو کی پیدائش نستیا دیوَتا کے مادری سے ملنے سے ہوئی تھی۔ پرانوں میں ایک کہانی ہے کہ ایک مرتبہ سورج دیوَتا کی بیوی گھر چھوڑ کر جنگل میں چلی گئی۔ وجہ یہ تھی کہ سورج دیوَتا کے بہت زیادہ مباشرت کرنے سے تنگ آکر اس نے اپنی نوکرانی (لونڈی)کو اپنے جیسی شکل دی اور اس سے کہا کہ تم میرا راز مت کھولنا۔ میں اپنے والد وِشوکرما کے گھر جا رہی ہوں۔ یہ کہہ کے اوشا چلی گئی اور نوکرانی کی شکل اوشا جیسی ہو گئی۔ جب سورج دیوتا کو پتہ چلا تو وہ وِشوکرما کے گھر گئے۔ وِشوکرما نے اپنی بیٹی کو اپنے گھر واپس جانے کے لیئےاصرار کیئا۔ تو اوشا نے گھوڑی کی شکل اختیار کر کے جنگل میں تپسیا شروع کر دی۔ اس نے سوچا کہ اگر میں عورت کی شکل میں تپسیا کروں گی تو کوئی بھی اس کی عزت کا دشمن بن سکتا ہے۔ جب سورج دیوَتا کو معلوم ہوا کہ اوشا یہاں سے بھی چلی گئی ہے، تو اس نے غور سے روحانی نظروں سے دیکھا تو اوشا گھوڑی کی شکل میں تپسیا کرتی نظر آئی۔ سورج دیوتا نے گھوڑے کی شکل اختیار کی اور اوشا سے مباشرت کرنے کے لیے تڑپ اُٹھے۔ جب گھوڑی کی شکل میں اوشا نے گھوڑے

کو غلط ارادہ سے اپنی طرف آتے دیکھا تو اپنے پچھلے حصے (اندری) کو بچانے کے لیے گھوڑے کی طرف منہ کر کے ساتھ ساتھ گھومنے لگی۔ ہوس کے نشہ میں چُور گھوڑے کی شکل میں سورج دیوتا نے اس کے منہ میں ہی مباشرت کرنا شروع کردی۔ اور اس کا مادہ منہ یہ زمین پر گر گیا۔ جس سے ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے اور وہ اشونی (گھوڑی) کمار کہلائے اور ان کا نام سرت اور نستیہ رکھے گئے۔ وہ اشوَنی کمار دیوَتا کہلاتے ہیں۔} ۔ عبداللہ جی اپنی بیوی کو سسرال سے لے کے آئے۔ سکشم وید میں لکھا ہے کہ:-

مسلمان برحتار بلا کا نوج، ادھر گھر سنگم جا کا ۔ جاک بھوگ محمد آیا، جس نے یہ دھرم چلایا ۔

چند ماہ بعد جب عبداللہ جی کچھ تاجروں کے ساتھ تجارت کے لیے گئے، تو وہاں بیمار ہو کر انتقال کر گئے۔ اس وقت محمد جی اپنی ماں کے پیٹ میں ہی تھے اور بعد میں محمد جی پیدا ہوئے۔ جب وہ چھ سال کے تھے تو ان کی ماں گاؤں کے کچھ مردوں اور عورتوں کے ساتھ اپنے شوہر کی قبر دیکھنے گئیں تو راستے میں ہی ان کی بھی وفات ہو گئی۔ اب حضرت محمد ﷺ یتیم ہو گئے، تو دادا نے پرورش شروع کی۔ لیکن جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا بھی انتقال کر گئے اور اب وہ بالکل بے سہارا ہو گئے تھے۔ جیسے تیسے جب وہ 25 سال کے ہوئے تو انہوں نے خدیجہ نام کی ایک 40 سالہ بیوہ سے شادی کر لی۔ { خدیجہ کی پہلے بھی دو شادیاں بہت امیر گھرانوں میں ہو چکی تھیں، ان کے دونوں شوہروں کی موت ہو جانے کی وجہ سے ان دونوں کی ساری جائیداد خدیجہ کے پاس ہی تھی وہ بہت امیر تھیں۔}

خدیجہ سے محمد جی کے تین بیٹے (قاسم، طیب، طاہر) اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب محمد جی 40 سال کے ہوئے تو ان کے پاس جبریل نامی فرشتہ آیا اور انہیں قرآن شریف کا علم دینا شروع کیا، وہ نبی ہوئے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف کا علم براہ راست بیچون (غیر جسمانی) اللہ کی طرف سے حضرت محمد پر نازل کیئا گیا ہےاور اس میں بلا کسی ملاوٹ کیئے جبرائیل فرشتہ نے اسے محمد جی کو بتایا ہے۔ کبھی کبھی فرشتہ محمد جی کے جسم میں داخل ہو کر بولتا تھا، محمد جی چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے تھے اور اوپر سے اللہ کی طرف سے وحی آتی تھی وہ وحی محمد جی منہ ڈھکے ڈھکےہی بولتے تھے جسے لکھ لیا جاتا تھا۔ اس طرح آنے والی وحی بہت تکلیف دہ ہوتی تھی۔ محمد جی کا پُورا جسم کانپتا تھا۔ دراصل فرشتہ ان کے اندر داخل ہو کے بولتا تھا۔ کبھی کبھی کال برِہم خود ان کے اندر داخل ہو کے بولتا تھا۔ (کال برِہم نے کرشن کے جسم کے اندر داخل ہوکے گیتا کا علم بولا تھا)۔ ایک دن حضرت محمد جی نے اپنے جنت کے سفر (معراج) کا واقعہ بیان کیئا۔ جبرائیل فرشتہ ایک گدھے جیسا جانور (جس کا نام براق تھا) لے کر آیا اور محمد جی کو اس پر بٹھا کر ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی۔ اوپر جاکے ایک معراج یعنی سیڑھی اوپر سے نیچے کی طرف کھلی اور اس اوپر براق چڑھ گیا، جس پر محمد جی بیٹھے ہوئے تھے۔ جبرائیل نیچے ہی رہ گئے۔ پھر ایک پرندہ آیا اور اس پر بیٹھ کر محمد جی اللہ کے پاس گئے۔ پھر پرندہ بھی چلا گیا اور محمد جی نے اللہ تعالیٰ سے براہ راست گفتگو کی۔ اللہ نے پردے کے پیچھے سے کلام کیئا اور روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر موسیٰ جی کے کہنے پر واپس گئے اور اللہ سے صرف 5 نمازیں پڑھنے کی اجازت لی جتنی کہ آج مسلمان پڑھتے ہیں۔ حضرت محمد جی نے بتایا کہ میں نے جنت میں سارے انسانوں کے باپ بابا آدم کو دیکھا اور ان کے دائیں طرف جنت تھی۔ جنت میں ان کی نیک اولادیں تھیں جنھوں نے اللہ کے حکم کے مطابق عبادت کی تھی، وہ جنت میں خوش تھے۔ بابا آدم کے بائیں طرف دوزخ (جہنم) تھی اور اس میں بابا آدم کی نافرمان اولادیں تھیں جو عذاب میں مبتلا تھیں جنھوں نے کتابوں کے حکم کے مطابق اللہ کی عبادت نہ کرکے اپنی زندگی برباد کی تھی۔ حضرت محمد جی نے بتایا کہ بابا آدم بائیں طرف جہنم میں اپنی اولادوں کو عذاب میں مبتلا دیکھ کر رو رہے تھے اور دائیں طرف جنت میں نیک اولادوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ جبریل فرشتہ نے بتایا کہ یہ بابا آدم ہیں۔ محمد صاحب نے بتایا کہ اوپر کے آسمانوں میں مجھے حضرت داؤد، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء کی جماعت ملی۔ میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر براق مجھے نیچے لاکے چھوڑ کے چلا گیا۔

حضرت محمد ﷺ کے اس آنکھوں دیکھے واقعہ کو مسلمان سچ مانتے ہیں۔ اس لیے آپ کا یہ نظریہ غلط ثابت ہُوا ، اگر چہ

ان کا نظریہ صحیح مانے تو مرنے کے بعد بابا آدم، حضرت داؤد، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ وغیرہ ہم کو قیامت تک جنت کے بجائے اپنی قبروں میں ہونا چاہیے تھا جنہیں حضرت محمدﷺ نے جنت میں دیکھا تھا اور بابا آدم کی اولادیں بھی قبروں میں ہی رہنی چاہیے تھیں جنہیں اوپر حضرت محمد جی نے جنت اور دوزخ میں دیکھا، لہذا آپ کا یہ نظریہ غلط ہے، حضرت محمد جی کو خدیجہ جی سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئی تھیں۔ تینوں بیٹے حضرت محمد جی کی آنکھوں کے سامنے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

قادر اللہ کبیر

{اللہ کبیر کہا کرتے تھے کہ ہندو، مسلمان، یہودی اور عیسائی سب ایک ہی خدا کے بچے ہیں۔ کال شیطان نے تمہیں گمراہ کر کے بانٹ رکھا ہے۔

ایک دفعہ دہلی کے مسلم شہنشاہ سکندر لودھی کو جلن کی بیماری ہوگئی۔ جلن کی بیماری میں ایسے ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی کا ہاتھ آگ میں جل جانے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ جلن کی بیماری میں جسم تو کہیں سے جلا ہوا نظر نہیں آتا لیکن تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے، اسی لیے اسے جلن کی بیماری کہتے ہیں۔ جب انسان کے گناہ بڑھ جاتے ہیں تو دوائیاں بھی بے اثر ہو جاتی ہیں۔ دہلی کے شہنشاہ سکندر لودھی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہر طرح کی دوائیاں استعمال کیں، بڑے بڑے حکیموں کو بُلایا اور منہ مانگے انعام کا بھی اعلان کر دیا کہ مجھے ٹھیک کر دو جو مانگو گے وہی میں دوں گا۔ غم میں انسان پتہ نہیں کیا کیا ارادہ کرلیتا ہے؟ جب سب کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے اپنے مذہبی قاضیوں، ملائوں، ولیوں وغیرہ سے روحانی علاج کروایا، لیکن یہ سب ناکام رہا۔ { جب ہم پریشان ہوتے ہیں تو ہم ہندو اور مسلمان نہیں رہتے۔ پھر تو جہاں بھی بیماری کا علاج ہو سکتا ہے وہیں چلے جاتے ہیں۔ ویسے تو ہندو کہتے ہیں کہ مسلمان بُرے ہیں اور مسلمان کہتے ہیں کہ ہندو بُرے ہیں، لیکن اگر کوئی بیمار ی ہو جائے تو ہندو اور مسلمان نہیں دیکھتے۔ جب مصیبت آتی ہے تو کوئی بُرا نہیں لگتا۔ حالانکہ جو مسلمان بُرے ہیں وہ بُرے ہیں، اور جو ہندو بُرے ہیں وہ بھی بُرے ہیں، دونوں میں اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی۔ ہر مذہب میں اچھے اور بُرے لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن ہم انسان ہیں, ہماری ذات بھی انسان ہی ہے اور انسانیت ہی ہمارا مذہب ہے مقصد خدا کو حاصل کرنا۔} ہندو حکیم اور روحانی سنتوں کو بھی بلایا، خود بھی جا کے ان سے ملا، سب سے دعائیں لیں تنتر منتر کرائے، لیکن تمام کوششیں بیکار گئیں۔ کسی نے بتایا کہ کاشی شہر میں کبیر نام کے ایک مہا پُرش رہتے ہیں۔ اگر ان کا کرم ہوگیا تو آپ کی بیماری ضرور دور ہو جائے گی۔

جب شہنشاہ سکندر نے سُنا کہ کاشی میں ایک مہا پُرش رہتے ہیں تو اسے کچھ کچھ یاد آیا کہ یہ وہی تو نہیں ہے جس نے مری ہوئی گائے کو زندہ کردیا تھا۔ شہنشاہ سکندر ہزاروں محافظوں کے ساتھ دہلی سے کاشی کے لیے روانہ ہوگیا۔ بیر سنگھ بگھیلا کاشی کے راجہ پہلے ہی کبیر صاحب کی شان اور علم سُن کر کبیر صاحب کے شاگرد بن چکے تھے اور اپنے گرودیوَ پر پُورا بھروسہ رکھتے تھے۔ اُنہیں کبیر صاحب کی قابلیت معلوم تھی کیونکہ کبیر پرمیشور وہاں بہت سی لیلائیں کر چکے تھے۔

جب سکندر لودھی بنارس (کاشی) گیا اور بیر سنگھ سے کہا کہ بیر سنگھ میں بہت پریشان ہوگیا ہوں، اب تو بس مرنا باقی ہے۔ کیا یہاں کاشی میں کوئی کبیر نام کے سنت ہیں؟ آپ تو جانتے ہی ہونگے کہ وہ کیسے ہیں؟ اتنی بات سکندر بادشاہ کے منہ سے سُنی تھی۔ کہ کاشی کے راجہ بیرسنگھ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، وہ بولا اب آپ صحیح جگہ پر آگئے ہو۔ اب آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ شہنشاہ سکندر نے پُوچھا ایسی کیا بات ہے؟ بیر سنگھ نے کہا کہ کبیر جی خود آئے ہوئے بھگوان ہیں، خدائی شکل والے ہیں۔اگر ان کی نظر کرم ہوگئی تو آپ کی بیماری ٹھیک ہو جائے گی۔ سکندر بادشاہ نے کہا کہ جلدی سے بلاؤ۔ کاشی کے راجہ بیر سنگھ بگھیل نے عاجزی سے درخواست کی کہ آپ کا حکم قابل تعمیل ہے میں پیغام بھیجوا دیتا ہوں۔ لیکن میں نے سُنا ہے کہ اولیاء کو بُلایا نہیں کرتے۔ اگر وہ آ بھی گئے اور رضا نہیں بخشی تو آنے کا کوئی فائدہ نہیں، باقی آپ کی مرضی۔ سکندر نے کہا کہ ٹھیک ہے میں خود چلتا ہوں۔جب یہاں تک آگیا ہوں، تو وہاں بھی ضرور جاؤں گا۔

سکندر لودھی بادشاہ کی لاعلاج بیماری ٹھیک کرنا

شام کا وقت تھا۔ بیر سنگھ کو معلوم تھا کہ اس وقت صاحب کبیر جی اپنے رسمی گرودیوَ سوامی رامانند جی کے آشرم میں ہوتے ہیں۔ یہ وقت کبیر جی کے وہاں ملنے کا ہے۔ کاشی کا راجہ بیردیوَ سنگھ بگھیل اور دہلی کا بادشاہ سکندر لودھی دونوں سوامی رامانند جی کے آشرم کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ کبیر صاحب ابھی آئے ہی نہیں اور جلد ہی آنے والے ہیں۔ بیر سنگھ اندر نہیں گئے بلکہ باہر کھڑے نوکر سے ہی پُوچھ لیا۔ سکندر نے کہا کہ تب تک آشرم میں آرام کر لیتے ہیں۔ راجہ بیر سنگھ نے سوامی رامانند جی کے دربان خادم سے کہا کہ سوامی رامانند جی سے عرض کرو کہ دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی آپ سے بھی ملنا چاہتے ہیں اور آپ کے آشرم میں صاحب کبیر جی کا انتظار بھی کرنا چاہتے ہیں۔ نوکر نے اندر جا کر رامانند جی کو بتایا کہ دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی آئے ہیں۔ رامانند جی مسلمانوں سے نفرت کرتے تھے۔ رامانند جی نے کہا کہ میں ان ملچھوں کی صورت بھی نہیں دیکھتا۔ اس سے کہو کہ باہر ہی جائے بیٹھے۔ جب سکندر لودھی نے یہ سُنا تو غصے میں (کیونکہ راجہ میں بہت گھمنڈ ہوتا ہے اور وہ تو دہلی کا شہنشاہ ٹھہرا) بولا کہ اگر یہ دو کوڑی کا مہاتما دہلی کے بادشاہ کی بے عزتی کر سکتا ہے تو ایک عام مسلمان کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہوگا؟ میں اسے مزہ چکھاتا ہوں۔ سوامی رامانند جی ایک الگ آسن لگائے بیٹھے تھے۔ سکندر لودھی نے جا کر رامانند جی کی گردن تلوار سے کاٹ دی اور واپس چل پڑا ، تو اسے یاد آیا کہ میں جس کام سے آیا تھا، وہ کام اب پُورا نہیں ہوگا۔ کہا کہ بیر سنگھ! دیکھو مجھ سے کیا ظلم ہوگیا ؟ لگتا ہے کہ میرے بہت بُرے دن چل رہے ہیں۔ چاہتا ہوں اچھا کرنا اور ہو جاتا ہے بُرا ۔ میں نے کبیر صاحب کے گرودیوَ کو قتل کر دیا۔ اب وہ کبھی بھی میرے اوپر نظر کرم نہیں کریں گے اور مجھے یہ دکھ سہ کے ہی مرنا پڑے گا۔ میں بہت گناہ گار انسان ہوں۔ یہ کہتاہوا وہ آشرم سے باہر چلا گیا۔ بیر سنگھ اپنے بادشاہ کے سامنے کیا کہتا۔

وہ لوگ جیسے ہی آشرم سے باہر نکلے انہیں کبیر صاحب آتے دیکھائی دیئے۔ بیر سنگھ نے کہا کہ اے راجن! میرے گرودیوَ کبیر صاحب آگئے ہیں۔ جیسے ہی کبیر صاحب تھوڑی دور رہ گئے، بیر سنگھ نے زمین پر لیٹ کے اُنہیں سجدہ کیئا۔ سکندر بہت گھبرایا ہوا تھا۔ {اگر اس نے یہ ظلم نہیں کیا ہوتا تو وہ زمین پر لیٹ کے سجدہ نہیں کرتا اور اگر وہ سجدہ نہیں کرتا تو صاحب جی اس کے دعا بھی نہیں کر پاتے۔ کیونکہ یہ اصول ہے۔

اَتی آدھین دین ہو پرانی، تاتے کہیے یہ اکتھ کہانی ۔ اُنچے پاتر جل نا جائی، تاتے نیچا ہوجے بھائی ۔
آدھینی کے پاس ہیں پُورن برہم دیال ۔ مان بڑائی مارئیے بے ادبی سِر کال ۔

کبیر پرمیشور نے یہاں ایک تیر سے دو شکار کیئے۔ سوامی رامانند جی میں مذہبی تفریق کا جو احساس رہ گیا تھا اسے بھی دور کرنا تھا۔ رامانند جی مسلمانوں کو ہندوؤں سے مختلف اور کمتر سمجھتے تھے۔ سکندر کے اندر تکبر کا احساس تھا۔ اگر وہ عاجزی وَ انکساری نہیں کرتا تو کبیر صاحب اس کے لیئے دعا نہیں کرتے اور سکندر صحت مند نہیں ہوتا۔} بیر سنگھ کو جھکتے ہوئے دیکھ کر ڈرتے ڈرتے سکندر لودھی نے بھی جُھک کے سلام کیا۔ {مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارا سر صرف اللہ کے آگے جُھکتا ہے کسی اور کے سامنے مسلمان کا سر نہیں جُھکے گا۔ سامنے اللہ اکبر کھڑا تھا۔ لہٰذا سر خود بخود جُھک گیا۔} کبیر پرمیشور جی نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ دو دو راجہ آج مجھ غریب کے پاس کیسےآئے ہوئے ہیں؟ مجھ غریب کو کیسے درشن دیئے۔ پرمیشور کبیر جی نے اپنا ہاتھ اُٹھایا بھی نہیں تھا کہ سکندر کی جلن کی بیماری ختم ہوگئی، سکندر لودھی کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔ (سنت کے سامنے من بھاگ جاتا ہے اور روح اوپر آجاتی ہے۔ کیونکہ پرماتما روح کا ساتھی ہے۔ « انتریامی ایک تو آتم کے آدھار «۔ روح کے ساتھی کبیر بھگوان ہیں۔) سکندر لودھی نے پاؤں پکڑ لیئے اور چھوڑے ہی نہیں روتا رہا۔ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی کبیر صاحب نے دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی سے پُوچھا کہ کیا بات ہے؟ سکندر نے کہا کہ اللہ کی ذات! مجھ سے ایک گھناؤنا جرم ہو گیا ہے۔ آپ مجھے معاف نہیں کر پاؤگے۔ جس کام کے لیے میں یہاں آیا تھا، وہ لاعلاج بیماری تو آپ کے کرم سے ٹھیک ہوگئی۔ اب اس گنہگار کو معاف بھی کر دیں۔ کبیر صاحب نے کہا کہ معاف کر دیا۔ یہ تو بتاؤ کہ ہوا کیا ہے؟ سکندر نے کہا کہ آپ معاف نہیں کر پاؤگے میں نے گناہ ہی ایسا کیا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا کہ معاف کر

دیا۔ سکندر نے پھر کہا کہ کیا واقعی آپنے مجھے معاف کر دیا؟ کبیر صاحب نے کہا کہ ہاں معاف کر دیا۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ سکندر نے کہا کہ داتا مجھ گنہگار سے غصے میں آپ کے گرودیوَ کا قتل ہو گیا ہے اور پھر ساری کہانی سُنائی۔ کبیر صاحب نے کہا کوئی بات نہیں۔ جو بھی ہوا وہ خدا کی مرضی سے ہی ہُوا ہے، تم سوامی رامانند جی کی آخری رسومات ادا کرا کے جانا، ورنہ تمہاری مذمت ہوگی۔ خدا کبیر صاحب ناراض نہیں ہوئے۔ سکندر لودھی نے بیرسنگھ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ بیرسنگھ یہ تو واقعی اللہ ہیں۔ دیکھو میں نے ان کے گرودیوَ کا سر کاٹ دیا اور کبیر جی پھر بھی ناراض نہیں ہوئے۔ بیر سنگھ خاموش رہا اور ساتھ ساتھ ہو لیا، وہ دل میں سوچ رہاتھا کہ ابھی کیا ہے ابھی تو اور دیکھنا۔ یہ تو بس شروعات ہے۔

سوامی رامانند جی کو زندہ کرنا

پرمیشور کبیر جی اندر داخل ہوئےتو دیکھا کہ رامانند جی کا دھڑ کہیں اور سر کہیں اور پڑا ہے۔ جسم پر چادر ڈال رکھی تھی۔ کبیر صاحب نے اپنے گرودیوَ کے مردہ پڑے جسم کےسامنے جُھک کر سلام کیا اور ان کے پاؤں چھوئے پھر کہا گُرودیوَ اُٹھیے۔ دہلی کے بادشاہ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ایک بار اُٹھیے، دوسری بار کہ ہی پائے تھے کہ سر خود ہی اُٹھا اور تن سے جا ملا اور رامانند جی زندہ ہو گئے، بولو «ستگرو دیوَ کی جےٴ!»

سب انسان ایک ھی خدا کے بچے ھیں، جو دو مانتا ھے وہ جاھِل ھے

رامانند جی کے جسم سے آدھا خون اور آدھا دودھ نکلا ہوا تھا۔ جب سوامی رامانند جی نے صاحب کبیر سے اس کی وجہ پُوچھی کہ، اے بھگوان کبیر! میرے جسم سے آدھا خون اور آدھا دودھ کیسے نکلا ہے؟ کبیر صاحب نے بتایا کہ سوامی جی آپ کے اندر یہ تھوڑی سی کسر اور رہ رہی ہے کہ ابھی تک آپ ہندو اور مسلمان کو الگ الگ مانتے ہیں۔ اس لیے آدھا خون اور آدھا دودھ نکلا ہے۔جس طرح آپ دوسری ذات کے لوگوں کو اپنا ساتھی مان چکے ہو۔ اسی طرح یہ بھی ماننا چاہیے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی خدا کے بچے ہیں۔ سب انسان ایک ہی ہیں۔ آپ تو جانتے ہیں۔ آپ تو لیلا کر رہے ہیں، یعنی گول مول بات کرکے سب کچھ سمجھا دیا۔

کبیر- الکھ الاہی ایک ہے، نام دھرایا دوئی ۔ کہے کبیر دو نام سنُے، بھرم پرو مت کوئی ۔١۔

کبیر- رام رحیما ایک ہے، نام دھرایا دوئی ۔ کہے کبیر دو نام سُن، بھرم پرو مت کوئی ۔ ٢ ۔

کبیر-کرشن کریما ایک ہے، نام دھرایا دوئی ۔ کہے کبیر دو نام سُن، بھرم پرو مت کوئی ۔٣ ۔

کبیر-کاشی کعبہ ایک ہے، ایکے رام رحیم میدا ایک پکوان بھو، بیٹھ کبیرا جیم ۔۴ ۔

کبیر- ایک وستو کے نام بہُو، لیجے وستو پہچان ۔ نام پکش نہیں کیجیے، سار تتوَ لے جان ۔۵ ۔

کبیر- سب کا ہوکا لیجیے، سانچا شبد نہار۔ پکشپات نہ کیجیے، کہے کبیر وچار۔٦۔

کبیر- رام کبیرا ایک ہے، دوجا کبھو نا ہوئی ۔ انتر ٹاٹی کپٹ کی، تاتے دیکھے دوئی ۔٧۔

کبیر-رام کبیر ایک ہے ، کہن سُنن کو دوئی ۔ دو کر سوئی جانئی، ستگرو ملا نہ ہوئی ۔٨۔

رامانند جی نے سکندر کو سینے سے لگالیا اور اس کے بعد ہندو ، مسلمان اور سبھی ذات وَ مذہب کے لوگوں کو خدا کی بچے سمجھ کر سبھی سےمحبت کرنے لگے اور اپنے رسمی شاگرد ، جو اصل میں خدائے قادر تھے، کبیر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ تم نے میری جہالت پُوری طرح سے دور کر دی۔اب مجھے پکا یقین ہوگیا ہے کہ ہم سب ایک ہی باپ خدا کی اولادیں ہیں۔ {دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی کے ساتھ اس کا مذہبی اُستاد شیخ تقی بھی بنارس گیا تھا اور وہ ریسٹ ہاؤس (آرام گھر) میں ہی رُک گیا تھا۔ کیونکہ شیخ تقی ہندو سنتوں سے بہت جلتا تھا اور انہیں اور ان کے شاگردوں کو کافر کہتا تھا۔ اس لیے اس نے سوامی رامانند جی کے آشرم میں جانے سے اِنکار کر دیا تھا ، بادشاہ سکندر لودھی کے ساتھ سوامی رامانند جی کے آشرم نہیں گیا تھا۔}

شیخ تقی پیر نے اللہ کو نہیں پہچانا:- بادشاہ سکندر جب آرام گاہ واپس آیا تو اس نے اپنے مذہبی پیر شیخ تقی کو بتایا کہ کس طرح اس کی لاعلاج بیماری خدا کبیر صاحب جی کے محض دعا کرنے سے ٹھیک ہوگئی اور سوامی رامانند جی کو زندہ کرنے والے معجزے کے بارے میں بتایا کہا کہ پیر جی اب میں بالکل صحت مند ہوں۔ میرے جسم میں اب کہیں بھی درد نہیں ہے۔ {شام کا وقت تھا اور پربھو کبیر صاحب جی صبح آنے کو کہہ کر اپنی جھونپڑی میں چلے گئے تھے۔}

شیخ تقی نے جب بادشاہ کے منہ سے ایک دوسرے پیر کی اتنی تعریف سُنی تو حسد سے جل بُھن گیا۔ رات بھر پہلو بدلتا رہا۔ اور خدا کبیر صاحب جی کو نیچا دکھانے کا منصوبہ بناتا رہا۔

مقدس مذہب اسلام کا مختصر تعارف

اگلے دن کبیر پرمیشور جی شاہی دربار میں پہنچے۔ کاشی کے راجہ بیردیوَ سنگھ بگھیل اور دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی نے زمین پر لمبا لیٹ کر اُنہیں سجدہ کیا اور کویر دیوَ کو تخت پر بٹھایا اور دونوں راجہ خود زمین پر بچھے قالین پر بیٹھ گئے۔ بادشاہ سکندر نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری بیماری نہ ہندو سنتوں سے ٹھیک ہوئی اور نہ ہی مسلمان پیروں، قاضیوں اور ملاؤں سے۔ کیا وجہ تھی دین دیال، کہ آپ کی صرف دعا سے ہی میری جان لیوا بیماری ٹھیک ہو گئی۔ کل رات میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ یہ درد مجھے برسوں سے پریشان کر رہا تھا لیکن اب آپ کی مہربانی سے میں تندرست ہو گیا ہوں۔

پرمیشور کبیر صاحب جی نے بتایا کہ اے بادشاہ صرف پرماتما اللہ اکبر (اللہ کبیرو) ہی تمام گناہوں کو مٹا (معاف کر) سکتا ہے۔ دوسرے معبود تو صرف کیئے ہوئے اعمال کا پھل ہی دے سکتے ہیں۔ جیسے انسان کو دُکھ گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور خوشی نیکی کی وجہ سے ملتی ہے، تم گناہوں کی وجہ سے تکلیف میں تھے یہ تمہارے مقدر میں لکھا تھا جو کسی اور خدا سے ٹھیک نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ گناہوں کو مٹانے (معاف کرنے) والے قادر مطلق (اللہ کبیرو) کے حقیقی علم اور عبادت کے طریقہ سے نہ تو ہندو سنت گُرو واقف ہیں اور نہ ہی مسلمان پیر، قاضی اور ملا ہی واقف ہیں۔ اس قادر مطلق کی عبادت کا طریقہ اور حقیقی علم صرف یہ بندہ (خدا کبیر) جانتا ہے۔ نہ شری رام، نہ شری کرشن عرف شری وِشنو جی ہی جانتے تھے- اور نہ ہی شری برہما جی اور شری شِو جی نہ ہی برہم (جسے تم بے شکل بھگوان کہتے ہو) جانتے ہیں۔ نہ حضرت محمد جانتے تھے اور نہ ہی کوئی دوسرا مسلمان پیر، قاضی یا مُلا جانتاہے۔ اُس قادر اللہ کی عبادت کے بغیر تقدیر میں لکھی ہوئی کوئی بھی مصیبت ختم نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ہندو یا مسلمان پیر تمہارا علاج نہیں کر سکا۔

شیخ تقی نامی مسلمان پیر سے گفتگو

پرمیشور کبیر صاحب جی کے منہ سے یہ الفاظ سُن کے شیخ تقی نے طنزیہ انداز میں کہا کہ سارا علم تو صرف تم ہی جانتے ہو۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی بے علم بتا رہے ہو۔ بیچ بچاؤ کرتے ہوئے بیردیوَ سنگھ بگھیل کاشی کے راجہ نے کہا، پیر جی، اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے، پیار سے اپنے شبہات دور کر لیجیے۔ کاشی کا راجہ جانتا تھا کہ تمام علم سے معمور محترم کبیر صاحب ایک علمی سیمینار منعقد کر کے پیر جی کا بھرم دور کرنا چاہتے ہیں۔ کاشی کے راجہ نے شیخ تقی سے کہا، کبیر جی نے کس وجہ سے حضرت محمد جی کو علم سے محروم کہا ہے، آپ وجہ پُوچھیے۔ شیخ تقی نے کہا، میں وجہ ہی تو پُوچھ رہا ہوں۔ کبیر جی بتائیں کہ کس وجہ سے اُنہوں نے ہمارے نبی حضرت محمد جی کو بے علم کہا ہے؟

مقدس قرآن مجید میں خدا کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

پرم پوجیے کبیر پرمیشور (قادراللہ) نے کہا کہ مقدس قرآن شریف (سورہ فرقان نمبر 25 کی آیت 52، 58، 59) میں جس کبیر اللہ کا ذکر ہے وہ قادر خدا ہے، جسے تم اللہ اکبر (اکبیرو) کہتے ہو، قرآن شریف کا علم دینے والے نے بھی اپنے علاوہ کبیر نام کے ایک اور اللہ کی شان بیان کی ہے۔ (آیت نمبر 52 تا 58 اور 59 میں) قرآن شریف کا علم دینے والے خدا نے حضرت محمد جی سے فرمایا کہ اے نبی محمد! جو کبیر نام کا اللہ ہے اسی نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ وہی سب گناہ مٹانے والا (معاف کرنے والا) ہے اور

وہی سب کی عبادت کے لائق ہے۔ اسی نے جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے اس کو چھ دن میں پیدا کیا اور ساتویں دن آسمان میں تخت پر جا بیٹھا۔ اُس قادر خدا، تمام کائنات کے خالق، سب گناہ مٹانے والے، پرماتما کبیر (اللہ اکبر) کی عبادت کا طریقہ اور اس کے بارے میں مکمل علم کسی تتوَدرشی سنت (باخبر) سے پُوچھو۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا کہ شیخ تقی جی، جب تمارے اللہ کو ہی علم نہیں ہے، تو تمہارے محمد جی کو مکمل علم کیسے ہو سکتا ہے؟ اور دوسرے لوگ جیسے قاضی، ملا اور پیر بھی سچی عبادت اور تتوگیان سے محروم ہیں۔ جس وجہ سے ادھورے علم کی بنیاد پر عبادت کرنے والے بندے کے دکھ درد دور نہیں ہوتے اور دوسری عبادات جیسے پانچ وقت کی نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور اذان دینا وغیرہ عبادات نِجات اور مصائب سے چھٹکارا نہیں دلا سکتے ہیں۔ بندوں کو اپنے اعمال کی بنیاد پر پیدائش وَ موت، جنت میں بنے پِتر لوک میں اور جہنم میں اور دوسرے جانداروں کے جسموں میں پیدا ہو کے تکالیف جھیلنا پڑتا ہیں۔

یہ سُن کے شیخ تقی نے فوراً قرآن شریف کھولا اور سورہ فرقان 25 کی آیت 52 تا 59 پڑھی جس کے مطابق اوپر درج تفصیل دُرست تھی۔ حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد بھی بے عزتی کے ڈر سے بولا کہ ایسا کہیں نہیں لکھا ہے۔ یہ کافر جُھوٹ بول رہا ہے۔ اس وقت تعلیم کا فقدان تھا۔ بادشاہ سکندر کو بھی شک ہوا کہ خدا کبیر صاحب جی اگرچہ روحانی طاقت رکھتے ہیں لیکن وہ ان پڑھ ہیں اور قرآن کے بارے میں اتنا نہیں جان سکتے۔

شیخ تقی نے جلی کٹی بھی سُنائیں کہ کیا تم ہی ہو وہ باخبر؟ پھر یہ بھی بتادو کہ وہ اللہ اکبر کیسا ہے؟ اگر تم خدا کو جسم والا بتاتے ہو تو وہ ہے کون؟ اور کہاں رہتا ہے؟

پرمیشور کبیر صاحب جی نے کہا: وہ کبیر اللہ جسے تم اللہ اکبر کہتے ہو، وہ میں ہی ہوں۔ میں اوپر ستلوک میں رہتا ہوں۔ میں نے ساری کائنات بنائی ہیں اور میں ہی حضرت محمد جی سے ایک زندہ ولی کی شکل میں ملا تھا اور اس پیاری روح کو ستلوک دکھا کے واپس چھوڑا تھا، میں نے حضرت محمد ﷺ سے کہا تھا کہ اب تم سب بندوں کے سامنے میری شان بیان کرنا اور میری طرف سے دی گئی ایک اور کتاب «کلامِ کبیر» اپنے پیروکاروں کو دینا۔ لیکن محمد جی نے اس تتوگیان کی تبلیغ نہیں کی اور نہ ہی میری باتوں پر یقین کیا۔

اور جو عبادت حضرت محمد جی کرتے تھے، وہی عبادت سب مسلمان بھی کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں سبھی مسلمان گوشت بھی کھا رہے ہیں۔ لیکن نبی محمد جی نے کبھی گوشت نہیں کھایا اور نہ ہی اُنکے صحابہ، جن کی تعداد لاکھوں میں تھی نہ ہی ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء نے گوشت کھایا۔ صرف روزہ رکھتے، اذان دیتے، اور نماز پڑھتے تھے اور گائے وغیرہ کو ذبح (قتل) نہیں کرتے تھے۔

نبی محمد نمسکار ہے، رام رسول کہایا۔ ایک لاکھ اسی کوں سوگندہ، جن نہیں کرد چلایا۔

عرش کرش میں اللہ تخت ہے، خالق بِن نہیں خالی۔ وے پیغمبر پاک پُرش تھے، صاحب کے ابدالی۔

مطلب:- نبی محمد تو قابلِ احترام ہیں، اُنہیں خدا کا اوتار مانا جاتا ہے، قسم ہے ان کے ایک لاکھ اسی ہزار پیروکاروں کی، جنہوں نے بھی کبھی بکرے، مُرغی اور گائے وغیرہ پر چُھری نہیں چلائی، یعنی کبھی جانوروں پر تشدد نہیں کیا اور گوشت نہیں کھایا۔ وہ حضرت محمد، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیاء (رسول) تو متقی لوگ تھے، بِرہم (جیوتی نِرنجن/کال) کا ان پر کرم تھا، لیکن جو آسمان کے آخری سِرے (ستلوک) میں قادر خدا (اللہ اکبر یعنی اللہ کبیر) ہے۔ اس مالک کائنات کی نظروں سے کوئی چھپا نہیں ہے۔

ایسا جان محمد پیر، جن ماری گاؤ شبد کے تیر۔ شبدے پھیر جوائی، جن گوست نہیں بھاکھیا۔ ہنسا راکھیا، ایسا پیر محمد بھائی۔

مطلب:- ایک دفعہ حضرت محمد جی نے ایک گائے الفاظ (وچن سدھی) سے مار کر سب کے سامنے زندہ کر دی تھی۔ لیکن اُنہوں نے گائے کا گوشت نہیں کھایا۔ اب مسلم معاشرہ حقیقت سے نا آشنا ہے اور جس دن اُنہوں نے ایک گائے دوبارہ زندہ کی تھی، تم لوگ اس دن کی یاد قائم رکھنے کے لیئے ہی گائے مار دیتے ہو۔ اگر تم گائے کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتے تو تمہیں اُسے مارنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ تم لوگ گوشت پرساد سمجھ کے کھاتے اور کھلاتے ہو۔ ایسے تم خود بھی گناہگار بنتے ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہو۔ تم دوزخ کے حقدار بن رہے ہو۔

کبیر پرمیشور نے کہا:-

ہم محمد کو ستلوک لے گیو۔ اِچھّا رُوپ وہاں نہیں رہیو۔ اُلٹ محمد محل پٹھایا۔ گجھ بیرج ایک کلمہ لایا۔ روزہ بنگ نماز دئی رے۔ بسمل کی نہیں بات کہی رے۔

مطلب:- حضرت محمد کو میں (خدا کبیر) ستلوک لے کے گیا لیکن اُنہوں نے وہاں نہ رہنے کی خواہش ظاہر کی، لہذا محمد جی کو واپس ان کے جسم میں بھیج دیا۔ سب سے پہلے جبرائیل فرشتہ حضرت محمد کو کال برہم کے پاس لے کے گیا تھا۔ اس نے بھی محمد جی کو روزہ رکھنے، اذان دینا(زور زور سے رب کو پکارنا) اور پانچ وقت نماز پڑھنے کو کہا تھا، لیکن گائے وغیرہ جانوروں کو ذبح (قتل) کرنے کو نہیں کہا تھا۔

یہ باتیں سُن کے شیخ تقی پیر نے غصہ میں کہا کہ قرآن شریف اور ہمارے نبی کے بارے میں تم کیا جانو، تم تو ان پڑھ ہو۔ ہمارے مذہب کے بارے میں جُھوٹا پرچار کر کے گمراہیت پھیلا رہے ہو۔ میں بتاتا ہوں کہ قرآن مجید کیسے نازل ہوا؟ شیخ تقی (جو دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی کا مذہبی اُستاد تھا جس کی وجہ سے پُورے ہندوستان کے مسلمان شیخ تقی کے ہر حکم کی تعمیل کیا کرتے تھے) نے کہا کہ اے کبیر اب سُنو! ہمارے نبی محمد جی کی زندگی کی کہانی۔

حضرت محمد ﷺ کا کردار

حضرت محمد جی کے بارے میں جناب محمد عنایت اللہ سبحانی کے خیالات:-

محمد عربی ﷺ

مصنف: محمد عنایت اللہ سبحانی

اصل کتاب: محمد (عربی زبان) میں

مترجم: نسیم غازی فلاحی

ناشر: اسلامی ادب ٹرسٹ اشاعت نمبر 81 کے حکم سے اشاعت کی گئی ہے۔

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، D-307، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نیو دہلی – 110025۔

(درج ذیل معلومات مذکورہ بالا مصنف کی کتاب اور اشاعت سے لی گئی ہیں۔)

جناب ہاشم کے بیٹے تھے شیبہ اور انہی کا نام عبدالمطلب پڑا۔ جب مطلب اپنے بھتیجے شیبہ کو اپنے گاؤں لائے تو لوگوں کو لگا کہ مطلب کوئی غلام لے کے آئے ہیں۔ اس لیے شیبہ عبدالُمطلِب کے لقب سے زیادہ مشہور ہوگئے۔ عبدالمطلب کے دس بیٹے ہوئے۔ کسی وجہ سے عبدالمطلب نے اپنے دس بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی قسم کھائی تھی۔

لیکن دیوتا کو دس بیٹوں میں سے کون سا بیٹا قربانی کے لیے پسند ہے؟ یہ جاننے کے لیے ایک مندر (کعبہ) میں سب سے بڑے دیوتا کے بُت کے سامنے دس تیر رکھ دیئے گئے اور ہر ایک تیر پر ایک بیٹے کا نام لکھ دیا، جس تیر پر سب سے چھوٹے بیٹے عبداللہ کا نام لکھا ہُوا تھا وہی تیر بُت کی طرف مڑگیا۔ مانا یہ گیا کہ یہی بیٹا دیوتا کو قربانی کے لیے قبول ہے اور عبداللہ (نبی محمد کے والد) کی قربانی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ پُورے علاقے کے مذہبی لوگوں نے عبدالمطلب سے کہا کہ ایسا مت کرو۔ ہاہا کار مچ گیا۔ ایک پادری کے اندر سے کئی روحیں بولیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اونٹوں کی قربانی دینے سے بھی کام چل جائیگا، تب جا کے راحت ملی۔ اسی طاقت نے اس کے لیئے ایک دوسرے گاؤں کی ایک عورت، جو دوسرے مندروں کے قاضیوں کی دلال تھی، کے بارے میں بتایا کہ وہی فیصلہ کریگی کہ عبداللہ کی جان کے بدلے کتنے اونٹ قربان کرنے ہیں۔ اس عورت نے کہا کہ جتنے اونٹ ایک جان بچانے کے لیے (خوں بہا) دیتے ہو اس میں دس اور اونٹ ملا کے اور عبداللہ کے نام کی پرچی اور دس اونٹوں کی پرچی ڈال کے چیک کرتے رہو۔جب تک

اونٹوں والی پرچی نہ نکل آئے تب تک چیک کرتے رہو۔ اس طرح10-10 اونٹوں کی تعداد بڑھاتے رہے، پھر 100 اونٹوں کے بعد اونٹوں کی پرچی نکلی جب کہ اس سے پہلے عبداللہ کی پرچی نکلتی رہی تھی۔ اس طرح سو اونٹوں کی قربانی (قتل) کرکے بیٹے عبداللہ کی جان بچائی۔ عبداللہ جب جوان ہوئے تو ان کی شادی آمنہ سے ہوئی۔ جب حضرت محمد ﷺ ماں آمنہ جی کے پیٹ میں تھے تو ان کے والد عبداللہ جی کا انتقال ایک دور دراز مقام پہ ہوگیااور وہیں انہیں دفن کر کے ان کی قبر بنادی گئی۔

جس وقت بچہ محمد کی عمر چھ سال کی ہوئی تو ان کی ماں آمنہ جو اپنے شوہر کی قبر دیکھنے گئی تھیں، انہوں نے بھی وہیں راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ اور چھ سال کے بچے محمد جی یتیم ہوگئے۔ (یہ معلومات مذکورہ بالا کتاب "محمد عربی ﷺ" کے صفحہ 21 تا 29 ، اور 33-34 پر لکھی ہوئی ہیں)۔

جب حضرت محمد جی 25 سال کے ہوئے توان کی شادی ایک چالیس سالہ بیوہ خدیجہ سے ہوئی۔ اس سے پہلے خدیجہ دو بار بیوہ ہو چکی تھیں۔ اور ان کے دونوں سابقہ شوہروں کے پاس کافی دولت تھی جو اَب خدیجہ کے پاس تھی اور حضرت محمد جی سےان کی تیسری شادی ہوئی۔ خدیجہ ایک بہت امیر گھرانے کی خاتون تھیں۔ (یہ تفصیل مذکورہ کتاب کے صفحہ 46، 51-52 پر لکھی ہے۔)

حضرت محمد جی کے خدیجہ جی سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ لیکن یہ خوشی کے لمحات زیادہ دیر تک قائم نہیں رہے۔ کیونکہ ان کے تینوں بیٹے 1۔ قاسم، 2۔ طیب 3۔ طاہر ان (حضرت محمد جی) کی آنکھوں کے سامنےہی انتقال کر گئے۔ صرف چار لڑکیاں (زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ) باقی رہ گئیں۔ (یہ تفصیل مذکورہ کتاب کے صفحہ 64 پر لکھی ہے)۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمد جی حصولِ الٰہی کی تڑپ میں شہر سے باہر ایک غار میں مراقبہ میں تھے۔ کہ ایک جبرائیل نامی فرشتے نے حضرت محمدجی کا گلا گھونٹ گھونٹ کر قرآن شریف کا علم سمجھایا۔ (حضرت محمد جی کو ڈرا دھمکا کے غیر ظاہر خدا کا علم عطا کیا گیا) اور اس جبرائیل فرشتہ کے ڈر سےحضرت محمد جی نے وہ علم یاد کیا۔ اس طرح فرشتہ نے محمد صاحب کو قرآن مجید کا علم عطا کیا۔ حضرت محمد جی نے اپنی اہلیہ خدیجہ جی کو بتایا کہ جب میں غار میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک فرشتہ آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریشمی رومال تھا، جس پر کچھ لکھا ہُوا تھا۔ فرشتے نے میرا گلا گھونٹ کر کہا اسے پڑھو۔ مجھے ایسا لگا جیسے میری جان نکلنے والی ہے۔ پُورے جسم کو بھینچکے زبردستی مجھے پڑھانا چاہا۔ ایسا دو بار کیئا۔ تیسری بار پھر کہا پڑھو، لیکن میں امی(انپڑھ) ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھ سکا۔ اس بار مجھے لگا کہ اور زیادہ تکلیف دیگا۔ میں نے کہا کیا پڑھوں۔ تب اس نے مجھے قرآن کی ایک آیت پڑھ کر سُنائی۔ (یہ تفصیل مذکورہ کتاب کے صفحہ 67 سے 75 اور صفحہ 157 سے 165 تک میں لکھی ہے)۔

جبرائیل فرشتے نے حضرت محمدجی کا سینہ چاق کیئا اس میں طاقت ڈالی، اور اسے پھر سے سِل دیا اور ایک خچر جیسے جانور (بُراق) پر بِٹھا کر اوپر لے گیا۔ وہاں انبیاء کی ایک جماعت آئی اور ان میں حضرت موسیٰ جی، عیسیٰ جی اور اِبراہیم جی وغیرہ بھی تھے، جنہیں حضرت محمد جی نے نماز پڑھائی۔

وہاں حضرت آدم جی بھی تھے جو کبھی ہنس رہے تھے اور کبھی رو رہے تھے۔ فرشتے جبرائیل نے حضرت محمد جی کو بتایا کہ یہ بابا آدم جی ہیں۔ رونے اور ہنسنے کی وجہ یہ تھی کہ دائیں طرف جنت میں ان کی نیک اولادیں تھیں جو خوش تھیں اور انہیں دیکھ کے بابا آدم ہنس رہے تھے اور بائیں طرف نافرمان اولادیں جہنم میں عذاب میں مبتلا تھیں جنہیں دیکھ کے کے بابا آدم رو رہے تھے۔

{یہاں مصنف نے کچھ حقائق چُھپائے ہیں، لکھا ہے کہ حضرت آدم دائیں طرف منہ کرکے اس لیے ہنس رہے تھے کیونکہ دائیں طرف ان کی نیک اولاد کے اعمال تھے۔جنہیں دیکھ کر وہ ہنس رہے تھے۔ اور بائیں طرف نافرمان اولادوں کے اعمال تھے۔ جنہیں دیکھ کر وہ رو رہے تھے۔ قارئین غور کریں! کیا وہ اعمال جنت میں کسی دیوار پر لکھے تھےجبکہ بابا آدم تو ان پڑھ تھے۔ حقیقت وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔

پھر ساتویں آسمان پر گئے۔ پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھا کرو۔ حضرت موسیٰ جی کے کہنے پر حضرت محمدجی پچاس نمازوں سے کم کرا کے صرف پانچ نمازیں لے کے واپس آگئے۔

(صفحہ نمبر 307 تا 315) حضرت محمد جی کے ذریعے سے مسلمانوں سے کہا گیا کہ خون خرابہ نہ کرو، سود نہ لو، اور 63 سال کی عمر میں سخت بیمار ہو کر تڑپتے ہوئے بھی نماز ادا کی اور گھر آ کے ناقابل برداشت تکلیف میں ساری رات تڑپنے کے بعد وصال کر گئے۔

(صفحہ نمبر 319) بعد میں جانشینی کا جھگڑا ہوا اور پھر حضرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔

شیخ تقی سے مذکورہ بالا تفصیل سُن کر خدا کبیر جی نے دلائل دیئے:- شیخ تقی پیر جی! آپ نے بتایا کہ اللہ ساتویں آسمان پر رہتا ہے اور وہ غیر جسمانی ہے۔ کبیر جی نے کہا شیخ جی ایک طرف توتم خدا کو بنا شکل (غیر جسمانی) کہہ رہے ہو اور دوسری طرف تم خدا کو ساتویں آسمان پر ایک نظر آنے والا ثابت کر رہے ہو۔ جب خدا ساتویں آسمان پر رہتا ہے تو وہ شکل والا ہُوا۔

پرمیشور کبیر صاحب جی نے کہا شیخ تقی جی، تم نے بتایا کہ جب حضرت محمد جی ماں کے پیٹ میں تھے تو ان کے والد عبداللہ جی کا انتقال ہوگیا، جب وہ چھ سال کے تھے تو ان کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ جب وہ آٹھ سال کے ہوئے تو ان کے دادا عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔ یتیمی کی زندگی گزارتے ہوئے 25 سال کی عمر میں حضرت محمد جی کی شادی ایک 40 سالہ خدیجہ سے ہوئی جو دو مرتبہ پہلے بیوہ ہو چکی تھیں۔ ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت محمد جی کا گلا گھونٹ گھونٹ کے جبرائیل نامی فرشتے نے زبردستی انہیں قرآن شریف کا علم اور عبادات (نماز وغیرہ) کا طریقہ بتایا جوتمہارے اللہ نے بتایا تھا۔ حضرت محمد جی نے جی جان سے وہ عبادات کیں۔ اس کے باوجود حضرت محمد کی آنکھوں کے تارے ان کے تینوں بیٹے (قاسم، طیب اور طاہر) انتقال کر گئے۔ غور کریں جس اللہ کے بھیجے رسول کی زندگی میں قہر ہی قہر (بہت زیادہ تکالیف) رہیں ہوں، تو بھلا دوسرے ماننے والوں کو قرآن شریف میں مذکور عبادات سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ حضرت محمدجی نے 63 سال کی عمر میں دو دن تک ناقابل برداشت تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد وصال کر گئے۔ جس باپ کے سامنے اُس کے تین بیٹے مر جائیں، اُس باپ کو زندگی بھر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ ہم رب کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ گھر میں خوشی رہے اور کسی گناہ کی سزا تقدیر میں ہو تو وہ بھی ٹل جائے۔ تمہارے اللہ کا دیا ہوا علم ادھورا ہے۔ اسی لیے سورہ فرقان 25 آیات 52 تا 59 میں کہا گیا ہے کہ جو گناہوں کو معاف کرنے والا کبیر نامی اللہ ہے، اس کی عبادت کا طریقہ کسی تتوَدرشی (باخبر) سے پُوچھو۔ کبیر پرمیشور نے شیخ تقی سے کہا کہ میں وہی کبیر اللہ ہوں۔ میرے پاس مکمل نجات دینے والا اور، تمام گناہوں کو مٹا دینے والا عبادت کا طریقہ ہے۔ اس لیئے تمہارے سامنے بادشاہ سکندر لودھی اپنے گناہوں کی وجہ سے بُھگت رہے درد سے نجات پا کر سکون کی سانس لے رہاہے۔ جوتمہارے عقیدت کے طریقے سے نہیں ہو پایا تھا۔

جیسا کہ شیخ تقی جی تم نے بتایا کہ سب انسانوں کے باپ حضرت آدم اوپر آسمان میں (جہاں جبرائیل فرشتہ حضرت محمد کو لے کے گیا تھا) کبھی رو رہے تھے اور کبھی ہنس رہے تھے۔ کیونکہ ان کی نافرمان اولادیں جہنم میں عذاب میں مبتلا تھیں۔ انہیں دیکھ کر رو رہے تھے، اور نیک اولادیں جو جنت میں خوش تھیں انہیں دیکھ کے زور زور سے ہنس رہے تھے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ عیسائیت اور اسلام مذہب کے سربراہ بابا آدم نے جو عبادت کی اس کے عوض جس دنیا میں پہنچے ہیں اس دنیا میں بھی سکون سے نہیں رہ پا رہے ہیں۔ اس دنیا میں بھی بابا آدم جیسے نیک نبی کے دونوں بیٹوں میں نفرت بھری ہوئی تھی کہ جس کی وجہ سے بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو قتل کر دیا۔ یہاں زمین پر بھی بابا آدم بہت تکلیف میں رہے کیونکہ بڑے بھائی نے چھوٹےبھائی کو مار دیا، اور بڑا گھر چھوڑ کر چلاگیا۔ سینکڑوں سال کے بعد بابا آدم کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام شیث رکھا گیا۔ شیث کا بیٹا یونس تھا، جس کے ذریعے عقیدت کی راہ کی شروعات ہوئی ہے۔ جس کسی کے دونوں بیٹے ہی جدا ہو جائیں وہ باپ خوش نہیں رہ سکتا۔ یہی حالت بابا آدم جی کی ہو گئی تھی۔ سینکڑوں سال تکلیف اُٹھانے کے بعد ایک نیک بیٹا پیدا ہوا۔ پھر بابا آدم اس دنیا میں بھی اسی درد کا سامنا کر رہے تھے۔

سارے انبیاء جو پہلے اللہ کی طرف سے زمین پر بھیجے گئے تھے، جیسے (حضرت عیسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ وغیرہ) بھی اپنے اعمال کی وجہ سے اسی مقام (دنیا) میں پہنچے ہیں۔ درحقیقت وہ پتر لوک ہے۔ اس میں وہ اپنے اپنے آباؤ اجداد کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کا بھی اوپر وہی پِتر لوک ہے۔ جن کے اعمال پتر بننے کے ہوتے ہیں وہ پِتر جسم لے کے اسی پِتر لوک

میں رہتے ہیں اور پھر پِتر والی زندگی جینے کے بعد بُھوتوں اور دوسرے جانوروں اور پرندوں کی زندگی جیتے ہیں۔ اسے تو مکمل نجات اور خوشی حاصل ہونا نہیں کہتے ہیں۔ تو وہی عقیدت کرنے والوں کو کیا حاصل ہوا؟

مقدس کبیر ساگر گرنتھ میں حضرت محمد جی کا ذکر

براہ کرم کبیر ساگر کے باب "محمد بودھ" سے پڑھیں وانی:-

دھرم داس بچن

ساکھی دھرم داس بینتی کرے، کرپا کرو گرودیوَ۔ نبی محمد جس بھیے، سو سب کہیوں بھیوَ۔

کبیر بچن

دھرم داس تم پُوچھو بھل بانی۔ سو سب کتھا کہوں سہدانی۔ ملے ہم محمد کوں جائی۔
سلام والیکم کہہ سُنائی۔ محمد بولے وعلیکم سلاما۔ ہمیں بتاؤ گام روناما۔
ساکھی - کہاں تے آئے پیر تم کیوں کر کیا پیان۔ کون شخص کا حکم ہے، کس کا ہے فرمان۔

محمد بچن رمینی

پیر محمد سخن جو کھولا۔ الّا ہم سے پردے بولا۔ ہم اہدی الّا فرمانا۔ وطن لاہوت مور استھانا۔
اُن بھیجے روح بارہ ہزارا۔ امّت کے ہم ہیں سردارا۔ تس کارن جو ہم چل آئے۔ سووت تھے سب جیوَ جگائے۔
جیوَ خواب میں پرو بھلائے۔ تس کارن فرمان لے آئے۔ تم بُوجھو سو کون ہو بھائی۔ اپنو اسم کہو سمجھائی۔
ساکھی - دور کی باتے جو کرو، کرتے روزہ نماز۔ سو پہنچے لاہوت کو، کھووے کل کی لاج۔

کبیر وچن

کہیں کبیر سنو ہو پیر۔ تم لاہوت کرو تاگیرا۔ تم بھولے سو مرم نہ پایا۔ دے فرمان تمہیں بھرمایا۔
پھر پھر آو پھر پھر جائی۔ بد عملی کسِ نے فرمائی۔ لاہُوت مقام بیچ کو بھائی۔ بِن تحقیق اصل ٹھہرائی۔
تم جیسے اُنکے بہُتیرے۔ لے فرمان جاو تم ڈیرے۔ ساکھی - کھوجت کھوجت کھوجیاں، ہُوا سو گونا گون۔
کھوجت کھوجت نہ ملا، تب ہار کہا بیچون۔ بیچوں جگ رانچیا، سائی نُورنِنار۔ آخر کرے وقت میں، کس کی کرو دیدار۔

رمینی

تم لاہُوت رچے ہو بھائی۔ اگم گمی تم کیسے پائی۔ یہ تو ایک آدی وِسراما آگے پانچ آد نج دھاما۔
تہاں تے ہم فرمان لے آئے۔ سب بدفعل کو عمل مٹائے۔ اُن فرمان جو ہم کو دینا۔ تنِکا نام بیچون تم لینا۔
ساکھی - صاحب کا گھر دور ہے، جاس اصل فرمان۔ ان کو کہو جو پیر تم، سوئی امر استھان۔

محمد وچن

کہے محمد سُنو کبیرا۔ تم کیسے پایو استھیرا۔ لاہُوت میٹ جو اگم بتایو۔ خود خدائے ہم ہوں نہیں پایو۔
ہم جانیں خود آپے آہی۔ تم قدرت کرتھا پو تاہی۔ ہم تو عرش حاضری آیو۔ تم تو قدرت سے ٹھہرائے۔
تمہرے کہے بھرم موہی آیو۔ خود خدائی تم دور بتایو۔ آپ سناؤ خود کی وانی۔ عالم دنیاں کہو بکھانی۔
لاہُوت مقام ہم نج کر جانا۔ سو تو تم قدرت کرٹھانا۔ ہلکی ملکی باسری بھائی۔ تین حکم الّا فرمائی۔
ساکھی - سائی مرشد پیر ہے، سانچا جس فرمان۔ ہلکی ملکی باسری، تین حکم کرمان۔

کبیر وچن

سُن محمد کہوں خود وانی ۔ خود خدائی کی کہوں نشانی ۔ قادر تھے تب قدرت ناہیں ۔ قدرت تھی قادر کے ماہیں ۔ خوارسبھی کو چینہو بھائی ۔ اصل روح کو دیؤں بتائی ۔ اصل روح کی دیدار جو پاوے۔ پاوے نج مسلمان کہاوے۔ ہوآواز جہاں پردا پوشی ۔ ہے وہ مرد کہ وہ جوشی ۔ جب لگ تخت نظر نہیں آوے۔ دل وِشواس کون ودھی پاوے۔ جب خود کی خبر نہ پاوے۔ تب لگ قدرت بھرم ٹھہراوے۔ حال معشوق نظر جو آوے۔ ایک نگاہ دیدار جو پاوے۔ جو تم کہا ہمارا مانو۔ تو ہم تمتے نِرنی ٹھانو۔ ساکھی-یہ پر پنچ بیچون کا، تمتے کہا نہ بھیوَ۔

آپ گپت ہوے بیٹھا، تم چار کرت ہو سیوَ۔

محمد بودھ

کہیں محمد سن خد عہدی ۔ علم لدنی کھوبنیادی ۔ جب نہیں پنڈ بِرہمانڈ استھولا ۔ تب ناہتوسرشٹی کومولا۔ تادِن کی کہیے اُتپانی ۔ آدی انت اور مدھے نِشانی ۔ ساکھی -بزرگو حقیقت سب کہو، کس ودھی بھیا پرکاش ۔

جب ہم جانے آدی کو، تو ہم ہوں باندھے آش ۔

کبیر وچن

سُنو محمد سانچے پیرا۔ سمرتھ حکم خود آدی کبیرا۔ اب ہم کہیں سُنو چِتلائی ۔ آدی اَنت سب کہیں بُجھائی ۔ پرتھم سمرتھ آدی اکیلا۔ اُنکے سنگ ہتا نہیں چیلا-ساکھی – واہی دِن تھے تب آپ میں، سکل ہتو تیہ مانہہ۔ جیوں ترووَر کے بیج میں، پشُپ پات پھل چھانہہ۔

چوپائی

نِرنجن بھیے راج ادھیکاری ۔ تنکے چار انش سیوکاری ۔ چار گیان تے چارو ویدا ۔ تنتے چارو بھیے کِتیبا۔ مول قرآن وید کی وانی ۔ سو قرآن تم جگ میں آنی ۔ حق قرآن جو تم کو دینا ۔ حد حکم تم آپن کینا۔ چار کِتیب کے چاروں انشا۔ تنتے کہو بھنّ-بھنّ بنشا۔ وید پڈھاوت بِرہما آئے۔ رِگ وید کو نام لکھائے۔ دُوسَریجُروید کی وانی ۔ بھکتی گیان سو کین بکھانی ۔ تیسر سام وید کی وانی ۔ یجن ہوم تِن کین بکھانی ۔ چوتھ اتھربن گپت چُھپائے۔ تون حکم تم جگمیں آئے۔ ایکے مول قرآن میں چاری ۔ چار بیر تم ہو سرداری ۔ زبور کتاب داؤد نے پائی ۔ ناسُوت مُقام رہے ٹھہرائی ۔ توریت کِتاب موسی نے پائی ۔ ملکوت مُقام رہے ٹھہرائی ۔ انجیل کتاب عیسی نے پائی ۔ جبرُوت مُقام رہے ٹھہرائی ۔ فُرکان کتاب نبی تم پائی ۔ لاہُوت مُقام رہے لولائی ۔ قرآن بے حد کومرم نہ پاوے۔ بِن دیکھے وِشواس کیا آوے۔ چار مُقام کتاب ہے چاری ۔ پنچیں نام اچنت سنواری ۔

تہیں تے آئی روح بارہ ہزاری ۔ تہاں اچنت گُپت ویوہاری ۔

ساکھی - پیر اولیا تھاکیا، یہ سب اُرلے پیر۔ سمرتھ کا گھر دور ہے، تِنکو کھوجو بیر۔

معرفت چوپائی

اول مُقام ناسُوت ٹھیکانا۔ دُوجا مُقام ملکوت جو جانا ۔ سووم موقام جبرُوت ٹھیکانا۔ چھاروم مُقام لاہُوت بکھانا۔ پنچیے مُقام ہاہُوت استھانا۔ چھٹھے مُقام سوہم جو مانا۔ ہفتم مُقام بانی استھانا۔ اٹھییں مُقام انکور ٹھیکانا۔

نوییں مقام آہُوت نشانی ۔ دسییں مُقام پُرش رجدھانی ۔

بیتک اوَل شریعت ۔۱، طریقت ۔۲، حقیقت - ۳ ، ۔ معرفت — ۴، مرووت - ۵ ،۔ دھیان دورہیت -٦، ذو الفقار چندر گیٹا - ۷ ،حکم مرتد — ۸، دیینا کاسو یہی انت- ۹، سچ پاوے سمرتھ کائے- ۱۰، انکار اونکار کلمه نبی سچو پاوے دیکھا حد بے حد ۔

محمد وچن

تم کبیر بھید ادھیکائے۔ خود سمرتھ کی خبر جولیائے۔ اب تم کو ہم بُوجھیں انتو۔ سو کہیے خود عہدی سنتو۔ کو تم آ ہُوکہاں تےآئے۔ کیوں تم اپنا بِرن چُھپائے۔ سات سُرتی سمرتھ نمائی ۔ یہ استھان رہو کی جائی ۔ یتی معرفت کھوں درویشا۔ ہم مانیں تمرواُپدیشا۔ سات سُرتی کوہے ماہے سمائی ۔ جیوَبودھے سو کہہ چل جائی ۔

سمرتھ غم تم سانچ کبیرا ۔ سمرتھ بھید کھو مت دھیرا

۔ ساکھی —

میرے شنکا باڈھیا، تھاکے وید قرآن ۔ واحد کیسے پائیے، سمرتھ کو مکّان ۔

ستیه کبیر وچن

سُنو محمد کھوں بُجھائی۔ جوخود آدی استھان ہے بھائی۔ جوجوحکم سمرتھ فرمائی۔ سوسوحکم ہم آن چلائی۔ سُر نَر مُنی کو ٹیر سُنائے۔ تم کو بہت بار سمجھائے۔ تم پر موه چھر نے ڈارا ۔ تیه کارن آئے سنسارا۔ سوله اسنکھ جُگ جبے سِرائی ۔ سوله اسنکھ اُتپتّی مِٹ جائی ۔ سات سُرتی تب لوکه جائی ۔ جو بودھو تیه ماہ سمائی ۔ سات سُنیه تج تے استھانا ۔ تے سب مٹے ہوے گھمسانا۔ وید کتیب که چھوڑو آشا۔ وید کتیب میں چھر پرکاشا۔ تین بار تم جگ میں آئے۔ پھر پھر چھر نے بھرمائے۔ چھر چینھ کے چھوڈو بھائی ۔ تین انش چھر نِرمائی ۔ بِرہما دیکا سرشٹی آپکو کینا۔ جیوَورشٹ تیرتھ ورت دینا۔ مایا وِرشٹ ایشوری جانو۔ سب میں آتم ایک سمانو۔ ساکھی - کھوجو کھد سمرتھّ کو، جن کیا سب فرمان ۔ پیر محمد تہیں چلو، سوئی امر استھان ۔

محمد وچن

پیر محمد مُکھ تب مورا۔ کچھ نہیں چلے تمہاری جورا۔ چھر حکم کو میٹن ہارا ۔ چارو ید جن کین پسارا ۔

کبیر وچن

سُنیے سخن محمد پیرا۔ ہم خود عہدی آدی کبیرا۔ میٹوں چھر کو بستارا ۔ میٹو نِرنجن سکل پسارا ۔ میٹو اچنت کی راجدھانی ۔ میٹو بِرہما و ید نِشانی ۔ چوده جم کو باندھ نچاووں ۔ مرت اندھا مگہر لے آووں ۔ دھرمرائے تے جھگر پسارا ۔ نِرنجن باندھ رساتل ڈارا۔ بید کتیب کو عمل مٹاووں ۔ گھر گھر سار شبد پھیلاووں ۔

سمرتھ حکم چلے سب ماہی ۔ بیاپے ستی استی اُٹھ جاہی ۔

محمد وچن

پیر محمد بولے بانی ۔ اگم بھید کاہونہیں جانی ۔ سُنا کان نہیں آنکھن دیکھا۔ بِن دیکھے کو کرے وویکھا۔ جو نہیں دیکھو اپنے نینا۔ کیسے مانو گروکو بینا۔ جو تم خود عہدی ہے آئے۔ حکم حضور فرمان لے آئے۔

جون راہ سے تم چل آوو۔ سوئی راہ موکھوں بتلاوو۔ ہنسن کو استھان چنھاوو۔ سمرتھ کو موہے لوک دیکھاوو۔
ساکھی- ہنسن کو استھان لکھی، تب مانوں فرمان ـ جو سمرتھ کو حکم ہے، سو میرے پروان ـ

کبیر وچن

سُنو محمد کہوں بُجھائی ـ صاحب تم کو دےؤں بتائی ـ چلے سیل کو دونوں پیرا۔ ایک محمد ایک کبیرا ـ

(ناسوت) مقام ۱

بھومی سے چلے جہاں پہنچے جائی ـ مانسروور تہاں کہائی ـ تہیں ناسوت آہی مُقاما۔ نبی کبیر پہنچے تیہ دھاما۔
تہوں داؤد پیینبر ہوئی ـ زبور کتاب پڑھے تہوں سوئی ـ تہاں سلامالیک سوئی کینا۔ دستاووس اُنہوں اُٹھ لینا۔

(ملکوت) مقام ۲

تہوانتے پُن کین پیانا۔ دوسرا مقام ویکنٹھ پرمانا۔ تہواں پہنچ بیٹھے رِشی دُرباسا۔ دیوَ سبے بیٹھے تیہے پاسا۔
وہ ویکنٹھ اندر استھانا۔ ملکوت مُقام موسی کو جانا۔ موسی پیغمبر پڑھے کتابا۔ اسکا نام توریت کتابا۔
سلا مالیک تہاں ہم کینا۔ دستابوس اُنہوں اُٹھ لینا۔

(جبروت) مقام ۳

ویکُنٹھ تے آگے لایو ڈوری ـ سُمیرتے سُنیہ اٹھارہ کروری ـ بیتو ادھر سُنیہ استھانا۔ جبرُوت مُقام عیسی کو جانا۔
ایسا پیغمبر پڑھے کتابا۔ اسکا نام انجیل کتابا۔ سلامالیک تہاں ہم کینا۔ دستا بوس اُنہوں اُٹھ لینا۔
تہنوا بیٹھ وِسونبھر رائی ـ وہی پیر تو وہی خدائی ـ یہ وشنو پُوری ہے بھائی ـ یامیں بھی ایک بیکنٹھ بنائی ـ
وِشنو ہے یہاں کا پردھانا۔ سن محمد گیان وِگیانا۔ اُہانتے ادھر سونیہ ہے بھائی ـ تاکی شوبھا کہی نہ جائی ـ

(لاہوت) مقام ۴

مہاشونیہ کو لاگی ڈوری ـ گیارہ پالنگ تہاں تے سوری ـ لاہُوت مُقام کہاوے سوئی ـ جو دیکھے بہتے سُکھ ہوئی ـ
رہ مہادیوَ پاربتی سنگا ـ لاہُوت مقام دیکھ من چنگا۔ یہ محمد تمہرو ڈیرا ـ گن گندھرو سب یہاں چیرا ـ
مصطفٰی پیغمبر بیٹھے تہاں ـ فرقان کتاب پڑھت تھے جہاں ـ سلامالیک تہاں ہم کینا۔ دستابوس اُنہوں اُٹھ لینا۔
دیکھت ہو محمد استھانا۔ تم بیچون کھو یہی ٹھیکانا۔ سب فرشتے سلامالیک کینا۔ تب ہم آگے کا پگ دینا۔

(ہاہوت) مقام ۵

تہنتے چلے اچنت ٹھیکانہ ـ ایک اسنکھی سُنیہ پرمانا۔ بِرہماپُری ہے ہاہُوت مُقاما۔ آدم کا یہاں وِشراما۔
ہاہوت مُقام کو وہی ٹھیکانا۔ آگے ہے سوہ بندھانا۔

(باہوت) مقام ۶

تین اسنکھی شونیہ پرمانی ـ باہُوت مُقام سو کھو بکھانی ـ یہ دیوی کا استھانا۔ گُپت بھید کوئی نا جانا۔
نبی کبیر چلے تیہ آگے۔ مول سُرت بیٹھے انراگے ـ

(پھاہوت) مقام ۷

پانچ اسنکھ سُنّ وچ آہی ـ سپتم مُقام کہت ہے تاہی ـ سنگم دھام دُرگا کے آگے۔ یکو تم پھاہُوت انراگے ـ
پھاہُوت مُقام تو بتایا۔ بھنّ بھید کہ سمجھایا ـ

(راہوت) مقام ۸

اچھّا سُرت کے پہنچے دُئیپا۔ چار اسنکھ ہے لوک سمیپا۔ستگُروروپ کال دیالا۔ ایک بگا اورایک کالا۔
تا کو نام راہُوت مُقاما۔ نبی کبیر پہنچے تیہ ٹھاما۔

(آہوت) مقام ۹

تہاں تے سہج دُئیپ پرمانا۔ دوئی اَسنکھ تہاں تے جانا۔ آہُوت مقام نرنجن دھاما۔ آپ گُپت جیوتی پرگٹانا۔
تاہی مُقام نام آہُوتا۔ سوبھا تا کی دیکھ بھوتا۔

(جاہوت) مقام ۱۰

ساکھی- پہنچے جائیکے لوک جہاں، سنت اسنکھ دس لاکھ اکشر دھام جاہُوت مقاما۔
سپت شنکھ لوک اکانا۔ سو مُقام جاہُوت کا، دس مُقام یہ بھاکھ -

چوپائی

سلام والیکم تہاں ہم کینا۔ دستابوس اُنہوں اُٹھ لینا۔ تہیں تے امرلوک کو چھورا ۔ نبی کو یر پہنچ تیہ ٹھورا۔
امرلوک کے ہنس سب آئے۔ تنکی سوبھا کہی نہ جائے۔ بھر بھر انک ملے تہیں آئے ۔ دیکھ محمد رہے بھلائے۔
سب مل ہنس گئے پُن تہواں ۔ صاحب تخت پے بیٹھے جہوا ں ۔ جگر مگر چھتر اُجیارا ۔ آم دھنی کا کھو بھارا۔
اسنکھ بھان پُرش اُجیارا۔ امرلوک کو کھووستارا ۔ سکل ہنس تہ درشن پائی ۔ تنکی سوبھا برن نہ جائی ۔
تہواں جائی بندگی کینا۔ نبی بھیے جوبہت ادھینا۔ (محمدوچن چوک ہمار بخش کردیجے۔ جوتم کھوسوئی ہم کیجے۔)

حضرت محمد جی کو قرآن کتاب کا علم کیسے حاصل ہُوا

قرآن شریف یعنی قرآن مجید کیسے حاصل ہُوا؟ (قرآن شریف والی جیوں کی تیوں تفصیلات قرآن مجید میں ہیں)۔

قرآن مجید - ترجمہ، فتح محمد خان صاحب جالندھری، ناشر: محمود اینڈ کمپنی، مارول پائپ لائن، ممبئی-59، واحد ایجنٹ، فرید بک ڈپو، دہلی-6

مذکورہ بالا کتاب کے: مقدمہ کے صفحہ 6-7 پر لکھا ہے:-

قرآن کے نزول، جمع اور تالیف کا بیان

مندرجہ بالا کتاب قرآن مجید کے مقدمہ کے صفحہ 6-7 پر لکھے مصنف کے مضمون کا خلاصہ:- قرآن مجید (شریف) مکمل طور پر 23 سال میں لکھا (نازل) کیا گیا۔ جب حضرت محمد جی کی عمر 40 سال تھی۔ اُس وقت سے یہ نزول کا سلسلہ شروع ہُوا اور ان کے آخری وقت 63 سال کی عمر تک مسلسل 23 سال تک کبھی ایک آیت، کبھی آدھی آیت، کبھی دو آیات، کبھی 10 آیات، اور کبھی پُوری سورہیں نازل ہوتی رہیں۔ اسی کو شریعت میں »وحی« آنا کہتے ہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ »وحی« آنے کے مختلف طریقے احادیث میں پیش کیئے گئے ہیں۔

1۔ جب فرشتہ وحی لے کر آتا تھا تو گھنٹیاں سی بجتی تھیں۔ حضرت محمد جی کی جان نکلنے کو ہو جاتی تھی۔ یہ طریقہ حضرت محمد جی کے لیے بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتا تھا۔

یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت محمد جی نبوت کے بعد (چالیس سال کی عمر سے نبی بننے کے بعد) رمضان کے دنوں میں پورا قرآن مجید (شریف) اللہ کی طرف سے اس آسمان سے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے آسمان دنیا کی طرف اللہ کے حکم سے یعنی اللہ کی طرف سے بول کے اُتارا گیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل کو جس وقت، جتنا اُتارنے کا حکم ہوتا، وہ اتنا ہی مقدس کلام بغیر کسی تبدیلی

کے نبی محمد تک پہنچا دیتے تھے۔

2۔ کبھی فرشتہ ان کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا تھا۔

3۔ فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا اور باتیں کرتا تھا۔

{نوٹ - حضرت محمد جی کی سیرت میں لکھا ہے کہ جب جبریل فرشتہ پہلی بار وحی لے کے آیا اور انسانی شکل میں نمودار ہوا تو اُس نے محمد جی کا گلا دبا کر کہا کہ اسے پڑھو۔ حضرت محمد جی نے بتایا کہ مجھے ایسا لگا جیسے وہ میرا گلا گھونٹ رہا ہو۔ میرے جسم کو دبا رہا ہو۔ ایسا دو مرتبہ کیا پھر تیسری مرتبہ کہا پڑھو۔ مجھے ایسا لگا کہ وہ پھر گلا گھونٹے گا اور اس بار اور زور سے دبائے گا، میں نے کہا کیا پڑھوں؟ تو اس نے مجھے قرآن کی پہلی آیت پڑھائی جو مجھے یاد ہوگئی۔ پھر فرشتہ چلا گیا میں گھبرا گیا۔ دل بیٹھا جا رہا تھا اور سارا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ غار سے باہر آکے میں نے سوچا کہ آخر وہ کون تھا؟ پھر وہی فرشتہ آدمی کی شکل میں نظر آیا، جدھر دیکھا وہی نظر آنے لگا۔ اوپر، نیچے، دائیں، بائیں ہر طرف۔ میں گھر آکے چادر اوڑھ کے لیٹ گیا۔ پُورا جسم پسینے سے بھیگ چکا تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں مر نہ جاؤں۔ پھر حضرت محمد جی نے ساری بات اپنی بیوی خدیجہ کو بتائی، پھر ایک برکہ نامی شخص نے حضرت محمد جی سے ساری باتیں سُنیں اور کہا کہ آپ نبی بنو گے۔ یہی فرشتہ موسیٰ جی کے پاس بھی آتا تھا۔ مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فرشتہ کو انسان کی شکل میں برہما لاتا تھا پھر بھی حضرت محمد جی کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔

4۔ اللہ تعالیٰ جاگنے کی حالت میں نبی محمد جی سے کلام فرماتا۔ یعنی برہما خود آسمان سے بول کے کلام فرماتا تھا۔

5۔ اللہ تعالیٰ خواب کی حالت میں کلام فرماتا۔

6۔ فرشتہ خواب کی حالت میں آکے کلام کرتا۔ (اس چھٹی اور پانچویں قسم کی وحی میں اختلاف ہے، باقی 4 قرآن مجید کے نزول کے بارے میں صحیح وحی ہیں)۔ صفحہ 29 پر لکھا ہے کہ کبھی وحی خود آیا کرتی تھی یعنی جیسے کہ کوئی بھوت اندر داخل ہو کر بولتا ہے۔ کبھی حضرت محمد جی چادر اوڑھ کے لیٹ جاتے تھے، پھر چادر کے اندر سے بات کرتے تھے۔

کتاب قرآن مجید (شریف) کے مقدمہ کے صفحہ 6-7 پر لکھے مضمون میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کا علم پردے کے پیچھے رہنے والے اللہ نے دیا ہے۔ جبرائیل فرشتے نے تو صرف پیغام پہنچانے کا کام کیا ہے۔ قرآن کا علم دینے والا اپنے علاوہ ایک قادر اللہ کائنات کے خالق کی شان بیان کرتا ہے اور اپنی بھی شان بیان کرتا ہے۔

مقدس عیسائی اور مسلم مذہب کے ماننے والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نفع وَ نقصان پہنچانے والے بھی تین ہی دیوَتا (شری برہما، وشنو اور شِو) ہیں

بھگوان نے حضرت آدم جی، ان کی بیوی حوا جی، دیگر جاندار اور سب کائنات بنانے کے بعد انہیں قرآن اور بائبل بولنے والے خدا کو سونپ دیا۔ بائبل کے باب پیدائش سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایک آدمی کی طرح ہے۔ کیونکہ خدا نے انسان کو اپنے جیسا بنایا اور سات دن کے بعد کی تفصیلات قرآن شریف اور بائبل کا علم دینے والے (کال/جیوتی نرِنجن) کی لیلا کی ہیں۔ مقدس بائبل میں لکھا ہے کہ "پھر یہووا خدا نے کہا کہ انسان اچھائی اور بُرائی کا علم حاصل کر کے ہم میں سے ایک کے جیسا ہو گیا ہے۔ پس اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر زندگی کے درخت کا پھل توڑ کر کھا لے اور ہمیشہ زندہ رہے۔ لہذا خدا نے اسے باغِ عدن سے نکال دیا۔

اوپر کی تفصیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو آدم کا رب ہے ایسا کوئی اور بھی ہے اور کہ شکل والا ہے۔ اسی لیے تو کہا ہے کہ انسان کو اچھے بُرے کا پہچان کرانے والے درخت کا پھل کھاکے وہ ہم میں سے ایک کے جیسا ہو گیا ہے۔ کیونکہ بائبل میں پیدائش کے باب میں لکھا ہے کہ جب آدم نے اچھے اور بُرے کے علم والا پھل توڑ کر کھالیا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ برہنہ ہیں۔ یہوواہ خدا ٹہلتے ہوئے آگیا۔ اس نے آدم کو پُکارا تم کہاں ہو؟ تب آدم نے کہا کہ میں تمہاری آواز سُن کر چُھپ گیا ہوں کیونکہ میں برہنہ ہوں۔ پھر خدا نے آدم اور ان کی بیوی حوا کے لیے چمڑے کے کپڑے بنوائے۔

غور کریں اوپر کی تفصیل خود یہ ثابت کر رہی ہے کہ مکمل خدا بھی ایک انسانی شکل رکھتا ہے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے خدا بھی انسانی شکل کے ہی ہیں جنہیں مقدس عیسائی اور مسلم مذہب کے لوگ بے شکل (غیر جسمانی) مانتے ہیں۔ درحقیقت، پرمیشور

اور دوسرے دیوَتا جسمانی شکل میں انسانی شکل والے ہیں اور خدا ایک سے بڑھ کر بھی ہیں۔ یہ بات بائبل سے بھی ثابت ہوتی ہے۔
چونکہ کال برہم خود سامنے نہیں آتا، وہ اپنے تینوں بیٹوں (رجگن برہما جی، ستگن وِشنو جی، تمگن شِو جی) کے ذریعے ایک کائنات کا انتظام وَ انصرام چلا رہا ہے۔ حضرت آدم جی بھگوان برہما کے اوتار ہیں۔ حضرت آدم جی کو شری برہما جی نے گمراہ کر کے رکھا تھا، اسی نے انہیں وہاں سے نکالا تھا۔ اسی لیے کہا ہے کہ اچھے بُرے کے علم والا پھل کھاکے آدم ہم میں سے ایک جیسا ہو گیا ہے۔ کیونکہ برہما، وِشنو اور مہیش تینوں دیوَتا ہیں، حضرت عیسیٰ کے اوتار اختیار کرنے کے بارے میں مقدس بائبل میں لکھا ہے کہ خدا نے زمین پر بڑھ رہے گناہوں کو ختم کرنے کے لیے اپنا ایک بیٹا بھیجا تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ جی بھگوان وِشنو کے اوتار ہیں۔ وِشنو لوک کی ایک روح ایک فرشتہ (دیوَ) کے ذریعے مریم کے بطن سے پیدا ہوئی۔

مامرے پر تینوں دیوَتا دیکھنے کا ثبوت

اسحاق کی پیدائش کا وعدہ

اسحاق کی پیدائش کا وعدہ نامی باب نمبر 18 کی آیت نمبر 1-5 میں لکھا ہے کہ ابراہیم مامرے کے بلوط کے درمیان تپتی دھوپ میں خیمہ کے دروازے پر بیٹھے تھے، جب یہوواہ ان کے سامنے ظاہر ہوا، اُنہوں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو تین آدمی ان کے سامنے کھڑے تھے۔ اُنہوں نے ابراہیم کے درخواست کرنے پر کھانا کھایا اور ابراہیم کو بڑھاپے میں بیٹے ہونے کی دعا دے کے رخصت ہوگئے اور جاتے وقت کہا کہ ہم سدوم وغیرہ شہر تباہ کرنے جا رہے ہیں۔ وہاں کے لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ ابراہیم نے پُوچھا کیا تم لوگ ظالموں کے ساتھ نیک لوگوں کو بھی مار ڈالوگے؟ خُداوند نے کہا کہ اگر 100 لوگ بھی نیکوکار ہوں گے تب بھی ہم اُس شہر کو تباہ نہیں کریں گے۔ «سدوم وغیرہ شہروں کی تباہی» کے عنوان والے مضمون میں لکھا ہے کہ ان میں سے دو فرشتے سدوم پہنچے، سدوم میں ایک لوط نامی نبی رہتے تھے، اس گاؤں کے لوگ بہت نافرمان تھے، لوط نے اُنہیں عزت سے ٹھہرایا، گاؤں والوں نے ان فرشتوں کو عام آدمی سمجھ کر ان کے ساتھ لواطت (آدمی کا آدمی کے ساتھ زنا کرنا) کرنے کے لیے اُنہیں لوط کے گھر سے باہر آنے کے لیئے کہا۔ لیکن لوط نے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں، میں انہیں تمہارے حوالے نہیں کر سکتا، میری دو لڑکیاں ہیں تم انہیں لے جاؤ۔ اس سے خوش ہو کر فرشتوں نے تمام نافرمانوں کو اندھا کر دیا اور لوط کو ان کے اہل خانہ سمیت اس گاؤں سے نکال کے بعد اُس پُورے گاؤں کو تباہ کر دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تینوں فرشتے ہیں، جو برہما کے حکم سے سب کو ان کے اعمال کے مطابق پھل دیتے ہیں۔
اس تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ تین دیوَتا ہیں، ان میں سے کبھی دو کبھی ایک اپنے اپنے بندوں کے پاس جاتے ہیں۔

اگر کوئی تینوں کا بندہ (سادھک) ہے تو تینوں بھی ایک ساتھ چلے جاتے ہیں، اگر کوئی دو کا بندا(سادھک) ہے تو دو بھی درشن دے دیتے ہیں۔ اس اوپر والے قصہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تینوں دیوتا (برہما، وِشنو، مہیش) ہی اپنے باپ برہم کے حکم کے مطابق ایک کائنات میں تمام کام کاج کرتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدتمندوں کی ان کے اعمال کے مطابق حفاظت کرتے ہیں اور بُرے کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کے مطابق تباہ کرتے ہیں۔ برہم (پوشیدہ جو کبھی سامنے نہیں آتا) مذکورہ تینوں فرشتوں (دیوتاؤں) کے ذریعے انبیاء کے پاس اپنے احکام بھیجتا ہے اور آکاش وانی کے ذریعے یا بُھوت بن کے اندر داخل ہو کے بھی حکم دیتا ہے۔ فرشتے اس کا حکم جیوں کا تیوں سُنا دیتے ہیں، اپنی طرف سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مقدس بائبل اور قرآن پاک سمیت چاروں کتابوں کا علم دینے والا کبیر نامی ایک اور خدا کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔
نکتہ:- قرآن شریف (مجید) کی سورہ بقرہ 2 کی آیات 21 تا 33 میں اسی پُورن برہم قادر اللہ کی شان بیان کی گئی ہے اور آیت نمبر 34 سے آخر تک میں قرآن کا علم دینے والے نے اپنی شان بیان کی ہے اور اپنے علم کے مطابق عبادت کا طریقہ بیان کیا ہے۔ یہ بھی واضح کیا ہے کہ میں (قرآنی علم دینے والے) نے آدم اور ان کی بیوی حوا کو جنت کے باغ میں ٹھہرایا اور انہیں درمیانی درختوں کے پھل چھوڑ کر باقی درختوں کے پھل کھانے کا حکم دیا۔ لیکن اُنہوں نے سانپ کے بہکاوے میں درمیانی درختوں کا پھل کھا

لیا اور میں نے انہیں زمین پر تکلیفیں اُٹھانے کے لیے بھیج دیا۔ (سورہ بقرہ 2 کی آیت 35 تا 39)۔
قرآن کا علم دینے والے اللہ نے واضح کیا ہے کہ میں نے ہی حضرت موسیٰ پر تورات نازل کی تھی اور موسیٰ کے لیے پتھر سے پانی کے چشمے نکالے تھے۔ (سورہ بقرہ 2 کی آیت 41، 53، 60)۔ ہم نے ہی موسیٰ کے بعد یکے بعد دیگرے انبیاء بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس (یعنی جبریل) کے ذریعے سے ان کی مدد کی۔ (سورہ بقرہ کی 2 آیت 87)۔
خلاصہ خیالات:- اوپر مقدس قرآن شریف کی تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ بابا آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت داؤد، حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صاحب تک کو پیغمبر بنا کے بھیجنے والا ایک ہی خدا (اللہ/رب) ہے۔ اسی نے قرآن شریف (مجید) کا علم وحی کے ذریعے خود بھوت بن کے اندر داخل ہو کے، یا آکاش وانی کے ذریعے، یا فرشتوں کے ذریعے حضرت محمد جیوں کا تیوں پہنچایا ہے۔ وہی خدا سورہ فرقان 25 کی آیات 52 تا 58 اور 59 میں فرماتا ہے کہ اے نبی (حضرت محمد ﷺ) خدائے بزرگ وَ برتر کبیر ہیں لیکن کافر میری یہ بات نہیں مانتے۔تم ان کی باتوں پر یقین نہیں کرنا، میری طرف سے دیے گئے اس قرآن شریف کے علمی دلائل پر یقین کرنا، کہ کبیر اللہ کو ہی اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اس علم کی تائید میں کفار سے جہاد کرنا کیونکہ کافر کہتے ہیں کہ کبیر اللہ نہیں ہے۔ تم(حضرت محمد ﷺ) کہنا کہ کبیر اللہ ہے۔ لڑنا نہیں ہے۔ ان کی باتوں میں نہیں آنا ہے۔ (آیت 52) وہ کبیر اللہ وہی ہے جس نے تمام کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ساتویں دِن عرش پر جا بیٹھا۔ بے شک وہ اللہ کبیر رحمٰن (معاف کرنے والا) ہے۔ میں (قرآن شریف/مجید کا علم دینے والا) اس کے بارے میں نہیں جانتا۔ اُس کی خبر یعنی مکمل معلومات اور عبادت کا طریقہ کسی با خبر (روشن خیال ولی) سے پُوچھو۔ (آیت 59)۔
مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بھگوان (اللہ)ایک نہیں بلکہ کئی ہیں اور تینوں دیوتا (شری برِہما جی، شری وِشنو اور شری شِو جی) ہی تینوں جہانوں کی مخلوقات کو ان کے اعمال کے مطابق نفع وَ نقصان، سنبھال اور خاتما کرتے ہیں ۔ اور برِہم (کال) سب کو دھوکہ دے کر رکھتا ہے۔ اور خدا کبیر ہی سب کو خوشی دینے والے، اور سب کے لیے عبادت کے لائق اور مکمل نجات دینے والے ہیں۔
کبیر صاحب جی بتا رہے ہیں کہ میں نے اس ملا جی سے کہا کہ جس با خبر (روشن خیال ولی) کی طرف تمہارا اللہ اِشارہ کر رہا ہے۔ اُس تتودرشی سنت کا دیا ہوا علم ہی مکمل نجات دے سکتا ہے۔ وہ حقیقی عبادت کا راستہ نہ تو حضرت محمد جی کو حاصل ہوا اور نہ ہی تم ملا، قاضی اور پیروں کو۔ اس لیے آج تک تم نے جو بھی عبادت کی ہے وہ نامکمل ہے۔ صرف برِہم (کال/جیوتی نرِنجن) کا پھیلائے ہوئے وہم کا جال ہے۔ یہ نہیں چاہتا کہ بندہ اس کے جال سے نکلے۔ محترم خدا کبیر نے بتایا کہ وہ باخبر (یعنی تتودرشی سنت) میں ہوں۔ تم مجھ سے تعلیم لو اور جو تعلیم میں دوں اسے دوسرے عقیدت مندوں کو بھی سکھاؤ ۔ یہ تو کال ہے جسے ویدوں میں برِہم (چھر پُرش / جیوتی نرِنجن) کہا جاتا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر تو کوئی اور ہے جسے ویدوں میں کویر دیوَ اور قرآن شریف (مجید) میں کبیرُن، کبیرا وغیرہ کہا گیا ہے اور جسے حضرت محمد جی نے اللہ اکبر کہا ہے۔ وہ کبیر اللہ میں ہوں۔ تم سب میری روح ہو اور تمہیں کال (برِہم) نے گمراہ کر رکھا ہے۔
بندی چھوڑ(قیدی آزاد کنندہ) کبیر پرمیشور جی نے آگے بتایا کہ یہ بات سُن کے وہ ملا مجھ سے بہت ناراض ہوا اور مجھ سے کہا کہ دوبارہ میری کہانی سُننے مت آنا۔ مسلم بادشاہ سکندر لودھی نے پُوجئے پرمیشور کبیر جی سے یہ سب تفصیل سُننے کے بعد اپنے مذہبی استاد شیخ تقی سے کہا ،پیر جی، کیا قرآن شریف میں مہاراج کبیر صاحب جی بتائی ہوئی تفصیل موجود ہے؟، شیخ تقی نے قرآن شریف کی سورہ فرقان 25 کی آیات 52 تا 59 غور سے پڑھیں اور حقیقت جان گیا لیکن عزت بچانے کے لئے کہہ دیا کہ کبیر جی جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ قرآن شریف کے گہرے راز کیا جانیں۔ یہ تو ان پڑھ ہیں۔ یہ کہہ کے وہ شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ بادشاہ سکندر لودھی بھی قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتا تھا، اسے یاد آیا کہ اس نے بھی ایسی ہی تفصیلات پڑھی ہیں۔ پھر بھی راہِ عقیدت اور عربی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے پُورے یقین نہ ہوسکا۔ لیکن حضرت محمد جی کی سیرت وَ کردار سے پُوری طرح سے واقف تھا۔ لہٰذا ان سے بہت متاثر ہوا اور بولا کہ واقعی حضرت محمد جی کی زندگی میں تکلیفیں ہی تکلیفیں تھیں۔

بادشاہ سکندر کے شکوک و شبہات کا ازالہ

سوال:- بادشاہ سکندر لودھی نے کبیر اللہ سے پُوچھا اے میرے رب! (ا)۔ یہ برِہم (کال) کون سی طاقت ہے؟ (ب) یہ سب کے سامنے کیوں نہیں آتا؟

جواب:- پرمیشور خدا کبیر صاحب جی نے سکندر لودھی بادشاہ کے سوال (ا) اور (ب) کے جواب میں کائنات کی تخلیق کا بیان سُنایا۔ (براہ کرم اسی کتاب کے صفحے 240 سے 297 تک ملاحظہ فرمائیں)۔

(ج)۔ کیا بابا آدم جیسے عظیم انسان بھی اس کے جال میں پھنسے تھے؟

(ج) کے جواب میں بتایا کہ مقدس بائبل میں تخلیق کے بارے میں لکھا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے انسانوں اور دوسرے جانداروں کو چھ دن میں پیدا کر کے تخت پر جا بیٹھا۔ اس کے بعد برِہم(کال) نے اس دنیا کی باگ ڈور سنبھال لی۔ اس نے قسم کھائی ہے کہ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آئے گا۔ اس لیے سارے کام وہ اپنے تینوں بیٹوں (برِہما، وِشنو اور شِو) کے ذریعے کرواتا رہتا ہے یا خود کسی کے جسم میں داخل ہو کر بُھوت کی طرح بولتا ہے یا آکاشوانی(آسمانی آواز) کے ذریعے حکم دیتا ہے۔ بُھوت، پِتر اور دوسرے دیوتاؤں (فرشتوں) کی روحیں بھی کسی کے جسم میں داخل کر کے اپنا حکم کی تعمیل کراتا ہے۔ لیکن عقیدت مند نہیں جانتے کہ یہ کون سی طاقت بول رہی ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے گوشت کھانے کا حکم نہیں دیا۔ مقدس بائبل کے باب تخلیق میں سب جانداروں کے کھانے سے متعلق خدائے بزرگ و برتر کا پہلا اور آخری حکم ہے کہ انسانوں کے کھانے کے لیے پھل دار درخت اور بیج دار پودے دیئے ہیں اور دوسرے جانداروں کے کھانے کے لیے چھوٹے چھوٹے پیڑ یعنی گھاس، جھاڑیاں وغیرہ دی ہیں۔ اس کے بعد خدائے کامل کا حکم نہ تو مقدس بائبل میں ہے اور نہ ہی کسی اور کتاب (تورات، انجیل، زبور یا قرآن شریف) میں ہے۔ ان کتابوں میں برِہم اور اس کے فرشتوں اور پِتروں اور بُھوتوں کا مِلا جُلا علم احکامات کی شکل میں ہے۔

(د) کیا بابا آدم سے پہلے بھی کائنات تھی؟ جواب:- سوریہ ونش میں راجہ نابھیراج ہُواہے۔ پھر اس کا بیٹا راجہ رشبھ دیوَ ہوا، جسے جین مت کا بانی اور پہلا تیر تھنکر مانا جاتا ہے۔ وہی رشبھ دیوَ بابا آدم بن گیا۔ (یہ معلومات جین مت کی کتاب "آو جین دھرم کو جانے" کے صفحہ 154 پر لکھی ہے۔)۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ بابا آدم سے پہلے بھی کائنات موجود تھی۔ زمین کا زیادہ تر علاقہ غیر آباد تھا۔ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے کے لوگوں کو آپس میں نہیں جانتے تھے کہ کون کہاں رہتا ہے۔ ایسے مقامات پر برِہما نے پھر سے انسانوں وغیرہ کو پیدا کیا، یہ تخلیق ایسی مقامات پر کی جو دوسرے لوگوں سے الگ تھلگ تھے۔ کال کے بیٹے برِہما کی دنیا سے یہ پاک روح (بابا آدم) اپنےاعمال کا بدلہ میں یہاں آئے تھے۔ پھر شاستر کے مطابق تعلیم نہ ملنے کی وجہ سے پِتر بن کے پِتر لوک میں چلے گئے۔ بابا آدم بننے سے پہلے فرشتہ تھے۔ یہی مقدس بائبل میں لکھا ہے۔

(ہ) اگر اللہ کا حکم انسانوں کو گوشت نہ کھانے کا ہے تو بائبل اور قرآن شریف میں یہ کیسے لکھا گیا ہے؟

جواب :- مقدس بائبل میں باب تخلیق میں لکھا ہے کہ خدا نے چھ دن میں کائنات کی تخلیق کی اور پھر ساتویں دن آرام کیا۔ اس کے بعد بابا آدم اور دیگر انبیاء کو غیر ظاہر اللہ (کال) اور اس کے فرشتے اور پِتر وغیرہ نے حکم دیئے۔ جو کہ بعد میں قرآن شریف اور بائبل میں لکھے گئے۔

(و) غیر ظاہر پربُھو کال نے یہ سب حقیقی علم چُھپا یا ہے، تو اس نے خدائے کامل کی طرف اشارہ کیوں کیا؟

جواب:- جیوتی نِرنجن (غیر ظاہر مانا جانے والا خدا) خدائے کامل کے خوف سے یہ بات نہیں چُھپا سکتا کہ خدائے کامل کوئی اور ہے یہ کہ خدائے کامل کی حقیقی عبادت کے طریقے سے نا واقف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ صرف اپنے عبادت کا علم دیتا ہے اور خدائے کامل کی شان بھی بیان کرتا ہے۔

دہلی کے بادشاہ سکندر نے سوچا کہ ایسے خدا کو دہلی لے چلتے ہیں کہ شاید وہاں کے لوگ اس خدا کے قدموں میں آکے ایک ہوجائیں اور یہ ہندو اور مسلمان کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ اگر کوئی کبیر صاحب کے خیالات سنُے گا تو اس کا بھی فائدہ ہو جائے گا۔ بادشاہ سکندر لودھی نے عرض کی کہ "اے خدا کی ذات! اے رب! ایک بار ہمارے ساتھ دہلی تشریف لے چلیں۔" کبیر صاحب نے سکندر لودھی سے کہا کہ پہلے تم مجھ سے تعلیم(نام دِکشہ) حاصل کرو پھر میں تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں، ایسے ہی میں نہیں جاؤں گا۔ سکندر نے کہا کہ داتا آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ کبیر صاحب نے کہا کہ ایک تو تم کسی کو ہندو سے مسلمان نہیں بناؤ گے۔ سکندر نے کہا کہ ٹھیک ہے میں ایسا نہیں کروں گا۔ کسی جانور پر تشدد نہیں کروائے گا۔ سکندر نے کہا، پربُھو، میں کسی جانور پر تشدد نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی کو جانوروں پر تشدد کرنے کے لیئے کہوں گا۔ لیکن یہ مُلا اور قاضی میرے بس سے باہر ہیں۔ کبیر صاحب بولے، ٹھیک ہے تم اپنے منہ سے نہیں کہو گے۔ سکندر نے کہا کہ ٹھیک ہے داتا، یعنی سارے اصول بتا دیئے اور سکندر نے سب مان بھی لیے۔ پرمیشور کبیر صاحب جی سے تعلیم حاصل کی اور زندگی بھر ان سب اصولوں پر عمل کرنے کا عہد کیا۔

تب ستگرو دیوَ نے سکندر لودھی کو پہلا منتر دینے کے بعد اس کے ساتھ دہلی روانہ ہوئے۔ بادشاہ سکندر نے خدا کبیر صاحب جی کو اپنے ساتھ ہاتھی پر امباری میں بٹھایا۔ جس میں بادشاہ کے علاوہ کوئی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ لیکن سکندر کو اللہ نظر آیا جس نے اسے اس کی لاعلاج بیماری سے بچا لیا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مردہ (سوامی رامانند) کو زندہ کر دیا۔

جب سکندر لودھی کے مذہبی استاد شیخ تقی کو معلوم ہوا کہ بادشاہ صحت یاب ہو گیا ہے اور کبیر پرمیشور نے اس کے سامنے ہی سوامی رامانند جی کا کٹا ہوا سر جوڑ کے انہیں زندہ کر دیا ہے۔ تو اس نے سوچا کہ اب میرے نمبر کٹیں گے یعنی میری شان کم ہو جائے گی۔ میری کمائی اور غلبہ ختم ہوجائے گا۔ اور شیخ تقی کو صاحب کبیر سے حسد ہونے لگا۔ وہ سوچنے لگا کہ کسی طرح انہیں ذلیل کیا جائے تاکہ سکندر کے دل سے یہ اُتر جائیں اور میری حکومت قائم رہے۔ بادشاہ کے ساتھ سبھی وہاں سے دہلی روانہ ہوگئے۔ راستے میں رات میں ایک دریا کے کنارے رُک گئے۔ سوچا کہ رات میں یہاں آرام کریں گے اور صبح چلنے کا سوچ کے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔

مردہ لڑکے کمال کوزندہ کرنا

شیخ تقی بادشاہ سکندر سے منہ گھمائے پھر رہا تھا۔ سکندر نے پُوچھا کہ کیا بات ہے پیر جی؟ شیخ تقی نے کہا کیاتمہیں معلوم نہیں ہے؟ سکندر نے پھر پُوچھا کہ کیا بات ہے؟ شیخ تقی نے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ سکندر نے کہا کہ یہ تو خدا (اللہ) ہے۔ شیخ تقی نے کہا کہ اچھا اب اللہ شکل وَ صورت کے ساتھ زمین پر آنے لگا ہے۔ اللہ کیسے ہیں۔ سکندر نے کہا کہ پہلے تو اللہ ایسے ہیں کہ میری بیماری ایسی تھی کہ کوئی اس کا علاج نہیں کر پا رہا تھا۔ لیکن اس کبیر پربُھو کے ہاتھ لگاتے ہی میں تندرست ہو گیا۔ شیخ تقی نے کہا کہ یہ جادوگر ہوتے ہیں۔ سکندر نے پھر کہا کہ دوسرے یہ اللہ ایسے ہیں کہ میں نے ان کے گرودیوَ کا سر کاٹ دیا تھا اور انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے اسے فوراً زندہ کر دیا۔

شیخ تقی نے کہا کہ اگر یہ کبیر اللہ ہے تو میں اس کی آزمائش کروں گا۔ اگر کبیر جی میرے سامنے کوئی مردہ زندہ کر دیں تو میں انہیں اللہ مان لوں گا۔ ورنہ میں دہلی جا کر سارے مسلمانوں کو بتادوں گا کہ یہ بادشاہ کافر ہو گیا ہے۔

سکندر لودھی ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ جاتے ہی میرا تختہ پلٹ دے۔ (حکومت دینے والا پاس بیٹھا ہے اور یہ اس احمق سے ڈر رہا ہے۔)۔ بادشاہ نے شیخ تقی سے کہا کہ تمہاری خوشی کس میں ہے؟ شیخ تقی نے کہا کہ مجھے خوشی تب ہوگی جب یہ کبیر میرے سامنے کوئی مردہ زندہ کرے گا۔ بادشاہ نے اپنا مسئلہ کبیر جی سے بیان کیا کہ میرے پیر نے کہا ہے کہ اگر کبیر جی ان کے سامنے کوئی مردہ زندہ کر دیں تو میں ان کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔ ورنہ وہ سب مسلمانوں کو میرے خلاف بھڑ کا دے گا اور میری حکمرانی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

کبیر صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ (کبیر صاحب نے سوچا کہ یہ شیخ تقی اناڑی روح ہے، اگر یہ میری بات مان گیا تو آدھے

سے زیادہ مسلمان اس کی بات مانتے ہیں۔) کیونکہ یہ دہلی کے بادشاہ کا پیر ہے اور اگر یہ صحیح طریقے سے مسلمانوں کو بتائے گا تو معصوم جانیں سچی عبادت کر کے فلاح و بہبود حاصل کر لیں گی کیونکہ لوگ اپنے پیر کی باتوں پر بہت جلد یقین کر لیتے ہیں۔

اسی لیے کہا کہ شیخ تقی! تم ہی کوئی مردہ تلاش کرلو۔ صبح میں ایک 10-12 سال کے لڑکے کی لاش پانی میں تیرتی ہوئی آرہی تھی۔ شیخ تقی نے کہا کہ وہ آرہا ہے مردہ، اسے زندہ کرو۔ کبیر صاحب نے کہا، پہلے تم کوشش کرو، کہ کہیں پھر پیچھے نمبر بناؤ ۔ وہاں موجود وزیروں اور سپاہیوں نے کہا کہ پیر جی آپ کوشش کر کے دیکھ لو۔

شیخ تقی منتر پڑھتا رہا اور اسی دوران وہ لاش تین فرلانگ آگے چلی گئی۔ شیخ تقی نے کہا کہ یہ کبیر چاہتا تھا کہ یہ بلا اس کے سر سے ٹل جائے۔ کہیں مردے بھی زندہ ہوتے ہیں؟ مردہ تو صرف قیامت کے دن ہی زندہ ہوں گے۔ کبیر صاحب نے کہا شیخ جی! تم بیٹھ جاؤ اور آرام کرو۔ کبیر صاحب جی نے اس لاش کو ہاتھ سے واپس آنے کا اِشارہ کیا اور اس بارہ سال کے بچے کی لاش ندی کے پانی کے بہاؤ کے اُلٹا چلتے ہوئے کبیر جی کے سامنے آکے رُک گئی۔ پانی کی لہر نیچے کی طرف جا رہی تھی اور لاش اوپر ہی رُک گئی تھی۔ کبیر صاحب نے کہا کہ اے روح جہاں بھی ہو، کبیر کے حکم سے مردہ میں داخل ہو اور باہر آؤ۔ کبیر صاحب نے اتنا کہا ہی تھا کہ لاش کانپنے لگی اور زندہ ہو کے باہر آگئی اور کبیر صاحب کے قدموں میں گر کے سجدہ کیا۔ « بولو کبیر پر میشور کی جئے»۔

وہاں موجود سبھی لوگوں نے کہا کہ کبیر صاحب نے تو کمال کر دیا اور اس لڑکے کا نام کمال رکھ دیا ۔ پھر لڑکے کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ اس کی اپنے بچے کی طرح پرورش کی اور نام رکھا۔ اس کے بعد دہلی آگئے۔ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ جو لڑکا ان کے ساتھ ہے اسے خدا کبیر نے زندہ کیا ہے۔ بات دور دور تک پھیل گئی۔ شیخ تقی کی تو ماں سی مر گئی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کبیر اچھا دُشمن ہے یہ تو اور بھی زیادہ مشہور ہو گیا ہے۔

شیخ تقی کا حسد بڑھتا ہی چلا گیا۔ اس کی تیرہ سالہ لڑکی کو موت کے بعد قبر میں دفن کر دیا گیا تھا۔ شیخ تقی نے کہا کہ اگر یہ کبیر میری لڑکی جو ابھی قبر میں مدفون (دفن) ہے کو زندہ کر دے تو میں اسے اللہ مان لونگا۔

شیخ تقی کی طرف سے کبیر جی کی دیگر آزمائشیں

کمالی کی پھلے والی پیدائشیں

(ایک ولی کامل کے بغیر مکمل نجات ناممکن ہے)

ست یُگ میں کمالی والی روح وِدیادھر پنڈِت کی بیوی دیپیکا تھی۔ پھر تریتایُگ میں رِشی ویدوگیہ (جو وِدیادھر والی ہی روح تھی) کی بیوی سوریہ تھی۔ ست یُگ اور تِریتایُگ میں خدا کبیر جی ایک بچے کی شکل میں اُنہیں کو ملے تھے۔ اس کے بعد دوسری زندگیاں گذاریں اور کلِ یُگ میں مسلم مذہب میں ایک رابی لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر بانسری نامی لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد ایک زندگی طوائف کے طور پر گزاری۔ پھر شیخ تقی کی بیٹی بن کے پیدا ہوئی جس کا نام کمالی رکھا گیا۔ رابی کے ثبوت میں ساکھیان محترم غریب داس صاحب کے لکھے ہوئے گرنتھ صاحب سے پارکھ کے انگ کی وانی نمبر 56 تا 59 :-

غریب، سلطانی مکّے گیا، مکّہ نہیں مُقام، گیا رانڈ کے لین کوں، کھے ادھم سُلطان ۔ ۵۶ ۔

غریب، رابی پرسی ربّ سیوں، مکّے کی اسوار، تین منزل مکّہ گیا ، بیبی کے دیدار ۔۵۷ ۔

غریب، پھر رابی بنسری بنی، مکّے چڑھایا شیش ۔ پُوربلے سنسکار کچھ، دھنی ستگرو جگدیش ۔۵۸ ۔

غریب، بنسری سے ویشیا بنی، شبد سُنایا راگ ۔ پھر کمالی پُتری، یُگ یُگ تیاگ بیراگ ۔۵۹ ۔

ثبوت کے لئے محترم سنت غریب داس صاحب کے لکھے ہوئے گرنتھ صاحب سے اچلا کے انگ کی وانی نمبر 363 تا 368۔

غریب، رابی کوں ستگرو ملے، دینا اپنا تیج ۔ بیاہی ایک صحاب سے، بیبی چڑھی نہ سیج ۔ ۳۶۳ ۔

غریب، رابی مکّے کوں چلی، دھریا الہ کا دھیان ۔ کتّی ایک پیاسی کھڑی، چھوٹے جات ہیں پران ۔۳۶۴۔
غریب، کیش اُپارے شیش کے، باٹی رسّی بین ۔ جاکے وستر باندھ کر جل کاڈھیا پروین ۔۳۶۵۔
غریب، سُنہی کوں پانی پیا، اُتری عرش آواز۔ تین منزل مکّہ گیا، بیبی تمہرے کاج ۔۳۶۶۔
غریب، بیبی مکّے پر چڑھی، رابی رنگ اپار۔ ایک لاکھ اسّی جہاں، دیکھے سب سنسار۔ ۳۶۷۔
غریب، رابی پاٹڑا گھال کر کیا جہاں اسنان ۔ ایک لاکھ اسّی بہے، منگر ملیا سُلطان ۔۳۶۸۔

{مذکورہ بالا وانیوں میں نیچے لکھے گئے قصے کا مختصر بیان ہے۔)

ایک رابی نام کی لڑکی مسلم مذہب میں پیدا ہوئی۔ جب وہ 16 سال کی تھی تو اسے خدا کبیر صاحب جی ملے۔ اسے رب سے بہت محبت تھی۔ روزہ رکھنا، نماز پڑھنا، عید منانا جو بھی روایتیں مذہب کے مطابق تھیں، وہ انہیں پُوری لگن سے کرتی تھی۔

تب کبیر صاحب جی نے کہا کہ بیٹی اس عبادت سے تمہیں خدا نہیں مل سکتا۔ تخلیق کائنات کا پُورا بیان سُنایا اور سچی عقیدت کا راستہ دِکھایا۔ اس لڑکی رابعہ نے نصیحت مان لی۔ پھر چار سال سچی عبادت کرنے کے بعد معاشرے کے دباؤ میں شرمندگی سے بچنے کے لیے سچا راستہ چھوڑ دیا اور دوبارہ وہی روایتی عبادت شروع کر دی۔ اس لڑکی کا خدا پر اتنا مضبوط ایمان تھا کہ اس نے شادی کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ ماں باپ رونے لگے کہ جوان لڑکی کو گھر پہ کیسے رکھیں؟ ماں باپ کو ضرورت سے زیادہ پریشان دیکھ کر رابعہ نے شادی کی منظوری دے دی۔ اس لڑکی رابعہ کی شادی ایک بہت بڑے صاحب (افسر) سے ہوئی۔ لیکن اس نے اپنے شوہر سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں بچے پیدا نہیں کروں گی۔ میں نے تو اپنے والدین کے دباؤ اور سماجی شرمندگی سے بچنے کے لیے شادی کی ہےاور اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں خودکشی کر لوں گی۔ اسے میرا آخری فیصلہ سمجھیں۔ میں صرف رب کی عبادت کر کے اپنی فلاح چاہتی ہوں۔

رابعہ کے شوہر نے سوچا کہ میں کیوں اس عقیدت مند کو تکلیف دوں اور گناہگار بنوں۔ سوچ سمجھ کر بولا کہ رابعہ جس طرح تمہیں معاشرے سے ڈر تھا اسی طرح میرا بھی ایک معاشرہ ہے۔ تمہیں معاشرے کی نظروں میں میری بیوی بن کے رہنا ہوگا۔ لیکن میری نظروں میں تم میری بہن ہو گی، میں تمہیں گھر سے باہر نہیں جانے دوں گا۔ تم بھجن (عبادت) کرو۔ اگر کہو تو میں تمہارے لیے دو باندیاں چھوڑ دیتاہوں۔ رابعہ بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ اے رب! تو نے میری دعا قبول کر لی۔ اس کے بعد رابعہ نےمسلم مذہب کے مطابق اپنی عبادت جاری رکھی۔

اسلام مذہب میں پیدا ہوئی تھیں،عید اور بقرعید، روزے وغیرہ بڑی عقیدت سے کیا کرتی تھی۔ جب ان کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہوگئی تو اپنے شوہر سے بولی کہ کہتے ہیں کہ مکہ جانا ضروری ہوتا ہے۔ اب نہ جانے کب جان نکل جائے۔ اس لیے میں ایک بار حج کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے شوہر نے کہاکہ تم جا سکتی ہو۔ اگر میں تمہارے لیے ایک اونٹ کا بندوبست کر ادوں۔ رابعہ نے کہاکہ میں پیدل سفر کروں گی۔ دوسرے بہت سے مسافر بھی جا رہے ہیں۔ اس کے شوہر نے کہاکہ تم جا سکتی ہو۔

رابعہ مکہ کی طرف حج کے لیے روانہ ہوگئی۔ راستے میں دیکھا کہ ایک کتیا بہت پیاسی تھی وہ کتیا کبھی رابعہ کے قدموں کی طرف دوڑکے آ رہی تھی اور کبھی کنویں کی طرف جا رہی تھی۔ رابعہ سمجھ گئی کہ یہ کتیا بہت پیاسی ہے۔ ساتھ میں اس کے چھوٹے چھوٹے بچے (پلے) بھی نظر آ رہے تھے۔ اگر اسے پانی نہ ملا تو یہ مر جائیگی اور اس کے بچے بھی مر جائینگے۔ ایک عقیدت مند کا دل بہت مہربان ہوتا ہے۔ رابعہ کنویں کے پاس گئی لیکن دیکھا کہ وہاں نہ کوئی بالٹی تھی اور نہ رسی۔ آس پاس کوئی گاؤں بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

رابعہ نے فورا اپنے سر کے بال اُکھاڑ کے ان کی ایک لمبی رسی بنائی اور اپنے کپڑے (کیونکہ اس وقت کھادی کے موٹے کپڑے پہنے جاتے تھے۔) اُتار کر رسی سے باندھ کر کنویں میں ڈالے اور اُنہیں پانی میں بھگو کے باہر نکالا اور اس طرح سے وہاں رکھے ایک ٹوٹے ہوئے مٹکے کے آدھے حصہ کو بھر دیا۔

کتیا جلدی جلدی پانی پینے لگی۔ رابعہ کا سارا جسم لہو لہان ہو گیا تھا، اس نے اپنے کپڑوں سے پُورا بدن خشک کر کے انہیں کپڑوں کو دھو کر پہن لیا اور جیسے ہی چلنے کے لیے تیار ہوئی تو کیا دیکھتی ہے کہ کعبہ مکہ سے اُٹھ کر رابعہ کے لیے اس کنویں کے پاس آگیا اور آسمان سے آواز آئی کہ اے بندی یہ کعبہ تیرے لیے تین منزلیں یعنی 60 میل اُڑ کے آیا ہے، تم اس میں داخل ہو

جائو، رابعہ اس میں داخل ہوئی اور مکہ وہاں سے اُٹھ کر ہوائی جہاز کی طرح اُڑ تے ہوئے اپنی جگہ پر واپس آگیا۔ یہ کرشمہ دیکھ کے لوگوں میں چرچا ہو نے لگی کہ اگر عقیدت ہو تو رابعہ جیسی۔ مسلم معاشرے میں رابعہ کا نام (میرا بائی کی طرح) بڑے احترام سے لیا جانے لگا اور سب اس کا احترام کرنے لگے۔

کچھ دنوں کے بعد رابعہ کاانتقال ہو گیا اور ان کی دوسری پیدائش مسلم مذہب میں ہی بانسری نام کی لڑکی بن کے ہوئی۔ کیونکہ جہاں کسی انسان کی عقیدت ہوتی ہیں وہیں اس کی پیدائش ہوتی رہتی ہے۔ اتنی اچھی دیندار لڑکی بہت اچھے رب کی حمد و ثنا کرتی تھی اور عمر بھر مسلم مذہب کے مطابق عبادت کرتی رہی تھی۔ اس لڑکی نے بھی لوک وید کی بنیاد پر یہی سنا تھا کہ اگر کوئی مکہ میں مرتا ہے تو اس کے لیے جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے، یعنی وہ روح سیدھی جنت میں جاتی ہے۔

جب وہ بوڑھی ہوگئی تو حج کرنے مکہ گئی۔ سوچا اس سے اچھا موقع اور کیا ہوگا۔کہ مکہ میں موت آجائے اور جنت مل جائے۔ لڑکی نے اپنا سر کاٹ کے مکہ میں چڑھا دیا اور سب لوگ اس بات کی چرچا کرنے لگے کہ خدا کے نام پر قربانی ایسے کی جاتی ہے،بانسری تو سیدھی جنت میں جائے گی۔

(اب یہاں نادانوں کو سوچنا چاہیے کہ اللہ کے نام پر قربانی اپنی جان کی کریں، نہ کہ بکرے، گائے یا مُرغی کی۔ درحقیقت قربانی اللہ کو خود کو سونپ دینا اور سچی عقیدت کا نام ہے۔ سر کاٹ لینے یا بنا طور طریقہ کے عبادت کرنے سے نجات نہیں ملتی۔یہ تو کال کی بُھول بُھلیاں ہیں، قربانی گردن کاٹنے سے نہیں ہوتی، خود کو سونپ دینے سے ہوتی ہے، رب کے سامنے خاطر دل سے خود کو سپرد کر دو، کہ اے رب یہ جسم بھی تیرا ہےاور یہ مال بھی تیرا ہے، یہ غلام یا باندی بھی تیرے ہیں، یہ قربانی اللہ کو پسند ہے، تشدد، قتل و غارت کو اللہ کبھی پسند نہیں کرتا ہے۔)

اس کے بعد اسی لڑکی رابعہ کی تیسری پیدائش کسی اور معاشرے میں ہوئی ، اپنے اعمال کی وجہ سے طوائف بنی۔ صرف خدائے بزرگ وبرتر (ست پُرش کبیر صاحب) ہی کسی بھی انسان کے گناہ مِٹا سکتے ہیں، کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ جیسے ہندوستان کا صدر موت کی سزا بھی معاف کر سکتا ہے، دوسری سزاؤں کا تو کہنا ہی کیا ، دوسرا کوئی سزائے موت معاف نہیں کر سکتا۔ اسی طرح (سپریم خدا) کبیر صاحب جی ہماری سارے دُکھ درد دور کر سکتے ہیں۔ دوسرا کوئی خدا قسمت کے لکھے ہوئے دُکھوں کو ختم نہیں کر سکتا ہے۔

(بقیہ کہانی)

رابعہ کی روح طوائف کی زندگی مکمل کر کے مر گئی۔ اسی رابعہ کی چوتھا جنم دہلی کے سکندر لودھی کے مذہبی استاد شیخ تقی پیر کے گھر ایک لڑکی کی صورت میں ہوئی۔ بارہ سال کی ہونے کے بعد وہ لڑکی مر گئی اور اسے قبر میں دفن کر دیا گیا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں:

غریب، جو جن ہمری شرن ہے، تاکا ہوں میں داس ۔ گیل-گیل لاگیا پھروں، جب تک دھرنی آکاش ۔

غریب، جیوں بچھا گئو کی نظر میں، یوں سائیں کو سنت۔ بھکتوں کے پیچھے پھرے، بھکت وتسل بھگونت ۔

اُس پُورن پرماتما کی بھکتی یعنی خود کویر دیوَ جی جو بھکتی ایک سنت کی شکل میں آکے بتاتے ہیں، اُس ستگُرو کی شکل میں ظاہر کبیر صاحب کے بتانے کے مطابق سچی عقیدت اُس لڑکی نے چار پانچ سال کی تھی ، اس کے بعد ہ چھوڑ دی تھی۔ اسی عقیدت کے نتیجے میں اسے مسلسل تین انسانی جنم ملے۔ اس کے آگے انسانی زندگی پانے کے لیے کوئی اعمال/کرم نہیں بچے تھے اور اب اس روح کو چوراسی لاکھ یونیوں پیدا ہو کے مصائب جھیلنے تھے۔ کبیر پربُھو مہربان ہیں۔ لہٰذا اس کے لیے ایک وجہ بنائی اور اُس لڑکی کو قبر سے نکال کے زندہ کیا، اس کا نام کمالی رکھا، اس پیاری بیٹی کو نصیحت کی اور اسے نجات دلائی۔ اسی طرح ہمیں بھی یہ سوچنا ہوگا کہ اگر ہم جڑوں میں پانی ڈالیں گے تو پُودا ہرا بھرا ہوگااور اگر ہم پتوں اور ٹہنیوں کی پُوجا کریں تو یہ تو غلط ہوگا۔

کبیر، اکشر پُرش ایک پیڑ ہے، نِرنجن واکی ڈار۔ تینوں دیوا شاکھا ہیں، پات رُوپ سنسار۔

دنیا ایک اُلٹے لٹکے ہوئے درخت کی طرح ہے۔ جس کی اوپر کی جڑیں پرم اکشر پُرش ست پُرش پُورن برِہم ہیں اور جو تنا زمین سے باہر نظر آتا ہے اسے اکشر پُرش (پربرہم) سمجھو۔ اس کے بعد تنے کے ساتھ ایک موٹی شاخ ہے۔ اس شاخ کو جیوتی نِرنجن (برِہم) سمجھو۔ اس شاخ کی پھر تین شاخیں ہیں جنہیں برِہما، وِشنو، مہیش سمجھو، پھر ان شاخوں کی ٹہنیوں

کو دیوی دیوتا اور پتوں کو دنیا سمجھو۔ اس طرح کبیر صاحب نے صرف ایک شعر میں پوری تخلیق کائنات کو بیان کر دیا۔

شیخ تقی کی مُردہ لڑکی کمالی کو زندہ کرنا

جب شیخ تقی نے دیکھا کہ یہ کبیر کسی طرح بھی قابو میں نہیں آرہا۔ تو شیخ تقی نے لوگوں سے کہا کہ یہ کبیر ایک جادوگر ہے۔ ایسے جادو ٹونے دکھا کر اس نے بادشاہ سکندر کا دماغ خراب کر دیا ہے۔سب مسلمانوں سے کہا کہ آپ لوگ میرا ساتھ دیں، ورنہ حالات بگڑ جائیں گے۔ نادان مسلمانوں نے کہا کہ پیر جی ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ جیسا کہیں گے ہم ویسا ہی کریں گے۔ شیخ تقی نے کہا کہ اس کبیر کو تب بھگوان مانیں گے جب یہ قبر میں مدفون میری بیٹی کو زندہ کر دے گا۔

کبیر صاحب جی سے عرض کیا گیا۔ کبیر صاحب نے سوچا کہ یہ نادان روح ایسے ہی مان لے۔ {کیونکہ یہ سبھی روحیں کبیر صاحب کی اولادیں ہیں۔ یہ تو کال نے ہمارے اوپر مذہب کا غلاف چڑھا کے ایک دوسرے کا دشمن بنا رکھا ہے۔}۔ شیخ تقی کی بیٹی کی لاش قبر میں دفن کی جا چکی تھی ۔ شیخ تقی نے کہا کہ یہ اگر میری بیٹی کو زندہ کر دیں تو ہم سب ان کبیر کو اللہ مان لیں گے اور میں خود ہر جگہ پرچار کرا دوں گا کہ یہ کبیر جی خدا ہیں۔ کبیر صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ دن مقرر کیا گیا۔ کبیر صاحب نے کہا کہ ہر جگہ اطلاع بھیجدو تاکہ کسی کو کہیں شک نہ رہ جائے۔ ہزاروں عقیدت مند وہاں درشن کے لیے جمع ہوئے۔ کبیر صاحب نے قبر کُھدوائی۔ اس میں ایک بارہ تیرہ سال کی لڑکی کی لاش رکھی ہوئی تھی۔ کبیر صاحب نے شیخ تقی سے کہا کہ پہلے تم اسے زندہ کرنے کی کوشش کرو۔ وہاں موجود سب لوگ کہنے لگے کہ مہاراج جی اگر ان میں اتنی طاقت ہوتی تو یہ اپنی بچی کو مرنے دیتے۔ انسان اپنے بچے کو بچانے کے لیے اپنا تن من دھن سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔ اے دین دیال آپ ہی مہربانی کریں۔ خدا کبیر جی نے فرمایا کہ اے شیخ تقی کی لڑکی زندہ ہو جا۔ یہ تین بار کہا لیکن لڑکی پھر بھی زندہ نہ ہوئی۔ شیخ تقی تو خوش میں ناچنے کودنے لگا۔ دیکھا نہ منافق کی منافقت پکڑی گئی۔ کبیر صاحب اسے نچانا چاہتے تھے کہ اسے ناچنے دیں۔

کبیر، راج تجنا سہج ہے، سہج تِریا کا نیہ ۔ مان بڑائی ایرشیا، دُرلبھ تجنا یے۔

غرور اور حسد کی بیماری بہت خطرناک ہے۔ اسے اپنی بیٹی کے زندہ نہ ہونے کا غم نہیں تھا، کبیر صاحب کی شکست کی خوشی منا رہا تھا۔ کبیر صاحب نے کہا، مہاتما جی بیٹھ جاؤ اور صبر رکھو ۔ کبیر صاحب نے حکم دیا کہ اے روح تم جہاں بھی ہو، کبیر کے حکم سے اس لاش میں داخل ہوجاؤ، اور زندہ ہو کے باہر آ جاؤ۔ کبیر صاحب نے اتنا کہا ہی تھا کہ اس مردہ جسم میں کپکپی ہوئی اور وہ لڑکی زندہ ہو کر باہر نکل آئی اور کبیر صاحب کے قدموں میں سجدہ ریز ہو گئی(بولو ستگرو دیو کی جئے۔)۔

اس لڑکی نے کبیر صاحب کی مہربانی سے ڈیڑھ گھنٹے تک تقریر کی۔ کہا اے نادان لوگو یہ خدا آئے ہوئے ہیں۔ پُورن برہم لامحدود کائنات کے سب سے اعلیٰ رب ہیں۔ کیا تم اِنہیں ایک معمولی بُنکر (جُلاہا) سمجھ رہے ہو؟ اے بُھولے بھٹکے لوگو ، یہ رب خود تمہارے سامنے حاضر ہوئے ہیں۔ اس کے قدموں پہ گر کے اپنی پیدائش اور موت کی دائمی بیماری سے چھٹکارا حاصل کرو اور ستیہ لوک چلے جاؤ، جہاں جانے کے بعد کوئی بھی روح پیدائش اور موت کے چکر سے بچ جاتی ہے۔ کمالی نے بتایا کہ کبیر صاحب کے علاوہ کوئی بھی اس کال کے جال سے آزاد نہیں کرا سکتا۔ چاہے وہ ہندو مذہب کے مطابق تیرتھ یاترا، روزہ ، گیتا ، بھگوت، رامائن، مہابھارت، پُران، اُپنشد، ویدوں کی تلاوت، رام، کرشن، بِرہما وِشنو شِو، شیراں والی (آدی مایا، آدی بھوانی، پرکرتی دیوی)، جیوتی نِرنجن کی پُوجا بھی کیوں نہیں کر لو، لیکن روح 84 لاکھ مخلوقات کے جسم میں مصائب اُٹھانے سے نہیں بچ سکتی اور روح مسلمان مذہب کے مطابق بھی عمل کر کے کال کے جال سے چھٹکارا نہیں پا سکتی ہے۔ مثلاً روزہ رکھنا، عید بقرعید منانا، پانچ وقت کی نماز پڑھنا، مکہ مدینہ جانا، مسجد میں جانا وغیرہ یہ سب فضول کے کام ہیں۔ کمالی نے تمام موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے گزشتہ جنموں کی کہانی سُنائی جو اسے کبیر صاحب کی مہربانی سے یاد ہو گئی تھی، جسے آپ نے ابھی اوپر پڑھا ہے۔

کبیر صاحب نے کہا کہ بیٹی اپنے باپ کے ساتھ جاؤ۔ اس لڑکی نے کہا کہ میرے حقیقی باپ تو آپ ہو، یہ تو ایک جعلی باپ ہے۔ اس نے تو مجھے مٹی میں دفن کر دیا تھا۔ میرا اور اس کا حساب برابر ہو چُکا ہے۔ سبھی موجود لوگوں نے کہا کہ کبیر پرمیشور

نے تو کمال کر دیا۔ کبیر صاحب نے لڑکی کا نام کمالی رکھ دیا اور اسے اپنی بیٹی بنا لیا اور اسے نام کا اُپدیش دیا اور وہاں موجود ہزاروں لوگوں نے خدا کبیر سے تعلیمات حاصل کی۔ اب شیخ تقی نے سوچا کہ اب تو اور بھی بات بگڑ گئی ہے۔ میرا تو سارا اختیار ختم ہو گیا۔

کبیر صاحب کو سرسوں کے گرم تیل کی دیگ میں ڈالنا

اب شیخ تقی نے دیکھا کہ کبیر صاحب جی کی تو اور زیادہ شان بڑھ گئی ہے۔لہٰذا وہ پھر کسی نہ کسی طریقے سے صاحب کو نیچا دکھانے کی منصوبہ بندی کرنے لگا۔ اتنے کرشمات دیکھ کے بھی شیخ تقی نیچ کی آنکھیں نہیں کُھلیں۔ خدا سامنے تھا مگر وہ غرور کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کر پا رہا تھا۔

کچھ دنوں کے بعد پھر شیخ تقی نے مسلمانوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہ کبیر جادوگر ہے۔ ہم اس کا ایک اور امتحان لیں گے۔ اور ہزاروں مسلمان شیخ تقی کے ساتھ سکندر بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم اس کبیر کو اُبلتے ہوئے سرسوں کے تیل کی دیگ میں ڈالیں گے۔ اگر یہ نہیں مرے تو ہم انہیں خدا مان لیں گے۔ سکندر لودھی خوفزدہ ہو گیا کہ کہیں یہ لوگ میری حکومت کا تختہ نہ اُلٹ دیں۔ اور کبیر صاحب کے پاس گیا اور عرض کی کہ مہاراج جی، میں آپ کو یہاں لایا تو تھا کہ آپ کی خدمت کروں۔ لیکن میں نے آپ کو اور تکلیفیں دیں ہیں۔ کبیر صاحب نے پُوچھا کہ کیا بات ہے بادشاہ؟ سکندر لودھی نے کہا کہ آپ تو جانتے ہیں شیخ تقی ایسے ایسے کہہ رہے ہیں۔ کبیر صاحب جی نے کہا کوئی بات نہیں بادشاہ، اسےتو مجھے ختم کرنا ہی ہے آج نہیں تو کل۔ لہٰذا اچھا ہوگا کہ آج ہی یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ کبیر صاحب نے کہا کہ اس سے کہو کہ وہ تیل گرم کرے۔ کبیر صاحب جی سوچ رہے تھے کہ یہ نادان شیخ تقی ایسے ہی مان جائے۔ سکندر لودھی نے شیخ تقی سے کہا کہ آپ تیل گرم کرو۔

شیخ تقی نے بہت موٹی موٹی لکڑی جلا جلا کے تیل کی کڑاہی کو خوب اُبال دیا اور کہا کہ اس کبیر کو اُٹھا کر اس میں ڈال دو۔ کبیر صاحب جی بولے کہ شیخ جی آپ یہ تکلیف بھی کیوں کر رہے ہو، میں خود ہی اس کے اندر بیٹھ جاؤں گا اور کبیر صاحب جی اس اُبلتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں داخل ہوگئے۔ صرف گردن باہر نظر آ رہی تھی۔ باقی پُورا جسم اس اُبلتے ہوئے تیل کے اندر تھا۔ کبیر صاحب جی ایسے آرام سے بیٹھے تھے جیسے ٹھنڈے پانی میں بیٹھے ہوں۔ شیخ تقی نے کہا کہ یہ جادو ٹونا جانتا ہے اور اس نے یہ تیل ٹھنڈا کر دیا ہے، اگرچہ یہ تیل اُبلتا ہوا لگ رہا ہے۔ سکندر لودھی نے سوچا کہ کہیں واقعی یہ ٹھنڈا تو نہیں ہو گیا ہے اور اس نے جانچنے کے لیئےاپنی ایک اُنگلی کھولتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں ڈالنی چاہی۔ کبیر صاحب نے کہا کہ بادشاہ اس میں اُنگلی مت ڈالنا، ورنہ اس پاگل قصائی کے کہنے میں آ کے اپنا ہاتھ بیکار کرا لو گے۔ یہ اتنا گرم ہے کہ اُنگلی ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی۔ سکندر نے سوچا کہ جب کبیر صاحب جی تیل میں بیٹھے ہیں تو مجھے کیا ہو سکتاہے؟ یہ سوچ کر اس نے منع کرتے کرتے اپنی ایک اُنگلی اُبلتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں ڈال دی۔ تو اُنگلی کا جتنا حصہ تیل کے اندر گیا تھا اُتنا حصہ کٹ کے الگ ہو گیا اور بادشاہ درد کے مارے بے ہوش ہو گیا۔ کبیر صاحب نے سوچا کہ یہ نادان بادشاہ اس حاسد شیخ تقی کے چکر میں مرے گا۔ کبیر صاحب تیل کی کڑاہی سے باہر آئے۔ سکندر کو ہوش میں لایا گیا۔ درد اتنا زیادہ تھا کہ وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔ کبیر صاحب نے اس کی اُنگلی کو پکڑ کے پُورا کر دیا ، بادشاہ سکندر کو ہوش آگیا۔ سکندر نے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ داتا مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔ کبیر صاحب جی نے کہا کہ بادشاہ تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ کال نہیں چاہتا کہ میرے بچے مجھے پہچانیں۔

شیخ تقی کا کبیر صاحب کو گھرے کُنویں (جھیرے) میں ڈلوانا

شیخ تقی نے دیکھا کہ یہ تو ایسے بھی نہیں مرے۔ تو اس نے مسلمانوں کو دوبارہ جمع کیا اور کہا کہ اس بار اس کبیر کو کنویں کے اندر ڈال کے اوپر سے مٹی، اینٹیں اور پتھر ڈال دیں گے۔ پھر دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے زندہ بچتے ہیں۔ نادان عوام تو جیسے پیر جی کا حکم ویسے عمل کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔

شیخ تقی نے سکندر لودھی سے کہا کہ ہم اس کی ایک اور آزمائش کرنا چاہتے ہیں۔ سکندر نے پُوچھا کہ کیا آزمائش کرو گے؟ شیخ تقی نے کہا کہ ہم اسے اندھے کنویں میں ڈالیں گے پھر دیکھیں گے کہ یہ وہاں سے کیسے زندہ بچ کے نکلے گا؟

{اب اتنے کرشمات دیکھ کے بھی بادشاہ کو اپنے آقا پر بھروسہ نہ ہوا،ورنہ شیخ تقی کو دھمکا دیتا کہ جا، جو تجھے کرنا ہے کر لے۔ میں اپنے خدا کو تکلیف نہیں دوں گا۔ پھر دیکھتا کہ اس کی بادشاہی جاتی یا اور زیادہ مزے کی زندگی ہوتی۔} بادشاہ نے سوچا کہ کہیں میری بادشاہت نہ چلی جائے۔ سکندر لودھی نے صاحب جی سے عرض کی کہ یہ شیخ تقی تو نہیں مان رہے ہیں اور آج یہ ضد کر رہے ہیں۔ کبیر صاحب جی نے فرمایا ٹھیک ہے۔ جو یہ چاہتا ہے اسے کرلینے دے۔ میرا بھی اس سے جھاڑ کٹے۔ میں بھی اس سے دُکھی ہوگیا ہوں۔ اس سے کہہ دو کہ تم جو آزمائش کرنا چاہتے ہو کر لو۔

شیخ تقی نے کبیر صاحب جی کو باندھا اور لے جا کر ایک گہرے اندھے کنویں میں پھینکوا دیا۔ وہاں ہزاروں لوگ جمع تھے۔ ایک بہت گہرا اندھا کنواں جس میں پانی گندا اور تھوڑا سا بچا ہوا تھا اوپر سے مٹی، خاردار لکڑی، گائے کا گوبر، اینٹیں وغیرہ سے ڈیڑھ سو فٹ اونچہ پُورا بھر دیا۔ پھر شیخ تقی ہاتھ منہ دھو کر سکندر لودھی کے پاس گیا اور کہا کہ بادشاہ تمہارا شیر ختم کر دیا۔ اس پر اتنی مٹی ڈال دی گئی ہے کہ اب وہ کسی بھی طرح سے باہر نہیں آسکتا۔ سکندر لودھی نے پُوچھا، پیر جی آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟ شیخ تقی نے کہا کہ تمہارے گرودیوٗ کبیر جی کی۔ اسے آج ہم نے ختم کر دیا ہے۔ سکندر نے کہا کہ پیر جی کبیر صاحب جی تو اندر کمرے میں بیٹھے ہیں، وہ تو کہیں پر گئے ہی نہیں ۔ شیخ تقی اندر گیا تو دیکھا کہ محترم کبیر صاحب جی کمرے کے اندر ایک گدے پر آرام سے بیٹھے ہیں۔ اب شیخ تقی کو اور زیادہ حسد ہوا کہ یہ کبیر تو مارنے سے بھی نہیں مر رہا ہے۔ اب کیا کیئا جائے؟ دوسرے سمجھدار لوگ تو مان گئے، ہزاروں لوگوں نے تعلیم (نام دکشہ)لی اور بھگوان کبیر جی کے شاگرد بن گئے، لیکن یہ نالائق شیخ تقی نہیں مانا۔

شاہ تقی نہیں لکھی، نِرنجن چال رے۔ اس پرچے تے آگے مانگے جوال رے۔

شیخ تقی بندی چھوڑ خدا کبیر جی کی شان نہیں سمجھ پایا۔ اسے چاہیے تھا کہ خدا کے قدموں میں گر کر معافی مانگتا اور اپنی فلاح وَ بہبود حاصل کرتا، لیکن غرور میں آ کر صاحب جی کا دشمن بن گیا۔ شیخ تقی نے اور بھی بہت سے مظالم ڈھائے۔ اس کے بعد کبیر صاحب جی کاشی واپس لوٹ آئے۔

شیخ تقی کی کبیر صاحب جی کو غنڈوں کے ھاتھوں قتل کرانے کی ناکام کوشش

کبیر صاحب جی کے کاشی آنے کے بعد شیخ تقی نے سوچا کہ یہ کبیر تو کسی طرح نہیں مر رہا ہے۔ تو وہ رات کے وقت کچھ غنڈوں کو ساتھ لے کے کبیر صاحب جی کو مارنے ان کی جھونپڑی پر گیا۔ کبیر صاحب جی سو رہے تھے۔ شیخ تقی نے غنڈوں سے کہا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ غنڈوں نے اپنی تلواروں سے کبیر صاحب جی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور انہیں مردہ سمجھ کے وہاں سے چلے گئے۔ لیکن جب وہ جُھونپڑی سے باہر نکلا تو کبیر صاحب جی پیچھے سے اُٹھے اور بولے پیر جی دودھ پی کر جائیے گا ۔ ایسے بغیر کھائے پیئے تھوڑی جاتے ہیں۔ شیخ تقی اور اس کے غنڈوں نے سوچا کہ یہ کبیر جی کا بُھوت ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان غنڈوں کو تو ڈر کے مارے بخار آ گیا ، کئی دن تک یہ بخار نہیں اُترا۔ کبیر صاحب جی ان کے پاس گئے اور انہیں ٹھیک کیا اور کہا کہ یہ پیر تمہیں مروا کے ہی چھوڑے گا، یہ تمہیں گمراہ کر رہا ہے۔ تب اُنہو نے کبیر صاحب جی سے معافی مانگی۔

(سُکشم وید میں حضرت محمد جی کا مختصر تعارف)

حضرت محمد جی کے بارے میں محترم غریب داس جی کے خیالات: -

{ محترم غریب داس جی کے لکھے سد گرنتھ صاحب سے کچھ وانیاں (محمد بودھ) }

ایسا جان محمد پیر، جن ماری گئوُ شبد کے تیر۔۱
شبدے پھیر جوائی، جِن گوشت نہیں بھاکھیا۔ ہنسا راکھیا، ایسا پیر حمد بھائی ۔۲۔
پیر محمد نہیں بہشت سِدھانا، پیچھے بھولیا ہے تُرکانا۔۳۔
گوشت کھائیں نماز گزارے، سو کہو کیونکر بہشت سِدھاریں ۔۴۔
ایک ہی گود، ایک ہی گوشت۔ سور گئوُ کی ایکے جاتی، ایکے جیوَ صاحب کوں بھیجیا، دوہوں میں ایکے راتی ۔۵۔
ایکے چام ایک ہی چولا ، گود ہاڈ کی کایا ۔ بھولیا قاضی کرد چلاوے ، کد ربّ کوں فرمایا۔۶۔
قاضی کون کتیب تمہاری، نا توں قاضی نا توں ملّاں۔ جُھوٹا ہے ویوپاری ۔۷۔
قاضی سو جو کجا نبیڑے، حق حلال پچھانے۔ نیائے کرے درحال دُنی کا، نیر چھیر کوں چھانیں ۔۸۔
ملّا سو جو مول ملاوے ، دل محرم دل بیچ دکھاوے۔۹۔
سو ملّا مستاکھی، سو تو ملّا بہشت سدھارے۔ اور ملّاں سب کھاکھی ۔۱۰۔
مسلم کہیں ہندو کافر، پوجے آن انیت ۔ انکو کہو کیا کہئے، جو پوجیں گھور مسیت ۔۱۱۔
کلمہ روزہ بنگ نمازا، آپ اللہ فرمایا ۔ روزے رہ کر مُرغی ماری ، یوہ کیا پنتھ چلایا ۔ ۱۲۔
ہے روزے سے راہ نِرالا، کلمہ کال گِراسا ۔ کوکے بنگی بدھی بھرشٹ ہے، کرو نماز اکاسا۔۱۳۔

جب چالیس سال کی عمر میں حضرت محمد جی کو نبوّت ملی، اس وقت موسیٰ کے مذہب یہودیت اور عیسائیت میں خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ بُت پرستی بھی بہت ہو رہی تھی۔ حضرت محمد جی نے بُت پرستی کا بھی انکار کیا اور لوگوں کو ایک خدا کی عبادت پر قائم کرنے کی کوشش کی۔ حضرت محمد صاحب نے عقیدت کا ایک مختلف راستہ بتایا اور اس عقیدت کے راستے پر چلنے والوں کو مسلمان کہا جانے لگا، جس نے آگے چل کے مذہب کی شکل اختیار کر لی۔

مسلمان کا مطلب ہے سچا یعنی وہ پاک نفس جو کسی کو تکلیف نہ دے، تمباکو نوشی، شراب پینا اور گوشت کھانا تو دور، انہیں ہاتھ بھی نہیں لگائیں اور سود بھی نہ لیں۔ انہوں نے سچی راہ دیکھائی اور سب لوگوں کو کو ایک خدا کی عبادت پر قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے لیے انہوں نے اپنی تبلیغ شروع کی۔ محمد صاحب بھگوان شِو کے اوتار تھے۔ شِو کی دنیا سے آئے ایک طاقتور، مہذب، پاک روح نبی تھے۔ ان کے الفاظ میں ایک طاقت تھی کہ جو بھی ان کے خیالات سُن لیتا، وہ انہی کا پیروکار بن جاتا تھا۔

حضرت محمد صاحب سب کو بتاتے تھے کہ جو کسی کو مارے کاٹے، یا تکلیف دے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور جو گوشت کھاتا ہے، شراب نوشی اور تمباکو نوشی کرتا ہے وہ بُرا بندہ ہے۔ جنھوں نے اس حکم پر عمل کیا وہ مسلمان کہلایا ۔ چاروں کتابیں (زبور، تورات، اِنجیل اور قرآن) جیوتی نِرنجن یعنی کال برَہم کی طرف سے نازل ہوئیں اور محمد جی نے اپنے اُمتیوں کو اپنے مذہب کی بنیاد کے طور پر قرآن دیا۔

ایک دِن پُورن پرماتما (اللہ) کا محمد صاحب کو دیدار ہُوا۔ پُورن پرماتما نے اُنہیں سُوکشم وید (پانچویں کتاب) دی اور سمجھایا کہ پُورن برِہم کبیر جی ہیں جو کہ میں خود ہوں جو عبادت تم کر رہے ہو یا اپنی اُمت سے کر ا رہے ہو وہ کال اللہ کے لیے ہے۔ جس وجہ

سے تم پیدائش اور موت کے چکر میں ہی پھنسے رہتے ہو۔ تم سب جاندار میری روح ہو، میں تم سب کا باپ ہر چیز کا مالک ہوں۔ میرے علم (تتوگیان) کے بارے میں بتاؤ! میں اللہ کبیر ہوں۔ تم اپنی اُمت کو یہ سُوکشم وید والا علم بتاؤ اور اِنہیں کال کے جال سے آزاد کراؤ۔ تمہیں بہت ثواب ملے گا۔ یہ کہہ کے سپریم برہم کبیر صاحب جی غائب ہو گئے۔ اس وقت محمد صاحب جی اپنے اُمتیوں کو قرآن کے رنگ میں رنگ چکے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ غیر جسمانی اللہ ہی سب سے طاقتور ہے جس نے قرآن کا علم دیا ہے۔ اس سے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی کُل کا مالک ایک اللہ ہے۔ محمد صاحب نے پانچویں قرآن یعنی پانچویں سُوکشم وید کو بھی پڑھا۔ اس وقت یہ کیسے کہیں کہ ان کا یعنی (قرآن کا) علم مکمل نہیں ہے۔ اسی شرم سے کسی مسلمان کو سُکشم وید کا علم نہیں بتایا۔

جب خدائے بزرگ و برتر خود دوبارہ آئے اور ان سے ملے اور کہا کہ محمد تم ایک بہت نیک روح ہو۔ لیکن جو عقیدت تم نے اپنے پیروکاروں کو سکھائی ہے وہ مکمل نہیں ہے۔ میں نے تمہیں ایک پانچواں قرآن یعنی کُتیب (سُوکشم وید) دیا تھا۔ اس کی بنیاد پر تم نے کیا سوچا؟ محمد صاحب نے کہا کہ میں آپ پر کیسے یقین کرلوں کہ آپ ہی اللہ ہیں اور اس غیر ظاہر (بنا شکل اللہ) سے بڑھ کر ہیں۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا تبھی یقین کروں گا۔ پُورن پرماتما نے کہا کہ میں تمہیں یقین دِلا سکتا ہوں اگر تم میرے خیالات سُنو اور میرے ساتھ تعاون کرو۔ محمد صاحب نے کہا کہ میں تیار ہوں۔

خدائے بزرگ و برتر (اللہ) نے کہا کہ تم میرے ساتھ ستیہ لوک چلو ، خدائے بزرگ و برتر (اللہ کبیر) محمد صاحب کی روح کو ان کے اصل مقام ستیہ لوک لے گئے۔ جہاں جانے کے بعد پھر روح کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا اور جسے ستلوک کہتے ہیں۔ محمد صاحب کو معلوم ہوا کہ یہاں آنے کے بعد روح دوبارہ جنم نہیں لیتی۔ پھر بھی اپنے پُرانے علم کی بنیاد پر اور زمین پر ان کے لاکھوں پیروکار بن چکے تھے، جن کی وجہ سے محمد صاحب کا بہت غلبہ تھا اور وہ بہت اہمیت اختیار کر چکے تھے۔ اپنی اسی شان وَشوکت کی وجہ سے وہ ستلوک میں نہیں رہے اور خدائے بزرگ و برتر اللہ پر یقین نہیں کیا ۔ وہاں رہنا قبول نہیں کیا اور زمین پر واپس آگئے۔ اللہ کبیر نے اسے پانچ کلمہ پڑھنے کے لیے بتائے۔ انہوں نے ان میں سے صرف ایک کلمہ ہی لوگوں کو بتایا "اللہ اکبر"، باقی کے چار نہیں بتائے جو قرآن میں اِشارتی حروف میں لکھے گئے ہیں۔

غریب داس جی مہاراج کی وانی پر مبنی:-

ہم محمد کو وہاں (ستلوک) لے گیو، اِچھا رُوپی وہاں نہیں رہو۔ اُلٹ محمد محل (شریر میں) پٹھایا،
گُجھ بیرج ایک کلمہ لایا۔روزہ بنگ نماز دئی رے۔ بِسمل کی نہیں بات کہی رے۔
محمد نے نہیں عید منائی، گئوُنہ بسمل کیتی ۔ ایک بار کہا مومن محمد، تاپر ایسی بیتی ۔

خدائے بزرگ و برتر کبیر صاحب جی کے فضل وَ کرم سے محمد جی کو کچھ کمال کی طاقتیں مل گئیں تھیں۔ ایک دن نبی محمد جی کے سامنے اچانک ایک بکرا مر گیا۔ نبی محمد جی نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اور کلمہ پڑھتے ہوئے جیسے ہی اپنا ہاتھ اس مردہ بکرے کے جسم پر لگایا، وہ مردہ بکرا زندہ ہو گیا۔ نبی محمد جی حیران رہ گئے اور سمجھ گئے کہ اس اللہ کے فضل سے مجھے یہ کمال مِلا ہے۔

ایک دن کچھ پیروکار حضرت محمد جی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی بھیڑ بکریاں وہیں گھاس چر رہی تھیں۔ ایک موٹا بکرا دوسرے کمزور بکرے کو مار رہا تھا۔ اسی وقت نبی محمد جی نے کچھ کلمہ پڑھا کہ جس سے وہ موٹا بکرا مر گیا۔ وہاں موجود سب لوگوں نے دیکھا کہ حضرت محمد جی نے اپنے الفاظ کی طاقت سے ایک بکرا مار دیا۔ پھر وہ غریب شخص جو اس بکرے کا مالک تھا رونے لگا کہ مجھ غریب کے پاس صرف دو بکریاں اور یہ ایک بکرا تھا۔ تب حضرت محمد جی نے کہا اے خدا کے بندے مت رو ، میں بھی تیرے بکرے کو زندہ کرتا ہوں۔ محمد جی اُٹھے اور بکرے کے قریب جا کے کلمہ پڑھا اور اسے ہاتھ سے چُھوا ۔ کہ اسی وقت وہ بکرا زندہ ہو گیا۔

سب مسلمانوں نے وہ دن اور وقت نوٹ کر لیا اور پُوری مسلم سماج میں حضرت محمد جی کی شان بڑھ گئی۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ یہ جُھوٹ ہے۔ مردہ بھی کبھی زندہ ہوتا ہے؟ محمد جی کو یہ معلوم ہُوا۔ تو نبی محمد جی نے فرمایا کہ اس بار گائے کو الفاظ سے مار

کر زندہ کروں گا۔ جس کسی کو یقین نہ ہو وہ اب دیکھ لے۔ لہذا اس کے لیے ایک دن مقرر ہوا۔ بڑی تعداد لوگ جمع ہوئے۔ حضرت محمد جی نے ایک گائے کو الفاظ سے مار دیا۔ {ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ایمان نہ لانے والے مخالفین نے کہا کہ ہم گائے قتل کریں گے۔ تب اگر تم اسے زندہ کر دو تو مانیں۔

«چار یار مل مسلت بھینی۔ گئو پکڑ کر بسملا کینہیں۔ » یعنی کچھ لوگوں نے میٹنگ میں فیصلہ لیا اور گائے کو قتل کر دیا اور کہا کہ نبی محمد جی اسے زندہ کر دیں۔}۔ سبھی حاضرین نے دیکھا کہ گائے واقعی مر چکی ہے۔ تب نبی محمد جی نے کلمہ پڑھا اور گائے کو زندہ کرنے کے لیے اپنا ہاتھ سے چُھوا لیکن گائے زندہ نہیں ہوئی۔پھر اپنی عزت بچانے کے لیے اپنے لافانی اللہ اور جبرائیل وغیرہ فرشتوں سے دعا کی لیکن گائے پھر بھی زندہ نہیں ہوئی۔

آخر میں خدائے بزرگ و برتر سے (یا اللہ اللہ کبیر کہہ کر) اوپر منہ کر کے زمین پہ سر رکھ کے بار بار دعا کرنے لگے۔ پھر اسی خدائے بزرگ و برتر کو دل میں یاد کیا کہ اے سب کے مالک اللہ کبیر (اسی کو اللہ اکبرو کہتے ہیں) مجھے شرمندگی سے بچا لے۔ اسی وقت وہی خدائے بزرگ و برتر پوشیدہ شکل میں (الفاظ کی شکل میں) آئے اور صرف محمد صاحب جی کو نظر آئے کسی دوسرے کو نہیں اور اللہ کبیر نے اپنی قدرت سے اُس گائے کو زندہ کر دیا۔ محمد صاحب جی نے تو اُنہیں دیکھا لیکن دوسرے حاضرین خدائے بزرگ و برتر (ستیہ پُرش) کو نہیں دیکھ سکے وہ گائے زندہ ہو گئی۔ حاضرین سوچ رہے تھے کہ یہ گائے محمد صاحب جی نے زندہ کی ہے۔ لیکن محمد صاحب جی کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ ان کے بس سے باہر کی بات تھی، یہ کسی کو بتایا نہیں، لیکن خود بہت متاثر ہوئےاور خدائے بزرگ و برتر (حقہ کبیر) غائب ہو گیا۔ محمد صاحب بہت دعا کرتے ہیں کہ اے خدائے بزرگ و برتر مجھے ایک بار پھر دیدار دے دو۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر دوبارہ ان کے سامنے ظاہر نہیں ہوئے کیونکہ وہ رب کے حکم کی نافرمانی کر چکے تھے اور یہ بھی نہیں مانا کہ میں اس پانچویں کتاب (سوسم - سُوکشم وید) کی عقیدت مندوں میں تبلیغ کروں گا۔ اسے محمد جی نے اپنے پاس راز ہی رکھا۔

ایسا ہی محمد جی کی زندگی کے تعارف سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب جی کئی دنوں تک اپنے گھر (مسجد) کے اندر رہے۔ اور نماز کے لیے بھی باہر نہیں نکلے۔ جب پیروکاروں نے آواز دی، تو محمد صاحب نے کہا کہ تم نماز پڑھو۔ میں تم پر پانچواں کلام (رب کی وانی) مسلط نہیں کرنا چاہتا، میں اسے اپنے پاس رکھوں گا۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ میرے پاس ایک پانچویں کتاب اور بھی ہے، لیکن یہ میں تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تم پر اس کا بوجھ نہیں ڈالوں گا۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے سُوکشم وید کا علم اپنے پیروکاروں کو نہیں دیا۔

اس کے بعد محمد صاحب کے پیروکاروں نے ان کے وصال کے بعد وہ دن حضرت محمد کی طاقت کی علامت کے طور پر منانا شروع کیا جس دن کہ محمد صاحب نے اپنے کلمہ (الفاظ) کی طاقت سے بکرے کو مار کر زندہ کیئا تھا، پھر گائے کو قتل کیئا اور پھر اسی گائے کو خدائے بزرگ و برتر (ست کبیر یعنی اللہ کبیر) نے خود آ کے زندہ کیئا۔ لیکن قادر اللہ کسی کو نظر نہیں آئے۔ اسی لیے حضرت محمد کے پیروکاروں کا خیال تھا کہ یہ گائے حضرت محمد جی نے ہی زندہ کی ہے۔ وہ تاریخیں جب گائے اور بکرے کو مار کے زندہ کیا گیا مسلمانوں نے یاد رکھیں ، محمد صاحب کے وصال کے بعد ان دنوں کی یاد تازہ رکھنے کے لیئےان دنوں میں گائے اور بکرے کو ذبح کرنے لگے۔ ذبح تو کرنا شروع کر دیا لیکن زندہ نہیں کر پائے۔

غریب داس جی کی وانی سے:-

ایسا جان محمد پیرم، جن ماری گئو شبد کے تیرم ۔ شبدے پھیر جوائی، جن گوشت نہیں بھا کھیا ۔ ہنسا راکھیا، ایسا پیر محمد بھائی ۔

مسلمان مانتے ہیں کہ محمد صاحب جی نے گائے اپنے الفاظ سے مار کر زندہ کر دی۔ اسی لیے یہ سمجھایا گیاہے کہ مسلمانوں کے پیر محمدجی تو اتنے عظیم تھے۔ کہ اُنہوں نے گائے اپنے الفاظ سے مار کر زندہ کر دی تھی۔ اگر گوشت کھانا ہوتا تو زندہ ہی نہ کرتے۔ لیکن حضرت محمد جی نے (ہنسا) گائے کی جان بچائی، اسے زندگی بخشی، اس کا گوشت نہیں کھایا۔ اے مسلمان بھائی! حضرت محمد جی ایسے عظیم پیر تھےاور جب تم کسی کو زندگی دے نہیں سکتے تو اس کی جان چھیننی بھی نہیں چاہیے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن مندرجہ بالا

روایت چل پڑی اور اُس وقت ہر شہر میں اس مبارک دن کو منانے کے سلسلہ شروع ہوا تھا اور مخصوص دنوں میں بکرے اور گائے ذبح کیئے جاتے تھے۔ ان ذبح شدہ بکروں اور گایوں کو شہر سے دور جنگل میں کہیں پھینک دیا جاتا تھا، جنہیں گِدھ یا دوسرے جنگلی گوشت خور جانور کھا جاتے تھے لیکن مسلمان ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ یہ روایت شروع ہوگئی اور سالوں تک یہی چلتا رہا۔ جیسے آج کل ہر جگہ مسجد بنی ہوئی ہے اور وہاں پہ مُلّا لوگ رہتے ہیں اور مذہبی تعلیمات دیتے ہیں۔ ایسے ہی اُس وقت بھی بہت سی مساجد مختلف مقامات پر بن گئیں تھیں۔ جہاں یہ قاضی وَملا دینی تعلیم دینے والے رہا کرتے تھے۔ انہیں اجتماعی حکم دیا گیا تھا کہ ہر شہر اور گاؤں میں یہ خوشی مناؤ اور اپنے پیروکاروں کواس کا طریقہ بتاؤ۔ ایک دفعہ قحط(اکال) پڑا اور لوگ قحط کی وجہ سے بُھوک سے مرنے لگے۔

کلمہ پڑھ کے گائے کو حلال کیئا گیا۔ اس کی گردن کاٹ دی گئی اور گوشت جنگل میں ڈال دیا کہ اسے جنگلی جانور اور پرندے کھالیں گے، لیکن ہم مسلمان نہیں کھائیں گے۔ کیونکہ جو گوشت کھاتا تھا، اسے گنہگار سمجھا جاتا تھا اور بہت سخت سزا دی جاتی تھی۔ شراب، گوشت، تمباکو نوشی اسلام میں قطعاً جائز نہیں ہے۔ قحط (اکال)کی وجہ سے لوگ بُھوک سے مر رہے تھے۔ اسی وقت ہر گاؤں میں یہ تہوار منایاگیا۔ گائے ذبح کر کے جنگل میں ڈال دی گئی۔ بُھوک سے مر رہے کچھ مسلمانوں نے گائے کا گوشت کھالیا۔ اسے اور لوگوں نے دیکھ لیا اور ان گوشت کھانے والوں کے خلاف شکایت کی گئی۔ گاؤں میں کہرام مچ گیا کہ ایسا ظلم کیسے کر دیا۔ مسلمان نے گوشت کھالیا۔ یہ تو حد ہے، شرم کی بات ہے، انہیں سزا دینا چاہئے، اِنہیں گاؤں سے نکال دینا چاہیے،ختم کر دینا چاہیے۔ سب لوگ جمع ہوئے اور مجرموں کو پکڑ کے ملاں اور قاضیوں کے پاس لے جایا گیا۔ اس قسم کے واقعات ہر شہر اور ہر گاؤں میں ہو رہےتھے۔ لہذا ان سب کی سماعت کے لیے ایک وقت مقرر کیاگیا۔ تاکہ دوسرے شہروں کے جو ملا اور قاضی القضاہ (قاضی، پیر) ہیں، ان سے بھی مشورہ کیا جا سکے۔

{تورات میں لکھا ہے کہ وہ لوگ (جن میں حضرت موسیٰ اور ان کے پیروکاروں کے آباء و اجداد بھی تھے کیونکہ اسی برادری سے ہی حضرت موسیٰ کے پیروکار بنے تھے) گائے کا خاص احترام کرتے تھے۔ گائے کے بچھڑے اور بیل کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ محمد جی کے زمانے میں بھی ہر گاؤں میں یہودیوں کی خاصی تعداد ہوتی تھی۔ (دلیل:- قرآن کی سورہ بقرہ-2 کی آیت نمبر 67-71)۔

نوٹ:- مفسرین نے ان آیات پہ تبصرہ کیا ہے کہ بنی اسرائیل کو مصریوں اور اپنی ہمسایہ قوموں سے گائے کی بزرگی، تقدس اور پُوجا کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسی لیے انہوں نے مصر سے نکلتے ہی بچھڑے کی پُوجا شروع کر دی۔ لہذا جب موسیٰ کے اندر داخل کال کے فرشتہ نے (کیونکہ بولتے ہوئے تو موسیٰ نظر آتے تھے، لیکن درحقیقت ایک فرشتہ بولتا تھا) ان کی قوم یعنی موسیٰ کی قوم سے گائے ذبح کرنے کے لیے کہا کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ تو وہ کہنے لگے اے موسیٰ تم ہمارے ساتھ کیوں مذاق کر رہے ہو؟ اللہ گائے ذبح کرنے کا حکم نہیں دے سکتا۔}

جو قاضی القضاہ تھے ان کے پاس ہر طرف سے شکایات آرہی تھیں اور ہزاروں لوگ مجرم قرار پا رہےتھے۔ تب یہ فیصلہ لیا گیا کہ ان سب کو سزائے موت نہیں دینی چاہیئے۔ (گوشت کھانے والوں کو سزائے موت دی جاتی تھی)۔ اتفاق رائے ہوا کہ حکم دے دیا جائے کہ گائے کا گوشت کلمہ پڑھنے سے پاک ہو گیا تھا، کیونکہ وہ ایک تبرک بن چکا تھا لہذا اس کے کھانے سے وہ قصور وار نہیں ہوئے اور اس لیے انہیں معاف کر دینا چاہیئے ، موت کی سزا نہیں دی جانی چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی خود ہی کسی جانور کو مار کے اُس کا گوشت کھائے گا وہ مجرم ہوگا۔ لیکن جو گائے ذبح کی گئی تھی اس پر کلمہ پڑھا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا گوشت مقدس ہو کے تبرک بن گیا۔ لہذا اسے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہاں یہ اجازت دینا بہت ضروری ہو گیا تھا۔ اس لیے اس وقت کے بڑے بڑے علماء اور قضاہ(مسلمانوں کے رہنما) نے سوچا تو اچھا تھا، لیکن بعد میں یہ ایک بُرائی کا ذریعہ بن گیا اور ہر طرف یہ بات پھیل گئی کہ اگر کوئی ذبح کی ہوئی گائے یا بکرے کا گوشت کھا تا ہے تو یہ تبرک کے طور پر کھایا جاتا ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، اب اس قبیح فعل نے مذہبی روایت کی شکل اختیار کر لی ہے، یہاں تک کہ اب علماء بھی اس سے نہیں رُکتے، اسی طرح وہ بکرا ذبح

کرنے کا دن بھی اسی قحط سالی کے دوران آیا تھا جسے بقر عید کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن بھی یہی واقعہ پیش آیا لیکن مذکورہ بالا فیصلہ کے تحت مجرمین کو بری کر دیا گیا۔

کچھ خاص حالات کی وجہ سے ایسے مقدس مذہب میں یہ خطرناک بُرائی شروع ہو گئی۔ {حضرت محمد جی اور ان کے ایک لاکھ اسی ہزار صحابہ نے کبھی گوشت نہیں کھایا، نہ ہی کبھی شراب یا تمباکو نوشی کی اور نہ ہی ایسا کرنے کا حکم دیا۔} اب اسے خاص غور و فکر سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ شراب کے بارے میں تو آج بھی مسلمان کہتے ہیں کہ اگر شراب کا ایک قطرہ جسم کے کسی حصے پر گر جائے تو جسم کے اس حصے کو کاٹ کے پھینک دینا چاہیے۔ کہ شراب اتنی ناپاک ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ تینوں بُرائیاں (گوشت، شراب، تمباکو) یکساں خطرناک بتائی گئی تھیں، لیکن آنے والے وقت میں تمباکو کا استعمال بھی بہت زور شور سے ہوا اور مسلم معاشرے میں گوشت بھی تبرک کے طور پر کھایا جانے لگا۔ لیکن شراب سے ابھی بھی بچے ہیں اور موجودہ وقت میں بھی مسلمان شراب کا استعمال نہیں کرتے۔

قربانی کی حقیقی تعریف

یہ ایک خاص روایت بن گئی ہے کہ رب کے نام پے بکرے اور گائے کی قربانی کی جاتی ہے۔ (اب یہاں لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ قربانی تو اپنی جان کی کرنی چاہیے، نہ کے اللہ کے نام پے بکرے، گائے یا مُرغی کی۔ دراصل قربانی کا مطلب ہے اللہ کے قدموں میں سر تسلیم خم کرنا اور سچی عقیدت کرنا۔ سر کاٹنے یا غلط طریقے سے سادھنا کرنے سے نِجات نہیں مل سکتی۔ یہ تو کال کی بُھول بُھلیاں ہیں، قربانی گردن کاٹنے سے نہیں ہوتی، خود سپردگی کرنے سے ہوتی ہے، رب کے سامنے دل سے سر تسلیم خم کر دے کہ اے رب! تن بھی تیرا، دھن بھی تیرا، یہ بندہ یا بندی بھی تیرے، ایسی قربانی خدا کو پسند ہے۔ تشدد اور قتل خدا کبھی نہیں پسند کرتا۔)

مکمل روحانی علم کس نے بتایا؟

کلام کبیر (سُوکشم وید) میں مکمل روحانی علم ہے جو نہ چاروں ویدوں (رِگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھرو وید) میں ہے، نہ ہی شریمد بھگوت گیتا میں، نہ پُرانوں میں، نہ اُپنشدوں میں، نہ شریمد بھاگوت (سُدھا ساگر) میں، اور نہ ان چاروں کتابوں (زبور، تورات، انجیل اور قرآن شریف) میں۔ ان تین کتابوں (زبور، تورات اور انجیل) کے مجموعے کا نام بائبل ہے، یہ علم اس بائبل میں بھی نہیں ہے۔ ثبوت کے لیے پہلے پڑھیں:-

الخِضر (الکبیر) کی خاص معلومات

قرآن شریف کی سورہ کہف 18 کی آیت 60-82 میں مذکور ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ جی کو ایک ایسے شخص سے ملنے بھیجا جو ان سے زیادہ علم (تتوگیان) رکھتا تھا۔ (یہ واقعہ حدیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور 55 احادیث میں اس قصہ کہ ذکر ہے۔)۔

ایک دن حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے۔ کہ حاضرین میں سے ایک شخص نے پُوچھا اے موسیٰ آج کے وقت میں روئے زمین پر سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟

حضرت موسیٰ نے بڑے فخر سے جواب دیا "میں"۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو موسیٰ کا یہ انداز بالکل پسند نہیں آیا اور اس نے فرمایا کہ اے موسیٰ تمہاری یہ بات سُن کے مجھے بہت دُکھ ہوا ۔تم نے خود کو سب سے بڑا عالم کیسےمان لیا؟

گھٹنوں کے بل بیٹھے حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں تیرا بھیجا ہوا رسول ہوں اور مجھے سارا علم تجھ سے ہی حاصل ہے۔ اسی لیے میں نے کہہ دیا کہ آج روئے زمین پر مجھ سے زیادہ علم والا کوئی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس روئے زمین پر تم سے زیادہ علم والا ایک شخص ہے اور تمہارا علم اس کے علم کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

موسیٰ نے کہا کہ اے اللہ! میں اس شخص سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ میں وہ علم حاصل کرسکوں جو میرے پاس نہیں ہے۔

وہ شخص کہاں رہتا ہے اور کیسے ملے گا؟ براہ کرم مجھے ہدایت فرما۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ "مجمع بحرین" میں رہتا ہے یعنی جہاں میٹھے اور کھارے پانی کے دو دریا آپس میں ملتے ہیں۔
موسیٰ نے کہا کہ اے اللہ! میں اسے کیسے پہچانوں گا؟
اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے ساتھ ایک برتن میں مُردہ مچھلی لے جاؤ۔ جہاں وہ مچھلی زندہ ہو کے پانی میں کود جائے گی، سمجھ لو کہ وہ کہیں قریب میں ہی ہے۔
(حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ شخص جو موسیٰ سے زیادہ علم والا ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی سورہ کہف 18 کی آیت 60-82 میں موسیٰ سے ملنے کو کہا ہے۔ ان کا نام الخِضر ہے اور سب مسلمان اس پر متفق ہیں۔)
موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک شاگرد/خادم کو ساتھ لے کے الخضر کی تلاش میں نکل پڑے اور عہد کیا کہ اگرچہ مجھے صدیوں تک ہی کیوں نہ چلنا پڑے لیکن میں الخضر سے علم حاصل کر کے ہی واپس لوٹوں گا۔
کافی لمبا سفر طے کرنے کے بعد موسیٰ اور ان کے شاگرد "مجمع بحرین" کے علاقے میں پہنچے۔ موسیٰ لمبے سفر کی تھکان دور کرنے کے لیے ایک پتھر سے ٹیک لگاکے سو گئے۔ اس دوران شاگرد نے دیکھا کہ وہ مردہ مچھلی جسے وہ ایک برتن میں لے کے چلے تھے، زندہ ہو کے پانی میں کود گئی۔
شاگرد موسیٰ کو مچھلی کے زندہ ہونے کے بارے میں بتانا بُھول جاتا ہے اور موسیٰ الخضر کی تلاش میں اپنا سفر آگے جاری رکھتے ہیں۔
پُورا دن اور پُوری رات چلنے کے بعد اگلی صبح موسیٰ شاگرد سے کہتے ہیں کہ میں سفر سے بہت تھک گیا ہوں۔ لاؤ مجھے کچھ کھانے کو دے دو۔ تب شاگرد کو یاد آیا کہ جو مچھلی ہم اپنے ساتھ لائے تھے وہ تو جہاں ہم ستانے کے لیے ٹھہرے تھے وہیں زندہ ہو کے پانی میں کود گئی تھی اور میں شیطان کے بُھلانے کی وجہ سے آپ کو بتانا بُھول گیا۔ یہ سُن کے موسیٰ نے کہا کہ وہی وہ مقام تھا جہاں ہمیں رُکنا تھا۔ موسیٰ اور شاگرد اپنے قدموں کے نشانات ڈھونڈتے ہوئے واپس اُسی جگہ پہ پہنچے تو انہیں وہاں ایک سفید داڑھی والا شخص ایک سفید چادراوڑھے ہوئے ملا۔
موسیٰ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اللہ نے مجھے آپ سے علم سیکھنے کے لیے بھیجا ہے اور میں آپ کی پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے وہ عظیم علم سکھائیں جو آپ کے پاس ہے۔
الحضر نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکو گے کیونکہ جس چیز کی حقیقت تمہیں معلوی نہیں اس پر تم صبر کیسے کر سکتے ہو؟
موسیٰ نے کہا کہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بھی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔
الخِضر نے کہا کہ اچھا! اگر تم میرے ساتھ چلنا ہی چاہتے ہو تو دھیان رہے کہ تم مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں سوال نہیں کروگے، جب تک میں خود اس کے بارے میں نہ بتاؤں۔
اس مقام سے موسیٰ نے اپنے شاگرد کو واپس بھیج دیا اورالحضر کے ساتھ اپنا سفر شروع کیا۔
راستے میں کچھ مسکین لوگوں کی ایک کشتی دیکھی۔ وہ لوگ محنت مزدوری کرتے اور کرایہ لے کر لوگوں کو دریا پار کرایا کرتے تھے۔ الحضر اور موسیٰ اس کشتی میں سوار ہوگئے۔ سفر کے دوران الحضر نے اس کشتی کے تختے اکھاڑ دیئے اور کشتی میں پانی بھرنا شروع ہو گیا۔ لوگ پانی باہر پھینکنے لگے اور جیسے تیسے ڈوبنے سے بچے۔ یہ دیکھ موسیٰ نے اسے ناپسند کیا اور الحضر سے کہا کیا لوگوں کو غرق کرنے کا ارادہ ہے؟ اس پر الحضر نے جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کے صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ نے کہا کہ میری عقل نے کام نہیں کیا۔ مجھے معاف کر دیجیے، دوبارہ یہ غلطی نہیں ہو گی۔
پھر وہ دونوں آگے بڑھے اور ایک لڑکے سے ملاقات ہوئی۔ الحضر نے اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کے موسیٰ نے کہا کیا آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی؟ اور وہ بھی کسی کے خون کے بدلے میں نہیں ہے۔ یہ تو آپ کا بہت بُرا اور انتہائی ناپسندیدہ

عمل کیا ہے۔ اس پر الحضر نے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کے ہرگز صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہیں رکھنا، یقیناً آپ میری طرف سے حد عذر کو پہنچ چکے ہیں۔

ایک بار پھر سفر شروع ہوا دونوں ایک گاؤں میں پہنچے ، موسیٰ نے کھانا مانگا۔ لیکن گاؤں والوں نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس گاؤں میں دونوں نے ایک دیوار کو دیکھا جو گرنے والی تھی۔ الحضر نے اسے درست کر دیا۔ یہ دیکھ کے موسیٰ بول پڑے کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت/معاوضہ لے سکتے تھے، جسے دے کر ہم کھانا کھا سکتے تھے۔ الحضر نے موسیٰ سے کہا، بس! اب تمہارے اور میرے درمیان جُدائی ہے، لیکن جانے سے پہلے میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے تھے۔

1۔ کشتی کچھ غریب مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے اُس میں کچھ توڑ پھوڑ کی، کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح و سلامت کشتی کو زبردستی ضبط کر لیتا تھا، سوراخ ہونے کی وجہ سے وہ بادشاہ اِن کی کشتی کو ضبط نہیں کرے گا اور وہ مسکین کچھ پیسوں خرچ کر کے اس کی مرمت کرا لیں گے۔

2۔ دوسرے واقعہ کے بارے میں بتایا کہ اُس لڑکے کے والدین اللہ سے محبت کرنے والے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی گستاخی اور کفر سے انہیں عاجز اور پریشان نہ کرے۔ اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا رب اس سے بہتر پاکیزہ اور محبت کرنے والا بچہ عطا فرمائے۔

3۔ دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس گاؤں میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ اس دیوار کے نیچے دفن ہے۔ ان کا باپ بہت نیک انسان تھا۔ خدا کی مرضی یہ تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آئیں اور پھر اس خدا کے فضل و کرم سے اپنا خزانہ نکالیں۔

ان تینوں قصوں کے محمولات بیان کرنے کے بعد الحضر نے ایک عظیم عمل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے موسیٰ! یہ تھی ان واقعات کی اصل حقیقت جس پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے۔

مکمل روحانی علم کے بارے میں ثبوت

سوکشم وید (کلام کبیر = کبیر وانی) علاوہ کسی بھی مذہبی کتاب میں مکمل روحانی علم نہیں ہے۔

ثبوت: - ہندومت کے اہم صحیفے چار وید (رِگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھر وید) ہیں۔ انہیں کا خلاصہ یعنی مختصر شریمد بھگوت گیتا ہے۔ ان سب کا علم بھی اسی اللہ (خدا) نے دیا ہے جس نے چاروں کتابوں (زبور، تورات، انجیل اور قرآن) کا علم عطا کیا ہے۔

یجُروید کے ادھیائے(باب) 40 کے منتر(آیت) 10 میں ویدوں کا علم دینے والے نے کہا ہے کہ کچھ لوگ خدا کو کبھی نا پیدا ہونے والا یعنی بے جسم بتاتے ہیں۔ جب کہ کچھ لوگ اسے پیدا ہونے والا اور جسم والا بتاتے ہیں، جیسا کہ رام اور کرشن پیدا ہوئے، انہیں بھگوان مانتے ہیں۔ خدا بے جسم ہے یا جسم والا؟ خدا پیدا ہوا ہے یا پیدا نہیں ہوا؟ اوتار اختیار کرتا ہے یا نہیں؟ اس موضوع کے بارے میں ایک تتوَدرشی سنت (دھیرا نام) بلکل ٹھیک ٹھیک بتاتے ہیں اُن سے سُنیں۔

نکتہ:- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں میں مکمل روحانی علم نہیں ہے۔

شریمد بھگوت گیتا میں بھی مکمل روحانی علم نہیں ہے۔

دلیل: - ہندو سماج میں چاروں وید اہم اور قابل اعتبار کتابیں ہیں۔ ویدوں سے زیادہ گیتا پڑھی جاتی ہے۔ گیتا کا علم بھی اسی خدا (اللہ) نے دیا ہے جس نے چاروں ویدوں اور چاروں کتابوں (زبور ، تورات، انجیل اور قرآن) کا علم دیا ہے۔ ہندو دھرماچاریہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ شریمد بھگوت گیتا چاروں ویدوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اسی گیتا کے ادھیائے(باب) 4 کے شلوک 32 میں

کہا گیا ہے کہ (برِہمن)پُورن برِہم (مکھے) اپنے منہ سے وانی/کلام بول کے صحیح علم کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کی اس وانی میں بتایا گیا علم "تتوگیان" کہلاتا ہے۔ پھر گیتا ادھیائے/باب 4 شلوک/آیت 32 میں کہا ہے کہ "اے ارجُن، اُس تتوگیان (جو قادر مطلق خدا اپنے منہ سے بول کے بتاتا ہے) کو تم کسی تتودرشی سنت سے پُوچھو، سجدہ ریز ہو کے عاجزی سے سوال کرنے سے وہ تتوگیانی سنت تمہیں وہ تتوگیان سکھائیں گے۔" {کیونکہ وہی صحیح علم وہی قادر خدا وقتاً فوقتاً نیک روحوں اور پرہیزگار بندوں کو بتاتا رہتا ہے، اس لیے کہا ہے وہ علم موجودہ وقت میں مجھ داس (رامپال داس) کے پاس ہے۔ دنیا میں اور کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔

نکتہ:- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکمل روحانی علم شریمد بھگوت گیتا میں بھی نہیں ہے۔

بائبل (جو تین کتابوں، زبور، تورات اور انجیل کا مجموعہ ہے۔) میں اور قرآن میں بھی مکمل روحانی علم نہیں ہے۔

دلیل:- اوپر "الخضر (الکبیر) کی خاص معلومات" کے عنوان میں بتایا گیا ہے کہ جس اللہ نے مقدس کتاب زبور، مقدس کتاب تورات اور مقدس کتاب انجیل کا علم عطا کیا ہے، اسی نے حضرت محمد جی کو بھی بتایا (جس کا ذکر مقدس کتاب قرآن مجید کی سورہ کہف 18 کی آیت 60-82 ہے) کہ میں نے موسیٰ کو وہ علم جان نے کے لیے ایک شخص کے پاس بھیجا جو علم موسیٰ کے پاس نہیں تھا۔ اس علم کے سامنے تورات کا علم کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتا تھا اور موسیٰ جی وہ علم حاصل کیئے بغیر ہی خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے۔اس واقعہ سے کئی باتیں سامنے آتی ہیں:-

نمبر 1۔ وہ علم تورات میں نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو الخضر کے پاس علم حاصل کرنے کے لیئے بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

نمبر 2۔ اسی اللہ نے حضرت داؤد، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو بالترتیب زبور، تورات اور انجیل مقدس کا علم ایک ہی بار میں عطا کیا تھا یعنی قرآن کے علم کی طرح تھوڑا تھوڑا کر کے نازل نہیں کیا۔

حضرت موسیٰ جی تورات کے علم کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اسی علم کی تبلیغ کر رہے تھے۔ کہ وعظ کے دوران حاضرین میں سے کسی نے پُوچھا کہ اے موسیٰ! اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ موسیٰ نے خود کو دنیا میں سب سے زیادہ علم والا بتادیا۔ جس پر موسیٰ جی کے اللہ نے فرمایا کہ تمہارا علم الخضر کے علم کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تورات کا علم نامکمل ہے۔

نمبر 3۔ اگر زبور میں مکمل علم ہوتا تو اللہ فرماتا کہ زبور کا علم تمہارے علم سے بہتر ہے۔ جس کا اس باب میں ذکر ہے۔ لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زبور کا علم بھی الخضر کے علم کے برابر نہیں ہے۔

نمبر 4۔ اگر انجیل میں مکمل علم ہوتا تو اللہ تعالیٰ حضرت محمد سے فرماتا کہ الخضر کا علم مریم کے بیٹے عیسیٰ کو انجیل میں دے رکھا ہے، لیکن یہ بھی کہیں سے ثابت نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انجیل میں بھی الخضر (الکبیر) والا علم نہیں ہے۔

نکتہ:- مندرجہ بالا تجزیے سے واضح ہو گیا ہے کہ مکمل روحانی علم بائبل مقدس میں نہیں ہے۔ {بائبل مقدس میں تین کتابیں ایک ساتھ جمع کی گئی ہیں:- 1- زبور ،2- تورات،3- انجیل اور ان تینوں کا مجموعہ بائبل کے نام سے جانا جاتا ہے۔

قرآن شریف (مجید) میں بھی مکمل روحانی علم نہیں ھے

دلیل: قرآن مجید (شریف) کا علم دینے والے اللہ نے اپنے بھیجے ہوئے نبی محمد کو سورہ فرقان 25 کی آیات نمبر 52-59 میں بتایا ہے کہ کبیر نام کا اللہ یعنی اللہ اکبر ہی قادر اللہ ہے۔ لیکن کافر اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ تم ان کی باتوں کو نہ ماننا، میرے طرف سے دیئے ہوئے قرآن کے دلائل سے اس کبیر اللہ کے لیے لڑو۔ اسی نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اسی نے انسان کو سُسرال، بیٹی، بہو وغیرہ رشتے دار دیئے۔ اسی نے کھارے اور میٹھے پانی کی دو نہریں جاری کیں اور ان کے درمیان ایک مضبوط روک قائم کی۔ ہم نے تمہیں (حضرت محمد ﷺ) کو انہیں سمجھانے اور عذاب سے بچانے کے لیے بھیجا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ میں تم سے کوئی پیسہ نہیں مانگتا۔ کہ کہیں یہ نہ سمجھیں کہ تم اپنی غرض کے لیے یہ سب کر رہے ہو اور اے نبی! وہ کبیر اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشنے

والا بڑا رحمٰن (رحم کرنے والا) ہے۔

آیت نمبر 59:- اور وہ اللہ اکبر وہی ہے جس نے چھ دنوں میں کائنات کو بنایا اور پھر اوپر عرش پر جا بیٹھا۔ اس کی خبر (مکمل معلومات) کسی باخبر (تتو گیانی) سے پُوچھو۔

نکتہ:- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن پاک میں بھی مکمل روحانی علم نہیں ہے۔ لیکن مصنف کے کہنے کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ مذکورہ بالا تمام صحیفوں (مقدس ویدوں، مقدس شریمد بھگوت گیتا، مقدس بائبل اور مقدس قرآن) کا علم غلط ہے۔ مندرجہ بالا صحیفوں کا علم غلط نہیں ہے، لیکن نامکمل ہے۔

مثال کے طور پر دسویں جماعت تک کا نصاب غلط نہیں ہے۔ لیکن بی اے، بی ایس سی، پی ایچ ڈی ،انجینئرنگ اور ڈاکٹریٹ وغیرہ کے لیئےمزید پڑھنا پڑتا ہے۔ جو کورس کہ دسویں جماعت کے بعد کا ہوتا ہے، جس سے پڑھائی کا مقصد پُورا ہوتا ہے۔ وہ مکمل روحانی علم اللہ کبیر خود روئے زمین پر ظاہر ہو کے بیان کرتے ہیں۔ خدا کبیر کسی ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوتے۔ وہ اوپر ستلوک میں اپنے تخت سے اپنے جسم سے چل کر آتے ہیں۔

جیسا کہ بائبل سے ثابت ہے کہ خالق خدا کی ذاتی رہائش گاہ اوپری دنیا میں ہے جو سب سے اونچے آسمان پر ہے۔ خدا نے وہیں سے آکے چھ دن میں کائنات کی تخلیق مکمل کی اور ساتویں دن پھرتخت پر جا بیٹھا اور ساتویں دن آرام کیا۔

مقدس ویدوں میں بھی اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ پرمیشور سب سے اونچے لوک میں بیٹھا ہے۔ وہاں سے جسمانی شکل میں چل کے روئے زمین پر آتا ہے۔ نیک بندوں کوجو خدا کی تلاش میں لگے رہتے ہیں ملتا ہے۔ کسی سنت یا زندہ بابا کی شکل میں اپنے بندوں سے آمنے سامنے باتیں کرتا ہے۔ اسے زمین پر پہچاننا مشکل ہو تا ہے۔ وہ پُورن برِہم (قادر اللہ کبیر) قرآن، بائبل، وید، گیتا وغیرہ کا علم دینے والے کی طرح چُھپ کر کام نہیں کرتا۔ جو پردے کے پیچھے سے یعنی چُھپ کے بات کرتا ہے یا کسی کے اندر داخل ہوکے بات کرتا ہے۔ وہ جیوتی نرنجن کال (شیطان) ہے۔ اس نے کبھی بھی کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے کی قسم کھائی ہے۔ جب کہ پُورن برِہم شکل بدل کے ظاہر ہوکر تعلیم دیتا ہے۔ اپنا تعارف کرانے کے لیے لوگوں کو اوپری دنیا میں لے جاکے پھر اُنہیں زمین پر ان کے جسموں میں چھوڑ جاتا ہے۔ پھر وہ عینی شاہدین بن کے اس کہ قادر اللہ کبیر کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں اور اس سے حاصل شدہ علم کو عام کرتے ہیں جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ہے۔

- اب وید منتروں میں پڑھیں کہ اللہ زمین پر آتا ہے۔ سچا علم اپنے بندوں کو بتاتا ہے۔ سادھنا کے حقیقی ناموں کا علم بھی بتاتا ہے:-

رگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 54 کے منتر 3 کی فوٹو کاپی دیکھیں:-

अयं विश्वानि तिष्ठति पुनानो भुवनोपरि ।
सोमो देवो न सूर्यः ॥३॥

पदार्थः—(सूर्यः, न) सूर्य के समान जगत्प्रेरक (अयम्) यह परमात्मा (सोमः, देवः) सौम्य स्वभाव वाला और जगत्प्रकाशक है और (विश्वानि, पुनानः) सब लोकों को पवित्र करता हुआ (भुवनोपरि, तिष्ठति) सम्पूर्ण ब्रह्माण्डों के ऊर्ध्व भाग में भी वर्तमान है ॥३॥

تشریح:- رگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 54 کے منتر 3 کی فوٹو کاپی آپ دیکھیں، اس کا ترجمہ آریہ سماج کے علماء نے کیا ہے۔ اس کے ترجمے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ پرماتما (بھوونوپری) سب برہمنڈوں سے اوپر (تشٹھتی) بیٹھا ہوا ہے۔

اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے:- (ایں) یہ (سومہ دیوَ) امر پرمیشور (سوریے) سورج (نہ) کے سمان (وشوانی) سروَ کو (پونان) پویتر کرتا ہُوا (بھوونوپری) سروَ برہمانڈوں کے ادھویتی اوپر (تشٹھتی) بیٹھا ہے۔

مطلب:- جس طرح سے سورج اوپر ہے اور اپنی روشنی وَ حرارت سے سبھی کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ اسی طرح یہ لافانی خدا جس کا ویدوں کے منتروں میں بیان کیا گیا ہے،سب برہمانڈوں کے اوپر بیٹھ کر اپنی قدرت سے تمام جانداروں کو فائدے پہنچا رہا ہے اور سبھی کائنات کا انتظام و انصرام چلا رہا ہے۔

☛ ویدوں میں مزید ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور اوپری دنیا سے چل کے آتا ہے۔ اچھی روحیں سے ملتا ہے۔ انہیں مکمل روحانی علم اپنے منہ کمل سے وانی بول کے بتاتا ہے۔ عبادت کرنے کو ترغیب دیتا ہے۔ عبادت کے اصلی منتر بتاتا ہے۔ اور زمین پر شاعر کی طرح برتاؤ کرتا ہوا سب جگہ جا یا کرتا ہے۔ عقیدت میں مشغول جو نیک بندے ہوتے ہیں انہیں عقیدت کا سچا راستہ دکھاتا ہے۔

اب ویدوں کی فوٹو کاپیاں اور مصنف کی طرف سے کی گئی تشریح دیکھیں:-

وید منتروں کی فوٹو کاپی دیکھیں

(ثبوت رُگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 86 کے منتر 26-27)

इन्दुः पुनानो अति गाहते मृधो विश्वानि कृण्वन्त्सुपथानि यज्यवे ।
गाः कृण्वानो निर्णिजं हर्यतः कविरत्यो न क्रीळन्परि वारमर्षति ॥२६॥

पदार्थः—(यज्वे) यज्ञ करने वाले यजमानों के लिए परमात्मा (विश्वानि सुपथानि) सब रास्तों को (कृण्वन्) सुगम करता हुआ (मृधः) उनके विघ्नों को (अतिगाहते) मर्दन करता है और (पुनानः) उनको पवित्र करता हुआ और (निर्निजं) अपने रूप को (गाः कृण्वानः) सरल करता हुआ (हर्य्यतः) वह कान्तिमय परमात्मा (कविः) सर्वज्ञ (अत्योन) विद्युत् के समान (क्रीळन्) क्रीड़ा करता हुआ (वारं) वरणीय पुरुष को (पर्य्यर्षति) प्राप्त होता है ॥२६॥

تشریح:- یہ فوٹو کاپی رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 86 کے منتر 26 کی ہے، جس کا ترجمہ آریہ سماج کے اچاریوں اور مہارشی دیانند کے شاگردوں نے کیا ہے، جس میں یہ واضح طور پر لکھا ہے کہ یگیہ کرنے والے یعنی مذہبی رسومات ادا کرنے والے یجمانوں یعنی بھگتوں کے لیے بھگوان سب راستے آسان کرتا ہے یعنی زندگی کے سفر کے تمام راستے دُکھوں سے دور کر کے اُنہیں آسان بناتا ہے۔ ان کی رکاوٹیں ختم کرتا ہے یعنی مشکلات ختم کرتا ہے۔ اپنے بندوں کے لیے پاک یعنی گناہ اور بُرائی سے پاک بناتا ہے۔ جیسا کہ اگلے منتر 27 میں کہا ہے کہ ”جو پرماتما دھولوک یعنی ستیہ لوک کے تیسرے حصے میں رہتا ہے، وہاں پر پرماتما کے جسم کی روشنی بہت زیادہ ہوتی ہے۔“ مثال کے طور پر پرماتما کے ایک بال کی روشنی دس کروڑ سورج اور اتنے ہی چاند کی مشترکہ روشنی سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر وہ پرماتما اُسی نُورانی جسم کے ساتھ زمین پر ظاہر ہوجائے، تو ہماری مجرد آنکھیں اُسے دیکھ نہیں سکتی ہیں۔ جیسے اُلو پرندہ دن میں سورج کی روشنی کی وجہ سے کچھ نہیں دیکھ سکتا ہے۔ یہی حالت انسانوں کی ہو جائے گی۔ اسی لیے وہ پرماتما اپنی شکل یعنی جسم کی روشنی کم کر کے اُس جگہ(جہاں پرماتما اوپر رہتا ہے) سے بجلی جیسی تیز رفتار سے لیلا کرتا ہوا آتا ہے، نیک بندوں سے ملتا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ آپ کوی یعنی کویردیوَ ہیں۔ ہم اُسے کبیر صاحب کہتے ہیں اور مسلمان اُسے اللہ اکبر کہتے ہیں۔

असश्चतः शतधारा अभिश्रियो हरिं नवन्तेऽव ता उदन्युवः ।
क्षिपो मृजन्ति परि गोभिरावृतं तृतीये पृष्ठे अधि रोचने दिवः ॥२७॥

पदार्थः—(उदन्युवः) प्रेम की (ताः) वे (शतधाराः) सैकड़ों धाराएं (असश्चतः) जो नानारूपों में (अभिश्रियः) स्थिति को लाभ कर रही हैं। वे (हरिं) परमात्मा को (अवनवन्ते) प्राप्त होती हैं। (गोभिरावृतं) प्रकाशपुञ्ज परमात्मा को (क्षिपः) बुद्धिवृत्तियां (मृजन्ति) विषय करती हैं। जो परमात्मा (दिवस्तृतीये पृष्ठे) द्युलोक के तीसरे पृष्ठ पर विराजमान है और (रोचने) प्रकाशस्वरूप है उसको बुद्धिवृत्तियां प्रकाशित करती हैं ॥२७॥

تشریح:- یہ فوٹو کاپی رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 86 کے منتر 27 کی ہے، اس میں واضح کیا گیا ہے کہ " پرماتما دھولوک یعنی امر لوک کے تیسرے حصے میں رہتا ہے۔ستیہ لوک یعنی اُبدی دنیا کے تین حصے ہیں ایک حصے میں جنگل، پہاڑ، آبشار، باغات وغیرہ ہیں۔ یہ بیرونی حصہ ہے یعنی باہری حصہ ہے۔ (جیسے بھارت کی راجدھانی دہلی بھی تین حصوں میں تقسیم ہے۔ باہری دہلی جس میں گاؤں، کھیت، کھلیہان اور نہریں ہیں، دوسرے حصہ میں مارکیٹ بنی ہیں اور تیسرے حصے میں پارلیمنٹ ہاؤس اور دفاتر بنے ہیں۔)

اس کے بعد دھولوک میں بستیاں ہیں اور وہاں نِجات یافتہ ہنس آتمائیں (نیک روحیں) اپنے خاندان کے ساتھ رہتی ہیں۔ (جس طرح زمین پر ایک بھگت کو بھگت آتما کہتے ہیں، اسی طرح ستیہ لوک میں رہنے والوں کو ہنس آتما کہا جاتا ہے۔) (3) اور تیسرے حصے میں خدا کا تخت ہے۔ اس کے ارد گرد صرف مذکر روحیں رہتی ہیں، وہاں نَر اور مادہ کا جوڑا نہیں ہے۔ وہ اگر اپنا خاندان چاہتے ہیں تو وہ صرف الفاظ سے بیٹے پیدا کر لیتے ہیں۔ اس طرح خدا نے اُبدی مقام یعنی ستیہ لوک تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ وہاں یعنی ستیہ لوک میں کسی بھی جگہ رہنے والوں پہ بُڑھاپا نہیں آتا ہے، وہاں مرتے نہیں ہیں۔ اسی لیے گیتا کے ادھیائے(باب) 7 کے شلوک(آیت) 29 میں کہا ہے کہ جو لوگ جرا یعنی بُڑھاپے اور مرن یعنی موت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ تت برہم یعنی پرم اکشر برہم کو جانتے ہیں۔ اُنہیں یہ بھی علم ہوتا ہے کہ ستیہ لوک میں ستیہ پُرش رہتا ہے، وہاں پیدائش وَ موت نہیں ہوتی ہے، بچے جوان ہو کے ہمیشہ جوان ہی رہتے ہیں۔

(ثبوت رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 82 کے منتر 1-2)

कविर्वेधस्या पर्येषि माहिनमत्यो न मृष्टो अभि वाजमर्षसि ।
अपसेधन्दुरिता सोम मृळय घृतं वसानः परि यासि निर्णिजम् ॥२॥

पदार्थ — हे परमात्मन् ! (वेधस्या) उपदेश करने की इच्छा से आप (माहिनं) महापुरुषों को (पर्येषि) प्राप्त होते हैं और आप (अत्यः) अत्यन्त गतिशील पदार्थ के (न) समान (अभिवाजं) हमारे आध्यात्मिक यज्ञ को (अभ्यर्षसि) प्राप्त होते हैं । आप (कविः) सर्वज्ञ हैं (मृष्टः) शुद्ध स्वरूप हैं (दुरिता) हमारे पापों को (अपसेधन्) दूर करके (सोम) हे सोम ! (मृळय) आप हमको सुख दें और (घृतं वसानः) प्रेमभाव को उत्पन्न करते हुए (निर्णिजं) पवित्रता को (परियासि) उत्पन्न करें ॥२॥

تشریح:- اوپر رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 82 کے منتر 1-2 کی فوٹو کاپی ہے۔ یہ ترجمہ مہارشی دیانند جی کے زیر ہدایت ان کے شاگردوں نے کیا ہے اور سرودیشک آریہ پرتیندھی سبھا، دہلی سے شائع کیا گیا ہے۔

ان میں واضح ہے کہ:- منتر 1 میں کہا گیا ہے " جو سب کا خالق رب چمکتے ہوئے جسم والا ہے، گناہوں کو مٹانے والا اور خوشیاں برسانے والا یعنی خوشیوں کی بارش کرنے والا ہے۔ وہ اوپر ستیہ لوک میں تخت پر بیٹھا ہے جو دیکھنے میں بادشاہ کی طرح ہے۔

یہی ثبوت سُکشم وید (کلام کبیر) میں ہے کہ:-

عرش کرسی پر سفید گُمٹ ہے، جہاں پرمیشور کا ڈیرا۔
شویت چھتر سر مکٹ وراجے، دیکھت نہ اُس چہرے نوں۔

یہی ثبوت بائبل اور قرآن شریف میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو چھ دِن میں پیدا کیا اور ساتویں دن اوپر آسمان میں تخت پر جا بیٹھا۔ (بائبل کا باب تخلیق 2/26-30 ، اور قرآن شریف کی سورہ فرقان 25 کی آیت 52 سے 59 میں ہے۔)

وہ خدا اپنے مقام لافانی سے زمین پر آکے اپنے الفاظ میں علم بیان کرتا ہے۔ جو ورنیے یعنی معزز عظیم ہستیوں کو ملتا ہے، اُنہیں حاصل ہوتا ہے۔ {جیسے 1- سنت دھرم داس جی باندھو گڑھ (مدھیہ پردیش والے سے ملا)، 2- سنت ملوک داس جی سے ملے، 3- سنت دادو داس جی سے آمیر (راجستھان) میں ملے، 4- سنت نانک دیوَ جی سے ملے، 5 - محترم سنت غریب داس جی گاؤں چھُڈانی

ضلع جھجر، ہریانہ والے سے ملے، 6- سنت گھیسا داس جی گاؤں کھیکھڑا، ضلع باغپت والے(اُتر پردیش) میں ملے، 7- سنت جمبھیشور جی (بشنوئی مذہب کے پرچارک) کو گاؤں سمراتھل، راجستھان والے سے ملے اور حضرت محمد جی سے ملے۔ اس طرح سے قادر پربھو بہت سی نیک روحوں سے ملے ہیں۔}

خدا نیک روحوں سے ملتا ہے۔ جو لوگ خدا کے پکے بندے ہوتے ہیں، خدا کا ان سے ایک خاص لگاؤ ہوتا ہے۔ مثال بھی دی ہے کہ جیسے بجلی یعنی آسمانی بجلی اپنی کشش والے مقامات کی بنیاد پر گرتی ہے۔ جیسے کانسے کی دھات پہ بجلی گرتی ہے، پہلے کانسے کے پیالے، گلاس، تھالی، بیلے وغیرہ ہوتے تھے، بارش کے دوران انہیں فوراً اُٹھا کر گھر کے اندر رکھ دیتے تھے۔ بزرگ کہتے تھے کہ بجلی عموماً کانسے کے برتن پر گرتی ہے، اسی طرح خدا اپنے پیارے بندوں کی طرف متوجہ ہو تا ہے اور ان سے ملتا ہے۔

رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 82 کے منتر نمبر 2 میں تو یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ پرماتما خود ان نیک روحوں کو تبلیغ دینے کے لیے ان عظیم انسانوں سے ملتے ہیں۔ تبلیغ کا مطلب یہ ہے کہ خدا اُنہیں تتوگیان بتا کے تعلیم (دکشہ) بھی دیتے ہیں۔ ان کے ستگرو بھی خود پرماتما ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ پرماتما کسی انتہائی تیز رفتار یعنی بجلی کی طرح تیزی سے چل کے ہماری مذہبی رسومات میں خود پہنچتے ہیں۔ سنت دھرم داس جی کو بھگوان نے یہی بتایا تھا کہ میں وہاں ضرور جاتا ہوں جہاں مذہبی رسومات ادا ہوتی ہیں کیونکہ میری غیر موجودگی میں کال کچھ بھی پریشانی پیدا کر سکتا ہے۔ جس سے بندوں کا اپنے خدا پر ایمان ٹُوٹ سکتا ہےاور کال میری موجودگی میں ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ اسی لیے گیتا کے ادھیائے 3 کےشلوک 15 میں کہا گیا ہے کہ وہ لافانی خدا جس نے برہم کو بھی پیدا کیا وہ ہمیشہ یگیوں میں موجود رہتا ہے، یعنی مذہبی رسومات میں اسے ہی دیوتا مان کے پُوجا کرنی چاہیے۔

اسی رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 82 کے منتر نمبر 2 میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ آپ (کویرویدھسیے) کویر دیوَ ہیں جو سب کو تبلیغ کرنے کی نیت سے آتے ہیں، آپ پاک خدا ہیں۔ ہمیں ہمارے گناہوں سے چھٹکارا دلا تے ہیں، یعنی گناہوں کو مٹاتے ہیں، اے لافانی خدا! آپ ہمیں خوشی بخشیں، اور (دیوتم وسان نیرنیجم پریاسی) ہم آپ کے بچے ہیں۔ ہم پر وہ محبت بھرا احساس پیدا کرتے ہوئے اسی (نیرنیجم) خوبصورت شکل (پریاسی) کو اختیار کریں، یعنی ہمیں اپنا بچہ سمجھ کے، جیسا کہ آپ ظاہر ہوتے ہیں اور اپنی محبوب روحوں سے پہلے بھی اور جب چاہیں ملتے ہیں، اسی طرح ہمیں بھی زیارت کرادیں۔

اب رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 96 کے منتر 17 کا ترجمہ :-

ترجمہ:- (ششم جگیانم ہرینتم) پرمیشور جان-بُوجھکر یعنی پرستھتیوں(حالاتوں) کو سمجھ کر تتوگیان بتانے کے مقصد سے شش روپ(پیروکار کی شکل) میں پرکٹ ہوتا ہے، آپ کے گیان کو سُنکر (مرتو گنین) بھکتوں کا بہت بڑا سموہ اس پرماتما کا انویائی بن جاتا ہے

(مرجنتی شمینت وہن) آپکا گوڑھ گیان بدھی جیوی لوگوں کو سمجھ آتا ہے۔ وہ اس پرمیشور کی ستوتی -بھکتی تتوگیان کے آدھار سے کرتے ہیں، وہ بھکت (وہنی) شیگھر لابھ دینے والی ہوتی ہے وہ پرماتما اپنے تتوگیان کو (کاوینا) کویتو سے ارتھات کویوں(شاعروں) کی طرح دوہوں، شبدوں، لوکوکتیوں(نظموں)، چوپائیوں دوئارہ (کویر گربھی) کویر وانی دوئارہ ارتھات کبیر وانی دوئارہ (پویترم اتریبھن) شدھّ گیان کو اونچے سوئر میں گرج گرج کر بولتا ہے۔ وہ (کوی) کوی(شاعر) کی طرح آچرن کرنے والا کویردیوَ، (سنت) سنت یا رِشی رُوپ میں پرکٹ (سوم) امر پرماتما ہوتا ہے۔ (رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 96 کا منتر 17)۔

تشریح :- رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 96 کا منتر 18 :-

ترجمہ:- منتر 17 میں کہا کہ رشی یا سنت رُوپ میں پرکٹ (ظاہر) ہوکر پرماتما امرت وانی اپنے مکھ کمل سے بولتا ہے اور اُس گیان کو سمجھ کر انیکوں انیائیوں کا سموہ (گروہ) بن جاتا ہے۔ (ی) جو وانی پرماتما تتوگیان کی سُناتا ہے۔ وے (رِشی کرِت) رشی رُوپ میں پرکٹ پرماتما کرِتی (سہنسر نیتھہ) ہزاروں وانیاں ارتھات کبیر وانیاں (رشیمنا) رِشی سوبھاو والے بھکتوں کے لئے (سورشاہ) آنند دایک ہوتی ہیں۔ (کوینام پدوی:) کویتوَ سے دوہوں، چوپائیوں میں وانی بولنے کے کارن وہ پرماتما کویوں میں سے ایک پرِسدھّ(مشہور)

کوی کی پدوی بھی پراپت کرتا ہے۔ وہ (سوم) امر پرماتما (سَشاسن) سرو کی پالن کی اِچھّا کرتا ہُوا پرتھم استتھی میں (مشہ) بڑی پرتھوی ارتھات اوپر کے لوکوں میں (ترتییم دھام) تیسرے دھام ارتھات ستیہ لوک کے تیسرے پرشٹھ پر (انراجت) تیجوی شریر ئیکت (ستپ) گمبج میں (وراجم) وراجمان ہے، وہاں بیٹھا ہے۔ یہی ثبوت رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 54 کے منتر 3 میں ہے کہ پرماتما سروَ لوکوں کے اوپر کے لوک میں (تشٹھت) بیٹھا (وراجمان) ہے۔

تشریح:- رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 96 کے منتر 19 سے کتاب کی طوالت سے بچنے کے لیے صرف اپنے کام کی معلومات لیتے ہیں۔

चमूषच्छ्येनः शकुनो विभृत्वा गोविन्दुर्द्रप्स आयुधानि बिभ्रत् ।
अपामूर्मिं सचमानः समुद्रं तुरीयं धाम महिषो विवक्ति ॥१९।

पदार्थः—(अपामूर्मिम्) प्रकृति की सूक्ष्म से सूक्ष्म शक्तियों के साथ (सचमानः) जो संगत है और (समुद्रम्) ''सम्यक् द्रवन्ति भूतानि यस्मात् स समुद्रः'' जिससे सब भूतों की उत्पत्ति, स्थिति और प्रलय होता है । वह (तुरीयम्) चौथा (धाम) परमपद परमात्मा है । उसको (महिषः) महते इति महिषः महिष इति महन्नामसु पठितम् नि० ३—१३ । महापुरुष उक्त तुरीय परमात्मा का (विवक्ति) वर्णन करता है । वह परमात्मा (चमूसत्) जो प्रत्येक बल में स्थित है (श्येनः) सर्वोपरि प्रशंसनीय है और (शकुनः) सर्वशक्तिमान् है । (गोविन्दुः) यजमानों को तृप्त करके जो (द्रप्सः) शीघ्रगति वाला है (आयुधानि, बिभ्रत्) अनन्त शक्तियों को धारण करता हुआ इस सम्पूर्ण संसार का उत्पादक है ॥१६॥

تشریح:- یہ فوٹو کاپی رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 96 کے منتر 19 کی ہے، اس کا ترجمہ مہارشی دیانند کے شاگرد آریہ سماجیوں نے کیا ہے، جس میں "توریم" کا مطلب چوتھا ہے، اور "دھام" کا مطلب پرم پد پرماتما کیا ہے۔ پھر مترجم نے وضاحت کی ہے کہ توریم پرماتما یعنی چوتھے پرماتما کا مطلب عظیم انسان بیان کیا ہے۔

غور کریں:- توریم کا معنی چوتھا تو ٹھیک ہیں، لیکن دھام کا معنی خدا غلط ہیں۔ دھام کا مطلب ہوتا ہے رہائش یا جگہ۔ در اصل چوتھے دھام (انامی لوک) کے بارے میں بتایا ہے۔ اسے مثال کے لیے سمندر کا نام دیا گیا ہے۔ جیسے سمندر سے بارش کا پانی دوسرے مقامات پر گرتا ہے۔ جب کہ اس سارے پانی کا منبع سمندر ہے۔ اسی طرح چوتھی انامیہ دنیا میں بیٹھ کر خدا کبیر نے باقی تمام جہان اور کائنات اور روحوں کو بنایا ہے۔ اسی لیے سمندر کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔ اس منتر میں چوتھے دھام کا بیان ہے۔ آپ لوگ شرشٹی رچنا میں پڑھو گے جس سے آپ کو پُوری معلومات مل جائے گی، کہ نیچے سے چوتھا دھام اکہہ (انامیٔ) لوک ہے۔ یہی وہ دھام ہے جہاں بیٹھ کے پرمیشور نے نیچے کے تمام دھام (جہان) بنائے تھے۔ اس کی تفصیل اس وید منتر میں ہے۔

خدا نے اوپر کے چار لوک لافانی بنائے ہیں۔1 - انامی لوک جو سب سے اوپر ہے، 2- اگم لوک، 3- الکھ لوک، 4- ستیہ لوک۔

ہم زمینی لوک میں ہیں، اگر ہم یہاں سے اوپر کے لوکوں کی گنتی کریں گے، تو 1- ستیہ لوک، 2- الکھ لوک، 3- اگم لوک اور چوتھا انامی لوک، اور اس چوتھے دھام میں بیٹھ کے پرمیشور نے سب برہمنڈ اور دھام بنائے اور باقی تخلیق ستیہ لوک میں بیٹھ کر کی گئی۔ یہ (تُریا) چوتھا دھام ہے۔ اس میں اصل متن منتر 19 کا مطلب ہے کہ تتودرشی سنت چوتھے دھام اور چوتھے خدا (وِویکتی) کو الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ قارئین براہ کرم اسی کتاب کے صفحہ 203 تخلیق کائنات پڑھیں، جس سے آپ جان جائیں گے کہ یہ مصنف (باخبر رامپال داس) ہی وہ تتودرشی سنت ہے جو تتوگیان سے واقف ہے۔

تشریح:- رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 96 کے منتر 20:-

مریہ نہ شبھرہ تنوا مرجانہ اتیہ نہ سرتوا سنیے دھنانام۔
ورشیو یوتھا پری کوشم ارشن کنکردت چمووہ آوویش۔ (۹:۹۶:۲۰)

ترجمہ:- (مریہ) منوشیے (نہ) کے سمان یعنی جیسے منوشیے سُندر وستر دھارن کرتا ہے، ایسے پرماتما (شُبھرہ تنوا) سندر شریر (مرجانہ) دھارن کرکے (اتیہ) اتینت (سرتوا) گتی سے چلتا ہوا (دھنانام) بھکت دھن کے دھنیوں ارتھات پُنیے آتماؤں کو (سنیے) پراپتی کے

لئے آتا ہے (یوتھا ورشیو) جیسے ایک سموداے کو اسکا سیناپتی پراپت ہوتا ہے۔ ایسے وہ پرماتما سنت و رش رُوپ میں پرکٹ ہوتا ہے تو اسکے بہت سنکھیا میں انویائی بن جاتے ہیں اور پرماتما ان کا گرو رُوپ میں مُکھیا ہوتا ہے۔ وہ پرماتما (پری کوشم) پرتھم برہمانڈ میں (ارشن) پراپت ہوکر ارتھات آکر (کنکردت) اونچے سوئر میں ستیہ گیان اُچّارن کرتا ہوا (چھووہ) پرتھوی کھنڈ میں (آوویش) پروشٹ ہوتا ہے۔

مطلب:- جیسا کہ اوپر وید منتر سے یہ ثابت ہوا کہ پرماتما (قادر اللہ)اوپری دنیا میں رہتا ہے اور وہیں سے تیز رفتاری سے زمین پر آتا ہے اور اپنی شکل یعنی اپنے جسم کے نور/چمک کو کم کر کے آتا ہے۔ اس رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 96 کے منتر 20 میں اسی کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ خدا ایسے دوسرے اجسام اختیار کر کے زمین پر آتا ہے۔ جس طرح کہ انسان لباس بدلتا ہے اور (دھنانام) پکّے عقیدت مندوں (نیک روحوں) سے ملتا ہے اور اُنہیں کلام بول کے تتوگیان حقیقی علم سُناتا ہے۔

(ثبوت رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 95 کا منتر 2)

हरिः सृजानः पथ्यामृतस्येयर्ति वाचमरितेव नावम् ।
देवो देवानां गुह्यानि नामाविष्कृणोति बर्हिषि प्रवाचे ॥२॥

पदार्थः—(हरिः) वह पूर्वोक्त परमात्मा (सृजानः) साक्षात्कार को प्राप्त हुआ (ऋतस्य पथ्यां) वाक् द्वारा मुक्ति मार्ग की (इयर्ति) प्रेरणा करता है । (अरितेव नावम्) जैसा कि नौका के पार लगाने के समय में नाविक प्रेरणा करता है और (देवानां देवः) सब देवों का देव (गुह्यानि) गुप्त (नामाविष्कृणोति) संज्ञाओं को प्रकट करता है (बर्हिषि प्रवाचे) वाणीरूप यज्ञ के लिए ॥२॥

تشریح:- رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 95 کے منتر 2 کا ترجمہ مہارشی دیانند کے شاگردوں نے کیا ہے۔ جو کہ بالکل صحیح ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ خدا یعنی جس خدا کے بارے میں پچھلے منتروں میں بات کی گئی ہے، وہ (سرجان) اپنا سادہ جسم اختیار کر کے (ترِتسے پتھیاں) سچّی عقیدت کا راستہ یعنی حقیقی روحانی علم اپنی (امرتے واک) یعنی امرت سے بھی زیادہ پاک وانی کے ذریعے نجات کا راستہ دکھاتا ہے۔ {گیتا ادھیائے 4 کے شلوک 32 کی تائید اس وید منتر سے ہو رہی ہے۔

یہ منتر ایسا ہے جیسے (اریتیو ناوم) ایک ملاح اپنی کشتی میں بٹھا کے پار کر دیتا ہے، اسی طرح خدا ایک سالک کو سچی عقیدت کی راہ نام والی کشتی کے ذریعے دنیا کے دریا سے پار لے جاتا ہے۔ وہ (دیوانام دیوَ) تمام دیووں کا دیوَ یعنی تمام خداؤں کا خدا یعنی پرمیشور (برہشی پرواچے) وانی کی شکل میں گیان یگ کے لیے نام (گہانی) خفیہ (ناما اوشکرونتی) نام ایجاد کرتا ہے، یعنی جیسے گیتا ادھیائے 17 کےشلوک 23 میں» اوم، تت، ست» تت اور ست پوشیدہ منتر ہیں جو اسی بھگوان نے مجھ (باخبر رامپال داس) کو بتائے ہیں اور ان کے ورد سے ہی مکمل نجات ممکن ہے۔

سُکشم وید میں بھگوان نے کہا ہے کہ:-

«سوہم» شبد ہم جگ میں لائے، سارشبد ہم گپت چُھپائے۔

مطلب:- خدا نے خود لفظ « سوہم « عقیدت کے لیے بتایا ہے اور یہ سوہم منتر کسی بھی قدیم صحیفے (وید، گیتا، قرآن، پُران اور بائبل) میں نہیں ہے۔ پھر سُکشم وید میں ہے کہ:

غریب، سوہم اوپر اور ہے، ست سُکرت ایک نام ۔سب ہنسوں کا باس ہے، بستی ہے بن ٹھام ۔

مطلب:- سوہم نام تو خدا نے ظاہر کر دیا ، ایجاد کر دیا، لیکن سار لفظ کو مخفی رکھا، جو کہ اب مجھے (مصنف باخبر رامپال کو) بتایا ہے جو کہ میں سادھکوں کوتعلیم)دِکشہ) کے وقت بتاتا ہوں۔ اس کا تعلق گیتا ادھیائے 17 کے شلوک 23 میں بیان کئے گئے« اوم، تت، ست» سے ہے۔

(ثبوت رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 94 کا منتر 1)

अधि यदस्मिन्वाजिनीव शुभः स्पर्धन्ते धियः सूर्ये न विशः ।
अपो वृणानः पवते कवीयन्व्रजं न पशुवर्धनाय मन्म ॥१॥

पदार्थः—(सूर्य्ये) सूर्य के विषय में (न) जैसे (विशः) रश्मियां प्रकाशित करती हैं । उसी प्रकार (धियः) मनुष्यों की बुद्धियें (स्पर्धन्ते) अपनी-अपनी उत्कट शक्ति से विषय करती हैं । (अस्मिन् अधि) जिस परमात्मा में (वाजिनीव) सर्वोपरि बलों के समान (शुभः) शुभ बल है वह परमात्मा (अपोवृणानः) कर्मों का अध्यक्ष होता हुआ (पवते) सबको पवित्र करता है । (कवीयन्) कवियों की तरह आचरण करता हुआ (पशुवर्धनाय) सर्वद्रष्टृत्व पद के लिए (व्रजं, न) इन्द्रियों के अधिकरण मन के समान 'व्रजन्ति इन्द्रियाणि यस्मिन् तद् व्रजम्' (मन्म) जो अधिकरणरूप है वही श्रेय का धाम है ॥१॥

تشریح:- رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 94 کا منتر 1 کا ترجمہ بھی آریہ سماجیوں نے کیا ہے۔

تشریح:- کتاب کی طوالت کے مدنظر ہم انہیں کے ترجمہ سے اپنی رائے ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیئے گئے ویدمنتروں میں بتایا گیا ہے کہ خدا اپنے مُکھ کمل سے کلام کر کے تتو گیان بیان کرتا ہے اور محاوروں، دوہوں، کلام، ساکھیوں اور چوپائیوں کے ذریعے کلام کرنے کی وجہ سے مشہور شاعروں میں سے ایک شاعر بھی مانا جاتا ہے۔ اس کا نام کویر دیوَ یعنی کبیر صاحب ہے

اس رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 94 کا منتر 1 میں بھی یہی واضح کیا گیا ہے کہ جو قادر مطلق خدا ہے وہ (کویین وراجم نا) شاعروں کی طرح برتاؤ کرتے ہوئے زمین پر گھومتا ہے۔

(ثبوت رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 20 کا منتر 1)

प्र कविर्देववीतयेऽव्यो वारेभिरर्षति ।
साह्वान्विश्वा अभि स्पृधः ॥१॥

पदार्थः—वह परमात्मा (कविः) मेधावी है और (अव्यः) सबका रक्षक है (देववीतये) विद्वानों की तृप्ति के लिये (अर्षति) ज्ञान देता है (साह्वान्) सहनशील है (विश्वाः, स्पृधः) सम्पूर्ण दुष्टों को संग्रामों में (अभि) तिरस्कृत करता है ॥१॥

تشریح:- رِگ وید منڈل نمبر 9 کے سُکت 20 کے منتر 1 کا ترجمہ بھی آریہ سماجیوں نے کیا ہے۔ اس کا ترجمہ دُرست کم غلط زیادہ ہے۔ اس کی اصل متن میں لکھا ہے:-

"پر کویردیوَ ویتیے اویہ واریبھی ارشتی ساہان بشوا ابھی سپردھہ۔"

مطلب:- (پر) ویدوں کا علم دینے والے کے دوسرے (کویر دیوَ) کویر دیوَ یعنی کبیر پرمیشور ہیں۔ وہ علماء متجسسین کو (ویتیے) علم کی دولت کی تسکین کے لئے (وارے بھی) عظیم روحوں کو (ارشتی) علم عطا کرتا ہے۔ وہ (اویے) لافانی اور حفاظت کرنے والا ہے، (ساہان) روادار (وِشوا) تتوگیان سے ناواقف سبھی نالائقوں (جُھوٹے گُرووٗں) کو (سپردھہ) روحانی علم کی سپردھا یعنی لفظوں کی جنگ میں ایک سیمینار میں (ابھی) مکمل طور سے جواب دیتا ہے اور انہیں شرمندہ کر دیتا ہے۔

نکتہ:- (ا) اس منتر کے ترجمہ میں اگر آپ فوٹو کاپی دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کئی کلمات کے معانی آرین علماء نے چھوڑ

دیئے ہیں جیسے = «پرا»، «وارے بھی»، جس وجہ سے ویدوں کا صحیح مطلب سامنے نہیں آ سکا۔

(ب)میرے ترجمے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خدا نیک روحوں (پکے بھگتوں) کو علم دیتا ہے، اس کا نام بھی لکھا ہے:- «کویردیوَ»۔ جنہیں ہم کبیر پرمیشور کہتے ہیں۔

تشریح:- مندرجہ بالا دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ پُورن برِہم (پرمیشور) یعنی خالق کبیر اللہ ہیں۔ وہی سُکشم وید کا صحیح مکمل روحانی علم بتاتے ہیں {جو اُس کی بولی ہوئی کبیر وانی (کلام کبیر) ہے} میں بتاتا ہے۔ وہ مکمل علم اس وقت داس (رامپال داس) کے علاوہ دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ فخر کی بات نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ تمام مذاہب کے لوگ (مرد اور عورت) ایک ہی اللہ کبیر (خدا کبیر جی) کی ہی روح ہیں۔ سب کی فلاح و بہبود ہی اس خدا کا مقصد ہے۔ یہاں شیطان (کال برِہم) نے سب کو گمراہ کر رکھا ہے۔ وہی آ کے سچا راستہ دکھاتا ہے۔ اب آپ لوگ اس خدا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے کہ وہ کیسی کیسی شکلیں اختیار کر کے اپنی نیک روحوں تک پہنچتا ہے۔

☛ الحضر کو اب الگ الگ تہذیبوں میں مختلف ناموں سے جانا اور پُوجا جاتا ہے، الحضر کا ذکر 55 احادیث میں وارد ہوا ہے، ان میں سے کچھ واقعات درج ذیل ہیں:-

1- محمد جی کو الحضر دکھائی دینا اور ان کے ساتھ چلنا۔

الزہد میں بیان کیا گیا ہے، محمد جی نے کہا کہ الحضر اور ایلیا/الیاس (Elijah) ہر سال یروشلم میں رمضان کا مہینہ ایک ساتھ گزارتے ہیں۔

کچھ مسلمان اور عیسائی علماء کا خیال ہے کہ الحضر اور ایلیا ایک ہی شخص ہیں۔ ایلیا کا بائبل میں 5 مقامات (متی/Matthew 17: 1-8,2) 1 Chronicals 21:12,1 بادشاہKing/، 2 بادشاہKing/، ملاکی1 :3 /Malachi اور 4:5) میں اور قرآن شریف میں 2 مقامات (سورہ صافات 37: 123-132 اور سورہ انعام 6:85) میں ذکر ہے۔

عمر ثانی میں لکھا ہے کہ جو شخص محمد جی کے ساتھ چل رہا تھا وہ الحضر تھے۔

ابو زرعۃ الرازی نے بیان کیا کہ محمد جی نے اپنی زندگی میں الحضر سے دو بار ملاقات کی۔ ایک بار جوانی میں اور ایک بار بڑھاپے میں لیکن الحضر کی عمر میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

عیون أخبار الرضا میں مذکور ہے کہ علی کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک گلی سے گزرتے ہوئے الحضر سے محمد جی اور میری ملاقات ہوئی اور ہم نے بات چیت بھی کی۔

2- (البیہقی) الحضر کی محمد جی کے جنازے میں موجودگی اور علی سے ملاقات۔

محمد جی کے وصال کے بعد ان کی لاش آخری زیارت کے لیے مسلمانوں کے درمیان رکھی گئی تھی۔ کہ تبھی ایک حسین و جمیل سفید داڑھی والا خوبصورت اور پُرکشش شخصیت والا انسان وہاں موجود مسلمانوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا محمد جی کی لاش کے پاس آیا اور اظہار تعزیت کے بعد چلا گیا۔ بعد میں علی نے بتایا کہ وہ شخص الحضر تھے۔

ایک دوسرے قول کے مطابق الحضر علی کو کعبہ کے قریب نظر آئے۔ وہاں الحضر نے علی کو ایک دعا (منتر) دی اور کہا کہ تم یہ دعا پڑھا کرو، اس دعا سے تمہیں حیرت انگیز فائدے ہوں گے۔ تمہارے گناہ کی تعداد آسمان کے تاروں یا زمین پر پڑے کنکریوں کے برابر ہی کیوں نہ ہو، یہ دعا پلک جھپکتے ہی انہیں ختم کر دے گی۔

3- لطیف المنان (1: 84-98) میں ذکر ہے کہ الحضر آج بھی زندہ ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ الحضر لافانی ہیں اور آج بھی روئے زمین پر زندہ ہے اور موجود ہیں، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں کسی اُلجھن میں مبتلا ہیں، وہ ان لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

4- الحضر کے بارے میں کچھ اور مشہور کہانیاں۔

مسلمان علماء کا خیال ہے کہ الحضر کو لوگوں کے بیچ ان کے نرم ہاتھوں کی وجہ سے پہچانا جا سکتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ الحضر کے ہاتھوں میں ہڈیاں نہیں ہیں۔ صوفی اماموں کا خیال ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ایک بار ضرور الحضر سے ملتے ہیں۔ جب آپ کسی سفید داڑھی والے آدمی سے مصافحہ کرو اور اس کے ہاتھ میں کوئی ہڈی نہ ہوں تو سمجھ لو کہ وہ الحضر ہیں۔ الحضر کو زندہ پیر بھی کہا جاتا ہے۔ مسلم ممالک میں الحضر کی بے شمار یادگار موجود ہیں۔

حضرت محمد جی سے اللہ کبیر ملے

جیسا کہ ویدوں سے ثابت ہے کہ خدا یعنی قادر اللہ ساری کائنات کا خالق اوپر آسمان کے عرش (تخت) سے زمین پر متقی روحوں سے ملنے آتا ہے۔ ان ہی متقی روحوں میں حضرت محمد جی بھی ہیں جنہیں اللہ اکبر ملا۔ لیکن اللہ کسی نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ دوسرے علماء غلط علم کی بنیاد پر اللہ کو بے شکل بتاتے ہیں۔ جس وجہ سے یہ ماننا مشکل ہے کہ جو الحضر کی صورت میں ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت محمد جی الحضر کی صورت میں ملے اللہ تعالیٰ کو پہچان نہیں سکے۔

محترم غریب داس جی (گاؤں چُھڈانی، ضلع جھجر، صوبہ ہریانہ، ہندوستان) کو بھی دس سال کی عمر میں زندہ بابا یعنی الحضر کی شکل میں اللہ تعالیٰ ملا تھا۔ جب بچے غریب داس جی کو یقین نہیں ہوا کہ یہ زندہ بابا کی شکل میں خدا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ محترم غریب داس جی کو اوپر آسمان میں بنے اپنے تخت والے ستیہ لوک لے گیا۔ بچے غریب داس جی کو اوپر کے تمام آسمانوں (کائنات اور جہانوں) کی سیر کرائی، وہاں کا پُورا نظام دکھایا۔ تتوگیان ان کی روح میں ڈالا اور محترم غریب داس جی کو واپس ان کے جسم میں زمین پر چھوڑ دیا۔ یہ سمجھ کے کہ یہ لڑکا غریب داس مر گیا ہے، انہیں چتا کے اوپر لکڑیوں کے ڈھیر پر رکھا اور آگ لگانے کی تیاری ہو ہی رہی تھی کہ اسی وقت بچہ غریب داس جی زندہ ہو گئے اور اُٹھ کے چل دیئے۔ اللہ اکبر (خدا کبیر) نے محترم غریب داس کو جو بتایا، وہ سنت غریب داس جی نے اپنے منہ سے بول کے وانی (ساکھی) کے ذریعے بیان کیا کہ کبیر جی نے کہا تھا کہ:-

غریب خراسان کابل قلعہ، بغداد بنارس ایک بلخ اور ولایت (انگلینڈ) تک ہم ہی دھاریں بھیش۔

یعنی بھگوان کبیر جی نے بتایا ہے کہ روئے زمین پر جتنے بھی ممالک اور صوبے ہیں اور جہاں جہاں نیک روحیں پیدا ہوتی ہیں، اُنہیں حقیقی روحانی علم اور حقیقی سادھنا بتانے کے لیے میں ہی مختلف (بھیس) شکل اختیار کر کے جاتا ہوں۔ عرب ممالک میں کابل، خراسان (روم کا ایک شہر)، بغداد (عراق کی راجدھانی)، بنارس (ہندوستان کا ایک شہر) اور (ولایت) انگلینڈ وغیرہ وغیرہ میں میں ہی جاتا ہوں۔ اور میرے لیے تمام ممالک اور تمام انسان ایک برابر ہیں۔

خدا کبیر حضرت محمد جی سے بھی زندہ بابا کی شکل اختیار کر کے مکہ شہر میں ملے تھے۔ محترم غریب داس جی نے بتایا تھا۔ وانی (امر کچھ رمینی سے):-

محمد بودھ سُنو برہم گیانی ۔ شنکر دوِئپ سے آئے پرانی -(۲۴)
لوک دوِئپ میں ہم لے گیو۔ اچھّا روپی وہاں نہ رہیو۔(۲۵)
اُلٹ محمد محل پٹھایا ۔ گجھ بیرج ایک کلمہ لایا۔(۲۶)
روزہ بنگ نماز دئی رے۔ بسمل کی نہیں بات کہی رے۔(۲۷)

یعنی کبیر جی نے بتایا ہے کہ حضرت محمد جی کی روح دیوتا شِو (تمگن) کی دنیا (شنکر دوئیپ) دنیا سے آئی تھی۔عبادت سے اُنہیں خاص شغف تھا۔ جب انہیں کال برہم کے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت جبرائیل نے ڈرا دھمکا کے کال برہم والا علم سکھایا جسے حضرت محمد جی نے آ کے عوام تک پہنچایا جو کہ نامکمل اور لوگوں کو کال کے جال میں پھنسائے رکھنے والا علم ہے۔ جب میں (خدا کبیر) نے دیکھا کہ نیک روح محمد جی کال کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں تو میں ان سے ملا۔ اور حقیقی علم بتایا، ان کے کہنے پر اُنہیں اپنی دنیا

میں جہاں میرا تخت ہے لے گیا، ان کا شنکر دویپ بھی دکھایاجہاں سے وہ زمین پر آئے تھے۔لیکن محمد نے ستلوک میں رہنے کی خواہش ظاہر نہیں کی، لہٰذا واپس جسم میں چھوڑ دیا، پھر بھی وقتاً فوقتاً چھپ کر محمد جی کی مدد کرتا رہا۔ وانی (محمد بودھ سے):-

ایسا جان محمد پیر، جن ماری گوٗ شبد کے تیر ۔شبدے پھیر جوائی، جن گوشت نہیں بھاکھیا۔ ہنسا راکھیا، ایسا پیر محمد بھائی۔

یعنی خدا کبیر جی نے محمد جی سے ایک کلمہ «اللہ اکبر» جاپ کرنے کو کہا۔ جس کی وجہ سے محمد جی سے کرشمے ظاہر ہونے لگے۔ ایک دن محمد جی نے ایک گائے کو اپنے کلمات سے مار کے سینکڑوں مسلمانوں کے سامنے زندہ کر دیا۔ پیر محمد جی بہت عظیم انسان تھے۔ اُنہوں نے جیوٗ(گائے) کی حفاظت کی۔ اس کا گوشت نہیں کھایا۔ وانی (امر کچھ رمینی سے):-

چاریار مِل مسلت بھینی ۔ گئوٗ پکڑ کر بسمل کینھی ۔ (۲۹)
تب ہم محمد یاد کیا رے۔ شبد سوروپی بیگ گیا رے۔ (۳۰)
موئی گئوٗ ہم بیگ جوائی ۔ تب محمد کے نشچے آئی ۔ (۳۱)
تم ست کبیر اللہ درویشا۔ مومن محمد کا گیا اندیشا۔ (۳۲)
داس غریب اناہد تھیر۔ بھج لیو ستنام ارو ست کبیرم ۔ (۳۳)

یعنی جن مسلمانوں کے سامنے حضرت محمد جی نے ایک گائے الفاظ کی طاقت سے مار کے پھر الفاظ کی طاقت سے ہی اسے زندہ کیا تھا، اُنہوں نے یہ بات سب کو بتائی۔ تو مخالفین نے ایک میٹنگ کی اور فیصلہ لیا کہ ہم گائے کو بسمل کریں گے یعنی گائے کی گردن کاٹ کے ماریں گے اور اگر محمد جی ہمارے سامنے گائے کو زندہ کریں گے تب ہم انہیں مانیں گے۔

متعین دن میں ہزاروں مسلمان اور غیر مسلمان کے سامنے گائے ذبح کی گئی۔ محمد جی نے گائے زندہ کرنے کے لیے سب منتر پڑھ لیے لیکن گائے زندہ نہیں ہوئی۔ پھر محمد جی نے کئی بار کو اونچی آواز میں اللہ کبیر کو اللہ اکبر کہہ کے پکارا۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہر بار اپنی پیشانی زمین پر رکھتے اور پھر آسمان کی طرف منہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کےاللہ اکبر کہنے لگتے جسے اب سجدہ کہتے ہیں۔ تب خدا کبیر وہاں پہنچے جو صرف حضرت محمد جی کو دکھائی دے رہے تھے اور دیگر موجود لوگوں کو نظر نہیں آرہے تھے۔ حضرت محمد جی نے اللہ کبیر کے سامنے سجدہ ریز ہو کے اپنی عزت برقرار رکھنے کے لئے درخواست کی۔ تب کبیر پرمیشور جی (قادر اللہ کبیر جی) نے فوراً گائے زندہ کر دی۔ تب محمد جی کا شک ختم ہو گیا اور اُنہوں نے کہا اے ست کبیر (لافانی کبیر)! آپ حقیقتا اللہ کے درویش (سنت یعنی نبی) ہیں۔ حضرت محمد جی ابھی تک اللہ کبیر جی کو خدا نہیں مان رہے تھے۔ بلکہ خدا کا طاقتور ولی سمجھ رہے تھے۔ جس وجہ سے خدا کبیر جی گائے زندہ کر کے غائب ہو گئے۔

اس کے بعد خدا کبیر حضرت محمد جی کی کوئی دلچسپی نہ دیکھ کے ان سے اس بھیس میں کبھی نہیں ملے۔ اتنی طاقت دیکھنے کے بعد بھی کال اور اعمال کے زیر اثر وہ ستلوک جانے کے لیئےراضی نہیں ہوئے اور انہیں صحیح تعلیم نہیں ملی۔ جو کال برِہم (پردے کے پیچھے سے بولنے والا خدا) کی بتائی ہوئی عبادات{روزہ رکھنا، نماز پڑھنا، اذان دینا} سے جنت میں نہیں جایا جا سکتا۔ جو کلمہ جاپ کرنے کے لیے کبیر اللہ جی نے محمد جی کو دیا تھا اُس سے کامیابی (سدھی)ملتی ہے۔ جنگ میں فتح حاصل ہوسکتی ہے۔ لیکن وہ جنت میں جانے میں مدد نہیں کرسکتا۔ جس وجہ سے حضرت محمدجی جنت میں بھی نہیں جا سکے۔ پتِر لوک میں دوسرے انبیاء کے پاس گئے ہیں، پھر اور جنم لیں گے۔

5- رومی کا الخضر کا تذکرہ کرنا۔ رومی کی اپنے مرُشد (گُرو) شمس تبریز کی تعریف میں لکھی دو تصانیف مثنوی اور دیوانِ کبیر میں بھی الخضر کا ذکر ملتا ہے۔

6- حیات القلوب (جلد 2) جنگ بدر

امیر المومنین کے حوالہ سے ابن بابویہ بتاتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر سے ایک رات پہلے مجھے الحضر خواب میں دیکھائی دیئے۔ میں نے ان سے کہا کہ براہ کرم مجھے ایسی دعا (نام منتر) عطا کردیں کہ جسے پڑھ کے میں جنگ میں فتح حاصل کرسکوں۔ الحضر نے مجھ سے کہا پڑھو «اے وہ جو اس کے سوا کوئی نہیں جو وہ ہے (Ohe, O one who is not except that He is)»۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت محمد جی کو اس کے بارے میں بتایا۔ یہ سُن کے حضرت محمد جی نے کہا علی! الحضر نے تمہیں اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ علی آگے کہتے ہیں کہ میں جنگ بدر کے دوران الحضر کا بتایا ہوا اسم اعظم مسلسل ورد کر رہا تھا۔

اسلام کی حل نہ ہونے والی پہیلی

اگر تناسخ(دوبارہ جنم) قبول نہ کیا جائے تو درج ذیل سوالات کے جوابات مسلم علماء کے پاس نہیں ہیں:- جیسے کوئی غریب ہے، تو کوئی امیر ہے۔ کوئی اولاد والا ہے تو کوئی بے اولاد ہے۔ کوئی رعایا ہے تو کوئی مہاراجہ سلطان ہے۔ کوئی اندھا ہے، کوئی لنگڑاہے، تو کوئی بالکل تندرست ہے۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے کہ ان اختلافات کی وجہ کیا ہے۔ اگر تناسخ/دوبارہ جنم نہ ماننے تو یہ حل نہ ہونے والی پہیلی ہمیشہ قائم رہے گی اور اگر ہم تناسخ (دوبارہ جنم)مان لیں تو یہ فورا حل ہو جاتی ہے۔

محترم غریب داس جی نے کہا ہے:- «پچھلے جپ-تپ سے ہوت ہیں پُورن ہنس مُراد -»

یعنی اے عقیدت مند روح! پچھلے جنم میں کی گئی تپیا اور جاپ سے منتیں (مرادیں) پُوری ہوتی ہیں۔ پچھلے جنموں میں جس نے جیسی تپیا اور جاپ کیئے ہیں یا نیک وَ بد اعمال کیئے ہیں۔ اس کی بنیاد پر کوئی بادشاہ بنا ہے، کوئی بڑا شاہی افسر بنا ہے، کوئی بڑا سیٹھ امیر بنا ہے۔ کوئی غریب ہے، کوئی اندھا ہے، کوئی لنگڑا ہے۔ کوئی بیمار ہے، کوئی صحت مند ہے۔ کوئی نوکر ہے، کوئی نوکرانی (لونڈی) ہے۔ کوئی رانی اور کوئی ملکہ ہے۔ کوئی پُوری عمر تک جیتا ہے، کوئی جوانی میں ہی مر جاتا ہے۔ کوئی چرند بنا ہوا ہے، کوئی پرندہ بنا ہوا ہے۔ کوئی گندے نالے کا کیڑا ہے۔ یہ سب پچھلے جنموں میں کیئے اعمال کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

دوبارہ جنم ہوتا ہے- پڑھیے بہت سارے ثبوت

7- سلطان ابراہیم بِن ادہم

سلطان ابراہیم بِن ادہم بلخی کی بھی الحضر سے ملاقات ہوتی تھی اور ان سے علم حاصل کرنے کے بعد ابراہیم نے تخت سے دستبردار ہو کر باقی زندگی اللہ کی عبادت میں گزار دی۔ رومی نے اپنے مرشد شمس تبریز سے ملاقات کے بعد لکھی اپنی کتاب «مثنوی» میں ابراہیم کی زندگی کے بارے میں بیان کیا ہے۔

سلطان ابراہیم بِن ادہم کی الکبیر سے ملاقات ہوئی تھی۔ بار بار سمجھانے کے بعد وہ بادشاہی چھوڑ کر نجات کے لیے نکل پڑے۔ براہ کرم پڑھیں اللہ کبیر (خدا کبیر) نے سلطان ابراہیم کو کیسے کال کے جال سے نکالا؟

سمن والی روح ہی سلطان ابراہیم تھے

جس وقت بھگوان کبیر جی نے کاشی میں ایک سو بیس سال تک لیلا کی تھی، اس وقت دہلی کے ایک باشندے سمن جن کی ذات منیار تھی نے، ان کی بیوی نیکی اور بیٹے شِو (سیوَ) نے بھگوان کبیر جی سے دِکشہ (تعلیم) لی تھی، ان کی معاشی حالت کمزور تھی۔ پرمیشور کی تعلیمات پر سختی سے عمل کرتے تھے اور پرمیشور پر پُورا بھروسہ کرتے تھے۔ دونوں میاں بیوی عورتوں کو چوڑیاں پہنانے کا کام گھر گھر جاکے کیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ اپنے گرودیوَ کبیر جی کی شان بھی بیان کیا کرتے تھے۔

بیان کرتے تھے کہ ہمارے ستگرو دیوَ جی نے بادشاہ سکندرِ لودھی کی لاعلاج بیماری صرف آشیرواد سے ہی ٹھیک کردی۔ بادشاہ سکندر نے سوامی رامانند جی کی گردن کاٹ دی تھی۔ اُنہیں بھی ستگرو کبیر جی نے گردن دھڑ پر رکھ کے جوڑ دیا اور اُنہیں زندہ کر دیا۔ ایک کمال نام کا لڑکا مر گیا تھااور اس کے قبیلے والوں نے آخری رسومات کے طور پر اسے دریا میں بہا دیا تھا۔ شیخ تقی جو کہ بادشاہ

سکندر جی کے پیر ہیں کو یقین نہیں آرہا تھا کہ رامانند جی کی گردن کٹنے کے بعد بھی کبیر جی نے اُنہیں دوبارہ زندہ کر دیا اور وہ بادشاہ سے کہتے تھے کہ کبیر جنتر منتر جانتا ہے اور کچھ نہیں ہے، مُردہ بھی بھلا کبھی زندہ ہوسکتے ہیں۔ اگر وہ میرے سامنے کوئی مردہ زندہ کریں تو میں مانوں۔

بادشاہ سکندر کو کبیر جی پر پُورا بھروسہ تھا کیونکہ وہ بیماری کی وجہ سے بہت پریشان تھا اور اس نے رامانند سوامی جی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا تھا۔ لیکن کبیر جی نے اس کے سامنے ہی انہیں زندہ کر دیا تھا۔ شیخ تقی بھی اس دن دریا پر موجود تھے۔ ایک لاش دیکھ کے بولے کہ اگر تم اس لاش کو میرے سامنے زندہ کر دو تو میں کبیر کو اللہ کا نبی مان لوں گا۔

کبیر جی نے کہا کہ اے شیخ جی! آپ بھی اتنے بڑے پیر ہیں، آپ بھی کوشش کرکے دیکھیں، ورنہ بعد میں کہو گے کہ یہ تو میں بھی کر سکتا تھا۔ وہاں موجود تمام حاضرین، وزیروں اور بادشاہ نے بھی یہی کہا کہ آپ کون سی چھوٹی شخصیت ہیں؟ آپ ہی کام کردو۔

شیخ تقی نے شرماتے ہوئے کچھ جادو ٹونے کیئے، لیکن بے سود ہی رہے۔ اور بولا کہ مرِدے زندہ نہیں ہوا کرتے۔ کبیر تو یہ چاہتے ہیں کہ لاش بہے کے دُور چلی جائے اور ان کی عزت رہ جائے۔ دیکھو وہ لاش بہی چلی جا رہی ہے۔ کبیر جی نے اپنے ہاتھ سے اِشارہ کیا اور کہا، اے مرِدے واپس آجاؤ۔ لڑکے کی لاش اِنجن والی کشتی کی طرح واپس لوٹ آئی۔ کبیر جی نے کہا اے روح! تو جہاں بھی ہے کبیر کے حکم سے میت کے اندر داخل ہو اور باہر آجاؤ۔ اسی وقت وہ 12 سالہ لڑکا دریا سے زندہ باہر آگیا۔ حاضرین نے کہا کبیر جی! آپ نے کمال کردیا۔ اور بچے کا نام کمال رکھ دیا گیا۔ خدا کبیر جی نے اس بچے کمال کو اپنے گھر میں اپنے بچے کی طرح پالا۔ شیخ تقی شرم سے پانی پانی ہوگیا لیکن مانا پھر بھی نہیں۔ کہنے لگا کہ بچے کو صدمہ لگا تھا اور غلطی سے اسے مردہ سمجھ کے پانی میں بہا دیا تھا۔ میں تو تب مانوں جب کبیر میری مردہ بیٹی جو کئی دنوں سے قبر میں دفن ہے کو دوبارہ زندہ کر دیں۔

بھگوان کبیر جی نے کہا کہ دو دِن بعد تمہاری بیٹی کو زندہ کر دوں گا۔ آس پاس کے دیہات اور دہلی میں منادی کرادو کہ سب آکے دیکھیں۔ ایسا ہی کیا گیا اور پھر قبر توڑ دی گئی۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا شیخ جی! کوشش کریں کہ کہیں بعد میں کہو کہ یہ لڑکی بھی صدمے میں تھی۔ وہاں موجود لوگوں نے کہا کہ کبیر جی! اگر شیخ کے پاس اتنی طاقت ہوتی تو یہ اپنی بیٹی کو مرنے کیسے دیتے۔ آپ کوشش کریں۔ کبیر جی نے کہا کہ اے شیخ تقی کی بیٹی! زندہ ہوجا۔ لیکن لڑکی زندہ نہیں ہوئی۔ ایسے ہی دو بار کہا۔ لیکن لڑکی پھر بھی زندہ نہیں ہوئی۔ شیخ تقی کو اپنی بیٹی کے زندہ نہ ہونے کا غم نہیں تھا، بلکہ وہ کبیر جی کی شکست کا جشن منا رہا تھا، اور تالیاں بجاتے ہوئے ناچنے لگا۔ کبیر جی نے کہا اے روح! تم جہاں بھی ہو، کبیر کے حکم سے اپنے جسم میں داخل ہو جاؤ اور قبر سے باہر نکل آؤ۔ یہ کہتے ہی ایک بارہ سال کی لڑکی کے جسم میں ہلچل پیدا ہوئی اور وہ لڑکی اُٹھ کے باہر آگئی اور کبیر جی کو سجدہ ریز ہو کے سلام کیا۔ خدا کبیر جی نے کہا کہ اے شیخ تقی کی بیٹی! اپنے والد کے ساتھ گھر جاؤ۔ شیخ تقی نے بھی اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور گھر چلنے کو کہا۔ لڑکی کا نام کمالی رکھا گیا کیونکہ وہاں موجود لوگوں نے کہا کہ یہ تو کمال ہے، کمال ہے۔ اس لیے اس کا نام کمالی ہی رکھ دیا گیا۔

کمالی نے کہا کہ میں شیخ تقی کی طرف سے تو پہلے ہی ملک الموت کے پاس جا چکی ہوں۔ اب تو میں اللہ اکبر کی بیٹی ہوں۔ یہ کبیر خود اللہ ہیں۔ اس طرح اس لڑکی نے بھگوان کبیر کے کرم سے ڈیڑھ گھنٹے تک وعظ کیا۔ اپنے پچھلے جنموں کے بارے میں بتایا کہ ایک جنم میں میں رابعہ بنی تھی۔ اس وقت کبیر جی سے میری ملاقات 12 سال کی عمر میں ہوئی تھی اور میں نے ان کی بتائی ہوئی سادھنا 4 سال تک کی۔ پھر میں نے اپنے مسلمان مذہب کی عبادت کرنی شروع کر دی جو بے سود ہی رہی۔ پھر میں بانسری لڑکی بنی۔ اور مکہ میں اپنا جسم کاٹ کے بھی پیش کر دیا تھا۔ لیکن پھر بھی اگلی زندگی میں نے طوائف کی بن کے گزاری۔ لیکن ان چار سالوں کی سچی بھکتی کی وجہ سے مجھے 2 انسانی جنم ملے تھے۔ اب میرے پاس کوئی انسانی جنم باقی نہیں بچا تھا اور مجھے کسی جانور کی بطن میں پیدا ہونا پڑتا۔ کہ اسی وقت خدا کبیر جی دھرمراج کے پاس گئے اور مجھے آزاد کرا کے لائے اور میرے جسم میں داخل کر دیا۔ ان کے فضل سے مجھے انسانی زندگی ملی ہے۔ اب میں اپنے حقیقی والد اللہ کبیر جی کے ساتھ رہوں گی۔

کبیر جی نے کمالی کو بیٹی کی طرح پالا اور اپنے گھر میں رکھا۔ اور وہاں موجود حاضرین نے لاکھوں کی تعداد میں خدا کبیر جی سے

دِکشا لی۔ سب کو پہلے 5 منتروں کی تعلیم دی گئی۔ {اس طرح اس وقت کبیر جی کے 64 لاکھ پیروکار ہوگئے تھے۔ وہ لوگ یہ کرشمہ دیکھ کے بعد ہی ان کی پناہ میں آئے تھے۔} دہلی شہر کی عورتیں نیکی اور سمن سے یہ انوکھی باتیں سُن کے بعد میں بحث کرتی تھیں، کہ کیا یہ چیزیں ممکن ہیں؟ کچھ تو کہتی تھیں کہ اس وقت ہمارا گھر والا بھی وہاں موجود تھا۔ جب شیخ کی بیٹی قبر سے نکال کے زندہ کی گئی تھی، لیکن میرے شوہر کو اس بات سے بڑا غصہ آیا کہ کبیر اس لڑکی کو کیوں لے گیا؟ جس کی بیٹی تھی اس کے حوالے کرنا چاہیے تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عموما یہ خواتین اندر سے اسے مذاق سمجھتی تھیں لیکن نیکی اور سمن کے سامنے خاموش رہتی تھیں۔

نیکی، سیئو اور سمن کی قربانی کی کہانی

ایک دفعہ کبیر صاحب اچانک اپنے دو خادموں (کمال اور شیخ فرید) کے ساتھ اپنے عقیدت مند سمن کے گھر پہنچتے ہیں۔ سمن کے گھر میں کل تین لوگ تھے۔ سمن، اس کی بیوی نیکی اور ان کا بیٹا سیئو (شِو)۔ بھکت سمن اتنا غریب تھا کہ کبھی کبھی گھر میں کھانا بھی نہیں ہوتا تھا اور پورا گھر بُھوکا سوتا تھا۔ آج وہی دن تھا۔ عقیدت مند سمن نے اپنے گرودیوَ کبیر صاحب سے پُوچھا کہ صاحب کھانے کے بارے میں بتائیں، کھانا کب کھائیں گے؟

کبیر صاحب نے کہا کہ بھائی بُھوک لگی ہے۔ کھانا بناؤ۔ سمن گھر کے اندر گیا اور اپنی بیوی نیکی سے کہا کہ اپنے گھر اپنے گرودیوَ بھگوان آئے ہیں۔ جلدی سے کھانا تیار کرو۔

نیکی نے کہا کہ گھر میں تو اناج کا ایک دانہ بھی نہیں ہے۔

سمن نے کہا کہ پڑوس سے اُدھار مانگ لاؤ۔

نیکی نے کہا کہ میں مانگنے گئی تھی لیکن کسی نے بھی آٹا اُدھار نہیں دیا۔ اُنھوں نے آٹا ہوتے ہوئے بھی جان بُوجھ کے نہیں دیا اور کہا کہ آج تمہارے گھر تمہارے گرو جی آئے ہوئے ہیں۔تم لوگ کہتے تھے کہ ہمارے گرو جی خدا ہیں۔ اگر تمہارے گرو جی خدا ہیں تو تمہیں مانگنے کی ضرورت کیوں پڑی؟ یہی تمہارا گھر بھر دیں گے وغیرہ وغیرہ کہہ کے مذاق کرنے لگے۔

سمن نے کہا، اپنے کپڑے لے آؤ، میں انہیں گروی رکھ کے تین سیر آٹا لے آتاہوں۔

نیکی نے کہا یہ کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ اسے کوئی گروی نہیں رکھے گا۔ سمن سوچ میں پڑ گیا اور اپنی بدقسمتی کو کوستے ہوئے کہنے لگا کہ میں کتنا بدنصیب ہوں۔ کہ آج خدا میرے گھر آئے ہیں اور میں اُنہیں کھانا بھی نہیں کھلا سکتا ہوں۔ اے خدا! تم نے مجھ جیسے گناہگار کو زمین پر کیوں بھیجا؟ میں اتنا بےقدر رہا ہوں گا کہ پچھلے جنم میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا۔ اب ستگرو کو کیا منہ دکھاؤں؟ یہ کہہ کر وہ کوٹھے کے اندر جا کے پُھوٹ پُھوٹ کے رونے لگا۔

تب اس کی بیوی نیکی نے کہا کہ حوصلہ رکھو اور مت روؤ خدا آئے ہیں۔ اُنہیں تکلیف ہو گی۔ سوچیں گے کہ ہمارے آنے سے تنگ آ کر رو رہا ہے۔ سمن خاموش ہو گیا۔ پھر نیکی نے کہا کہ آج رات دونوں باپ بیٹے جا کے تین سیر (پرانے باٹ کے حساب سے تقریباً ایک کلو گرام وزن) آٹا چرا کے لے آنا۔ صرف سنتوں اور بھکتوں کے لیے۔

تو لڑکا سیئو بولا، ماں گروجی کہتے ہیں کہ چوری کرنا گناہ ہے۔ پھر آپ بھی مجھے یہی سکھاتی ہو کہ بیٹا کبھی چوری نہیں کرتے اور چوری کرنے والے تباہ ہو جاتے ہیں۔ آج تم یہ کیا کہہ رہی ہو ماں؟ کیا ہم گناہ کریں گے ماں؟ اپنی عبادات تباہ ہو جائے گی۔ ماں ہمیں چوراسی لاکھ بطنوں میں عذاب بھگتنا ہوگا۔ ایسا مت کہو ماں میں تمہیں اپنی قسم دیتا ہوں۔

تب نیکی نے کہا بیٹا تم ٹھیک کہتے ہو۔ چوری گناہ ہے لیکن بیٹا ہم اپنے لیے نہیں بلکہ سنتوں کے لیے کریں گے۔ جس شہر میں رہتے ہیں اُس کی حفاظت کے لیے چوری کریں گے۔ نیکی نے کہا بیٹا- اس شہر کے لوگ ہم سے بہت چِڑتے ہیں ہم نے اِنہیں بتایا تھا کہ ہمارے گرودیوَ کبیر صاحب جی(پُورن پرماتما) زمین پر آئے ہوئے خدا ہیں۔ اُنھوں نے ایک مُردہ گائے اور اس کے بچھڑے کو زندہ کر دیا تھا، جس کے سکندر لودھی نے ٹکڑے کروا دیئے تھے۔ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو زندہ کر دیا تھا، سکندر لودھی بادشاہ کی

جلن کی بیماری ختم کر دی اور شری سوامی رامانند جی (کبیر صاحب کے گرو دیو) کو جب سکندر لودھی نے تلوار سے مار ڈالا تھا، تو اُنہیں بھی کبیر صاحب نے دوبارہ زندہ کیا تھا۔ ان باتوں کا یہ شہر کے لوگ مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا گرو کبیر تو بھگوان ہیں وہ تمہارے گھر کو بھی اناج سے بھر دیں گے۔ پھر کیوں اناج (آٹا) کے لیے گھر گھر گھومتی پھرتی ہو؟

بیٹا! یہ نادان لوگ ہیں۔ اگر آج کبیر صاحب جی اس شہر کا کھانا کھائے بغیر چلے گئے تو کال(برِہم) خدا بھی اتنا ناراض ہو جائے گا کہ اس شہر کو تباہ نہ کر دے۔ بیٹا! اس آفت سے بچانے کے لیے اناج کی چوری ضروری ہے۔ ہم نہیں کھائیں گے۔ صرف اپنے ستگرو اور آنے والے بھکتوں کو تبرک کے طور پر کھلائیں گے۔ یہ کہہ کے نیکی کی آنکھیں میں آنسو آگئے اور وہ بولی بیٹا ناٹیو مت یعنی انکار نہیں کرنا۔

تو اپنی ماں کی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے لڑکے سیئو نے کہا- ماں روؤ مت، تمہارا بیٹا تمہارے حکم پر عمل کرے گا۔ ماں، تم بہت اچھی ہو نا؟

آدھی رات کے وقت باپ (سمن) اور بیٹا (سیئو) دونوں چوری کرنے جاتے ہیں ، ایک سیٹھ کی دکان کی دیوار میں سوراخ کر تے ہیں۔ سمن نے کہا کہ بیٹا میں اندر جاتا ہوں اگر کوئی شخص آئے تو آہستہ سے بتا دینا، میں آٹا تمہیں دے دوں گا اور تم لے کے بھاگ جانا۔

سیئو نے کہا نہیں بابا میں اندر جاؤں گا۔ اگر میں پکڑا بھی گیا تو مجھے بچہ سمجھ کر معاف کر دیا جائے گا۔

سمن بولا بیٹا اگر تمہیں پکڑ کے مار دیا تو میں اور تمہاری ماں کیسے زندہ رہیں گے؟

سیئو دعا کرتے ہوئے سوراخ سے دکان کے اندر داخل ہوگیا۔ پھر سمن کہتا ہے کہ بیٹا! صرف تین سیر آٹا لانا، اس سے زیادہ نہیں۔ جیسے ہی لڑکا سیئو اپنی پھٹی پُرانی چادر میں تقریباً تین سیر آٹا باندھ کے چلنے لگتا ہے تو اندھیرے میں ترازو کے پلڑے پر پاؤں رکھ جاتا ہےاور زوردار آواز ہوتی ہے جس سے دکاندار جاگ جاتا ہے اور سیئو کو چور چور کہہ کے پکڑ کر رسیوں سے باندھ لیتا ہے۔لیکن اس سے پہلے ہی سیئو چادر میں بندھا آٹا اس سوراخ سے باہر پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے ابا! مجھے سیٹھ نے پکڑ لیا ہے۔ آپ آٹا لے جاؤ اور ستگرو اور بھکتوں کو کھانا کھلوائیں۔ میری فکر نہیں کرنا۔

جب سمن آٹا لے کے گھر پہنچا تو نیکی نے سیئو کو نہ پا کر پُوچھا لڑکا کہاں ہے؟ سمن نے کہا کہ سیٹھ جی نے پکڑ کے باندھ دیا ہے۔

نیکی نے کہا کہ تم واپس جاؤ اور لڑکے سیئو کا سر کاٹ لاؤ کیونکہ وہ لوگ لڑکے کو پہچان کر اپنے گھر لے آئیں گے۔ پھر ستگرو کو دیکھ کر شہر کے لوگ کہیں گے کہ یہی ہیں جو چوری کرواتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ستگرو دیو جی کو بھی پریشان کریں۔ ہم گنہگار لوگ اپنے داتا کو کھانا کھلانے کی جگہ قید نہ کرا دیں، یہ کہہ کے ماں اپنے شوہر سے کہہ رہی ہے کہ اپنے بیٹے کا سر کاٹ لاؤ وہ بھی گرودیوَ جی کے لیے۔

سمن نے ہاتھ میں کرد (لمبا چاقو) لیا اور دکان پر جا کے کہا کہ سیئو بیٹا ایک بار گردن باہر نکالو۔ کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ کل ہم نہیں مل پائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہیں مروا دے۔

تو سیئو نے اس سیٹھ (بنیے) سے کہا کہ سیٹھ جی، میرے والد باہر کھڑے ہیں کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں، برائے مہربانی میری رسی اتنی ڈھیلی کر دو کہ میری گردن سوراخ سے باہر نکل جائے۔

سیٹھ نے اس کی بات مان کے رسی اتنی ڈھیلی کر دی کہ اس کی گردن آسانی سے باہر نکل آئی۔

سیئو نے کہا اب میری گردن کاٹ دو۔ اگر آپ میری گردن نہیں کاٹوگے تو آپ میرے والد نہیں ہو۔ مجھے پہچان کے سیٹھ گھر تک پہنچ جائے گا۔ اس کی رسائی بادشاہ تک ہےوہ اپنے گرو دیوِ کو مار ڈالے گا۔ ابا ہم کیا منہ دکھائیں گے؟ سمن نے فوراً چُھری ماری اور اس کا سر کاٹ کے گھر لے گیا۔

سیٹھ نے لڑکے کا قتل ہوا دیکھ اس کی لاش گھسیٹ کے پاس ہی کے ایک پاجاوے (اینٹوں کے بھٹے) کے کھنڈر میں پھینک دی۔

جب نیکی نے سمن سے کہا کہ تم واپس جاؤ اور لڑکے کا دھڑ جو باہر پڑا ہے اسے بھی لے آؤ۔ جب سمن دکان پر پہنچا۔ اس وقت تک سیٹھ نے اس دکان کی دیوار کے سوراخ کو بند کر لیا تھا۔ سمن لاش گھسیٹنے کے نشانات دیکھتا ہوا لاش کے قریب

پہنچ گیا اور لاش اُٹھا لایا کمرے کے اندر رکھ کے اوپر سے پُرانے کپڑے ڈال دیئے اور سر کو الماری کے طاق(ایک حصہ) میں رکھ کے کھڑکی بند کر دی۔

کچھ دیر بعد سورج طلوع ہوگیا، تو نیکی نے غسل کیا اور ستگرو اور بھکتوں کے لیے کھانا پکایا، ستگُرو کبیر صاحب جی سے کھانے کے لیے درخواست کی، نیکی نے صاحب کبیر اور دونوں بھکتوں (کمال اور شیخ فرید)تینوں کے سامنے احترام کے ساتھ تین مٹی کے برتنوں میں کھانا پیش کیا۔ صاحب کبیر نے کہا کہ اسے چھ برتنوں میں ڈال کےآپ تینوں بھی ساتھ میں بیٹھو اور یہ محبت والا تبرک کھاؤ۔ بہت درخواست کرنے کے بعد بھی جب کبیر صاحب جی نہیں مانے،تو چھ برتنوں میں پرساد پیش کیا گیا، پانچوں لوگ پرساد کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔
پھر کبیر صاحب جی نے کہا:-

آؤ سیئو جیم لو، یہ پرساد پریم ۔ شیش کٹت ہیں چوروں کے، سادھوں کے نتیے کشیم ۔

صاحب کبیر (اللہ اکبر = الخضر) نے کہا کہ سیئو آؤ کھانا کھاؤ۔ سر تو چوروں کے کٹتے ہیں۔ سنتوں(بھکتوں) کے نہیں۔ ان کی تو حفاظت کی جاتی ہے انہیں تو معاف کیا جاتا ہے۔ کبیر صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ فوراً سیئو کے سر پر دھڑ لگ گیا گردن پر کٹنے کا کوئی نشان تک نہیں تھا اور وہ آ کے پنگت (قطار) میں بیٹھ کے کھانا کھانے لگا۔ بولو کبیر صاحب (کویرامیتوجا) کی جئے۔ (ویدوں کے الفاظ:- کویر = کویردیوَ= کبیر پرمیشور، امیت + اوجا = لامحدود طاقت۔)
سمن اور نیکی نے دیکھا کہ گردن پر کوئی نشان بھی نہیں ہے۔ لڑکا زندہ کیسے ہُوا؟ اندر جا کے دیکھا تو وہاں سر اور دھڑ کچھ بھی نہیں تھا۔ صرف خون کے کچھ چھینٹے پڑے تھے جو اس گناہگار دل کے شکوک مٹانے کے لیے کافی تھے۔ست صاحب۔
اس طرح کے بہت سے کرشمات کبیر صاحب(کویراگنے) نے کیئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی خدائے کامل ہیں۔ سام وید نمبر 822 ، اور رِگ وید کے منڈل 10 کے سُکت 162 کے منتر 2 میں کہا ہے کہ کویر دیوَ اپنے عقیدت مند کی زندگی بڑھا دیتے ہیں اگر وہ مر بھی چکے ہوں تو اُنہیں دھرمراج سے چھڑا کے سو سال کی زندگی دے دیتے ہیں۔
جے ہو پرمیشور کبیر بندی چھوڑ (الخضر) جی کی۔

سمن والی روح نوشیر خان بنا

نیکی اور سیئو کو اسی جنم میں نِجات مل گئی لیکن سمن کے دل کو ٹھیس لگی تھی کہ اگر میرے پاس پیسہ ہوتا تو مجھے اپنے بیٹے کا سر نہیں کاٹنا پڑتا۔ پرماتما نے اُسی جنم میں سمن، نیکی، اور سیئو کو دولت سے نواز دیا تھا اور اب وہ غریب نہیں رہے تھے۔ سمن دہلی کا ایک بہت امیر آدمی بن گیا تھا، لیکن پھر بھی نِجات کی خواہش پُوری نہیں ہوئی۔ لہذا بھگوان روپی ستگرو کے لیے بیٹے کی قربانی کرنے کی وجہ سے اسے اگلی جنم میں نوشیرخان شہر کے راجہ کے گھر پیدا کیا۔ اور وہ راجہ بن گیا۔ 80 خزانے ہیروں اور موتیوں سے بھرے ہوئے تھے لیکن پھر بھی وہ خیرات نہیں کرتا تھااور نہ ہی خدا کو یاد کرتا تھا۔
پرمیشور کبیر جی زندہ بابا (الخضر) کی شکل میں بادشاہ نوشیر خان کے پاس گئے اور خیرات کرنے کی نصیحت کی۔ بادشاہ نے کہا میں غریب بادشاہ ہوں۔ زندہ بابا نے کہا کہ تمہارے 80 خزانوں پر جھنڈے لگے ہیں۔ (یہ بادشاہ کی پہچان ہوتی تھی کہ جس کے پاس جتنے خزانے ہوتے وہ اُتنے ہی جھنڈے کھڑے کیا کرتا تھا۔)

بادشاہ نے کہا کہ یہ تو کوئلے ہیں۔ زندہ بابا نے کہا کہ جیسے تمہاری نیت ہے ویسے ہی یہ کوئلہ بن جائیں گے۔ جب بادشاہ نے خزانے کھول کے دیکھے تو وہ واقعی کوئلے بن چکے تھے۔ بادشاہ نے زندہ بابا کے پاؤں پکڑ کے معافی مانگی۔ زندہ بابا نے کہا کہ اگر تم خوب صدقہ و خیرات کروگے تو یہ دوبارہ ہیرے اور موتی بن جائیں گے۔ بادشاہ نے کہا، میں آپ کے حکم کے مطابق ہی کروں گا، خزانے پھر سے ہیروں سے بھر گئے۔ اب بادشاہ نوشیر خان نے تب خوب صدقہ و خیرات کیااور اس کی وجہ سے نیز پچھلے جنم میں ستگُرو کی عقیدت اور خدمت کی وجہ سے وہ ملک عراق میں بلخ نام کے ایک شہر کا راجہ بنا۔ تفصیلی کہانی آگے درج ہے:-

سلطان ابراھیم کی پیدائش کی کھانی

ایک ادہم شاہ نام کا ایک فقیر تھا۔ جس نے بلخ شہر سے کچھ دور ایک جھونپڑی بنا رکھی تھی۔ کبھی کبھی شہر میں گھومنے آجاتا تھا۔ ایک دن اس نے بلخ کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی کو دیکھا جو جوان اور خوبصورت تھی۔ ادہم شاہ کے دل میں اس لڑکی سے شادی کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔

اور وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ اس لڑکی کی شادی مجھ سے کر دو۔ بادشاہ بہت حیران ہوا اور ڈرا بھی کہ کہیں یہ فقیر اسے بد دعا نہ دے دے۔ لہذا اس نے ہاں یا نہ کہنے کے بجائے فقیر سے اگلے دن آنے کو کہہ دیا۔ وزیروں کو پتہ چل گیا۔ تو طے یہ ہوا کہ کل اس سے کہیں گے کہ اگر تم بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرناچاہتے ہو تو تمہیں موتیوں کا ایک ہار لانا ہوگا یا سو موتی لانے ہوں گے۔ ورنہ یہ شادی نہیں ہوسکتی۔ اگلے دن فقیر کو یہی شرط بتادی گئی۔

فقیر موتی لینے کے لیے نکل پڑا۔ کسی نے بتایا کہ موتی تو سمندر میں ملتے ہیں۔ تو وہ فقیر سمندر کے کنارے جا کے اپنے کرمنڈل (لوٹے) سے سمندر کا پانی بھرتا ہے اور اسے کچھ فاصلے پر ریت میں پھینکنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ کئی دنوں تک بھوکا پیاسا اسی کوشش میں لگا رہا، یہاں تک کہ اس کا جسم بھی لاغر ہونے لگا۔ جو بھی دیکھتا وہ یہی کہتا کہ تم نے اللہ کی خاطر اپنا گھر چھوڑا تھا۔ لیکن اب جہنم کی تیاری کر رہے ہو۔ سمندر کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔ عبادت کرو۔

پرماتما(قادر اللہ) زندہ بابا کے بھیس میں وہاں نمودار ہوئے اور ادہم شاہ سے پُوچھا کیا کر رہے ہو؟ اس نے بتایا کہ مجھے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنی ہے۔ اس کے لیے بادشاہ نے موتیوں کی شرط رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موتی سمندر میں ہوتے ہیں۔ اس لیے میں سمندر خالی کر کے موتی نکالوں گا۔

زندہ بابا نے کہا کہ سمندر خالی نہیں ہو سکتا۔ تم بھوکے پیاسے مرجاؤ گے۔تم نے جس نجات حاصل کرنے کے لیے گھر چھوڑا ہے۔ وہ نجات حاصل کرنے کی کوشش کرو تب ہی کچھ پائیگا۔ تم نے اپنی زندگی تباہ کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ ادہم شاہ نے کہا کہ مجھے تمہاری نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں، تم اپنا کام کرو۔

خدا کبیر جی نے کہا کہ:-

وکار مرے مت جانیا، جیوں بھوبھل (راکھ) میں آگ۔ جب کریلّے دھدھکہی، کوئی بچے ستگرو شرن لاگ۔

{لطیفہ: ایک 70-75 سال کا بوڑھا آدمی شراب پی کے سڑک پے کھڑا جھوم رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تھما ڈوگا (سہارے کے لیئے چھڑی) زمین پر گر گئی۔ وہ چھڑی اُٹھا نہیں پا رہا تھا کیونکہ وہ نشے میں تھا ۔ گر جاتا تو پھر اُٹھنا مشکل ہو جاتا۔ اسی راستے سے ایک اور شخص آرہا تھا۔ بوڑھے نے لڑکھڑاتی آواز میں اس سے کہا کہ میری چھڑی اُٹھا کے مجھے دے دو۔ مسافر فوراً سمجھ گیا اور بولا اے دادا جان! آپ اپنی عمر دیکھو۔ اس عمر میں شراب پینا مناسب نہیں ہے۔ آپ کے پوتے پوتیاں ہوں گی۔ ان پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

یہ بات سُن کے بوڑھے نے کہا کہ بلا بات کے نصیحت نہیں کرنی چاہیے، کیا آج تک مجھے یہ نصیحت کرنے والا کوئی نہ ملا ہوگا؟ اگر چھڑی اُٹھاکے دینی ہے تو اُٹھادے ورنہ جا یہاں سے۔ ادہم شاہ فقیر کا بھی یہی حال تھا۔

پرماتما نے دیکھا کہ یہ بندہ تو مر جائے گا۔ تو کبیر زندہ بابا (الخضر) نے اپنی طاقت سے سمندر سے ہزاروں موتی نکال کے ریت میں ڈال دیئے۔ یا اللہ کہتے ہوئے ادہم شاہ نے ہزاروں موتی چادر میں باندھ لیے اور لے جاکے بادشاہ کے دربار میں رکھ دیئے اور کہا کہ اب اپنے وعدے کے مطابق شہزادی کا نکاح مجھ سے کر دو۔ وزیروں نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کی لاٹھیوں سے پٹائی لگاؤ اور جنگل میں پھینک دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔خدا کے فضل سے وہ مرا نہیں اور چند دنوں میں پھر چلنے پھرنے لگا۔

کچھ دنوں کے بعد بادشاہ کی بیٹی کا انتقال ہو گیا۔ تو اسے قبر میں دفن کرنے کے بعد چار محافظ وہاں چھوڑ دیئے تاکہ کوئی

جنگلی جانور اس کی لاش کو خراب نہ کرے۔ ادہم شاہ کو پتا چلا، تو وہ رات میں قبر پر گیا جب کہ محافظ گہری نیند میں سو رہے تھے۔ ادہم شاہ نے قبر کھود کے لاش باہر نکالی اور قبر کو اسی طرح ٹھیک کر کے لڑکی کی لاش اپنی جھونپڑی میں لے گیا۔

اسی رات بنجاروں کا ایک قافلہ راستہ بُھول کے اسی جنگل میں چلا آیا۔ جھونپڑی میں چراغ جل رہا تھااور کفن میں لپٹی لڑکی کی لاش دیوار کے ساتھ لگا کے ایسے رکھی تھی کہ جیسے وہ لڑکی پالتھی مار کے بیٹھی ہو۔ سردیوں کا موسم تھا۔ قافلے سے دو لوگ آگ لینے کے لیے جھونپڑی کے اندر گئے۔ ان کی آواز سُن کے ادہم شاہ ڈر گیا کہ کہیں بادشاہ کے آدمی تو نہیں آگئےاور وہ جھونپڑی کے پیچھے جا کے ایک غار میں چُھپ گیا جس میں وہ عبادت کیا کرتا تھا۔

قافلے کے لوگوں نے جب مردہ جوان لڑکی کو دیوار کے سہارے بیٹھے دیکھا تو ڈرکے مارے واپس لوٹ گئے اور سارا ماجرا جا کے قافلےمیں بتایا۔ قافلے میں ایک ڈاکٹر بھی موجود تھا۔ کچھ لوگوں کے ساتھ ڈاکٹر وہاں گیا اور لڑکی کو دیکھ کے بولا کہ یہ لڑکی ابھی مری نہیں ہے، اسے صدمہ لگا ہے۔ میں اس کا علاج کر سکتا ہوں۔ قافلے کے مالک نے کہا کہ تم علاج کرو۔ اگر لڑکی صحت یاب ہو جائے گی تو اسی سے پُوچھیں گے کہ تمہارا باپ کون ہے یا تمہارا شوہر کہاں ہے؟ سب سے پہلے لڑکی کے برہنہ جسم پر چادر ڈالی۔ پھر ڈاکٹر نے ہاتھ کی رگ میں چیرا لگا کے فاسد خون نکالا۔

چند منٹ میں ہی لڑکی ہوش میں آگئی۔ بولی کہ میں یہاں کیسے آئی؟ ادہم شاہ فقیر نے چراغ کی روشنی میں دیکھا کہ یہ لوگ بادشاہ کے آدمی نہیں ہیں اور شہزادی بھی زندہ ہو گئی ہے۔ تو وہ قافلے کے آدمیوں کے پاس آیا اور ساری کہانی سنائی جو لڑکی نے بھی سُنی۔

قافلے کے لوگوں نے لڑکی کو سمجھایا کہ اگر یہ فقیر تمہیں قبر سے نکال کے نہیں لاتا تو تم تو اس دنیا سے چلی گئی ہوتیں۔ اب تمہیں چاہیے کہ اللہ کی مرضی مان کے اس فقیر کے ساتھ رہو۔ لڑکی نے ہاں کہہ دیا اور ان لوگوں نے دونوں کا نکاح کرا دیا، نکاح پڑھوا دیا۔ قافلے کے مالک نے کہا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ چلنا چاہو تو ہم آپ کی خدمت کریں گے، کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن فقیر نے کہا کہ ہمیں یہیں رہنا ہے اور میں آپ لوگوں کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔ آپ لوگ میرے لیے خدا بن کر آئے ہو۔ ہم دونوں ہی مرنے والے تھے۔ آپ لوگوں نے ہماری جان بچائی ہے اور انہیں وہیں چھوڑ کے قافلےوالے چلے گئے۔

کچھ دنوں بعد لڑکی نے ایک خوبصورت بیٹے کو جنم دیا اس کا نام «سلطان ابراہیم» رکھا، جب بچہ چار سال کا ہو گیا تو اس کا داخلہ بلخ شہر کے ایک مولوی کے پاس پڑھنے کے لیے کرا دیا، ہر روز ادہم اپنے بیٹے کو صبح میں مولوی کے پاس چھوڑ آتا اور شام کو واپس لے آتا۔ بلخ کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی تھی، کوئی بیٹا نہیں تھا، بادشاہ غریب بچوں کی مدد کیا کرتا تھا، ایک دن بلخ کا بادشاہ اس مولوی کے پاس گیا، وہ طالب علموں کو بھی انعامات دیتا تھا، غریب بچوں کو کپڑے تقسیم کرتا تھا۔ ادہم شاہ فقیر کے بیٹے کو دیکھ کے بادشاہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ اس کی شکل بادشاہ کی بیٹی کے جیسی تھی۔

بادشاہ نے مولوی سے پُوچھا یہ بچہ کس کا ہے؟ مولوی نے بتایا کہ جنگل سے ایک فقیر آتا ہے، اس کا یہ بچہ ہے۔ صبح میں چھوڑ کے جاتا ہے اور شام کو واپس لے جاتا ہے۔ ہم نے زیادہ استفسار نہیں کیا۔ اتنے میں لڑکا بھی اُٹھ کے بادشاہ کے گلے لگ گیا۔ بادشاہ نے اسے گود میں اُٹھایا اور چلنے لگا ، مولوی سے کہا کہ جب اس کا باپ آئے تو اسے محل میں بھیج دینا، وہاں سے اسے لے جائے گا۔ بادشاہ نے وہ بچہ ملکہ کو دکھایا تو وہ اسے دیکھتے اپنی بیٹی کو یاد کر کے بے ہوش ہو کے زمین پر گر گئی۔ ہوش میں آنے پر اس نے بچے کو گلے سے لگایا۔ کھانا کھیر حلوہ خود پکاکے کھلایا۔ ملکہ نے کہا کہ اس کی شکل تو اپنی بیٹی سے ملتی ہے۔ ادھر فقیر مولوی کے پاس گیا اور پھر بادشاہ کے محل میں چلاگیا۔ بادشاہ نے نوکروں سے کہا تھا کہ اگر اس لڑکے کا باپ آئے تو اسے روکنا مت، اسے عزت کے ساتھ محل میں لے آنا۔ اس فقیر کو دیکھ کے بادشاہ نے کہا کہ یہ کس کا بچہ ہے؟

فقیر نے بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ کی لڑکی سے پیدا ہوا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ فقیر ہو کے جُھوٹ بولنا دُرست نہیں ہے۔ فقیر نے ساری کہانی سُنائی، لیکن بادشاہ کو یقین نہیں آیااور بادشاہ نے فقیر کو اور نوکروں کو ساتھ لے جا کے پہلے لڑکی کی قبر کھودی، لیکن وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ پھر فقیر کی جھونپڑی میں گیا۔ جہاں اس کی بیٹی کئی جگہ سے پھٹے پیوند لگے کپڑے پہنے بیٹھی

تھی۔ اپنے والدین کو دیکھتے ہی وہ دوڑ کے باری باری انکے گلے سے لگی۔

بادشاہ اپنی لڑکی، بچے اور فقیر سے درخواست کرکے انہیں اپنے محل میں لے آیااور فقیر ادہم کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ جس کی وجہ سے وہ شاہ کہلانے لگا۔ اس کا نام ادہم تھا۔ چند روز قیام کے بعد ادہم شاہ کو بادشاہوں والی زندگی پسند نہیں آئی وہ محبت سے ان سے رخصت ہو کے جھونپڑی میں چلا آیا اور کبھی کبھی اپنے لڑکے اور بیوی سے ملنے جاتا تھا۔ چند سال بعد ادہم شاہ فقیر کی وفات ہو گئی۔ جھونپڑی میں ہی اس کی قبر بنائی گئی۔چاروں طرف خوبصورت باغ بنا ئے گئے۔ وہاں میلے لگنے لگے بچے ابراہیم کو اس کے نانا جی کی سلطنت کا جانشین بنایا گیا۔

قابل غور بات:-

کبیر کمائی آپنی، کبھو نہ نشپھل جائے۔ سات سمندر آڑے پڑے، ملے اگاؤ آئے۔

یعنی عقیدت (سادھنا) کی کمائی رائیگاں نہیں جاتی، چاہے سات سمندروں جیسی بڑی رکاوٹیں ہی کیوں نہ آجائیں۔

عقیدت کے لیے عقیدت مند کی جسمانی فطرت بہت مددگار ہوتی ہے۔ اچھے والدین کے یہاں پیدائش سے بچہ کے جسم میں والدین کی فطرت بھی موجود رہتی ہے۔ سلطان ابراہیم جس پیدائش میں سمن منیار تھا۔ اس نے ستگرو کی خدمت کے لیے اپنے بیٹے کی قربانی دے دی تھی۔ کچھ وجوہات ایسی رہیں تھیں۔ پرمیشور جی یعنی ستگرو کبیر جی نے اس لڑکے کو زندہ کر دیا تھا۔ وہی سمن پھر بادشاہ بنا اور عقیدت نہیں کی۔ اس بار اس روح کو ایک ایسے باپ کا جسم دیا جو پیدائش سے ہی صرف خدا کی عبادت کے لیے ہی وقف تھا۔ سمن کی روح کو نجات دلانے کے لیے پرمیشور جی نےاس میں شادی کی خواہش جگائی۔ لڑکی کو صدمہ، سمندر سے موتی، بنجاروں کے قافلے کا راستہ بُھول کے جھونپڑی میں آنا، لڑکی کو زندہ کرنا، سلطان ابراہیم کی پیدائش ادہم شاہ اور ایک پاک روح والے لڑکی سے ہونا جو ایک فقیر کے ساتھ رہ کےسادھوی والی زندگی گزار رہی تھی، اعلیٰ سوچ بن چکی تھی۔ لڑکی میں دنیا کی کوئی بُرائی نہیں تھی۔ ستگرو کے لیے اپنے بیٹے سیئو (شِوا) کی قربانی اور نوشیرخان کی شکل میں اربوں روپے عطیہ (زکوٰۃ) میں دیئے۔ اس عطیہ کا پھل بھی اس شخص کو دینا تھا۔ اس لیے کبیر جی نے یہ لیلا کی تھی۔ ادہم شاہ فقیر کا دادا اسی بلخ شہر کا بادشاہ تھا، جس کی سلطنت ابراہیم کے نانا جی کے والد نے لڑائی لڑکے چھین لی تھی۔ پھر وہی ریاست اسی خاندان کے سلطان ابراہیم کو ملی۔ ادہم شاہ بھی عقیدت سے ہٹنے کی وجہ سے ایک جانور کے بطن میں پیدا ہوا۔

کبیر پرمیشور جی نے کہا ہے کہ:-

یے سب کھیل ہمارے کییے، ہم سے ملے سو نشچے جییے۔ جو جن ہمری شرن ہے،

اس کا ہوں میں داس ۔ گیل گیل لاگیا پھروں، جب تک دھرنی آکاش ۔

سلطان ابراھیم کو پناہ میں لینا

{اللہ اکبر جی کا زندہ بابا(الخضر) کے بھیس میں بار بار سلطان ابراہیم کو سمجھانا۔}

جس روح نے سمن کی زندگی پُوری کر کے سمن والا جسم چھوڑا۔ وہی روح اگلی زندگی میں نوشیرخان اور پھر بادشاہ بنی۔ پھر سلطان ابراہیم بنی۔ عراق میں ایک بلخ نام کا شہر تھا۔ اس شہر میں اس کی راجدھانی تھی۔ بادشاہ کا نام سلطان ابراہیم ادہم تھا۔ اس روح نے سمن کی زندگی میں جس عقیدت کے ساتھ بھگتی کی تھی۔ اسی وجہ سے اسے انسانی زندگیاں مل رہی تھیں اور جو عطیہ دیئے تھے ان کے بدلے میں وہ بادشاہ بنتا رہا۔ اس کا سب سے بڑا عطیہ تین سیر آٹا تھا جو اپنے بیٹے کی قربانی دے کے کیا تھا۔ اسی لیے وہ ایک امیر بادشاہ بنتا رہا۔ کچھ نوشیر خان والی زندگی میں کبیر پرمیشور جی نےوجوہات پیدا کر کے عطیات دلائے۔ جس وجہ سے بھی وہ بلخ کا ایک امیر بادشاہ بن گیا۔ اٹھارہ لاکھ گھوڑے تھے۔ ہیرے اور موتیوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔ ایک جوڑی جوتوں میں ڈھائی لاکھ کے ہیرے لگے ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ 16 ہزار عورتیں رکھتا تھا۔ عیش (موج)کرتا تھا۔ شکار پر جاتا اور بہت سے جانداروں پر ظلم کرتا تھا۔

ایک دن بادشاہ کے محل کے قریب ایک عقیدت مند کے گھر کچھ سنت آئے تھے۔ انہوں نے ستسنگ کیا۔ بادشاہ رات میں اپنے گھر کی چھت پے بیٹھ کے پُورا ستسنگ سنا۔ صبح ہوتے ہی اپنے وزیروں سے کہا کہ کوئی اچھا سنت تلاش کرو۔ مجھے اُن سے ملنا ہے۔

ایک ڈھونگی بابا بہت مشہور تھا۔ بادشاہ کو اس سے ملوایا گیا۔ اور بادشاہ نے اس کے بتائے ہوئے طریقےسے عبادت کرنے لگا۔ بادشاہ کی اُنگلی میں ایک بیش قیمت انگوٹھی تھی۔ ڈھونگی بابا دکھاوا کرتا تھا کہ وہ پیسے کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ لگتا تھا کہ بہت بڑا تارک الدُنیا اور دنیا سے بیگانہ ہے، لیکن وہ بڑا چالاک تھا۔ سلطان بھی اس سے بہت متاثر ہُوا۔ اُس نے اپنےخادم سے کہا کہ جس سنار نے بادشاہ ابراہیم کی انگوٹھی بنائی ہے، اُس سنار سے ویسے ہی انگوٹھی نقلی ہیرے، موتی اور نقلی سونے کی بنوا کے لے آؤ اور بالکل ویسی ہی ایک نقلی انگوٹھی تیار ہو گئی۔

ایک دن بادشاہ سنت کے پاس گیا۔ سنت نے کشتی رانی کی خواہش ظاہر کی۔ سلطان اِبراہیم ادہم نے کشتی رانی کا انتظام کروایا۔ سنت نے جھیل کے بیچ میں پہنچ کے کہا، راجن! آپ کی یہ انگوٹھی بہت خوبصورت ہے، ذرا دِکھائیں۔ بادشاہ نے انگوٹھی نکال کے سنت جی کو دے دی اور وہ سنت اس انگوٹھی کو دیکھنے لگا اور نظر بچا کے اس نے انگوٹھی بدل دی۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو یہ انگوٹھی لے لیں یا میں دوسری بنوا دوں۔ سنت نے کہا ارے نہیں! باباؤں اور سنتوں کے لیے تو یہ مٹی ہے مٹی۔ یہ کہہ کے اس نے جعلی انگوٹھی جھیل میں پھینک دی۔

بادشاہ کو پورا یقین ہو گیا کہ یہ سنت واقعی تارک الدُنیا اور دنیا سے بیگانہ ہے۔ کچھ دِنوں بعد اُس ڈھونگی بابا کا راز فاش ہو گیا۔ اُس کے رازدار شاگرد نے بادشاہ سے کہا کہ اس بابا نے تمھاری انگوٹھی ایسے ایسے دھوکہ سے ٹھگی ہے اور وہ اس کے پاس ہی ہے۔ جب بادشاہ نے وہ انگوٹھی اُسی بابا کی جھونپڑی میں زمین میں دبی ہوئی پائی تو بادشاہ کو بہت دکھ ہوا اور اس کا باباؤں پر سے اعتماد اُٹھ گیا۔ اُس ڈھونگی کو جیل میں ڈال دیا۔پھر تو بادشاہ نے اپنی ریاست کے سب سنتوں اور مہاتماوں کو بُلایا اور ان سے کہا کہ اگر تم نے خدا کو پا لیا ہے تو مجھے بھی ملوا دو۔ اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔ ایک سنت نے کہا کہ آپ ایک گلاس دُودھ منگوائیں، خادم ایک گلاس دُودھ لے آیا۔ سنت نے دُودھ میں اُنگلی ڈال کے بادشاہ سے کہا، راجا! تمہارے دُودھ میں گھی نہیں ہے۔ راجا نے کہا، کہ دُودھ سے گھی حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ پہلے دُودھ گرم کرکے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ پھر اسے جمایا جاتا ہے، دہی بنایا جاتا ہے۔ پھر اُسے چلایا جاتا ہے۔ تب اس سے گھی نکلتا ہے۔ وہ سنت جی بولے، سلطان جی! جیسے دُودھ سے گھی نکالنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی جسم سے خدا کے حصول کا ایک طریقہ ہے۔ اسی طریقے سے خدا حاصل ہوتا ہے۔ پہلے گرو بناؤ اور سادھنا کرو۔

بادشاہ کو گروؤں اور سنتوں سے نفرت ہو گئی تھی۔ وہ سب کو اسی نفرت کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے سب مہاتمائوں کو جیل میں ڈال دیا۔ سب سے چکی پسوائی جا رہی تھی۔سب سادھو پرماتما خدا کی خاطر ہی تو اپنا گھر وار چھوڑ کے نکلتے ہیں۔ عقیدت

کا صحیح راستہ نہ مل پانے کی وجہ سے اپنی بڑائی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ شاگرد (چیلے) بنانا، بڑا سا آشرم بنانا، وغیرہ خواہشیں پیدا ہو جاتی ہیں، لیکن وہ خدا کی نیک روح ہوتے ہیں، خدا کے لئے کوشش کرنے کی وجہ سے خدا اُن سے خوش ہوتا ہے۔ اُنہیں صحیح علم دینے کے لیے خدا بھیس بدل کے آتا ہے اور اُنہیں سمجھاتا ہے لیکن کچھ کال کے جال میں اندھے ہو کے نہیں مانتے ۔ خدا سب کا باپ ہے ۔ لہٰذا وہ بچے سمجھ کے معاف کرتا رہتا ہے اور پھر بھی ان کی مدد کرتا رہتا ہے۔

لیلا نمبر 1:- جیل میں بند غمزدہ عقیدت مندوں کی پکار سُن کے اُنہیں آزاد کرانے اور اپنے پکے بھکت سمن کو کال کے جال سے نکالنے کے لیے بھگوان کبیر جی ایک بھینس کے اوپر بیٹھے ہوئے سُلطان ادہم کے دربار میں پہنچ گئے۔

ایک سادھو کے لباس میں بھگوان کبیر جی کو دیکھ کے سلطان ابراہیم نے پُوچھا، تم یہاں کیوں آئے ہو؟ پرمیشور جی نے کہا کہ میں تمہارے سوال کا جواب دینے آیا ہوں۔ ابراہیم نے پُوچھا بتاؤ خدا کیسا ہے؟ اور اگر تم خدا سے ملے ہو تو مجھے بھی ملواؤ۔ کبیر جی نے بھینس سے کہا کہ اے بھینس بتا! اللہ کیسا ہے اور کہاں ہے؟ خدا کی قسم سچ بولنا۔ بھینس انسانوں کی طرح بولی، اور کہا کہ ابراہیم یہ میرے اوپر بیٹھے ہوئے اللہ اکبر ہیں۔ بھینس کو بولتے دیکھ سلطان بڑا حیران ہوا اور متاثر بھی ہوا۔ سوچنے لگا کہ یہ کوئی سیوڑہ ہو سکتا ہےاور بھگوان بھینس سمیت غائب ہو گئے۔ اِبراہیم کو چکر آگیا۔ بھگوان جیل کے سامنے کھڑے تھے۔ سپاہیوں کو حکم تھا کہ جو بھی سادھو ملے اُسے جیل میں ڈال دو۔ لہٰذا اُنہوں نے پرماتما کو جیل میں ڈال دیا۔

سپاہیوں نے کہا کہ چکی چلاؤ۔ باقی دوسرے سب سادھو بھی چکی چلا کے آٹا پیس رہے تھے اور رو رہے تھے۔ کبیر جی نے سپاہیوں سے کہا کہ ہم قیدی ایک کام کریں گے اور ایک سپاہی کریں گے۔ اگر ہم چکی چلائیں گے تو اناج (گندم، چنا، باجرہ) سپاہی ڈالیں گے۔ یا ہم اناج ڈالیں گے اور تم چکی چلاؤ۔

سپاہیوں نے غصے میں کہا کہ ہم اناج ڈالیں گے اور تم لوگ چکی چلاؤ۔ کبیر جی نے کہا کہ سب سنت کھڑے ہو جائیں۔ یہ کہہ کے اپنی چکی میں ڈنڈا لگایا۔ اُسی وقت سبھی (360) چکیاں خود بخود چلنے لگیں۔ خدا نے کہا، سپاہی بھائیو، اَناج ڈالو، اور جتنا چاہو اتنا پیس لو اور سادھوؤں سے کہا کہ آنکھیں بند کر لو۔ سب نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر پرمیشور جی نے کہا کہ آنکھیں کھول دو۔ جب آنکھیں کھولیں تو سب لوگ جیل سے باہر بلخ شہر سے دور ایک جنگل میں کھڑے تھے۔ کبیر جی نے کہا کہ تم اس بادشاہ کی سلطنت چھوڑ کے کہیں دور چلے جاؤ۔ تمام عقیدتمند پرمیشور کو سلام کر کے شکر ادا کرتے ہوئے چلے گئے۔دور چلے گئے۔ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ ایک سچا فقیر آیا اور سب قیدیوں کو آزاد کرا کے لے گیا۔ لیکن کوئی بھی جاتے ہوئے نہیں دِکھا۔ ایک چکی میں ڈنڈا لگایا تھا، لیکن سبھی (360) چکیاں چلنے لگیں۔ بادشاہ جیل گیا اور چلتی چکیوں کو دیکھ کے حیران رہ گیا۔ پھر چکیاں چلنا بند ہوگئیں۔ بادشاہ خیالات میں کھو گیا ۔

لیلا نمبر 2:- کچھ دنوں بعد بھگوان کبیر جی ایک اونٹ چرانے والے دیہاتی کے بھیس میں ہاتھ میں ایک لمبی لاٹھی لئے ہوئے بادشاہ کے گھر کی چھت پر نمودار ہوئے۔ رات کا وقت تھا اور بادشاہ سو رہا تھا۔ پرمیشور جی چھت پر زور زور سے لاٹھی مارنے لگے۔ سُلطان اِبراہیم نیند سے جاگ گیا اور نوکروں کو ڈانٹنے لگا کہ یہ کون شور کر رہا ہے؟ اسے پکڑ کے لاؤ۔ نوکر اوپر گئے اور اونٹوں کے چرائے کو چھت پر سے پکڑ کے سُلطان کے سامنے لے گئے۔ بادشاہ نے پُوچھا تم کون ہو؟ اور میرے محل کی چھت پر کیا کر رہے ہو؟

پرمیشور جی نے کہا کہ میں اونٹ والا(کاروان) ہوں۔ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے۔ اُسے چھت پر ڈھونڈ رہا تھا۔ سُلطان اَدہم نے کہا کہ اے نادان انسان! اُونٹ چھت کے اوپر کیسے چڑھ سکتا ہے؟ ایسا تو کبھی نہیں ہوتا۔ جا کے کہیں جنگل میں اُونٹ تلاش کرو۔

پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ اے اِبراہیم! جس طرح اُونٹ چھت کے اوپر نہیں ہوتا اور نہ ہی کبھی چھت کے اوپر ملتا ہے اور اُونٹ کو جنگل میں تلاش کرنا چاہیے۔ اسی طرح پرمیشور تخت پر بیٹھ کے عیش و عشرت کرنے سے نہیں ملتا، وہ اولیاء کے پاس ملتا ہے۔ یہ کہہ کے خدا کبیر غائب ہوگئے اور سلطان ادہم بے ہوش ہو کے زمین پر گر پڑا۔ وزیروں اور رانیوں نے ایک جھاڑ پھونک کرنے والا بُلایا۔ اُس نے بادشاہ کے دائیں بازو پر تعویذ باندھا اور کہا کہ اس کے اوپر بد رُوحوں کا سایہ ہے، ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اب بادشاہ کا دماغ سیاست میں نہیں لگ رہا تھا اور وہ اُداس رہنے لگا۔ بادشاہ نے کچھ اولیاء کو دوبارہ سے قید کر دیا تھا۔

پرمیشور پھر جیل گئے۔ اسی طرح ان کو بھی جیل سے نکالا، اس بار سب قیدیوں سے کہا کہ تم سب کھڑے ہو کے آنکھیں بند کر لو۔ کچھ دیر اللہ کے بارے میں سوچو۔ اس کے بعد ہم چکی چلائیں گے۔ چکی آسانی سے چلے گی۔ سب قیدی کھڑے ہوکے آنکھیں بند کر کے اللہ کا ذکر کرنے لگے۔ پرمیشور نے ایک چکی میں ڈنڈا لگایا اور سبھی چکیاں چلنے لگیں۔

پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ اب آنکھیں کھول دو۔ جب سب نے آنکھیں کھولیں تو خود کو بلخ شہر سے دُور ایک جنگل میں کھڑا پایا۔ پرمیشور نے کہا کہ دوبارہ اس سلطان کی بادشاہت کی حدود میں مت آنا۔ اس کے بعد بادشاہ نے سنتوں اور باباؤں کو قید کرنا چھوڑ دیا تھا، لیکن پھر بھی خوف سے کوئی ولی یا بابا اس کی سلطنت میں نہیں آتا تھا۔ {خدا کبیر جی بھی یہی چاہتے تھے کہ یہ نقلی گرو یہاں نہ آئیں۔ کہ کہیں بادشاہ کو گمراہ کر کے مجھ سے دُور نہ کردیں۔ اس لیے انہیں اس طرح سے دُور رکھا تھا۔} کچھ دنوں بعد بادشاہ ٹھیک ہو گیا اور عیش وَ آرام میں کھو گیا۔

لیلا نمبر 3:- بھگوان کبیر جی اپنی خوبیوں کے مطابق ایک بار پھر لیلا کرنے آئے۔ دیہاتی لباس پہنے بغل میں کپڑوں کی پوٹلی ایک مسافر کے بھیس میں شام کے وقت سُلطان کے محل میں پہنچے۔ سُلطان گھر کے دروازے پر صحن میں کُرسی پر بیٹھا ہُوا تھا۔ بادشاہ نے پُوچھا تم یہاں کیوں آئے ہو؟ خدا کبیر جی نے کہا کہ میں ایک مسافر ہوں۔ رات میں آپ کی دھرم شالہ (سرائے) میں قیام کرنا ہے۔ ایک رات کا کرایہ بتادو، کتنا ہوگا؟

سُلطان اِبراہیم اَدہم نے ہنستے ہوئے کہا اے نادان مسافر یہ سرائے نہیں ہے۔ یہ میرا محل ہے اور میں اس شہر کا بادشاہ ہوں۔ پرمیشور بندی چھوڑ رحمت کے سمندر نے پُوچھا کہ تم سے پہلے اس محل میں کون رہتا تھا؟ سلطان اِبراہیم اَدہم نے جواب دیا کہ میرے باپ دادا وغیرہ رہتے تھے۔

رب کا سوال:- وہ کہاں ہیں؟ میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ سُلطان کا جواب:- وہ تو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ پرمیشور نے پُوچھا کہ تم کتنے دِن اس محل میں رہو گے؟ سُلطان نے جواب دینے کے بجائے غور کیا اور کہا کہ مجھے بھی مرنا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ اے نادان انسان! یہ سرائے (دھرم شالہ) نہیں تو اور کیا ہے؟

تیرے باپ دادا پڑ پیڈھی ۔ وے بسے اسی سرائے میں گیدی ۔
ایسے ہی تو چل جائی ۔ تاتیں ہم محل سرائے بتائی ۔
اب تو تخت بیٹھ کر بھولی ۔ تیرا من چڑھنے کو سولی ۔

یہ کہہ کے پرماتما غائب ہو گئے اور سُلطان بے ہوش ہو گیا۔ بہت دیر میں ہوش آیا۔ ایک اور مولوی کو بُلایا گیا۔ اُس نے اس کے بائیں بازو میں تعویذ باندھ دیا اور جھاڑ پھونک کی اور بولا کہ اب کچھ نہیں ہوگا، یہ کہہ کے وہ چلا گیا۔

لیلا نمبر 4:- کچھ دِن بعد جب بادشاہ پھر سے نارمل ہو گیا اور موج مستی کرنے لگا۔ دِن کے وقت بادشاہ اِبراہیم اپنے نولکھا باغ (جس میں مختلف قسم کے نو لاکھ پھل دار درخت لگائے گئے تھے اور اسے نولکھا باغ کہتے تھے۔) میں سویا کرتا تھا، نوکرانیاں اس کا بستر بچھایا کرتی تھیں۔ چاروں طرف پھولوں کے گُلدستے رکھتی تھیں۔ نوکرانیوں کا لباس رانیوں سے الگ ہوتا تھااور سب نوکرانیوں کا لباس ایک جیسا ہوتا تھا۔

دین دیال کبیر جی نے اپنے محبوب سمن کی روح کو کال کے جال سے نکالنے کے لیے کیا کیا اقدامات کیئے تھے۔ ایک دن بھگوان کبیر جی نے نوکرانی کا بھیس اختیار کیا۔ (عورت کی شکل اختیار کی۔) باغ میں بادشاہ کا بستر بچھایا۔ بہت خوبصورت انداز میں پھولوں کے گُلدستے لگائے اور خود اُس بستر پر لیٹ گئے۔ جب بادشاہ اِبراہیم آیا تو دیکھا کہ ایک نوکرانی اُس کے بستر پر سو رہی ہے۔ اسے میرا ذرہ برابر بھی خوف نہیں ہے۔ اسی وقت سُلطان نے کوڑا اُٹھایا اور لیٹے ہوئے خدا کی کمر پر تین بار مارا اور ان کی کمر کی جلد پر تین نشانات بن گئے، کھال بھی اُتر گئی تھی۔ نوکرانی کے بھیس میں پرمیشور جی نے بستر سے نیچے اُتر کے ایک بار رونے کا ڈِرامہ

کیا اور پھر زور زور سے ہنسنے لگے۔ نوکرانی کو اتنی چوٹ لگنے کے بعد بھی مسکراتا دیکھ کے اِبراہیم حیران رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ نوکرانی کو تو بے ہوش ہو جانا چاہیے تھا یا مر جانا چاہیے تھا۔ بادشاہ نے نوکرانی کے لباس میں ملبوس خدا کا ہاتھ پکڑا اور پُوچھا کہ اے نوکرانی! تم ہنس کیوں رہی ہو؟

خدا نے کہا کہ میں نے اس بستر پر ایک گھنٹہ (24 منٹ) لیٹ کے آرام کیا ہے اور مجھے ایک گھنٹے کے آرام کے لیے تین کوڑوں کی سزا دی گئی۔ میرے جسم کی کھال بھی اُتر گئی ہے۔ میں اس لیے ہنس رہی ہوں کہ جو اس گندے بستر پر دن رات سوتا ہے اُس کا کیا حال ہوگا؟ مجھے تمہارے اوپر ترس آرہا ہے اے نادان انسان!

میں ایک گھڑی سیج پر سوئی - تاتے میرا یہ حال ہوئی - جو سووے دِوس اور راتا۔ اُنکا کیا حال وِدھاتا۔
غیب بھیے کھواسا۔ سُلطانی بھیے اُداسا۔ یہ کون چھلاوا بھائی - یاکا بھید سمجھ نا آئی -

سُلطان اَدہم یہ منظر دیکھ کے بے ہوش ہو گیا۔ اُٹھا تو سوچا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔

لیلا نمبر 5:- کچھ دِنوں بعد وزیروں اور رانیوں نے کہا کہ بادشاہ کو شکار پر لے جاؤ اور کئی دنوں تک جنگل میں رہو۔ اس سے ان کی ذہنی پریشانیاں کم ہو جائیں گی۔ ایسا ہی کیا گیا۔ پہلے دِن دوپہر تک کوئی جانور نہیں ملا۔ بادشاہ کو یہ سب اچھا نہیں لگا۔ جنگل میں تو ہرن کے جُھنڈ کے جُھنڈ پھرتے ہیں۔ آج ایک بھی ہِرن نہیں آیا ہے۔ اچانک ایک ہِرن نظر آیا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ ہِرن بھاگنے نہ پائے۔ جس کے ہاتھ سے یہ نِکلا ، آج اُس کی خیر نہیں ہے۔ لیکن کچھ ہی دیر میں ہِرن بادشاہ کے گھوڑے کے پاس سے نِکلا اور جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ بادشاہ نے بھی شرم کے مارے اپنا گھوڑا اُس کے پیچھے پیچھے دوڑا دِیا۔ دُور جا کے ہِرن جنگل میں چُھپ گیا۔ بادشاہ اور اس کے گھوڑے دونوں کو بہت پیاس لگی تھی۔ بس جان جانے ہی والی تھی۔ بادشاہ نے جان بچانے کے لیئےاللہ سے پانی کی دعا کی اور واپس اپنے خیمہ کی طرف چل دِیا۔ خیمہ وہاں سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھااور وہاں پہنچ نے تک زندہ رہنا مشکل ہو رہا تھا۔

کچھ دور چل کے اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک زندہ فقیر بیٹھا نظر آیا۔ قریب ہی صاف پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ اس کے چاروں طرف پھلدار درخت تھے۔ میٹھے پھل لگے تھے۔ بادشاہ کو زندگی کی کِرن دِکھائی دی۔ پانی پیا، کچھ پھل کھائے۔ گھوڑے کو بھی پانی پِلایا اور درخت سے باندھ دیا۔ زندہ بابا کی طرف دیکھا تو ان کے پاس تین خوبصورت کتےّ بندھے ہوئے تھے اور کتا باندھنے کی ایک زنجیر (زنجیر = لوہے کی چین) پاس میں رکھی ہوئی تھی۔

سُلطان نے فقیر کو سلام علیکم کہا۔ فقیر نے بھی جواب دیا، وعلیکم السلام۔ بادشاہ نے کہا اے فقیر جی! تم تین کتوں کا کیا کرو گے؟ ان میں سے دو مجھے دے دو۔ فقیر جی نے کہا یہ کتےّ میں کسی کو نہیں دے سکتا۔ مجھے اِنہیں سبق پڑھانا ہے۔ یہ تینوں بلخ شہر کے بادشاہ رہ چکے ہیں۔ میں اِنہیں سمجھاتا تھا کہ تم اللہ کو یاد کیا کرو۔کہ تم ہمیشہ اِس دنیا میں نہیں رہو گے۔ مر کر کتےّ کی زندگی ملے گی۔ ابھی تم نان پُلاؤ -کاجو، کِشمِش، مانوکھا انگور، کھیر،حلوہ اور پھل کھا رہے ہو یہ تمہارے پچھلے جنم کی نیکیوں اور عقیدت کا نتیجہ ہے۔ اگرتم اس انسانی زندگی میں بھکتی(عقیدت) نہیں کرو گے تو کتےّ وغیرہ جانوروں کی زندگی ملے گی۔ یہ اچھا کھانا کھانے کو نہیں ملے گا۔ جُھوٹے ٹکڑے کھاؤ گے۔ پاخانہ کھاؤ گے، گندے نالے کا پانی پیو گے۔ جب یہ بادشاہ تھے تو اُنھوں نے میری باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ یہ سمجھتے تھے کہ یہ فقیر بیوقوف ہے۔ ریاست کون سنبھالے گا؟ رانیوں کا کیا ہوگا؟ اب یہ تینوں کتےّ بن چکے ہیں۔ دیکھو! میں نے کاجو- بادام اور کِشمِش ملا کے بنایا حلوہ-کھیر ان کے سامنے رکھا ہے۔ لیکن اِنہیں کھانے نہیں دیتا ہوں، بس دکھاتا ہوں۔ جب یہ کھانے کی کوشش کرتے ہیں تو میں اِنہیں مارتا ہوں۔ یہ کہہ کے پرمیشور جی نے لوہے کی چین جو خالی پڑی تھی اُٹھا کے اُس سے کتوں کو مارنا شروع کر دیا اور کتےّ بھونکنے لگے۔ پرمیشور جی نے کہا کہ کھاؤ نہ حلوہ کھلاؤ تمہیں؟ جُوٹھا خشک ٹکڑا ڈالوں گا۔ اے گھوڑے والے بھائی! یہ جو خالی چین رکھی ہے، بتاؤں یہ کس کے لیے رکھی ہے؟ یہ جو بلخ شہر کا بادشاہ سُلطان اِبراہیم بِن اَدہم ہے،

وہ بھی دنیا اور ریاست کی چکاچوند میں اندھا ہو کے اللہ کو بُھول گیا ہے۔ اب اُسے یاد نہیں کہ مرنے کے بعد وہ بھی کتا بنے گا۔ اسے کئی بار سمجھایا کہ بھگتی کرو، کہ اس محل نما سرائے میں ہمیشہ نہیں رہو گے، لیکن اُسے خدا کا کوئی خوف نہیں ہے۔ وہ خود خدا بن کر معصوم فقیروں کو سزا دے رہا ہے۔ میں یہاں دور بیٹھا ہوں، اس لیے بچ گیا ہوں۔ اگر وہ بادشاہ عقیدت کے بغیر مرے گا تو کتا بنے گا اور میں اسے لا کے اس زنجیر سے باندھ دوں گا۔

زندہ فقیر کے منہ سے یہ الفاظ سُن کے اور کتوں کی شکل میں اپنے آباؤ اجداد کی حالت زار دیکھ کے اِبراہیم کانپنے لگا اور بولا اے فقیر! میں ہی شہر بلخ کا بادشاہ ہوں، مجھے معاف کر دیں۔ یہ کہہ کے وہ فقیر کے قدموں میں گر گیا۔ کچھ دیر بعد جب اُٹھا تو دیکھا کہ وہاں نہ کوئی زندہ بابا ہے، نہ آبی ذخیرہ، نہ باغ اور نہ کتے۔ سُلطان اسے خواب بھی نہیں مان سکتا تھا کیونکہ گھوڑے کے پاؤں ابھی بھی گیلے تھے۔ کچھ پھل توڑ کر رکھے تھے وہ بھی ویسے ہی رکھے تھے۔ سُلطان کو یہ سب سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ وہ فوراً گھوڑے پر چڑھا اور اپنے خیمہ میں آگیا۔ منہ سے بول نہیں پا رہا تھا۔ ہاتھ کے اِشارے سے کہا کہ سامان باندھو اور شہر واپس چلو ، اور چند منٹوں میں ہی ان کا قافلہ بلخ شہر کے لیے روانہ ہوگیا۔

لیلا نمبر 6:- گھر میں ایک کمرے میں بیٹھ کے رونا شروع کر دیا۔ رانیوں اور وزیروں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ تو ویسے بھی ہوتا رہتا ہے۔ رانیاں کہہ رہی ہیں کہ ایسی بات تو عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے آپ تو مرد ہیں۔ حوصلہ رکھیں۔ آپ رعایا کے نگہبان ہیں۔

کہ تبھی ایک کتا آیا، جس کے سر میں زخم تھا اور اس میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ کتے نے کہا اے سُلطان ابراہیم! میں بھی بادشاہ تھا۔ میں نے جتنے جانور شکار میں مارے اور ایک بادشاہ کے ساتھ جنگ میں جن سپاہیوں کو قتل کیا آج وہ سب اپنا بدلہ لے رہے ہیں۔ میرے سر میں کیڑے بن کے مجھے نوچ رہے ہیں۔ لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ یہی حالت تمہاری ہو گی۔ اپنا آنے والا وقت دیکھ لو خدا تمہارے پیچھے پیچھے بھٹک رہا ہے اور تم گھر اور ریاست کی محبت میں اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔ (یہ لیلا بھی خود خدائے بزرگ کبیر جی نے کی تھی۔) یہ اِبراہیم کو دلدل سے نکالنے کے لیے آخری دھچکا تھا۔

اسی رات چہرے پر کالی سیاہی پوتی، الفی کی جگہ شال لپیٹی، ایک تکیہ، ایک لوٹا، ایک پتلا گدا یعنی بچھونا لیا اور محل کے پیچھے کے راستے سے کمند کے سہارے اُتر کے گھر سے نکل گیا۔ (کمند = ایک موٹی رسی جس میں ہر دو فیٹ پر گرہ لگی ہوتی ہیں، جس کے ذریعے مصیبت کے وقت چھت سے نیچے اُترتے تھے۔)

لیلا نمبر 7:- راستے میں ایک مالن باغ کے باہر بیر بیچ رہی تھی۔ سُلطان بھوکا تھا۔ ساری رات پیدل چلا تھا۔ مالن سے بیر کی قیمت پُوچھی گئی تو مالن نے بتایا کہ ایک آنہ کے ایک سیر ۔ (ایک روپے میں 16 آنہ ہوتے تھے۔ ایک سیر کا مطلب ہے ایک کلو)، لیکن بادشاہ کے پاس ایک آنہ بھی نہیں تھا۔ اس نے جو جُوتے پہن رکھے تھے، جن کی قیمت اس وقت ڈھائی لاکھ روپے ہوتی، ان پر ہیرے اور زمرد جڑے ہوئے تھے۔

بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس ایک آنہ یا روپیہ نہیں ہے۔ یہ میرے جُوتے ہیں جن کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے ہے۔ یہ لے لو اور مجھے ایک سیر بیر تول دو ، مجھے بہت بُھوک لگی ہے۔ مالن ایک سیر بیر تول کے ابراہیم کی شال کے پلے میں ڈالنے لگی تو ایک بیر نیچے گر گیا۔ اُس بیر کو اُٹھانے کے لیے مالن نے بھی ہاتھ بڑھایا اور اِبراہیم نے بھی مالن کے ہاتھ سے بیر چھیننا چاہا اور دونوں ہی یہ بیر اپنا ہونے کا دعویٰ کرنے لگے۔

اُسی وقت خدا کبیر جی نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اے گنوار! یہ تو احمق ہے جسے اتنی عقل بھی نہیں کہ ایک بیر کے لیے اس شخص سے لڑ رہی ہے جس نے ڈھائی لاکھ کے جوتے چھوڑ دی۔ لیکن اے احمق! تم ڈھائی لاکھ کے جُوتے چھوڑ رہے ہو اور ایک پیسے کے بیر کے لیے جھگڑا کر رہے ہو۔ یہ تمہاری کیسی ترک دنیا ہے؟ سمجھداری سے کام لو۔ یہ کہہ کے پرماتما نے سُلطان ادہم کے منہ پر ایک تھپڑ مارا اور غائب ہو گئے۔

زندگی کا سفر یوں بھی ہو سکتا ہے:- سُلطان آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک غریب فقیر ایک ڈلے کے اوپر سر رکھے زمین پر سو رہا ہے۔ سُلطان نے اُسی وقت اپنے ساتھ لایا ہُوا تکیہ اور بچھونا پھینک دیا۔ آگے دیکھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں سے دریا کا پانی پی رہا تھا۔ تو سُلطان نے لوٹا بھی پھینک دیا۔

کال کی بُھول بُھلیوں میں پھنسے شخص کو سمجھاتے ہوئے:- راستے میں بارش شروع ہوگئی، ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی۔ اِبراہیم نے ایک جھونپڑی دیکھی جو ایک کسان کی تھی۔ اس کسان کے پاس دو بیگھ زمین بلا آبپاشی کے تھی۔ ایک بوڑھی گائے جو چار - پانچ بار بچے دے چکی تھی۔ ایک کانی بیوی تھی۔ ٹھنڈی ہوا سے ہو رہی سردی سے بچنے کے لیے سُلطان ابراہیم ادہم اس جھونپڑی کے پیچھے لیٹ گیا۔ رات میں دونوں میاں بیوی باتیں کر رہے تھے کہ بارش اچھے وقت پے ہوگئی ہے۔ گائے کو چارہ بھی مل جائیگا۔ فصل بھی اچھے سے پک جائے گی اور ہمارے ایسے ٹھاٹھ ہوں گے، کہ ایسے تو بلخ بخارا کے بادشاہ کے بھی نہیں ہونگے۔

سُلطان ابراہیم ادہم یہ سب باتیں سُن کے یہ سمجھ رہا تھا کہ ان کی عقل پر پتھر پڑگئے ہیں اور انہیں ان کے مستقبل کے دکھوں سے آگاہ کرنے کی نیت سے وہ وہیں طلوع آفتاب تک ٹھہرا رہا۔ صبح اُٹھ کے ان کی جھونپڑی کے دروازے پر کھڑے ہو کے سلام کیا۔ دونوں میاں بیوی جھونپڑی سے باہر آئے۔ ابراہیم نے انہیں عقیدت کرنے اور مایا سے منہ موڑنے کی نصیحت دینا شروع کی۔ کہا کہ تمہارے پاس تو ایک گائے ہے، ایک بیوی ہے۔ دو بیگھ زمین ہے۔ تم اسی کے ساتھ پھنسے بیٹھے ہو اور اسے بلخ کے بادشاہ سے زیادہ ٹھاٹھ سمجھ رہے ہو۔ یہ تو چند دنوں کا میلہ ہے۔ میں تمہیں گرو جی سے وعظ کرا دیتا ہوں،تمہاری زندگی کامیاب ہو جائیگی۔ میں ہی بلخ شہر کا بادشاہ سُلطان ابراہیم ادہم ہوں اور میں اُس سلطنت کو چھوڑ کے خدا کو پانے کے لیے نِکلا ہوں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہمیں تو نہیں لگتا کہ تم شہر بلخ کے بادشاہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس روئے زمین پر تم جیسا احمق کوئی نہیں ہے۔ ہمیں تمہاری تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سُلطان نے کہا:-

غریب،ایک رانڈی (عورت) ڈھانڈھی (گائے) ناتجیں،یہ نر کہئے کاگ۔بلخ بخارہ تج دیا،یہ کچھ پچھلی لاگ۔

اس کے بعد ابراہیم ادہم زمین کا سُلطان تو نہیں رہا لیکن بھکتی کا سُلطان بن گیا۔ بھکت بادشاہ بن گیا۔ اسی لیے اُنہیں محبت میں سُلطان یا سُلطانی ناموں سے شہرت ملی۔ آگے کی کہانی میں اُنہیں صرف سُلطان نام سے ہی لکھا-پڑھا جائے گا۔ مثال کے طور پر دھرم داس جی دھنی دھرم داس کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ عقیدت کی دولت سے مالا مال تھے حالانکہ دنیاوی دولت کی بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ سُلطان خدا سے ملے اور انہیں پہلا منتر دیا اور کہا کہ بعد میں تمہیں ستنام اور پھر سارنام (کلمہ) بتاؤں گا۔

کبیر ساگر کے باب "سُلطان بود" کے صفحہ 62 پر ثبوت موجود ہے:-

پرتھم پان پروانا لیئی ۔ پیچھے سار شبد توئے دیئی ۔ تب ستگرو نے الکھ لکھایا۔
کری پرتیت پرم پد پایا۔ سہج چوکا کر دینہا پانا (نام)۔ کال کا بندھن توڑ بگانا۔

غور کریں:- اس وقت ابراہیم کے پاس نہ تو آرتی چونکا کرنے کے لیے پیسے تھے اور نہ ہی کوئی اور سہولت۔ یہی کبیر جی کی اصلی تعلیم کا طریقہ ہے۔ جو آرتی چوکا، اس میں لاکھوں یا ہزاروں روپئے کے سامان، ناریل وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے، یہ تو کوئی اگر بعد میں پڑھوانا چاہے تو کر سکتا ہے، ورنہ اصلی تعلیم کا طریقہ صرف منتر والے پانی اور میٹھی چیزوں (مصری، چینی، گڑ، بورا چینی) سے ہو جاتا ہے۔ ستیہ نام اور سار شبد میں مشروب (پینے کی چیزیں) نہیں دی جاتیں ہیں۔ صرف تعلیمی منتر ہی بتائے اور سمجھائے جاتے ہیں۔ محترم غریب داس جی (گاؤں چھُڈانی، ضلع جھجر، ریاست ہریانہ) نے خدا کبیر سے ملاقات کی تھی۔ انہیں نظارہ الٰہی حاصل ہوا تھا۔ اسی بنیاد پر محترم غریب داس جی نے بتایا کہ:-

غریب، ہم سُلطانی نانک تارے، دادُو کوں اُپدیش دیا۔ ذات جُلاہا بھید نہ پایا، کاشی ماہیں کبیر ہُوا۔
غریب، اَننت کوٹ برہمنڈ کا ایک رتی نہیں بھار۔ ستگُرو پُرش کبیر ہیں، کل کے سرجنہار۔

سُلطان ابراھیم ادھم کے بارے میں محترم غریب داس جی کے خیالات

کبیر پرمیشور جی نے اپنے شاگرد غریب داس جی کو بتایا کہ:-

★ سنت گیان غلتانا، پد پدے سمانا۔ ٹیک۔

امر لوک سے ستگرو آئے رُوپ دھریا کاروانا۔ ڈھونڈھت اونٹ محل میں ڈولے، بُوجھت شاہ بیانا۔ ٹیک۔
کہا کبیر ہم کاروان ہوئے آئے۔ محلوں پر اونٹ بتائے۔۱۔ بولے پادشاہ سلطاناں۔ توں رہتا کہاں دواناں۔۲۔
دوجے قاصد گون کیا رے۔ ڈیرا محل سرائے لیا رے۔۳۔ جب ہم محل سرائے بتائی۔ سلطانی کوں تاور آئی۔۴۔
ارے تیرے باپ دادا پڑپیڑھی۔ یے بسے سرائے میں گیدی۔۵۔ ایسے ہی توں چل جائی۔ یوں ہم محل سرائے بتائی۔۶۔
ارے کوئی قاصد کوں گہ لیاوے۔ اس پنڈت کھانے دیاوے۔۷۔ اوٹھے پادشاہ سُلطانا۔ وہاں قاصد غیب چھُپانا۔۸۔
تیجے باندی ہوئے سیج بچھائی۔ تن تین کوڑے کھائی۔۹۔ تب آیا انہد ہانسا۔ سلطانی گہے کھواسا۔۱۰۔
میں ایک گھڑی سیجاں سوئی۔ تاتیں میرا یوہ حال ہوئی۔۱۱۔ جو سوویں دوس اُوراتا۔ تن کا کیا حال وِدھاتا۔۱۲۔
تب غیبی بھیے کھواسا۔ سلطانی ہیے اُداسا۔۱۳۔ یوہ کون چھلاوا بھائی یاکا کچھ بھید نہ پائی۔۱۴۔
چوتھے یوگی بھیے ہم زندہ۔ لینہیں تین کتّے گل پھندا۔۱۵۔ دینہی ہم سانکل ڈاری۔ سلطانی چلے باگ باڑی۔۱۶۔
بولے پاتشاہ سُلطانا۔ کہاں سے آئے جِند دِوانا۔۱۷۔ یے تین کتّے کیا کیجے۔ ان میں سے دوی ہم کوں دیجے۔۱۸۔
ارے تیرے باپ دادا ہیں بھائی۔ ان بڑبد پھیل کمائی۔۱۹۔ یہاں لوہ لنگر شیش لگائی۔ تب کتیوں دھوم مچائی۔۲۰۔
ارے تیرے باپ دادا پڑ پیڑھی۔ توں سمجھے کیوں نہیں گیدی۔۲۱۔
اب تم تخت بیٹھ کر بھولی۔ تیرا من چڑھنے کوں سولی۔۲۲۔
یوگی زندہ غیب بھیا رے۔ ہم نا کچھ بھید لہیا رے۔۲۳۔ بولے پادشاہ سُلطانا۔ جہاں کھڑے امیر دوانا۔۲۴۔
یہ چیار چرتر بیتے۔ ہم نا کچھ بھید نہ لیتے۔۲۵۔ وہاں کبیر ماریا گیان گلولا۔ سلطانی مکھ نہیں بولا۔۲۶۔
تب لگے گیان کے بانا۔ چھاڑی بیگم مال کھجانا۔۲۷۔ سلطانی یوگ لیا رے۔ کبیر ستگرو اُپدیش دیا رے۔۲۸۔
چھوڑا اٹھارہ لاکھ ترا رے۔ سب لاگیا مال برا رے۔۲۹۔ چھوڑے گج گیبر جل ہوڑا۔ اب بھیے باٹ کے روڑا۔۳۰۔
سنگ سولہ سہنس سہیلی۔ ایک سے ایک ادھک نویلی۔۳۱۔
غریب، اٹھارہ لاکھ ترا تجیا، پدمنی سولہ سہنس۔ ایک پلک میں تج گیے، سو ستگرو کے ہنس۔۳۲۔
غریب، ایک رانڈی ڈھانڈھی نا تجیں، یے نر کہیے کاگ۔ بلکھ بکھارا تج دیا، یہ کچھ پچھلی لاگ۔۳۳۔
چھاڑے میر کہان دیوانا، اربوں کھرب خزانہ۔۳۴۔ چھوڑے ہیرے ہرنبر لالا۔ سلطانی موٹے تالا۔۳۵۔
جن لوک پرگناں تیاگا۔ سنّ شبد اناہد لاگیا۔۳۶۔ پگڑی کی کوپین بنائی۔ شالوں کی الپھی لائی۔۳۷۔
شیش کیا منہ کارا۔ سلطانی تجیا بکھارا۔۳۸۔ گن گندھرو اندر لرجے۔ دھنی مات پتا جن سرجے۔۳۹۔
بھیا سپتپری پر ساکا۔ سلطانی مارگ بانکا۔۴۰۔ جن پانچوں پکڑ پچھاڑیا۔ انکا تو دے دیا باڑا۔۴۱۔

سُنّ شبد اناہد راتا۔ جہاں کال کرم نہیں جاتا۔۴۲۔ نہیں کچھّ مچھّ کرنبھا۔ جہاں دھول دھرن نہیں تھنبھا۔۴۳۔
نہیں چندر سور جہاں تارا۔ نہیں دھول دھرن گینارا۔۴۴۔ نہیں شیش مہیش گنیشا نہیں گورا شارد بھیشا۔۴۵۔
جہاں برہما وشنو نہ وانی۔ نہیں نارد شارد جانی۔۴۶۔ جہاں نہیں راون نہیں راما۔ نہیں مایا کا وشراما۔۴۷۔
جہاں پرسورام نہیں پرچا نہیں بل باون کی چرچا۔۴۸۔ نہیں کنس کانہ کرتارا۔ نہیں گوپی گوال پسارا۔۴۹۔
یہ آون جان بکھیڑا۔ یہاں کون بساوے کھیڑا۔۵۰۔ جہاں نو دسواں نہیں بھائی دوجے کوں ٹھاہر ناہیں ۔۵۱۔
جہاں نہیں آچار وچارا نہیں کوئی شالگ پوجنہارا۔۵۲۔ بید کران نہ پنڈت قاضی۔ جہاں کال کرم نہیں باجی۔۵۳۔
نہیں ہندو مسلمانا۔ کچھ رام نہ دوا سلاما۔۵۴۔ جہاں پاتی پان نہ پُوجا۔ کوئی دیوَ نہیں ہے دوجا۔۵۵۔
جہاں دیول دھام نہ دیہی۔ چینہیو کیوں نا شبد سنیہی۔۵۶۔ نہیں پنڈ پران جہاں شواسا۔ نہیں میر سُمیر کیلاشا۔۵۷۔
نہیں ستییگ دُئاپُر تریتا۔ کہوں کلیگ کارن کیتا۔۵۸۔ یوہ توانجن گیان صفا رے۔ دیکھو دیدار نپھا رے۔۵۹۔
نبیج ست نرنجن لوئی۔ جل تھل میں رمتا سوئی۔۶۰۔ ہے نربھی نرگن بینا۔ سوئی شبد اتیتں چینہا۔۶۱۔
اڈولا بول اناتھا۔ نہیں دیکھیا آوت جاتا۔۶۲۔ ہے اگم اناہد سندھا۔ یوگی نرگن نربندھا۔۶۳۔
کچھ وارپار نہیں تھاہیں۔ ستگرو سب شاھن پتی شاہیں۔۶۴۔ اُلٹا پنتھ کھوج ہے مینا۔ ستگرو کبیر بھید کہیں بینا۔۶۵۔
یہ سندھ اتھاہ انوپں۔ کچھ نا چھایا نا دھوپں۔۶۶۔ جہاں گگن دھن دربانی۔ جہاں باجیں ستی سہدانی۔۶۷۔
سلطان ادہم جہاں راتا۔ تہاں نہیں پانچ تتّ کا گاتا۔۶۸۔ جہاں نرگن نور دوالا۔ کچھ نہ گھر ہے کھالا۔۶۹۔
شیش چڑھائے پگ دھریا۔ یوہ سلطانی سودا کریا۔۷۰۔ ستگرو زندہ یوگ دیا رے۔ سلطانی اپنا کیا رے۔۷۱۔
کہے داس غریب پُورن پیرا۔ ستگرو ملے کبیرا۔۷۲۔

{ محترم غریب داس جی کی ان مذکورہ بالا وانیوں کا مفہوم یہی ہے۔ ان میں بھی سُلطان ابراہیم بن ادہم کی زندگی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔}

ابراھیم ادھم سُلطان کا امتحان

سُلطان ادہم نے ایک سادھو کی جُھونپڑی دیکھی جو اس جگہ کئی سالوں سے روحانی مشق کر رہا تھا۔ ابراہیم اس کے پاس گیا۔ اُس سادھو نے کہا یہاں مت ٹھہرنا، یہاں کہیں کھانا اور پانی نہیں ہے۔ تم کہیں اور چلے جاؤ۔ سُلطان ابراہیم نے کہا کہ میں تمہارا مہمان بن کے نہیں آیا ہوں۔ میں جس کا مہمان (اللہ کا مہمان) ہوں، وہ میرے رزق کا انتظام کر دے گا۔ انسان اپنی قسمت اپنے ساتھ لے کے آتا ہے۔ کوئی کسی کا نہیں کھاتا ہے۔ ارے بے ایمان! تم تو اچھے شہری بھی نہیں ہو۔ تو چاہتا ہے اللہ سے ملنا۔ اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو انسان صدقہ نہیں کر سکتا اور بنا صدقہ وَ خیرات کے خدا نہیں ملتا۔ جس نے زندگی دی ہے وہی رزق بھی دے گا اور ابراہیم تھوڑی دُور جا کے بیٹھ گیا۔

شام کو آسمان سے ایک طبق نازل ہوا جس میں طرح طرح کی سبزیاں، حلوہ، کھیر، روٹی اور پانی کا لوٹا تھا۔ طبق کے اوپر تھال پروس (کپڑے کا رومال) ڈھکا ہوا تھا۔ ابراہیم نے طبق سے کپڑا اُٹھایا اور بوڑھے سادھو کو دکھایا۔ جب کہ اُس بوڑھے سادھو کے پاس آسمان سے دو روٹی وہ بھی جو کے آٹے کی بنی اور ایک لوٹا پانی آیا۔

یہ دیکھ کے بوڑھے سادھو کو غصہ آگیا کہ اے اللہ! میں تیرا بھیجا ہوا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ تم امتیازی سلوک کرتے ہو۔ میرے لیے جو کی سوکھی روٹی بھیجی ہے، اور ابراہیم کے لیے عمدہ کھانا پلاؤ والا بھیجا ہے۔

آسمان سے آواز آئی کہ اے بندے! یہ ابراہیم ایک دولت مند بادشاہ تھا۔ اس کے پاس اربوں کھربوں کے خزانے تھے۔ اس کی 16 ہزار ملکہ تھیں، بچے تھے۔ امیر (وزیر) اور دیوان تھے۔ نوکر اور نوکرانیاں تھیں۔ اس نے میرے خاطر یہ سب ٹھاٹھ واٹ

چھوڑ دیئے۔ اسے تو میں کیا نہ دے دوں؟ تم اپنی حیثیت دیکھو، تم ایک گھسیارے تھے۔ سارا دن گھاس چھیلتے تھے۔ تب جا کے ایک ٹکا ملتا تھا اور روزانہ سر پر بنڈل اُٹھائے مرے جاتے تھے۔ نہ کوئی بیوی تھی، نہ ماں تھی، نہ ہی تمہارا کوئی سیٹھ باپ تھا۔ میں تمہیں پکی پکائی روٹیاں بھیجتا ہوں اور تم پھر بھی نخرے کررہے ہو۔ اگر تم میری رضا پر راضی نہیں ہو تو کہیں اور جا کے بیٹھو۔ اگر تم عقیدت سے منہ موڑنا چاہتے ہو، تو یہ رہا تمہارا گھاس کھودنے کا کھرپا اور باندھنے کی جالی، جاؤ جا کے گھاس کھودو اور کماؤ، کھاؤ اور اگر تم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری مرضی سے باہر مت نکلو۔ اگر بندے میں تکبر (غرور) ہے تو وہ خدا سے دور رہتا ہے اور اگر بھکتی میں فرمانبرداری(آدھینی) ہے تبھی وہ حق (خدا) کے قریب ہو تا ہے۔

سُلطان ادہم نے خدا سے دعا کی کہ اے رازق! میں محنت کر کے روزی کماؤں گا اور تیری عبادت بھی کروں گا۔ تو یہ کھانا مت بھیجا کر۔ میں روکھی سوکھی روٹی کھا کے آپ کے قدموں میں پڑا رہنا چاہتا ہوں۔ یہ کھانا جو آپ بھیجتے ہو، اسے کھا کے تو اور دماغ میں عیب لگے گا، کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں۔ وہ بوڑھا سادھو بھی یہ دعا سُن رہا تھا اور شرم سے اُس کی گردن نیچے جُھک گئی۔ اللہ تعالٰی سے دعا کی، اے میرے رب! میری غلطی معاف کر دے۔ میں تیری رضا میں ہی خوش رہوں گا۔ اس دن کے بعد سے ابراہیم جنگل سے لکڑیاں کاٹ کے لاتا اور انہیں بازار میں بیچ کے کھانا لے آتا۔ آٹھ دن تک اسی کھانے کو کھاتا اور عبادت کرتا رہتا تھا۔

بھکت نیت کا پکا ہونا چاہیے

چند سال بعد ابراہیم سیر کے لئے نِکلا۔ ایک سیٹھ کا باغ تھا۔ اسے ایک نوکر کی ضرورت تھی۔ اس نے سُلطان کو پکڑ کے باغ کی حفاظت کے لیے رکھ دیا۔ ایک سال بعد سیٹھ باغ میں آیا۔ اس نے ابراہیم سے انار لانے کو کہا۔ ابراہیم نے انار لاکے سیٹھ کو دے دیا۔ انار کھٹے تھے۔ سیٹھ نے کہا کہ ایک سال میں تمہیں یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ میٹھے انار کیسے ہوتے ہیں؟

سُلطان نے کہا کہ سیٹھ جی! تم نے مجھے باغ کی حفاظت کے لیے رکھا ہے، باغ اُجاڑنے کے لیے نہیں۔ اگر محافظ ہی چور بن جائے تو کیسے کام چلے گا؟ میں نے کبھی کوئی پھل کھایا ہی نہیں تو مجھے میٹھے اور کھٹے کا پتہ کیسے ہوگا؟ جب سیٹھ نے دوسرے نوکروں سے پُوچھا تو نوکروں نے بتایا کہ یہ نوکر تو جو روٹی ملتی ہے صرف وہی کھاتا ہے اور کچھ بڑبڑاتا ہوا باغ کے چاروں طرف گھومتا رہتا ہے۔ ہم نے چُھپ کر بھی دیکھا ہے۔ اس نے کبھی کوئی پھل توڑ کر نہیں کھایا اور نہ نیچے گرا ہوا پھل اُٹھا کے کھایا۔

ایک خادم نے بتایا کہ یہ بلخ شہر کا بادشاہ ہے۔ میں نے اسے 10 سال پہلے جنگل میں شکار کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب میں نے اس سے پُوچھا کہ تم بلخ شہر کے سُلطان ابراہیم ادہم لگتے ہو۔ تو پہلے تو انکار کیا، پھر جب میں نے بتایا کہ میں نے تمہیں جنگل میں شکار کرتے دیکھا تھا۔ میرا سالا یعقوب تمہاری فوج میں ایک بڑا افسر ہے، اُس نے بتایا تھا کہ بادشاہ تارک الدُنیا ہو گیا ہے۔ اُس کا بیٹا تخت پر بیٹھا ہے۔ تب اُس نے کہا کہ یہ تم کسی کو بتانا نہیں۔ سیٹھ نے قدموں میں گر کے معافی مانگی اور بہت ساری دولت دے کے کہا کہ تم یہ پیسے لے لو اور خرچ چلاؤ اور عبادت بھی کرو۔ میرے گھر رہو یا باغ میں محل بنوا دوں، یہیں رہ کے عبادت کرو۔ لیکن سُلطان شکریہ کہہ کے وہاں سے چلا گیا۔

غلام (داس) کی تعریف

ایک دفعہ سُلطان ایک سنت کے آشرم میں گیا اور ولی صاحب کی خصوصی فرمائش پر کچھ دِن وہاں ٹھہرا۔ اُس سنت کا نام حکم داس تھا۔ آشرم میں اس کے ساتھ بارہ شاگرد رہتے تھے۔ ہر ایک کے نام کے پیچھے داس لگا تھا۔ فقیر داس، آنند داس، کرم داس، دھرم داس۔ لیکن ان کا سلوک داسوں جیسا نہیں تھا۔ ان کے گرو جب کسی سے خدمت کے لیے کہتے تو وہ کہتا کہ دھرم داس کی باری ہے، اُس سے کہو، دھرم داس کہتا کہ آج آنند داس کا نمبر ہے۔ ان کا یہ سلوک دیکھ کے سُلطان نے کہا:-

داسا بھاو نیڑے نہیں، نام دھرایا داس - پانی کے پیئے بن، کیسے مٹ ہے پیاس -

سُلطان نے ان شاگردوں کو سمجھایا کہ جب میں بادشاہ تھا تو میں نے ایک غلام خریدا تھا۔ میں نے اُس سے پُوچھا کہ تمہیں کیا کھانا پسند ہے؟ غلام نے جواب دیا کہ آقا غلام کو جو کھانا اُس کا مالک دیتا ہے وہ اس کی پسند ہوتی ہے۔ آپ کی کیا خواہش ہوتی ہے؟ آپ کیا کام کرنا پسند کرتے ہو؟ جس کام کا مالک حکم دیتا ہے، وہی میری پسند ہے۔ تم کیا پہنتے ہو؟ میں مالک کے دیئے ہوئے پھٹے پُرانے کپڑے ٹھیک کر کے پہن لیتا ہوں۔ میں نے اُسے آزاد کر دیا اور پیسے بھی دیئے۔ اُسی کی باتیں یاد کرکے میں اپنے گرو کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ اپنی مرضی کبھی نہیں چلاتا۔ رب جو بھی دیتا ہے، اُسے اُس کا حکم سمجھ کے کھاتا ہوں۔ میں خود کو ایک غلام سمجھ کے خدمت کرتا ہوں۔ خدا کو خوش کرنے کے لیے گرودیو کو خوش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ سب شاگرد غلام کی طرح اپنے گرو جی کے حکم پر عمل کرنے لگے اور آپس میں بھی اچھا برتاؤ کرنے لگے۔ اور اپنی زندگی کامیاب بنالی۔

سُلطانی کو سار نام کیسے حاصل ہوا؟

بھگوان کبیر جی ایک آشرم بنا کے رہنے لگے۔ وہ زندہ بابا کے نام سے مشہور تھے۔ سُلطانی کو پہلا منتر کے چند مہینوں کے بعد ستنام (دو حرفی منتر) کی تعلیم دی، جس میں ایک منتر "اوم" ہے اور دوسرا وعظ کے وقت بتایا جاتا ہے۔ سُلطان کئی بار ملاقات کے لیے آیا۔ ستیہ نام کے بعد اگر وہ اہل ہے تو سار شبد دِکشا میں دیا جاتا ہے۔ ایک سال کے بعد سُلطان ادہم اپنے گرو کی جھونپڑی میں گیا اور سارنام کی تعلیم کے لیے عاجزی سے درخواست کی، تو پرمیشور جی نے کہا کہ ایک سال کے بعد ٹھیک اسی دن آنا، تو میں تمہیں سارنام دوں گا۔ ہاں ملاقات کے لیے تم کسی بھی وقت آ سکتے ہو۔ سُلطان ابراہیم ادہم ٹھیک اُسی دن سارنام لینے کے لیے جب گرو جی کی جھونپڑی میں گیا، تو گرو جی نے کہا کہ ایک سال بعد ٹھیک اسی دن آنا، تو میں تمہیں سارنام دوں گا۔ ایسا کرتے کرتے گیارہ (11) سال گزر گئے۔ وہ وقتاً فوقتاً ستگرو کے درشن کے لیے بھی آتا رہتا تھا، لیکن سارنام کے لیے ایک مقررہ دن ہی آنا پڑتا تھا۔ جب گیارہویں سال سُلطانی سارشبد کی دِکشا لینے آرہا تھا تو ایک گھر کے پاس سے راستہ تھا۔ اُس گھر کی مالکن نے صفائی کرنے کے بعد جب کوڑا کچرا چھت سے گلی میں پھینکا تو وہ اتفاق سے سُلطان کے اوپر گر گیا۔ جب سُلطان ابراہیم کے اوپر کچرا گرا تو وہ اُونچی آواز میں چلایا کہ کیا تمہیں دیکھائی نہیں دیتا؟ گلی میں انسان بھی آتے جاتے ہیں؟ اگر میں آج بادشاہت چھوڑ کے نہ آیا ہوتا تو تمہارے جسم سے کھال اُتار لیتا۔

اُس بہن نے معذرت کی اور کہا کہ بھائی! میری غلطی ہے، مجھے پہلے گلی میں دیکھ لینا چاہئے تھا، آئندہ خیال رکھوں گی۔ وہ گھر والی بہن بھی زندہ بابا کی عقیدت مند تھی۔ اُس نے جب ابراہیم کو آشرم میں دیکھا تو گرو جی سے پُوچھا، اے گرودیو! وہ عقیدت مند جو تنہائی میں بیٹھا ہے، کیا وہ کبھی بادشاہ تھا؟ زندہ بابا نے پُوچھا کیا بات ہے، بیٹی؟ یہاں بادشاہ اور غلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ یہ پہلے شہر بلخ کا بادشاہ تھا۔ جب میں نے اسے علم سمجھایا تو اس نے بادشاہت چھوڑ دی اور اپنے لیے محنت کرکے، لکڑیاں بیچ کے اپنا گزارہ کرتا ہے اور عبادت بھی کرتا ہے۔ اس بہن نے بتایا کہ مجھ سے غلطی سے سوکھا کچرا چھت سے پھینکتے ہوئے اس پر گر گیا تو یہ بہت غصہ ہوا اور بولا کہ اگر میں نے بادشاہت نہ چھوڑی ہوتی تو تمہاری کھال اُتر وا دیتا۔ ستسنگ کے بعد سار شبد لینے والوں کو بُلایا گیا۔ جب سُلطان ابراہیم کی باری آئی تو گرو جی نے کہا کہ ابھی تو تم بادشاہ ہو، سار شبد تو بچہ! غلام کو ملتا

ہے جس نے جسم کو مٹی سمجھ لیا ہو۔ سُلطانی نے کہا گُرودیو! مجھے بادشاہت چھوڑے کئی سال ہو گئے ہیں۔ گُرو مہاراج جی نے کہا، مجھ سے کچھ بھی نہیں چُھپا ہے۔ تم نے بادشاہت چھوڑی ہے۔ لیکن بادشاہوں والا سلوک نہیں چھوڑا ہے۔ تم ایک سال کے بعد اُسی دن سارنام کے لیے آنا۔ ایک سال بعد پھر سُلطانی آرہا تھا۔ اسی گھر کے پاس سے گذر کے آنا تھا۔ گرو جی نے اُسی شاگرد سے کہا کہ کل وہ بادشاہ سار شبد لینے آئے گا۔ تمہارے گھر کے پاس سے راستہ ہے اور اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ جھونپڑی میں داخل ہونے کا نہیں ہے۔ اس بار ایک بالٹی پانی میں گوبر -راکھ گھول کے اس کے اوپر ڈال دینا۔ پھر بتانا کہ اس کا کیا ردعمل تھا؟ اُس بہن نے ایسا ہی کیا۔ بہن نے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ بھائی! دھوکے سے گرگیا ہے۔ میں دھو کے صاف کر دوں گی۔ تب تک تم یہاں تالاب میں نہا لو۔ سُلطان نے کہا بہن، مٹی کے اوپر مٹی ہی تو پڑگئی ہے، کوئی بات نہیں، میں نہا لیتا ہوں اور کپڑے بھی دھولیتا ہوں۔ اُس شاگرد نے گرودیوؔ کو سُلطانی کا رد عمل بتایا تب اس کو سار شبد دیا اور کہا بیٹا! آج تم غلام بن گئے ہو۔ اب تمہاری نِجات یقینی ہو گئی ہے۔

اس لیے عقیدت مندوں کو اس کہانی سے سبق لینا چاہئے۔ سار شبد حاصل کرنے میں جلدبازی نہ کریں، اپنے اندر تمام عوارض کومعمول پر لائیں، عقلمندی سے کام لیں، تو نِجات یقینی ہے۔

راجہ (بادشاہ) بڑا ہے یا بھکت راج (عقیدت مند)

ایک دفعہ سُلطان اَدہم اپنے شہر بلخ سے باہر ایک تالاب پر جا کے بیٹھ گیا۔ اس کا بیٹا بادشاہ تھا۔ جب اسے معلوم ہوا تو وہ ہاتھی پر سوار ہوکے اور گاجے باجے کے ساتھ تالاب پر پہنچا اور اپنے والدسے گھر چلنے کے لیے کہا۔ لیکن سُلطان نے صاف انکار کر دیا۔ لڑکے نے کہا کہ آپ نے یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے؟ آپ یہاں ٹھاٹھ سے رہو۔ بھکاری بن کے تکلیف اُٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ آج سب کچھ میرے حکم سے ہوجاتا ہے۔ سُلطان نے کہا کہ جو خدا کر سکتا ہے وہ بادشاہ نہیں کر سکتا۔ لڑکے نے کہا کہ آپ حکم کریں میں وہی کر دوں گا۔ آپ کو ہمارے ساتھ رہنا ہوگا۔ سلطانی نے کہا ٹھیک ہے منظور ہے۔ میں اس تالاب میں ہاتھ سے کپڑے سلنے کی ایک سوئی اس تالاب میں ڈالتا ہوں۔ اُس سوئی کو تم پانی سے نِکال کے مجھے واپس کر دو۔ بادشاہ نے سپاہیوں، غوطہ خوروں اور جال ڈالنے والوں کو بُلایا۔ ساری کوششیں کیں، لیکن بے سود ہی رہیں۔ لڑکے نے کہا ابا جان! میں ایک سوئی کے بدلے ہزار سوئیاں لادیتا ہوں۔ کیا تمہارا اللہ یہ سوئی نکال دے گا؟ تو سُلطان نے کہا کہ بیٹا! اگر میرا اللہ یہی سوئی نکال دے تو کیا تم بھگتی کرو گے؟ کیا ترک دنیا کروگے؟ لڑکے نے کہا کہ آپ پہلے یہ سوئی اپنے رب سے نِکلواؤ، اس کے بعد سوچوں گا۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا کی بیٹی مچھلیو! مجھ غلام کی ایک سوئی تمہارے تالاب میں گر گئی ہے۔ براہ کرم میری سوئی نِکال کے مجھےدے دو۔ چند ہی لمحوں میں ایک مچھلی منہ میں سوئی لیے ہوئے اِبراہیم کے پاس ساحل پر آگئی۔ اِبراہیم نے سوئی لے لی اور مچھلیوں کا ہاتھ جوڑ کےشکریہ ادا کیا۔ پھر سُلطانی نے کہا بیٹا! دیکھو خدا جو کچھ کر سکتا ہے وہ ایک انسان چاہے وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو کبھی نہیں کر سکتا۔ اب کیا تم عقیدت کرو گے؟ بیٹے نے کہا کہ اللہ نے تمہیں صرف ایک سوئی ہی تو دی ہے اور میں تمہیں ہیرے موتی دے سکتا ہوں۔ بڑھاپے میں عبادت کروں گا۔ یہ سُن کے عقیدت مند ابراہیم اُٹھ کے چل دیئے اور اپنی غار میں داخل ہو گئے۔

عیوب(وِکار) جیسے شہوت، لگاؤ، غصہ، خواہش وغیرہ ختم نہیں ہوتے، صرف دب جاتے ہیں۔

وِکار مرے نا جانیو، جیوں بھوبھل میں آگ ۔ جب کریلّے دھدھکہی، ستگرو شرنا لاگ ۔

ایک دفعہ سُلطان ابراہیم مکہ شہر گیا ہوا تھا۔ مقصد تھا کہ، جو گمراہ مسلمان عقیدت مند حج کے لیے یا ویسے بھی مکہ آتے رہتے ہیں، اُنہیں سمجھانا۔ اُنہیں سمجھانے کے لیے کچھ دن وہاں ٹھہرا۔ کچھ لوگ شاگرد بھی بن گئے۔ کسی حاجی نے بلخ شہر میں جا کے بتایا کہ سُلطان اِبراہیم مکہ میں رہتا ہے۔ جب چھوٹے لڑکے نے باپ کو دیکھنے کی ضد کی۔ تو اس کی بیوی، بیٹا اور شہر کے کچھ مرد اور عورتیں بھی ساتھ ہو لئے اور ابراہیم سے ملنے مکہ پہنچ گئے۔ ابراہیم اُس وقت اپنے شاگردوں کو بتا رہا تھا کہ بغیر داڑھی اور مونچھ والے لڑکوں اور دوسروں کی بیویوں کو زیادہ دیر تک نہیں دیکھنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے ان کے لیے دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے بیٹے کو دیکھ کے ابراہیم سے رہا نہیں گیا، لگاتار ٹکٹکی باندھے بچے کو دیکھتا رہا۔ لڑکے کی عمر تقریباً 13 سال تھی۔ شاگردوں نے کہا کہ گرودیوَ آپ ہمیں تو بتا رہے تھے کہ بغیر داڑھی اور مونچھ والے لڑکے کو زیادہ دیر تک نہیں دیکھنا چاہیے اور آپ خود دیکھ رہے ہو۔ ابراہیم نے کہا پتہ نہیں مجھے کیوں اس کی طرف ایک کشش سی ہو رہی ہے۔ اسی وقت ایک بوڑھے نے کہا، بادشاہ! یہ آپ کی (بیگم) بیوی ہے اور یہ آپ کا بیٹا ہے۔جب آپ نے سلطنت چھوڑی، اُس وقت یہ اپنی ماں کے رحم میں تھا۔ یہ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ اسی وقت لڑکا اپنے باپ کے پاؤں چُھوکے ان کی گود میں بیٹھ گیا اور ابراہیم کی آنکھوں میں پیار سے آنسو چھلک آئے۔

خدا کی طرف سے آواز آئی کہ اے سُلطانی! تمہیں مجھ سے محبت نہیں رہی۔ اپنے خاندان سے محبت ہے۔ اپنے گھر چلا جا، اسی وقت ابراہیم چونک گیا اور آنکھیں بند کر کے دعا کی کہ اے اللہ! یہ میرے بس سے باہر ہے، یا تو میری یا اس لڑکے کی جان لے لے۔ اسی وقت لڑکا مر گیااور ابراہیم اُٹھ کے چلا گیا اور بلخ سے آئے لوگ لڑکے کی تدفین کی تیاری کرنے لگے۔ خدا کو حاصل کرنے کے لئے ایک بندہ کو ہر معیار پر پُورا اُترنا پڑتا ہے۔ تب جاکے کامیابی ملتی ہے۔ خدا نے فوراً اس لڑکے کی روح کو انسانی زندگی عطا کی اور اپنے ایک نیک بندے کے گھر میں اسے پیدا کر دیا۔ بچپن ہی سے اس روح کو خدا کا راستہ ملا۔ ایک بار سب عقیدت مند زندہ بابا کے آشرم میں ایک ست سنگ کے لیے جمع ہوئے۔ وہ لڑکا اس وقت 4 سال کا تھا۔ خدا کے فضل سے اس کا بستر اور ابراہیم کا بستر ساتھ ساتھ لگا تھا۔ ابراہیم کو دیکھ کے لڑکے نے کہا ابا جان! تم نے مجھے مکہ میں کیوں چھوڑ دیا تھا؟ میں اب ایک عقیدت مند کے گھر میں پیدا ہُوا ہوں۔ دیکھو اللہ نے مجھے آپ سے پھر ملا دیا ہے۔ جب یہ معاملہ گرو جی زندہ بابا (خدا کبیر جی) کے پاس پہنچا تو زندہ بابا نے بتایا کہ یہ ابراہیم کا بیٹا ہے جو مکہ میں فوت ہوگیا تھا۔ اب خدا نے اس روح کو ایک عقیدت مند کے گھر پیدا کیا ہے۔ ابراہیم کو لڑکے کی موت کا بہت دُکھ ہوا تھا، لیکن اس نے کسی سے ساجھا نہیں کیا تھا۔ اس دن اس نے کہا، کرپا ساگر! آپ انتریامی ہیں۔ آج میرا دل ہلکا (کلیجہ ٹھنڈا) ہوگیا ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات بار بار آرہی تھی کہ خدا نے یہ کیا کیئا؟ اس کی ماں کس منہ سے گھر جائے گی۔ آج میری روح پُوری طرح پُرسکون ہے۔ زندہ بابا نے اس لڑکی یعنی سابقہ ماں یعنی ابراہیم کی بیوی کو پیغام بھیجوایا کہ وہ آشرم آجائے۔ لڑکے، اس کے نئے والدین اور ابراہیم کو بھی بُلایا۔ اس لڑکے کو پہلی والی ماں سے ملایا۔ لڑکے نے دیکھتے ہی کہا، اماں جان! آپ مجھے مکہ میں چھوڑ کے چلی گئیں تھیں۔ تب اللہ وہاں آئے، دیکھو وہ بیٹھے ہیں (زندہ بابا کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا) اور مجھے اپنے ساتھ لے کے ان کے گھر چھوڑ گئے اور میں اس ماں کے پیٹ میں چلا گیا، پھر میں پیدا ہوا۔ اب میں نے تعلیم حاصل کر لی ہے۔ پہلے منتر کا جاپ کرتا ہوں۔ اے ماں! تم بھی گرو جی سے تعلیم لے لو، فلاح پا جاؤ گی۔ ابراہیم کی بیوی نے تعلیم لی اور کہا اس لڑکے کو میرے ساتھ بھیج دو۔

خدا کبیر جی (زندہ بابا) نے کہا کہ اگر اس جہنم (بادشاہت کی چکاچوند میں) میں رکھنا ہوتا تو تم مرتے ہی کیوں؟ اب تو تم آشرم آیا کرو اور مہینے میں ستسنگ میں بچے کو دیکھ جایا کرو۔ ابراہیم کو اس لڑکے میں اپناپن نہیں لگا کیونکہ وہ کسی اور کے جسم سے پیدا ہوا تھا۔ لیکن اس کا وہم، دل کی حماقت ختم ہو گئی تھی۔ جو وہ دل ہی دل میں کہتا تھا کہ اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اب اسے معلوم ہوا کہ اللہ جو بھی کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔ چاہے اس وقت آپ کو اچھا نہ لگے۔ سب اللہ کی مخلوق ہیں، وہ سب کی بھلائی سوچتا ہےاور ہم اپنے اپنے مفاد کی سوچتے ہیں۔ ملکہ کو بھی اس لڑکے سے وہ محبت نہیں تھی لیکن روح وہی تھی۔ اس لیے دل میں ماں کی ممتا جاگ اُٹھی تھی اسے دیکھ کے سکون ملتا تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے اس ملکہ کا بھی بچے کے ساتھ ساتھ بھلا کر دیا۔

عقیدت مند (بھکت) کا سلوک (سبھاؤ) ایک درخت کے مانند ہوتا ھے

ایک دفعہ ایک سیٹھ ایک سمندری جہاز میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں سفر کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ راستے میں کھانا بنانے کے لئے باورچیوں اور ہنسی مذاق کے لیے مسخروں کی ایک جماعت بھی تھی۔ یہ ایک طویل سفر تھا، ایک مہینہ لگنا تھا۔ مسخروں کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی کہ جس کے اوپر سب لطیفے کیے جا سکیں۔ تلاش کرنے پر اُنہیں ابراہیم ملا، لہٰذا اسے پکڑ کے لے گئے۔ سوچا کہ اس بھکاری کو روٹیاں چاہیے، مل جائیں گی۔ سمندر میں دور جانے کے بعد سیٹھ کے لئے تفریحی پروگرام شروع ہوا۔ وہ ابراہیم کا مذاق اُڑا رہے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ ایک اس (ابراہیم) جیسا احمق تھا۔ وہ درخت کی اسی شاخ پر بیٹھا تھا جسے وہ کاٹ رہا تھا اور گر کر مر گیا۔ ٹھٹا ٹھٹا مار کے زور زور سے ہنستے تھے۔ اس طرح وہ کافی دیر تک ایسے ہی بے ہُودہ تبصرے کرتے رہے۔

ابراہیم بہت غمگین ہوا، سوچا کہ یہ مہینوں کا غم ہوگیا۔ نہ عبادت ہی کر سکوں گااور نہ ہی سکون سے رہ پاؤں گا۔ اسی وقت آسمان سے آواز آئی کہ اے عقیدت مند ابراہیم! اگر تم کہو تو میں ان احمقوں کو مار ڈالوں۔ جہاز کو ڈبا دوں گا اور تمہیں بچا لوں گا۔ یہ تمہیں پریشان کرتے ہیں۔ یہ آواز سُن کے جہاز میں موجود سبھی لوگ ڈر گئے۔ ابراہیم نے کہا اے اللہ! یہ داغ میرے ماتھے پر مت لگانا۔ یہ نادان ہیں۔ اتنے لوگوں کو مارنے کی بجائے مجھے ہی مار دے یا انہیں عقل دے دے، تاکہ یہ تیری عبادت کر کے اپنی زندگیوں میں فلاح پائیں۔ جہاز کے مالک سمیت سب مسافروں نے ابراہیم سے معافی مانگی اور خدا کا علم سُنا۔ عزت و احترام کے ساتھ اپنے ساتھ رکھا۔ عقیدت کرنے کے لیے جہاز میں ایک الگ جگہ دی۔ ابراہیم نے انہیں حقیقی علم سکھایا اور پھر بعد میں انہیں آشرم لاکے گرو جی سے تعلیم دلوائی۔

ابراہیم خود بھی دیکشا دیا کرتا تھا۔ جب کسی نے ابراہیم کے سامنے زندہ بابا یعنی خدا کبیر جی سے کہا کہ اے گرودیوٗ! ابراہیم دیکشا دیتا ہے۔ تب پرمیشور جی نے کہا کہ اے بندے! تم غلطی کر رہے ہو، تم اس کے مجاز نہیں ہو۔ اس کے بعد ابراہیم نے دِکشا دینا بند کر دیا اور اپنے تمام شاگردوں کو گرو سے دوبارہ دِکشا دلائی۔ معافی مانگی، خود ہی اپنا نام ٹھیک کروایا اور پھر دوبارہ ایسی غلطی نہیں کی۔

سوال:- یہ بات کہاں سے ثابت ہے کہ اللہ کبیر ہی الخضر کی صورت میں تماشے کر رہے تھے؟ کبیر جی جُلاہا (کاشی- ہندوستان والے) ہی قادر اللہ ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے؟

جواب:- پہلے میں یہ ثابت کروں گا کہ کبیر نام کا جُلاہا جو شہر کاشی (بنارس) میں رہتا تھا، وہی ساری کائنات کا خالق ہے۔ اس کے بہت سے چشم دید گواہ ہیں جنہوں نے اس قادر مطلق اللہ کو اوپر تخت پر بیٹھے دیکھا اور بتایا کہ جو کبیر کاشی (ہندوستان) میں جُلاہا بن کے رہا کرتا تھا، وہی قادرِ مطلق خدا ہے۔

☚ گواہ نمبر 1:- محترم غریب داس جی گاؤں چُھڈانی، ضلع جھجر، صوبہ ہریانہ (ملک بھارت):- محترم غریب داس جی، ایک دس سال کا لڑکا، گاؤں کے دوسرے چرواہوں کے ساتھ ہمیشہ کی طرح اپنے کھیتوں گائے چرانے گئے ہوئے تھے۔ وکرمی سموت 1774 (سنہ 1717 عیسوی) پھاگن مہینے کی شودی (چاندنی) دوادشی کو دن کے تقریباً دس بجے چرائے اور بچہ غریب داس جی جنڈی کے درخت کے سائے میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ پرمیشور جی زندہ بابا (الخضر) کے بھیس میں اوپر آسمان پر تخت سے چل کے کچھ فاصلے پر زمین پر اُترے اور چراہوں کے پاس گئے۔ وہ جنڈی کا درخت کبلانہ گاؤں سے چُھڈانی گاؤں کو جانے والی کچی سڑک پر تھا اور کبلانہ کی سرحد سے متصل محترم غریب داس جی کے کھیت میں تھا۔ {محترم غریب داس کے والد کے پاس گاؤں میں ایک ہزار تین سو پچھتر (1375) ایکڑ زمین تھی۔ اسی زمین پر چراگاہ بنا رکھی تھی جس میں چُھڈانی گاؤں کے دوسرے غریب لوگ بھی اپنی گائیں

چرانے لے جاتے تھے۔} زندہ بابا یعنی سادھو کو دیکھ کے بڑے چراہوں میں سے ایک نے کہا کہ بابا جی کھانا کھا لیں۔ سادھو نے کہا «میں کھانا اپنے ڈیرے سے کھا کے آیا ہوں۔» کئی چرائے ایک ساتھ بولے «اگر کھانا نہیں کھا رہے تو دُودھ ہی پی لو۔» پرمیشور نے کہا کہ دُودھ پلا دو، لیکن دُودھ اس گائے کا پلاؤ جس نے کبھی بچہ نہیں پیدا کیا ہو، یعنی کنواری گائے کا۔ چراہوں نے اسے مذاق سمجھا۔

بچہ غریب داس جی اُٹھے اور اپنی ایک پسندیدہ بچھیا (گائے کی بچی)لے آئے اور بولے بابا جی! یہ کنواری گائے کیسے دُودھ دے سکتی ہے؟ تب بابا جی نے کہا کہ یہی دُودھ دے گی، تم ایک صاف برتن لا کے اس کے تھنوں کے نیچے رکھو۔ محترم غریب داس جی نے ایک مٹی کا برتن (3-4 کلو گرام کی وسعت والا چھوٹا گھڑا) لیا اور اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کے گائے کے تھنوں کے نیچے کر کے بیٹھ گئے۔ بابا زندہ (الحضر) نے گائے کی بچھیا کی پشت پر ہاتھ سے تھپکی دی۔ اسی وقت اس کے تھن لمبے اور موٹے ہوگئے اور دُودھ نکلنے لگا۔ جب وہ تین چار کلو کا برتن بھر گیا تو تھنوں سے دُودھ آنا بند ہوگیا۔ بچہ غریب داس جی نے دُودھ سے بھرا وہ برتن بابا جی کو دے دیا اور کہا کہ یہ آپ کی مہربانی سے ملا ہے، پی لیں۔ بابا زندہ نے اس برتن کو منہ لگا کے تھوڑا دُودھ پیا اور باقی ان چراہوں کو دے دیا کہ پی لو، یہ پرساد ہے۔ دوسرے چرائے یہ کہ کے اُٹھ کر چل دیئے۔ کہ یہ دُودھ جادو ٹونا سے ایک کنواری بچھیا سے نکالا گیا ہے۔ ہمیں کوئی بد روح نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ سیوڑا (جن بُھوت بھگانےوالا) ہیں۔ کنواری گائے کا دُودھ ناپاک دُودھ ہے۔ پتہ نہیں یہ بابا کس چھوٹی ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ ہم اس کا جُوٹھا دُودھ نہیں پیئیں گے۔

بالک غریب داس جی نے بابا سے برتن لیا اور چراہوں کے سامنے ہی اس میں سے تھوڑا دُودھ پی لیا۔ وہ بڑے چرائے بالک کو دُودھ نہ پینے کے لیے کہتے رہے۔لیکن بچہ نے ان کی بات نہیں مانی۔ سب دور چلے گئے اور صرف بابا زندہ اور بچہ غریب داس جی اکیلے رہ گئے۔ تب بابا زندہ نے کچھ علم بیان کیا۔ لڑکے نے ستلوک اور قادر خدا (جو برہما جی، وِشنو جی اور شِو جی سے بھی زیادہ طاقتور ہے جیسا کہ بابا نے بتایا) کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ زندہ بابا بچہ غریب داس جی کی روح ان کے جسم سے نکال کے آسمان پر لے گئے۔ برہما جی، وِشنو جی اور شِو جی کے لوک دکھائے جنت اور جہنم دکھائے۔ بِرہم لوک (عظیم جنت) کال بِرہم والی دکھائی۔ پھر انہیں اور اوپر اپنے امرلوک میں لے گئے۔ جو بابا زندہ بچے کے ساتھ گیا تھا، وہ اوپر بنے تخت پر بیٹھ گیا۔ اور اس وقت خدا کی شکل میں آ گئے۔ پرماتما کے ایک روئیں (جسم کے بال) کی روشنی کروڑوں سورج کی روشنی سے بھی زیادہ تھی۔ امرلوک روشن ہوگیا تھا۔ بچہ غریب داس جی کا جسم بھی کچھ اور بن گیا تھا جس کی روشنی سولہ سورج کے برابر تھی۔ امرلوک کے سب عقیدت مند (ہنس/ ہنسنی) اپنے خدا کو سجدہ کرنے لگے۔ جے ہو کبیر ست پُرش کی پکارنے لگے۔ سب نے کہا کہ یہی لامحدود کروڑوں کائناتوں کا خالق قادر خدا ہے۔ اس کا نام کبیر ہے۔ پھر پرماتما نے تمام علم اپنے نبی غریب داس جی کی روح میں ڈال دیا۔ پُورا ستلوک اور نیچے والے سب لوک(جہان) دکھانے کے بعد بچے کی روح کو جسم میں داخل کر دیا۔ اس وقت بچے غریب داس جی کی لاش کو آخری رسومات کے لیے چِتا (لکڑی کے ڈھیر) پر رکھا جا چُکا تھااور آگ لگانے ہی والے تھے کہ اسی وقت غریب داس جی اُٹھ بیٹھے۔ گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ محترم غریب داس جی کو اسی زندہ بابا ویش دھاری پرمیشور جی نے تعلیم دی تھی۔ محترم غریب داس جی نے اپنی آنکھوں دیکھا اور بھگوان کے منہ کمل سے سُنا سارا روحانی علم شاعریوں، چوپائیوں، الفاظ کی شکل میں بیان کیا جو ایک دادو جی کے فرقے سے تعلیم حاصل کرنے والے گوپال داس نامی مہاتما جی نے لکھ لیا۔ اسے لکھنے میں تقریباً چھ مہینے لگے۔

سوال ہے کہ اس کا ثبوت کہاں ہے کہ الحضر ہی الکبیر ہے:- جیسے اسی « الخِضر (الکبیر) کے بارے میں معلومات» والی شیر شک میں «رومی کا تعارف» کے عنوان میں لکھا ہے کہ رومی نام کا ایک شخص تُرکی ملک کے قونیہ شہر کی ایک مسجد میں مولوی تھا اور اسلام کی تبلیغ کرتا تھا لوگ اس کا بہت احترام کرتے تھے۔ اس نے سنت شمس تبریز کا علم سمجھا اور مولوی کا عہدہ چھوڑ کے اپنے گرو جی شمس تبریز کے کہنے کے مطابق بھکتی کرنے لگا اور اسے ایک مشہور شاعر کی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ شہر بلخ کے بادشاہ (بلخی) سُلطان ابراہیم بن ادہم نے الحضر سے متاثر ہو کے بادشاہت چھوڑ دی تھی اور اپنی باقی کی زندگی الحضر سے رابطہ میں رہ کے اللہ کی عبادت میں گزاری۔ سُلطان کی الحضر سے ملاقات ہوتی تھی۔ اوپر آپ لوگوں نے سُلطان ابراہیم بن ادہم کا پُورا

واقعہ پڑھا ہے جس سے واضح ہے کہ اللہ کبیر جی نے سُلطان کو عقیدت کے لیئے ترغیب دی تھی۔ اس لیے الخضر ہی الکبیر ہیں۔ محترم غریب داس جی نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ:-

غریب، ہم سُلطانی نانک تارے، دادُو کوں اُپدیش دیا۔ ذات جُلاہا بھید نہ پایا، کاشی ماہیں کبیر ہُوا ۔

یعنی محترم غریب داس جی نے بتایا ہے کہ ہم سب (میں غریب داس، سُلطان ابراہیم بن ادہم، سکھ مذہب کے بانی نانک جی اور سنت دادُو جی) کو اس ستگرو کبیر پرمیشور جی نے پار کیا جو کاشی شہر میں جُلہائے برادری میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر کہا ہے:-

غریب، اننت کوٹی برہمنڈ کا ایک رتی نہیں بھار۔ ستگرو پُرش کبیر ہیں، کُل کے سرجنہار۔

مطلب تمام برہمنڈوں کے خالق یعنی پُوری کائنات کے خالق میرے ستگرو کبیر پرمیشور جی ہیں۔ اُنہوں نے تمام جہانوں، تاروں اور تمام ستاروں (سورج، چاند، سیارے) وغیرہ کو پیدا کیئا اور انہیں اپنی طاقت سے روکا ہُوا ہے۔ اس خالق کبیر کے اوپر اس ساری تخلیق (لامحدود کروڑوں کائناتوں) کا کوئی وزن نہیں ہے۔ جیسے سائنسدانوں نے ہوائی جہاز بنا کے اُڑا ئے اور خود بھی ان میں سوار ہوگئے۔ جس طرح اس ہوائی جہاز کا سائنسدان کے اوپر کوئی وزن نہیں ہے، بلکہ وہ تو اس پر سوار ہے۔ اسی طرح کبیر قادر اللہ سب جہانوں کو پیدا کر کے ان پر سوار ہے اور دوسرے جانداروں کو بھی سوار کر رکھا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ الخضر ہی الکبیر ہے۔

☛ گواہ نمبر 2:- (سنت دادُو داس جی):- سنت دادُو داس جی گیارہ سال کے بچے تھے۔ تب گاؤں کے باہر جنگل میں دادُو جی کو اللہ کبیر ایک زندہ بابا کے بھیس میں ملا۔ سنت دادُو جی کی روح نکال کے الکبیر جی اوپر اپنے ستلوک لے گئے۔ دادُو جی تین دن وَ رات بے ہوش رہے۔ اوپر اپنا تخت دِکھایا۔ اپنا تعارف کرایا کہ میں پُورن بِرہم (خدا) ہوں۔ ساری دنیا مِنے ہی بنائی ہے۔ بچے دادُو جی کو اللہ کبیر جی نے تمام برہمنڈوں کی سیر کرائی اور تیسرے دن ان کی روح واپس ان کے جسم میں لوٹا دی اور سنت دادُو داس جی ہوش میں آگئے۔ جب لوگوں نے پُوچھا تمہیں کیا ہوگیا تھا؟ دادُو جی نے بتایا کہ مجھے ایک بابا کے بھیس میں اللہ کبیر جی ملے تھے اور مجھے دِکشا دی۔اوپر آسمانوں پر لے کے گئے تھے۔ دادُو جی کے ساتھ اس وقت کچھ دوسرے ہم عمر بچے بھی تھے۔ اُنہوں نے بھی بتایا کہ ایک بابا نے جادو ٹونے سے پانی تیار کیئا اس میں سے خود بھی پیئا اور پھر پان کے پتے کا پیالہ بناکے اس میں اپنا جُوٹھا پانی دادُو کو پِلایا تھا۔ پھر بابا نظر نہیں آیا اور دادُو بے ہوش ہو گیا۔ محترم غریب داس جی نے اپنی وانی میں پرمیشور کبیر جی سے حاصل علم کو اس طرح بیان کیا ہے:-

غریب، دادُو کوں ستگرو ملے، دِئی پان کی پیک ۔ بوڑھا بابا جسے کہیں، یاہ دادُو کی نہیں سیکھ ۔

یعنی سنت دادُو جی کو ستگُرو کی شکل میں کبیر اللہ ملے تھے جو ایک زندہ بابا کے بھیس میں تھے۔ اُنہوں نے دادُو جی کو پان کے پتے کے اوپر اپنے منہ سے نکلا ہوا پانی ڈال کے تعلیم کے وقت پِلایا۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دادُو کو ایک بوڑھا بابا ملا تھا جو جادو ٹونا جاننے والا تھا، یہ دادُو جی نے نہیں بتایا۔ دادُو جی نے ان کے بارے میں جو بتایا ہے وہ کچھ یوں ہے جو دادُو جی کے بولے ہوئے الفاظ سے بنے دادُو گرنتھ میں درج ہے۔ وانی:-

جِن موکوں نِج نام دیا، سوئی ستگُرو ہمار۔ دادُو دوسرا کوئی نہیں، کبیر سرجنہار۔
دادُو نام کبیر کا، سُن کر کانپے کال ۔ نام بھروسے جو چلے، ہووے نا بانکا بال ۔
کیہری نام کبیر ہے، وِشم کال گجراج ۔ دادُو بھجن پرتاپ سے بھاگے سُنت آواز ۔

یعنی دادُو جی نے کہا ہے کہ مجھے جس نے (نِج نام) عقیدت کا حقیقی منتر دیا وہی میرا ستگُرو ہے۔ اس کا نام کبیر ہے۔ یہی کبیر ساری کائنات کا خالق (سرجنہار) ہے۔

❖ سنت داؤد جی نے کہا ہے کہ "کبیر" نام سُنتے ہی جیوتی نِرنجن (کال) کانپنے لگ جاتا ہے، کبیر نام اتنا طاقتور ہے۔ جو عقیدت مند کبیر جی کے بتائے ہوئے نام پہ پُورے یقین کے ساتھ زندگی کا سفر کرتا ہے، تو کال بِرہم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

❖ سنت داؤد جی نے کبیر اللہ کی قدرت ایک مثال کے ذریعے سے بیان کی ہے کہ کال بھی بہت طاقتور ہے، لیکن کبیر اللہ کے سامنے وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ کال (گجراج) ہاتھیوں کے بادشاہ کی طرح مضبوط ہے۔ کبیر جی کا عبادت کے لیئے دیا ہُوا نام بھی بہت طاقتور ہے۔وہ کیسری یعنی ببر شیر کی طرح مضبوط ہے۔ اس نام کے جاپ (بھجن) کرنے سے اس نام کی کیسری والی طاقت کے سامنے کال نہیں ٹھہر پاتا، یعنی اُس نام کی سُوکشم دہاڑ (گرج) سُن کے کال کی شکل میں گجراج بھاگ جاتا ہے۔ سنت داؤد داس جی نے واضح کر دیا ہے کہ کبیر ہی ساری کائنات کی تخلیق کرنے والا خدا ہیں۔

☚ گواہ نمبر 3:- { سنت دھرم داس جی باندھو گڑھ (مدھیہ پردیش، ہندوستان)والے}:- ہندو مذہب میں پیدا ہونے کی وجہ سے دھرم داس جی ہندو مذہبی رہنماؤں کے بتائے ہوئے نامکمل علم کے مطابق روحانی عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مذہبی رہنماؤں کی تعلیم کے مطابق تیرتھ یاترا کرتے ہوئے متھرا (شری کرشن کا شہر) پہنچے ہوئے تھے۔ پتھر اور پیتل کی دیوی اور دیوتاؤں (شری وِشنو، شری شنکر اور دیوی وغیرہ) کی مورتیاں اپنے ساتھ ایک تھیلے میں لیے ہوئے تھے۔ صبح سویرے تیرتھ میں اس تالاب (جس میں شری کرشن نہاتے تھے) میں نہا کے مورتیوں کی پُوجا کرنے لگے۔ اس وقت کبیر اللہ ہندوستان کے شہر کاشی میں ایک جُلہائے کی شکل میں دنیا میں نمودار ہوئے تھے، جو دھرم داس جی کو سچا راستہ دکھانے کے لیے متھرا کے اسی تالاب پر پہنچے اور دھرم داس جی کو یہ سب کام کرتے دیکھ رہے تھے۔ دھرم داس جی نے مورتیوں کی پُوجا کے بعد شریمد بھگوت گیتا پڑھی۔ بھگوان کبیر جی دھرم داس جی کے یہ سب کام بہت غور سے دیکھ اور سُن رہے تھے۔ جب دھرم داس جی اپنی روز مرہ کی عبادت سے فارغ ہو گئے۔ تب کبیر جی نے ان سے علمی تبادلہ خیال کیا۔ علمی بحث کئی دنوں تک چلا۔ دھرم داس جی کو بھی اللہ کبیر جی ستلوک میں بنے اپنے تخت کے پاس لے کے گئے۔ دھرم داس جی تین دن تک بے ہوش رہے۔ اوپر کے سب لوک دکھائے۔ اپنا ستلوک دکھایا۔ پُورا روحانی علم سمجھانے کے بعد دوبارہ اُن کی روح ان کے جسم میں داخل کردی۔ اس کے بعد سنت دھرم داس جی نے اپنی پُرانی عبادت چھوڑ دی اور اپنے نبی خود بن کے آئے اللہ کبیر کی بتائی ہوئی سچی عبادت کی اور مکمل نِجات حاصل کی۔

دھرم داس جی نے اللہ کبیر کی شان میں بہت سی وانی(کلام) بولی ہیں:-

آج موہے درشن دیو جی کبیر۔

ستیہ لوک سے چل کر آئے، کاٹن جم کی زنجیر۔ ہندو کے تم دیوَ کہائے، مسلمان کے پیر۔

دونوں دین کا جھگڑا چِھڑ گیا، ٹوہا نا پایا شریر۔ دھرم داس کی عرض گوسائیں، بیڑا لنگھائییو پرلے تیر۔

یعنی دھرم داس جی نے ستلوک دیکھنے کے بعد مانا کہ کاشی والاجُلہاہا کبیر پُوری کائنات کا خالق قادر اللہ ہے۔ اس کی آنکھوں دیکھی شان تفصیل سے بیان کی۔

جب خدا کبیر جی ہندوستان کے صوبہ اُتر پردیش کے ضلع گور کھپُور کے مگہر قصبے سے جسمانی طور پر ستلوک گئے تھے۔ اُس وقت ان کے ہندو راجہ بیر سنگھ جو کاشی شہر کے راجہ تھے اور مسلمان نواب بجلی خان پٹھان جو مگہر قصبہ کے نواب تھے دونوں ان کے شاگرد(شِش) تھے۔ بہت سے ہندو اور مسلمان مگہر، کاشی اور بہت سے دوسرے مقامات کے لوگ بھی کبیر جی کے شاگرد تھے جن کی تعداد چونسٹھ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ جب کبیر جی نے ستلوک جانے کی بات کہی تو دونوں مذاہب (ہندو اور مسلم) کے لوگ اور راجہ اپنے اپنے طریقے سے آخری رسومات ادا کرنے پر اتنا مصر تھے کہ لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ تب کبیر جی نے ان سے کہا کہ تم لڑائی مت کرو۔ میں ایک چادر نیچے بچھاؤں گا اور ایک چادر اوپر سے اوڑھونگا۔ تم میرے جسم کے دو حصے کرلینا اور ایک ایک چادر اور آدھا آدھا جسم کا حصہ لے لینا۔ جو لڑائی لڑے گا، میں اسے چھوڑ دوں گا۔ ایک چادر بچھائی گئی۔ عقیدت مندوں نے عقیدت میں اس پر

دو تین اِنچ موٹائی میں خوشبودار پھول بچھادیئے۔ کبیر جی ان کے اوپر لیٹ گئے اور اوپر سے ایک چادر اُوڑھ لی۔ دونوں مذاہب کے لوگ اپنے دل میں یہ اَندیشہ لیے ہوئے تھے کہ آدھے جسم کی آخری رسومات بد فالی مانی جاتی ہے۔ اس لیے لڑ کے پُورا جسم لیں گے اور آخری رسومات ادا کریں گے۔ اللہ کبیر تو دل کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ کچھ دیر بعد آسمان سے آواز آئی کہ چادر اُٹھا کے دیکھو اس کے نیچے کوئی لاش نہیں ہے۔ سب نے اوپر دیکھا۔ تو کبیر جی آسمان میں اوپر کی طرف جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں ساری کائنات کا خالق پرمیشور کبیر کرتار ہوں۔ تم مجھے سمجھ نہیں سکے۔ جب چادر اُٹھائی تو وہاں لاش کے برابر خوشبو دار پُھولوں کا ڈھیر لگا تھا۔ خدا کبیر آسمان پر اپنے تخت پر جا بیٹھے تھے۔ اگر خدا یہ معجزہ نہ کرتے تو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شدید جنگ چِھڑ جاتی۔ ہزاروں لوگ مارے جاتے۔ اللہ کے علاوہ اس آفت کو کوئی نہیں ٹال سکتا تھا۔ اسی وقت ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے گلے لگ کے اللہ کے چلے جانے کے غم میں پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے۔ کہنے لگے کہ ہم نے اللہ کو پہچانا نہیں۔ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ دونوں مذاہب میں ایک ایک چادر اور آدھے آدھے پُھول تقسیم کیئے گئے۔ بجلی خان پٹھان (مگھر کے نواب) نے اپنے پیر کبیر جی کے لیے) دونوں مذاہب کو ایک جگہ پر (سو فٹ کے فاصلے پر) پُھولوں کی آحزی رسومات ادا کرنے کے لیے جگہ دے دی۔ دونوں مذاہب نے ایک ایک چادر اور آدھے آدھے پُھولوں کی اپنے اپنے طریقے سے آخری رسومات ادا کیں۔ آج بھی دونوں یادگار مگھر نگر (ضلع- سنت کبیر نگر، اُتر پردیش، بھارت) میں موجود ہیں۔ بجلی خان پٹھان نے دونوں یادگار کے لیے 500-500 بیگھ زمین وقف کی تھی۔

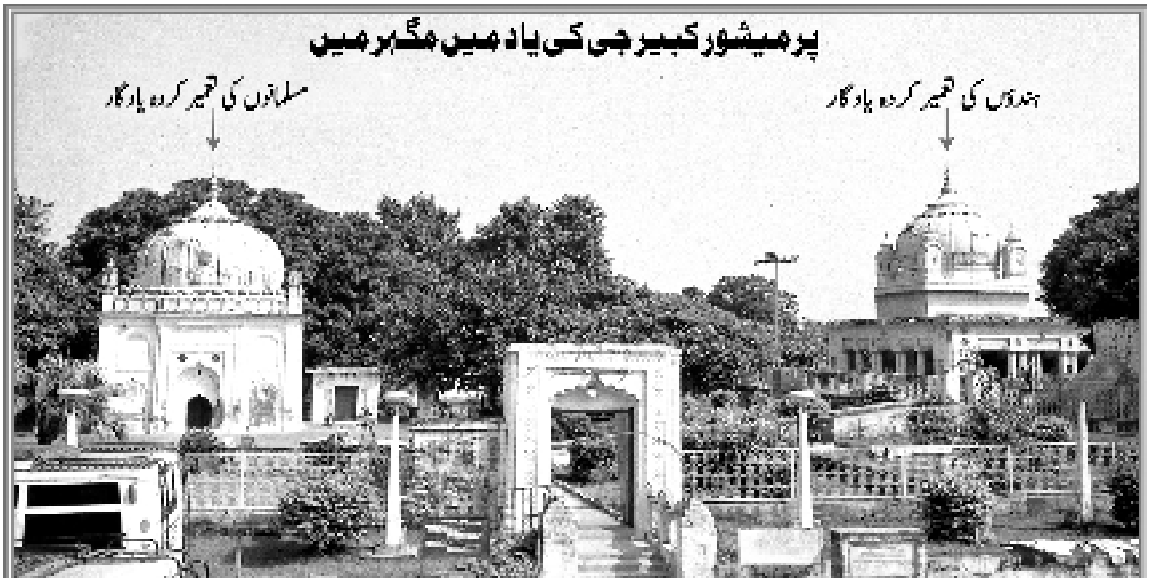

جب بھگوان کبیر جی سب کے درمیان سے چلے گئے تو سنت دھرم داس جی نے اس جُدائی میں روتے ہوئے کہا تھا کہ اے خدا کبیر جی! مجھے دوبارہ درشن دو آپ ستلوک سے اپنے تخت سے چل کے زمین پر ہماری بد اعمالیوں کی غلامی کی زنجیر کاٹنے آئے تھے۔ دونوں مذاہب کے بیچ جھگڑا ہونے والا تھا۔ سب نے اپنی اپنی مسلح فوج لڑنے کے لیے تیار کر لی تھی۔ لیکن آپ کا جسم ہی نہیں ملا۔ آپ قادر اللہ ہیں۔ اسے سمجھنے کے لیے یہ کرشمہ کافی ہے۔ اے خدا! میری زندگی کی کشتی کو دنیا کے دریا کے اُس پار لگا دو یعنی مجھے نِجات عطا فرما دو۔ کچھ دنوں بعد سنت دھرم داس جی سے دوبارہ اللہ کبیر جی ستلوک سے آکے ملے۔ ان کے ساتھ رہے۔ سنت دھرم داس جی کو ستلوک بھیجا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو الحضر کی شکل جو حضرت محمد ﷺ وغیرہ کو ملے تھے وہی الکبیر کائنات کے خالق ہیں۔

☚ گواہ نمبر 4 (سنت ملوک داس جی) :- سنت ملوک داس جی کو بھی کبیر جی ستلوک لے کے گئے اور تمام انتظامات دکھانے کے

بعد انہیں واپس جسم میں چھوڑ دیا۔ پہلے ملوک داس جی شری کرشن اور شری رام چندر (شری وِشنو جی) کے بہت بڑے عقیدت مند تھے۔ اس کے بعد پہلے والی پُوجا چھوڑ کے خدا کبیر کی بتائی عبادت کی اور نجات حاصل کی۔

سنت ملوک داس جی نے کہا:-

جپورے من صاحب نام کبیر، جپورے من پرمیشور نام کبیر۔ ایک سمی گرو بنسی بجائی، قالندری کے تیر۔
سُر نَر منی جن تھکت بھیے، رُک گیا جمنا نیر۔ امرت بھوجن مہارے ستگرو جیمیں، شبد دودھ کی کھیر۔
داس ملوک سلوک کہت ہے، کھوجو خصم کبیر۔

یعنی سنت ملوک داس جی نے واضح کیا ہے کہ پرماتما کبیر جی کے نام کا جاپ کیا کرو۔ اس (خصم) سب کے آقا کبیر جی کو تلاش کرو، اسے پہچانو۔ سچی عبادت کر کے ستلوک میں کبیر خدا کے پاس جاؤ۔ جیسا کہ شری کرشن کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ بانسری بہت سُریلی بجاتے تھے۔ جسے سُن کے گوپیاں اور گائیں کھینچی چلی آتی تھیں۔ ملوک داس جی نے بتایا ہے کہ ایک دفعہ میرے ستگرو کبیر جی نے (قالندری) جمنا ندی کے کنارے بانسری بجائی تھی، جسے سُن کے آسمانی دیوتا، بابا اور آس پاس کے گاؤں کے لوگ کھینچے چلے آئے تھے اور کیا بتاؤں! یہاں تک کہ جمنا ندی کا پانی بھی رُک گیا تھا۔ میرے ستگرو الفاظ کی کھیر کھاتے ہیں، یعنی امرت کھانے کے ساتھ ساتھ لافانی خوشی بھی حاصل ہے۔ سنت ملوک داس جی نے آنکھوں دیکھا بتایا کہ کبیر پُورن برِہم (قادر اللہ) ہیں۔

☛ گواہ نمبر 5 (شری نانک دیو جی):- شری نانک جی کی خدا سے ملاقات ہوئی تھی جب شری نانک دیوَ صاحب جی سُلطان پور شہر میں نواب کے محل میں مودی خانہ میں کام کرتے تھے۔ سُلطان پور شہر سے آدھا کلومیٹر دُور دریائے بیاس بہتا ہے۔ شری نانک جی ہر روز اُس ندی میں نہانے جاتے تھے۔

ایک دن خدا زندہ بابا کے لباس میں دریائے بیاس پر نمودار ہوئے، اور وہاں شری نانک دیوَجی کے ساتھ علمی بحث ہوئی۔ اس کے بعد شری نانک جی نے دریا میں ڈُبکی لگائی لیکن باہر نہیں نکلے۔ وہاں موجود لوگوں نے سمجھا کہ نانک جی دریا میں ڈوب گئے ہیں۔ شہر کے لوگوں نے دریا میں جال ڈال کے بھی تلاش کیا لیکن مایوسی ہی ہاتھ لگی، کیونکہ شری نانک دیو جی تو زندہ بابا کی شکل میں ظاہر ہونے والے بھگوان کے ساتھ ستیہ لوک چلے گئے تھے۔ تین دن کے بعد شری نانک دیو جی زمین پر واپس آئے۔ بیاس دریا کے اُسی کنارے پر کھڑے تھے جہاں سے غائب ہوگئے تھے۔ شری نانک جی کو زندہ دیکھ کے سُلطان پور کے باشندوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ شری نانک کی بہن نانکی کی شادی بھی سُلطان پُور شہر میں ہی ہوئی تھی اور شری نانک جی اپنی بہن کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اپنے بھائی کی موت کے غم سے رنجیدہ بہن نانکی حیران ہوگئیں اور ان کا غم خوشی میں بدل گیا۔ شری نانک دیو کو خدا ملا، سچا علم ملا، سچا نام (ستیہ نام) ملا۔ بھائی بالے والی کتاب "جنم ساکھی گرو نانک دیو جی" میں اور ہندی رسم الخط والی پران سنگلی میں جس کے ایڈیٹر سنت سمپُورن سنگھ ہیں، ان دونوں کتابوں میں ثبوت ہے کہ شری گرو نانک دیو جی نے خود مردانہ کو بتایا کہ انہیں پرماتما زندہ بابا کے بھیس میں دریائے بیاس پر ملے جب میں وہاں نہانے گیا تھا۔ میں تین دن تک ان کے ساتھ رہا تھا۔ وہ بابا زندہ میرے ستگرو بھی ہیں اور ساری دنیا کے خالق بھی ہیں۔ اس لیے وہی "بابا" کہلانے کے مستحق ہیں، دوسروں کو "بابا" نہیں کہا جانا چاہئے، ان کا نام کبیر ہے۔

قائم دائم قدرتی سب پیرن سر پیر عالم بڑا کبیر۔

اس لیئے شری نانک جی کی وانی (مہلا 1) ہے، جو سُوکشم وید سے میل کھاتی ہے، یہ دُرست ہے۔ دوسرے سنتوں کی وانی اتنی صحیح نہیں ہیں۔ وجہ ہے کہ شری نانک دیو جی کی بھگوان کبیر جی سے ملاقات ہوئی تھی۔

ثبوت:- شری گرو گرنتھ صاحب کے صفحہ 24 پر لکھی وانی:-

ایک سُووان دوئی سُوانی نال بھلکے بھونکہی سدا بیال - کڑ چُھرا مُٹھا مُردار دھانک رُوپ رہا کرتار۔

تیرا ایک نام تارے سنسار میں ایہو آش ایہو آدھار، دھانک رُوپ رہا کرتار۔
پھاہی صورت ملوکی ویش، ایہ ٹھگواڑا ٹھگی دیش ۔ کھرا سیاناں بہتا بھار، دھانک رُوپ رہا کرتار۔

شری گرو گرنتھ صاحب کے صفحہ 731 پر درج ذیل وانی ہے:-

نیچ ذاتی پردیشی میرا، چھن آوے چھن جاوے ۔ جاکہ سنگت نانک رہندا، کیوکر منڈا پاوے۔

شری گرو گرنتھ صاحب کے صفحہ 721 پر درج ذیل وانی لکھی ہے:-

یک عرض گفتم پیش تو در، کون کرتار۔ حقا کبیر کریم تو، بےعیب پروردگار۔

مندرجہ بالا امرت وانی شری گرو گرنتھ صاحب جی کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شری نانک جی خدا سے ملے تھے۔ جو کہ «کبیر کرتار» ہیں جو کاشی میں دھانک کی شکل میں لیلا کرنے آئے تھے۔

ان سب درج بالا ثبوتوں سے واضح ہوتا ہے کہ کاشی (ہندوستان) والے جُلہائے کبیر ہی سب کا خالق، سب کو پالنے والا قادرخدا ہے۔ وہی الخضر کے بھیس میں نیک روحوں سے ملا تھا۔ وہ اسی طرح کے دوسرے بھیس اختیار کر کے پاک روحوں کو عقیدت کا بہترین طریقہ بتاتا ہے۔ جو کہ اوپر سُلطان ابراہیم بن ادہم کے واقعہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ الخضر ہی کبیر اللہ ہے۔

8۔ رومی کا تعارف:-

رومی دنیا کے مشہور وَ معروف شاعر ہیں اور کبیر صاحب کے بعد دوسرا نمبر رومی کا آتا ہے۔ رومی مغربی ممالک میں بہت مشہور ہیں۔ رومی کی نظمیں امریکہ میں سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ رومی کی تخلیقات «مثنوی» اور «دیوانِ کبیر» میلوانہ میوزیم، قونیہ، ترکی میں رکھی گئی ہیں۔ رومی کا مزار قونیہ، ترکی میں موجود ہے۔ اسی کے ساتھ رومی کے مرشد شمس تبریز کی بھی ایک مصنوعی قبر بنی ہوئی ہے۔ ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں لوگ رومی کے مزار کی زیارت کرنے جاتے ہیں اور حیران کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم وہاں جاتے ہیں۔

رومی کی شمس تبریز سے ملاقات: رومی قونیہ، ترکی کی مسجد کے سب سے بڑے مولوی تھے اور مسلم مذہب کی تبلیغ وَ اشاعت کرتے تھے اور ان کے بہت سے شاگرد بھی تھے۔

15 نومبر سنہ 1244 عیسوی کو ایک سفید ریش 60 سالہ شخص سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں ملبوس قونیہ کے مشہور چینی بازار میں تاجروں کی سرائے میں پہنچا۔ اس شخص کا نام شمس تبریز تھا ۔ پُوچھنے پر لوگوں کو بتایا کہ میں ایک راہ چلتا تاجر ہوں۔ لگتا تھا کہ جیسے وہ وہاں کچھ ڈھونڈ رہا ہو آخر کار اسے رومی گھوڑے پر سوار آتے ہوئے نظر آیا۔

ایک دن رومی ایک حوض کے کنارے پُرانی علمی کتابوں کے ایک ذخیرہ کے ساتھ بیٹھے اپنے شاگردوں کو پڑھا رہے تھے۔ شمس تبریز وہاں سے گزرے اور ان کتابوں کے ڈھیر کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے رومی سے پُوچھا، یہ کیا ہے؟ رومی نے طنزیہ انداز میں جواب دیا، بابا «یہ وہ ہے جو تم نہیں جانتے۔» یہ سُن کے شمس تبریز نے وہ سب کتابیں حوض میں پھینک دیں۔ یہ دیکھ کے رومی آگ ببولا ہوگئے اور غصے میں کہا، اے بد بخت! یہ تم نے کیا کیئا؟ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کتابیں کتنی قیمتی تھیں؟ یہ سُن کے شمس تبریز نے حوض میں کود گئے اور ایک ایک کر کے ساری کتابیں پانی سے نکال کے باہر رکھ دیں، ایک بھی کتاب گیلی نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ ان میں سے دھول جھڑ رہی تھی۔ یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھ کے رومی دنگ رہ گئے اور شمس تبریز سے پُوچھا بابا یہ کیا ہے؟ شمس تبریز نے جواب دیا «یہ وہ ہے جو تم نہیں جانتے»، اور وہاں سے چلے گئے۔

اگلے دن رومی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے بازار پہنچے۔ وہاں لوگ احتراماً ان کے ہاتھ چوم رہے تھے۔ تبھی اچانک شمس تبریز وہاں پہنچے اور رومی کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ رومی نے پہچان لیا کہ یہ تو وہی بابا ہے، رومی بھی ان سے ملنا چاہتے تھے۔ بابا نے کہا

کہ رومی ایک مسئلہ ہے، مجھے یہ بتاؤ کہ محمد بڑے ہیں یا بایزید بسطامی؟ (انٹرنیٹ پر موجود معلومات کے مطابق منصور الحلاج جس نے "انا الحق" کا نعرہ لگایا تھا، بایزید بسطامی ان کی زندگی میں اثر انداز ہونے والوں میں سے ایک ہیں۔) رومی نے کہا کہ یہ بات تو ایک بچہ بھی جانتا ہے، کہ محمد بڑے ہیں۔ بابا نے کہا اگر محمد بڑے ہیں تو اُنہوں نے یہ کیوں کہا کہ "اے اللہ میں تجھے نہیں جانتا تو کون ہے؟" اور بایزید بسطامی نے یہ کیوں کہا کہ "اے اللہ! تو پاک ہے، تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تیری بڑی شان ہے۔" دونوں کے بیچ کافی لمبی بحث ہوئی اور بابا کے دلائل سُن کے رومی بے ہوش ہو کے گھوڑے سے گر پڑتا ہے۔ جب رومی کی آنکھ کھلی تو اپنا سر بابا کی گود میں رکھا پایا۔ بابا رومی کو لے کے شہر سے دُور چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد شمس تبریز قونیہ سے غائب ہو جاتے ہیں۔ رومی ان کی یاد میں دیوانہ سا ہو جاتا ہے اور ان کی تلاش میں بھٹکنے لگتا ہے۔ ایک سال بعد رومی کو کسی سے معلوم ہوا کہ شمس تبریز دمشق (آج کے ملک شام کا ایک شہر) میں دیکھے گئے ہیں۔ رومی اپنے بڑے بیٹے سے کہتا ہے کہ گھر میں جو بھی سونا، چاندی، زیورات، پیسے ہے وہ لے جاؤ اور بابا کو یہاں لے آؤ۔ رومی کا بڑا بیٹا دمشق پہنچ کر شمس تبریز کے نام پر لنگر کھول دیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ بابا کچھ ہی فاصلے پر ایک لڑکے کے ساتھ شطرنج کھیل رہے ہیں۔ رومی کے لڑکا نے بابا سے چلنے کی درخواست کی اور اُنہیں گھوڑے پر بٹھا کے قونیہ لے آیا۔ رومی کہتا ہے کہ بابا آپ کیوں غائب ہو گئے تھے؟ آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں ایک سال سے آپ کی یاد میں تڑپ رہا ہوں۔ بابا کہتے ہیں کہ اگر میں غائب نہ ہوتا تو آج تیرے دل میں یہ آگ نہ لگی ہوتی۔ بابا رومی کو علم عطا کرتے ہیں، جسے حاصل کرنے کے بعد رومی اپنی روایتی عبادت چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کے رومی کے شاگرد شمس تبریز سے حسد کرنے لگتے ہیں۔

ایک دن رومی اپنے مرشد شمس تبریز کے ساتھ اپنے حجرہ میں بیٹھے تھے۔ کہ تبھی رومی کا چھوٹا بیٹا اور کچھ شاگرد شمس تبریز کے قتل کے ارادے سے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور شمس تبریز کو پکارتے ہیں۔ شمس تبریز رومی سے کہتے ہیں کہ بس! اب میرے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ شاگرد جیسے ہی انہیں مارنے کے لیے تلواریں اُٹھاتے ہیں، شمس تبریز غائب ہو گئے۔

منصور علی کا کبیر جی نے بھلا کیا

اپنے اصولوں کے مطابق خدا کبیر جی زندہ بابا کے روپ میں ایک مسلمان نیک روح شمس تبریز سے ملے۔ انہیں اللہ اکبر (خدا کبیر) یعنی اپنے بارے میں سمجھایا، ستلوک دِکھایا اور پھر واپس چھوڑ دیا۔ اس کے بعد کبیر پرماتما یعنی زندہ بابا نہیں ملے۔ انہیں صرف ایک منتر "انا الحق" دیا جس کا مسلمانوں نے غلط مطلب نکالا کہ میں وہی ہوں یعنی میں اللہ ہوں یعنی روح ہی برِہم ہے۔ در اصل یہ "سوہم" منتر ہے۔ اسے کسی معنٰی کے ساتھ یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے پربِرہم (اکشر پُرش) کا وشیکرن منتر سمجھ کے جاپ کرنا ہوتا ہے۔ شمس تبریز خدا کے دیئے ہوئے منتر کا نام جاپ کرتے تھے۔ ان کی آرامگاہ بغداد (موجودہ ملک عراق کا دارالحکومت) شہر کے باہر جنگل میں تھی۔

{ایک مقام پر ایسا لکھا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کبیر نے شمس تبریز کو ترغیب دے کے ایک دور دراز مقام میں بھیج دیا اور خود شمس تبریز کے بھیس میں اُسی حقیقی شمس تبریز والے آشرم میں رہنے لگے۔ پھر ملتان شہر میں اس لیلا کے اختتام پر شمس تبریز کو ملتان میں بھیجا۔ اس وقت محمد (منصور) کا انتقال ہو چُکا تھا۔ حقیقی شمس تبریز خاموش ہو گئے تھے۔ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے اور کئی سالوں سے ان کی یہی حالت تھی، لیکن صحت مند تھے۔ کبیر پرمیشور جی نے بھی ملتان میں جان بُوجھ کے کئی دنوں سے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ جس دن حقیقی شمس تبریز ملتان میں آئے اسی دن خدا کبیر حسب معمول گھومنے کے بہانے سے آشرم سے باہر گئے اور واپس نہیں آئے۔ جس وقت کبیر جی (شمس تبریز) روزانہ واپس آتے تھے، اسی وقت شمس تبریز نے آشرم دیکھا اور اس میں داخل ہوگئے ، وہاں موجود لوگوں کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا، انہوں نے سمجھا کہ پیر شمس تبریز سیر سے واپس آگئے ہیں۔ شمس تبریز کا ملتان شہر میں جاتے ہی انتقال ہو گیا اور لوگوں نے ایک مقبرہ بنادیا۔}

اب اس آشرم میں اللہ کبیر شمس تبریز کی صورت میں موجود رہے۔ اس شہر کے بادشاہ کی ایک لڑکی، جس کا نام شملی

تھا، شمس تبریز کے علم اور کمالات سے متاثر ہو کے ان کی عقیدت مند بن گئی۔ اس نے دن رات نام جاپ کیا۔ ہر روز ستگُرو کی خدمت کے لیے آشرم میں جانے لگی۔ اپنے والد سے اجازت لے کے جاتی تھی۔ باپ بھی بیٹی کا یہ درویشانہ رویہ دیکھ کے اسے روک نہیں سکا۔ وہ ہر روز صبح و شام ستگرو جی کا کھانا خود بناکے لے جایا کرتی تھی۔ کسی شخص نے منصور علی سے کہا کہ تمہاری بہن شملی شام کے وقت اکیلی آشرم میں جاتی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ شہر میں گلِا ہو رہی ہیں۔

ایک شام جب بہن شملی سنت جی کا کھانا لے کے آشرم گئی تو بھائی منصور بھی چپکے سے اس کے پیچھے پیچھے آشرم گیا اور دیوار کے ایک سوراخ سے جھانک کے اندر دیکھنے لگا۔ لڑکی نے سنت کو کھانا کھلایا۔ پھر سنت جی نے علم بیان کیئا۔ منصور بھی یہ سب باتیں سُن رہا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ دونوں کیا باتیں کرتے ہیں؟ کیا سرگرمی کرتے ہیں؟ ہر کام جو شِملی اور شمس تبریز کر رہے تھے اور جو باتیں کر رہے تھے، یہ بڑے غور سے سُن رہا تھا۔ عام دِنوں میں تو صرف آدھا گھنٹہ ستسنگ کرتے تھے، اُس دن دو گھنٹے ستسنگ کیئا۔ منصور نے بھی ایک ایک لفظ غور سے سُنا۔ وہ تو عیب دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس تتوگیان کو سُن کے مطمئن ہو گیا۔

خدا کی عبادت لازمی ہے۔ اللہ جسمانی ہے، کبیر ہے اوپر آسمان میں بیٹھا ہوا ہے۔ زمین پر بھی انسانی جسم میں ظاہر ہوتا ہے۔ ستسنگ کے بعد سنت شمس تبریز اور بہن شملی نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے خدا سے پرساد مانگا۔ آسمان سے دو پیالے اُترے اور دونوں کے ہاتھ میں آ کے ٹہر گئے۔ شمس تبریز نے اس دن آدھا پیالہ پیا اور شملی بہن نے پُورا پی لیا۔ شمس تبریز نے کہا کہ بیٹی! میرا یہ بچا ہوا امرت پرساد آشرم کے باہر کھڑے کتے کو پلا دے۔ اس کا ضمیر گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کا دل صاف ہو جائے گا۔ شملی گرو جی کا بچا ہوا پرساد لے کے دیوار کی طرف گئی۔ گروجی نے کہا کہ اس سوراخ سے پھینک دو۔ باہر جاؤ گی تو کتا بھاگ جائے گا۔ لڑکی کو تو گرو جی کی ہر بات ماننی تھی۔ لہٰذا شملی نے اسی سوراخ سے امرت پھینکا جس میں سے منصور جاسوسی کر رہا تھا۔ منصور کا منہ قدرتی طور پر کھلا ہُوا تھا اور اس میں سارا امرت چلا گیا۔ منصور کا ضمیر صاف ہو گیا۔ ستگرو سے ملنے کا اس کا جذبہ اور پختہ ہو گیا۔ وہ آشرم کے دروازے پر آیا۔ شِملی نے پہچان لیا۔ وہ ڈر گئی، بولی نہیں۔ منصور سیدھا گرو شمس تبریز کے قدموں میں گر گیا۔ اپنے دماغ میں چل رہے خیالات کو بتایا۔ اپنی نجات کے لیے بھیک مانگی۔ تو شمس تبریز نے دِکشا دے دی۔

منصور روز آشرم جانے لگا۔ منتر «انا الحق» کا نعرہ لگانے لگا۔ مسلمانوں نے احتجاج کیا، کہا کہ منصور کافر ہو گیا ہے۔ خدا کو ایک انسان کی طرح بتاتا ہے۔ کہتا ہے کہ خدا زمین پر آتا ہے۔ انا الحق کے معنی غلط بیان کرتے ہوئے کہتے تھے کہ منصور خود کو اللہ کہتا ہے۔ یہ یا تو انا الحق کہنا بند کرے، یا اسے زندہ جلا دیا جائے۔ منصور بادشاہ کا بیٹا تھا۔ اس لیے کسی کی منصور کو مارنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ اگر وہ عام آدمی ہوتا تو بہت پہلے ہی اسے مار دیا گیا ہوتا۔ شہر کے ہزاروں لوگ بادشاہ کے پاس گئے۔ بادشاہ کو منصور کی غلطی بتائی۔ بادشاہ نے سب کے سامنے منصور کو سمجھایا۔ لیکن وہ انا الحق انا الحق کا نعرہ لگاتا رہا۔ وہاں موجود لوگوں سے بادشاہ نے کہا کہ عوام بتائیں کہ منصور کو کیا سزا دی جائے۔ عوام نے کہا کہ منصور کو چورائے پر باندھ کے رکھا جائے اور شہر کا ہر فرد منصور کو ایک ایک پتھر، جو تقریباً آدھا کلو گرام کا ہو، مارے اور کہے کہ یہ کفریہ زبان (الفاظ) ترک کر دے۔ اگر منصور اناالحق کہے تو پتھر مارے اور آگے بڑھ جائے۔ دوسرا بھی یہی کہے۔ تنگ آ کے منصور اناالحق کہنا چھوڑ دے گا۔

شہر کے سبھی باشندے ایک ایک پتھر لے کے قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان باشندوں میں بھکت متی شِملی بھی قطار میں کھڑی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں پتھر اور دوسرے ہاتھ میں پُھول تھا۔ شملی نے سوچا کہ عقیدت مند بھائی ہے۔ پتھر کے بجائے پُھول مار دونگی۔ عوام میں مذمت بھی نہیں ہوگی اور بھائی کو بھی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ ہر انسان (مرد وَ عورت) منصور سے کہتے تھے کہ اناالحق کہنا بند کر دے ورنہ پتھر پڑے گا۔ منصور نے کہا اناالحق، اناالحق، اناالحق، اناالحق۔ پتھر بھی ساتھ ساتھ پڑتے جا رہے تھے اور متوالے منصور اناالحق بولے جا رہےتھے۔ جسم سے خون بہہ رہا تھا، یعنی بُری طرح سے زخمی تھے۔ خون بہہ رہا تھا۔ لیکن خدا کا عاشق اناالحق کہہ رہا تھا۔ ہنس رہا تھا جب بہن شملی کی باری آئی۔ وہ کچھ نہیں بولی۔ منصور نے پہچان لیا اور کہنے لگا بہن! بول اناالحق۔ شملی نے اناالحق نہیں بولا اور اپنے ہاتھ میں لیا ہوا پُھول بھائی منصور کے مار دیا۔ منصور بُری طرح رونے لگا۔ شملی نے کہا بھائی! دوسرے

لوگ پتھر برسا رہے تھے۔ زخم بن گئے تم پھر بھی نہیں روئے، لیکن میں نے تو پھول مارا ہے جس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور آپ بُری طرح رونے لگے۔ کیا وجہ ہے؟

منصور نے کہا کہ بہن! عوام اس بات سے بے خبر ہیں کہ میں کس چیز کے لیے قربانی دے رہا ہوں۔ لیکن تم تو جانتی ہو کہ خدا کے لیے تن، من اور دھن بھی سب کم ہیں۔ مجھے ان نادانوں کے پتھر مارنے پر افسوس نہیں کیونکہ انہیں علم نہیں ہے۔ لیکن اے بہن! تم تو سب کچھ جانتی ہو۔ تم ہی ہو جو مجھے اس راستے پر لائی ہو۔ تمہارا ہاتھ میری طرف کیسے اُٹھ گیا؟ بے ایمان تیرے پھول کی مار سے مجھے پتھروں کی مار کے درد سے کئی گنا زیادہ درد محسوس ہوا ہے۔ گرو جی (مرشد) تمہیں معاف نہیں کریں گے۔ شہر کے سب لوگ پتھر مار مار کے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ تو کچھ مذہبی ٹھیکیدار منصور کو زخمی حالت میں بادشاہ کے پاس لے گئے اور کہا کہ بادشاہ! مذہب سے بڑھ کے نہ تو بادشاہت ہے، نہ ہی خاندان ہے۔ منصور اناالحق کہنے سے باز نہیں آرہا ہے۔ اس سے کہیئے کہ یا تو اناالحق کہنا چھوڑے، ورنہ اس کے ہاتھ، گردن، ٹانگیں سارے اَعضاء کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر یہ اناالحق کہنا نہیں چھوڑتا تو اس کافر کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلا کے اس کی راکھ دریا میں پھینک دی جائے۔ منصور کو سامنے کھڑا کر کے کہا گیا کہ یا تو اناالحق کہنا چھوڑ دے ورنہ تیر ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ منصور نے اپنا ہاتھ اس کاٹنے والے (جو تلوار لیے کھڑا تھا) کی طرف کر دیا اور کہا کہ اناالحق۔ اُس جلاد نے ایک ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر کہا کہ اناالحق کہنا بند کرو ورنہ دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا۔ منصور نے دوسرا ہاتھ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا «اناالحق» اور دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا، پھر کہا کہ اگر اس بار اناالحق کہا تو تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔ منصور نے کہا اناالحق، اناالحق، اناالحق۔ اور منصور کی گردن کاٹ دی گئی اور جلا کے راکھ دریا میں بہا دی گئی۔ اس راکھ سے بھی اناالحق، اناالحق کے الفاظ نکل رہے تھے۔ کچھ دیر بعد ایک ہزار منصور نگر کی گلی گلی میں اناالحق کہتے ہوئے گھومنے لگے۔ سب خوفزدہ ہو کے اپنے اپنے گھروں میں بند ہو گئے۔ پرماتما نے وہ لیلا سمیٹ لی۔ منصور گلی گلی میں گھوم کے اناالحق کہنےلگا۔ پھر غائب ہو گیا۔ منصور کا نام بدل کے محمد رکھا گیا اور اسے لے کے ستگرو شمس تبریز ملتان شہر (پاکستان) کی طرف چل پڑے۔

{ایک کتاب میں لکھا ہے کہ منصور علی جس شہر کے بادشاہ کا بیٹا تھا، اس شہر کا نام بغداد ہے جو اس وقت ملک عراق کا دارالحکومت ہے۔ محترم غریب داس جی کی وانی بھی اسی کی طرف اِشارہ کر رہی ہے۔

غریب، خراسان کابل قلعه، بغداد بنارس ایک ۔ بلخ اور بلایت لگ، ہم ہی دھاریں بھیش ۔

یعنی جیسے کچھ عرصہ بنارس(کاشی) میں رہے، اسی طرح بغداد میں رہے۔ منصور کو بغداد سے نکالا۔ بنارس میں رامانند کا بھلا کیا۔ شہر بلخ سے سلطان ابراہیم بن ادہم کو نکالا۔ وِلایت یعنی اِنگلینڈ تک ہم (خدا کبیر جی) ہی بھیس بدل کے لیلا کرتے ہیں۔}

منصور علی کے الفاظ

اگر ہے شوق اللہ سے ملنے کا تو ہردم نام لو لگاتا جا۔ (ٹیک) ۔

نہ رکھ روزہ، نہ مر بھوکا، نہ کر سجدہ ۔ وضو کا توڑ دے کوزہ، شرابے نام جام پیتا جا۔۱۔

پکڑ کر عشق کا جھاڑو، صاف کر دل کے حجرے کو ۔ دوئی کی دھُول رکھ سر پر، مصلّے پر اُڑاتا جا۔۲۔

دھاگا توڑ دے تسبیح، کتابیں ڈال پانی میں ۔ مشائخ بن کر کیا کرنا، مجیخت کو جلاتا جا۔۳۔

کہے منصور قاضی سے، نوالا کفر کا مت کھا۔ اناالحق نام برحق ہے، یہی کلمہ سُناتا جا۔

یعنی اللہ کبیر (الخضر اور زندہ بھیس والے) سے علم سُن کے معلوم ہوجاتا ہے کہ موجودہ معاشرے میں جو عبادت کی جا رہی ہے، اس سے تو عام فائدے ہوتے ہیں۔ لیکن نجات سُکشم وید کے علم میں بتائی گئی عبادت کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔ جس وجہ سے روایتی عبادت (پُوجا) چھوڑ کے سچی بھگتی کرنی ہوتی ہے، جسے معاشرے کے دوسرے لوگ پسند نہیں کرتے، شدید احتجاج کرتے

ہیں، جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ بھگت منصور جی کو مارنے کی یہی وجہ تھی۔ لیکن عقیدت مند نہیں مرتے۔ جب منصور جی کو پختہ یقین ہو گیا کہ پہلے والی عبادات {روزہ رکھنا، اذان دینا، نماز پڑھنا، بکری، گائے ذبح کرنا وغیرہ} نجات کے حصول کے لیئے مددگار نہیں ہیں اور نا کافی ہیں اور جہنم کا راستہ ہے۔ تو اس نے اپنے ہی مذہب کے مبلغین کو سمجھانا چاہا اور کہا کہ اے قاضی! اگر تمہیں اللہ سے ملنے کا شوق ہے تو ہر سانس میں سچے نام کا جاپ (لو لگا کے) کیا کرو۔ روزہ چھوڑ دو، کہ بھوکے مرنے سے اللہ نہیں ملتا۔ جو تم بغیر (وضو) غسل کے مذہبی کام کرنا گناہ سمجھتے ہو، یہ محض وہم ہے۔ غسل کے لیے پانی لانے والے (کوزہ) مٹی کا برتن توڑ کے پھینک دو، یعنی صرف نہانے اور دھونے میں ہی مصروف نہ رہو، یعنی صرف اوپری جسم کی صفائی سے نجات والی روحانی عبادت کامیاب نہیں ہوتی، اس کے لیے دل پاک ہونا چاہیے، نام جاپ کرنے کا نشہ کرو۔ یعنی نام کا نشہ (جاپ والی شراب پیا کرو)۔ اللہ سے دل کی گہرائیوں سے محبت (عشق) کرو، اس عشق کی جھاڑو سے دل کی غلاظت صاف کرو۔ حسد کو ختم کردو۔ سچے بھگت بن جاؤ۔ جو تسبیح اُٹھا رکھی ہے، حقیقی نام کا جاپ نہیں کر رہا ہے۔ اس تسبیح کو توڑ دے۔ تم جو کتابیں (قرآن مجید، زبور، تورات، انجیل) پڑھتے ہو، اور انہی کے ذریعے نِجات حاصل ہونا مانتے ہو،یہ تمہارا عقیدہ غلط ہے۔ اسی لیے کہا ہے کہ ان کتابوں کو پانی میں بہادو۔ خدا کے حصول کے لیے انا کو جلا دو، یعنی غرور چھوڑ دو۔ منصور جی نے قاضی سے کہا کہ جانوروں پر تشدد (گائے بکری وغیرہ کا ذبح) ترک کرنے کو کہا۔ کہ یہ (کفر) گناہ نہ کرو۔ اناالحق نام نِجات کا حقیقی منتر ہے۔ یہی کلمہ پڑھو۔

رومی سے اللہ کبیر شمس تبریز کے بھیس میں ملے تھے۔ اور جو منصور علی سے ملے وہ شمس تبریز ایک مسلمان صوفی بزرگ تھے۔ بعض کتابوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ خدا کبیر نے مخفی ترغیب کے ذریعے شمس تبریز کے دل میں آشرم چھوڑنے کی خواہش پیدا کی کیونکہ اس شہر میں شمس تبریز کی مخالفت بہت بڑھ گئی تھی۔ شمس تبریز کے آشرم سے نکلتے ہی کبیر جی خود شمس تبریز کے بھیس میں آشرم میں رہنے لگے۔ کیونکہ وہاں سے اپنے ہنس منصور کو نکالنا تھا۔ وہاں کے بادشاہ اور عوام کی شدید مخالفت کے بعد شمس تبریز کے بھیس میں الحضر اپنے شاگرد شہزادہ محمد (منصور کا نام بدل کے محمد رکھ لیا تھا) کے ساتھ ہندوستان (موجودہ پاکستان) کے شہر ملتان آگئے۔ ستگرو شمس تبریز اور شہزادے محمد نے ملتان شہر میں اپنا ڈیرہ لگا لیا۔ ان کی علمی باتیں سُن کے کچھ نیک رُوحیں ان کی پیروکار بن گئیں۔ لیکن ان کی اسلام مخالف عقیدت کی وجہ سے وہاں کے عوام نے شدید احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ جو پیروکار بن چکے تھے ان کا بھی آشرم میں جانا بند کرا دیا۔ شمس تبریز کے پاس ایندھن ختم ہو گیا تھا۔ اُنہوں نے شہزادے سے کہا کہ اس آٹے کی ایک ہی موٹی روٹی بنا کے شہر میں لے جاؤ اور کسی کے گھر یہ روٹی سینک لاؤ۔ شہزادہ کچی روٹی لے کے شہر میں گیا لیکن کسی نے روٹی نہیں سینکنے دی اور محمد کے منہ پر مار مار کے زخمی کر دیا اور شاگرد روٹی سینکے بغیر ہی واپس آگیا اور ستگرو جی سے کہا کہ لوگوں نے میرا یہ حال کر دیا ہے اور روٹی بھی نہیں سینکنے دی (پکائی)۔ تب شمس تبریز نے روٹی ہاتھ پر رکھ کر سورج کی طرف منہ کر کے کہا یہاں آ کے میری بٹی پکاؤ۔ اسی وقت ستگرو جی کے حکم سے سورج زمین کے قریب آنے لگا۔ گرمی اتنی بڑھ گئی کہ ملتان شہر بھٹی بن گیا۔ پورا ملتان شہر جلنے لگا۔ دروازہ اور دیوار گرم ہو کے تپنے لگے۔ کچھ سمجھدار لوگ ستگرو کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی مانگی۔ عرض کی کہ چند نادان لوگوں کی کرتوتوں کی سزا پورے ملتان کو مت دیجئے۔

ستگرو نے کہا کہ یہ لوگ نادان نہیں بلکہ شریر ہیں۔ انہوں نے آگ جیسی سستی چیز بھی سنتوں کو دینے سے انکار کردیا۔ اس بچے کا منہ زخمی کر دیا۔ دست بستہ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ آپ کی طاقت سے واقف نہیں ہیں۔ خدا کے لیے انہیں معاف کر دیں۔ یہ سُن کے ستگرو شمس تبریز نے کہا کہ تم خدا کو بیچ میں لے آئے ہو اس لیے معاف کر دیتا ہوں اور سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اپنی گرمی کم کردے۔ پتہ نہیں یہ لوگ جہنم کی آگ کیسے برداشت کریں گے۔ اتنا کہتے ہی سورج واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ اس کے بعد ملتان کے لوگ مرید ہونے لگے۔ ستگرو کبیر جی جو شمس تبریز کا کردار ادا کر رہے تھے۔ اُنہوں نے اپنے منصوبے کے تحت کچھ دن خاموشی اختیار کی کیونکہ شمس تبریز اپنے شاگرد منصور کے خلاف ہوئی شدید مخالفت اور مظالم دیکھ کے خاموش ہو گئے تھے۔ شمس تبریز کے بھیس میں کبیر جی کئی دنوں سے خاموشی اختیار کیئے ہوئے تھے۔ روزانہ کی طرح صبح کی سیر کے لیے نکلے اور

واپس نہیں آئے، اسی دن اصلی شمس تبریز اس آشرم میں آگئے جنہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی اور آتے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ لوگوں کو آج تک اس راز کا پتا نہیں چلا۔ شمس تبریز کا جسم قبر میں دفن کر دیا گیا۔ سنہ 1329 عیسوی میں ایک یادگار بنائی گئی۔ سنہ 1398-1518 ایک سو بیس سال تک کبیر پرمیشور جی نے کاشی (ہندوستان) میں لیلا کی۔ اس وقت کمالی نام کی لڑکی کو قبر سے نکال کے زندہ کیا تھا۔ جوان ہونے پر جب کمالی کو مذکورہ بالا حقیقت کا علم ہوا تو اس کے دل میں انہیں دیکھنے کی شدید خواہش ہوئی اور ستگرو سے درخواست کی اور کمالی کی شادی اسی ملتان شہر میں ایک عقیدت مند کے گھر کر دی گئی۔

محترم غریب داس جی نے کہا ہے:-

غریب، ستگرو شمس تبریز کوں، باٹی دھریہ ہاتھ ۔ سورج کوں سیکی جہاں، تیج پنُج کا گات ۔

یعنی ستگرو شمس تبریز نے کچی روٹی اپنے ہاتھ پر رکھ کے سورج سے سینکنے (پکانے) کے لیے کہا۔ اسی وقت سورج زمین کے قریب آگیا۔ اس وقت شمس تبریز کے بھیس میں ستگرو جی کا جسم روشنی میں بدل گیا، نوری جسم نظر آنے لگا۔ سورج کی گرمی سے وہ روٹی کھانے کے لیے پک گئی۔

بھکت شیخ فرید کی کہانی

بھکت فرید جی مسلم مذہب میں شیخ برادری میں پیدا ہوئے۔ شیخ فرید بچپن میں بہت شوخ تھے۔ گلی میں کھیلنے جاتے تو بچوں کی پٹائی کر دیتے۔ ماں کے پاس شکایتیں آتیں تو ماں پریشان ہو جاتی تھی۔ ماں نے سوچا کہ فرید کو کھجور بہت پسند ہے۔ اسے نماز پڑھنے کو کہتی ہوں۔ پلان کے مطابق ماں نے فرید سے کہا کہ بیٹا! نماز پڑھا کرو۔ فرید نے کہا کہ اللہ کیا دے گا؟ ماں نے کہا کہ اللہ کھجور دیتا ہے۔ فرید نے کہا بتاؤ کب نماز پڑھنی ہے؟ ماں جب گھر کے کاموں میں مصروف ہوتی تو فرید بھاگ جایا کرتا تھا۔ ماں نے نماز کے لیے وہی وقت بتایا۔ ایک چادر بچھادی اور کہا کہ آنکھیں بند کرکے اللہ کھجور دے، اللہ کھجور دے کہتے رہنا۔ ایسے ہی کرتے رہنا۔ ماں نے ایک درخت کے نیچے چادر بچھائی اور کہا کہ جب تک تمہارے اوپر دھوپ نہ آئے، آنکھیں بند رکھنا اور نماز پڑھتے رہنا۔جب فرید آنکھیں بند کر لیتا تو ماں تاڑ کے پتے پر کھجور رکھ کے چادر کے ایک کونے کے نیچے رکھ دیتی تھی۔ فرید نے دھوپ آنے پر آنکھیں کھولیں، دیکھا تو کھجور نہیں ملیں۔ اُٹھ کے ماں کے پاس گیا اور کہا کہ تم نے جُھوٹ بولا تھا، اب میں کبھی نماز نہیں پڑھوں گا۔ اللہ نے کھجور نہیں دی۔ ماں نے کہا کہ بیٹا! اللہ سب کچھ چُھپ کے کرتا ہے۔ چادر کے نیچے دیکھ، کھجور ضرور ملیں گی۔ فرید نے چادر اُٹھائی تو واقعی کھجوریں رکھی تھیں۔ خوشی خوشی کھجوریں کھائیں اور ماں سے کہا کہ اب کب نماز پڑھنی ہے۔ ماں نے کہا کہ میں تمہیں بتا دیا کروں گی جب نماز پڑھنی ہوگی۔ ہر روز کام کے وقت چادر بچھا دیتی تھی۔ فرید آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا۔ ماں کھجوریں رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک دن ماں کھجور رکھنا بُھول گئی۔ فرید نے دھوپ آتے ہی آنکھیں کھولیں اور کھجور تلاش کی۔ چادر کے نیچے کھجور حسب معمول رکھی ہوئی تھیں۔ فرید کھجور کھاتا ہوا پھر رہا تھا۔ ماں سوچ رہی تھی کہ آج مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی۔ فرید اب کبھی نہیں مانے گا۔ پریشان کرے گا۔ فرید کھجور کھاتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آیا۔ ماں نے پُوچھا بیٹا! کھجوریں کہاں سے لایا؟ بچہ فرید بولا! ماں اللہ ہر روز نماز کے وقت کھجور دیتا ہے۔ ماں نے کہا کہ سچ بتاؤ۔ ماں میں سچ کہ رہا ہوں دیکھو! اس پتے میں کھجور اللہ رکھ کے جاتا ہے۔ ماں بھی سمجھ گئی کہ یہ کوئی عام بچہ نہیں ہے۔ فرید جی اسلام کے مطابق سبھی عبادات کیا کرتے تھے۔ ایک دن ان کی ملاقات ایک صوفی بزرگ سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ خدا تپسیا کرنے سے ملتا ہے۔ ان عبادات سے نہیں ملتا۔ میں بھی اسلام میں پیدا ہوا ہوں۔ مجھے یہ راستہ ایک صوفی بزرگ نے بتایا تھا، تو میں نے ان کی بتائی ہوئی عبادت کی۔ میرا نام یہ ہے۔ یہاں گاؤں کے باہر ایک آشرم ہے۔ کچھ دن بعد فرید جی طبعا اس صوفی بزرگ کے آشرم میں گئے۔ وہاں جانے کے بعد پتہ چلا کہ ان بزرگ کی تو بہت سی کرامات ہیں۔ آشرم میں باہر سے آنے والے لوگوں نے بتایا کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس کے بعد فرید نے گھر چھوڑ دیا اور اس فقیر کے شاگرد بن کے آشرم میں رہنے لگے۔ وہ ایک صاحب کرامت فقیر (بابا) تھے۔ حقہ پیتے تھے۔ آشرم میں کل سات شاگرد تھے جو اپنے اپنے

گھر چھوڑ کے آگئے تھے۔ ہر دن ایک بندہ ساری خدمت کرتا تھا۔ گروجی کے لیے کھانا پکانا، کھانے کے فوراً بعد حقہ بھر کے گرو جی کو دینا۔ کپڑے دھونا۔ شیخ فرید دل و جان سے گروجی کی اور آشرم کی صفائی کی خدمت کرتے تھے۔ گروجی شیخ فرید کی بہت تعریف کرتے تھے جو دوسرے شاگردوں کو کھٹکتی تھی۔ ان سب نے مل کے شیخ فرید کو گروجی کی نظروں سے گرانے کی سازش رچی۔ کہ بارش کا موسم ہے، گروجی کھانے کے فوراً بعد حقہ پیتے ہیں۔ اگر کوئی شاگرد حقہ بھرنے میں تاخیر کر دیتا تو اسے لاٹھیوں سے مارتے تھے اور کئی دنوں تک خدمت سے محروم رکھتے تھے۔ شیخ فرید سے کبھی ایسی غلطی نہیں ہوئی تھی۔ ایک دن شیخ فرید نے کھانا پکایا۔ ہر دن کی طرح آگ تیار رکھی گئی تھی۔ گرو جی کو کھانا کھلایا، اس کے بعد جب چلم میں آگ رکھنے کے لیے چولہے کے پاس گیا تو دیکھا کہ آگ بجھ چکی ہے۔ آگ نہیں تھی۔ اس ڈر سے کہ کہیں گروجی ناراض نہ ہو جائیں، شیخ فرید بھاگا بھاگا گاؤں چلا گیا، جو آدھا کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ ایک بوڑھی عورت چولہے میں آگ جلا کے روٹی بنا رہی تھی۔ شیخ فرید نے کہا ماں! آگ دے دو، گرو جی کا حقہ بھرنا ہے اور ہماری آگ بُجھ چکی ہے۔ اگر گرو جی ناراض ہوگئے تو زندگی جہنم بن جائے گی۔ اس عورت نے بڑی پریشانی سے پھونک مار مار کر آگ جلائی تھی۔ برسات کا موسم تھا۔ عورت نے کہا کہ آگ آنکھیں پھوڑ کے ملتی ہے۔ میں نے آنکھ پھوڑوا کر آگ جلائی ہے۔ تم بھی آنکھیں پھوڑ واؤ تو آگ ملے گی۔ شیخ فرید نے اپنی ایک آنکھ میں چمٹا مارا۔ اور اپنی ایک آنکھ نِکال کے اس عورت کے پاس رکھ دی اور کہا یہ لے ماں! آنکھ پھوڑ لی ہے۔ اب تو مجھے آگ دے دو۔ وہ عورت گھبرا گئی۔، وہ جانتی تھی کہ یہ فقیر کامل ہے۔ یہ مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ فوراً چولہے سے آگ نکال کے باہر رکھ دی۔ شیخ فرید نے آگ چلم میں رکھ کے دوڑ لگا دی۔ فقیر دو آوازیں لگاتا تھا۔ کہتا تھا کہ حُقّہ لاؤ۔ اور شاگرد کا نام پکارتا تھا۔ تیسری بار لاٹھی لے کر مارنے چلتا تھا۔ گروجی نے پہلی آواز لگائی۔ تو شیخ فرید آدھے راستے میں تھا۔ دوسری آواز لگائی، تو آشرم میں داخل ہوچُکا تھا۔ گروجی نے دوسری بار کہا کہ اے شیخ فرید! کہاں مر گیا؟ شیخ فرید نے کہا کہ گروجی آگیا۔ شیخ فرید نے پھُوٹی ہوئی آنکھ پر کپڑا باندھ رکھا تھا۔ گروجی کو بتایا کہ بارش کی وجہ سے آشرم میں آگ بُجھ گئی تھی۔ بھاگ کے شہر سے لے کے آیا ہوں۔ گروجی کو اندھیرے میں کچھ کم دیکھائی دیتا تھا۔ شیخ فرید کی آنکھ پر کپڑا بندھا دیکھ کے پُوچھا، تیری آنکھ کو کیا ہوا؟ فرید نے کہا کہ کچھ نہیں گروجی۔ آپ کے کرم سے سب ٹھیک ہے۔ گروجی نے بھی زیادہ توجہ نہیں دی۔ اگلے دن صبح وہ عورت شیخ فرید کی آنکھ مٹی کے ایک ڈھکن پر رکھ کے آشرم لائی۔ فقیر جی سے اپنی غلطی کی معافی مانگی۔ بتایا کہ کل شام آپ کا شاگرد آگ لینے گیا تھا۔ بولا مائی آگ دے دو۔ آشرم کی آگ بُجھ گئی ہے۔ گروجی کھانا کھاتے ہی حقہ پیتے ہیں۔ حقہ بھرنے میں تاخیر ہو تو ناراض ہوجاتے ہیں۔ کئی دنوں تک خدمت نہیں کرنے دیتے ہیں۔ اگر گرو جی ناراض ہوگئے تو میری زندگی جہنم بن جائے گی۔ عورت نے کہا کہ میں نے بڑی مشکل سے آگ جلائی تھی۔ میری آنکھیں دھوئیں سے سرخ ہو رہی تھیں۔ پھونک مار مار کے پریشان تھی۔ میں نے بھگت سے کہہ دیا کہ آنکھیں پھوڑوا کے آگ بنتی ہے۔ آنکھیں پھوڑواؤ تو آگ ملے گی۔ اس نے واقعی چمٹے سے اپنی آنکھ نکال کے رکھ دی۔ بولا کہ اگر گرو جی ناراض ہوگئے تو آنکھوں کا کیا فائدہ۔ میں یہ آنکھ لے کے آئی ہوں۔ گروجی نے شیخ فرید کو بُلایا۔ کہا کہ آنکھوں کا کپڑا کھولو۔ کپڑا کھولا تو آنکھ صحیح تھی۔ لیکن کچھ چھوٹی تھی۔ عورت نے جب یہ سب دیکھا تو گاؤں جا کے اس فقیر کی شہرت بیان کی کہ یہ بڑا کراماتی ولی ہے۔ میرے سامنے اس نے آنکھ ٹھیک کر دی۔ گروجی نے شیخ فرید کو گلے سے لگالیا اور دعا دی کہ تمہاری عبادت کامیاب ہو۔

گروجی کی موت کے بعد شیخ فرید نے آشرم چھوڑ دیا۔ گروجی نے تپسیا کرنے سے حصول نِجات کے بارے میں بتایا تھا۔ جیسا کہ گرو جی کا حکم تھا شیخ فرید نہایت عقیدت کے ساتھ اس پر عمل پیرا تھے۔ بارہ سال تک کنویں میں اُلٹا لٹک لٹک کے تپسیا کی۔ اس دوران صرف سوا من (پچاس کلو) کھانا کھایا تھا جو محض نام کے لیے تھا۔ (روزانہ اوسطاً گیارہ سے بارہ گرام ہوتا ہے۔) جسم ایک کنکال بن چکا تھا۔ شیخ فرید کچھ دیر کنویں کے باہر لیٹتے اور بیٹھتے تھے۔ ایک دن کوّے اسے مردہ سمجھ کے اس کی آنکھیں کھانے کے لیئےاس کی پیشانی پر بیٹھ گئے۔ باقی جسم پر کچھ بھی گوشت نہیں بچا تھا۔ فرید بولے! اے کوّا! تم میری دو آنکھوں چھوڑ کے جسم کا سارا گوشت کھالو۔ میں خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لیے میری آنکھیں آنکھیں چھوڑ دو۔ جب فرید بولا تو کوّے اُڑ گئے۔ شیخ فرید

ہر دن کی طرح اپنے پاؤں رسی سے باندھ کے کنویں میں لٹک گئے۔ خدا کبیر جی زندہ بابا (الخضر) کے بھیس میں کنویں پر آئے اور رسی پکڑ کے فرید کو کنویں سے نکالنے لگے۔ شیخ فرید نے کہا بھائی! تم مجھے تنگ نہ کرو، تم اپنا کام کرو، میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ پرماتما نے کہا تم کیا کر رہے ہو؟ فرید نے کہا کہ میں اللہ کے دیدار کے لیے سخت مجاہدہ کر رہا ہوں۔ پرماتما نے کہا کہ میں ہی اللہ اکبر ہوں۔ فرید بولا! بھائی مذاق مت کرو۔ اللہ تو غیر جسمانی ہے۔ وہ انسانی شکل میں نہیں آتا۔ پرماتما نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ پرماتما غیر جسمانی ہے۔ دوسری طرف کہہ رہے ہو کہ میں پرماتما کے دیدار کے لیے سخت مجاہدہ کر رہا ہوں۔ کہتے ہیں کہ سورج اور علم کی تو کوند سی ہی لگتی ہے۔ غور کیا کہ اللہ نہیں ہے تو اللہ کا باخبر ضرور ہے۔ شیخ فرید نے پاؤں پکڑ لیے۔ تتوگیان سمجھا اور خدا کبیر کی بتائی ہوئی سادھنا کر کے فلاح پائی۔

(باب چہارم)

رحمٰن کی رحمت

میں نے اللہ کی شان سمجھی

میں مبارک خان (Mubarak Khan) ضلع اوریا، اتر پردیش کا رہنے والا ہوں۔ مندرجہ بالا سطریں میری زندگی میں بہت اہم ہیں کیونکہ جب میں نے باخبر رامپال جی مہاراج کی مقدس کتاب "گیان گنگا" پڑھنا شروع کی، تو اس میں میں نے دیکھا کہ باخبر رامپال جی مہاراج جی نے بتایا تھا کہ قرآن شریف سورہ فرقان-25 کی آیت نمبر 52-59 میں لکھا ہے۔ کہ وہ اللہ کبیر ہے جس نے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا، اس کی خبر کسی باخبر (تتودرشی سنت) سے پُوچھ کر تو دیکھو، پہلے میں جمعہ کی نماز پڑھنے جاتا تھا۔ لیکن میں مطمئن نہیں تھا، مجھے وہاں خوشی نہیں ملتی تھی، اتنی نمازیں پڑھتے، لیکن نتیجہ صفر ہی رہتا تھا، میری بیٹی کو نمونیہ رہتا تھا، میں بھی ڈپریشن کا شکار رہتا تھا، پھر میں نے گیان گنگا کتاب میں جو لکھا تھا، وہ سب باتیں قرآن شریف میں ملا کر دیکھیں تو وہ سب لکھا پایا۔ تب میں نے سوچا کہ بات تو صحیح ہے لیکن باخبر رامپال جی مہاراج اللہ نہیں ہو سکتے میں نے کہا کہ اگر آپ اللہ ہیں تو میری داڑھی ہی غائب ہو جائے۔ تو رات کو سونے کے بعد جب میں صبح اُٹھا تو میری داڑھی میں جلن ہو رہی تھی، پھر جب میں نے دیکھا تو پایا کہ میری داڑھی کے بال غائب ہوگئے ہیں، تو میں نے سوچا کہ اللہ تو لگ رہے ہیں باخبر رامپال جی مہاراج۔ پھر میں آشرم میں گیا اور وہاں پر دیکھا کہ سب ایک برابر ہیں۔ جیسے اللہ کے لیے سب ایک برابر ہوتے ہیں۔ تتودرشی باخبر رامپال جی مہاراج جی نے ایک کلام گایا:-

موکوں کہاں ڈھونڈھے رے بندے، میں تو تیرے پاس میں۔

نا تیرتھ میں نا مورت میں، نا کاشی کیلاش میں، میں تو ہوں وشواس میں۔

میں نے 2 اکتوبر 2012 کو باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دیکشا لی اور نام دکشا لینے کے بعد باخبر رامپال جی اللہ نے میری ساری پریشانیاں ہی ختم کر دی۔ نام دکشا لینے کے بعد میری ڈپریشن کی پریشانی ختم ہو گئی۔ میری بیٹی کو نمونیا کی بیماری تھی۔ وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ ایک دفعہ میری بیٹی سڑک پار کر رہی تھی۔ تبھی اس کا پاؤں ایک آٹو کے نیچے آ گیا۔ ہم لوگوں نے سوچا کہ اس کا پاؤں تو اب بیکار ہوگیا۔ لیکن جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسے تو کچھ ہوا ہی نہیں ہے جو کہ باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی تھی۔ جب میری بیٹی کو کینسر کی تشخیص ہوئی تو میری بیوی اور محلے کے لوگ کہنے لگے کہ یہ باخبر رامپال جی کے پاس جانے سے ہوا ہے۔ لیکن میں نے ان لوگوں سے کہا کہ ان کے یہاں جانے تو یہ ٹھیک ہو گی۔ پھر میں نے گرو جی سے دعا کی کہ گرو جی میری بیٹی کو کینسر ہے، مہربانی فرمائیں۔ تو گرو جی نے کہا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹا! تم بھکتی کرو۔ پھر میری بیٹی کا کینسر خود ہی ختم ہو گیا۔

میں ایک مسلم ہوں۔ لیکن باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی سے اب میں گوشت کو ہاتھ تک نہیں لگاتا۔ نہ میں بیڑی، سگریٹ، تمباکو، شراب کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ قرآن شریف میں جو لکھا ہے وہ بھی مجھے آج باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں آنے کے بعد سمجھ میں آیا۔ اللہ نے کہا ہے کہ یہ مذاہب تو ایک قسم کی دیواریں ہیں۔ عقیدت کے راستے میں آپ کو ان سب پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ، خدا، رام، عیسیٰ، گوڈ یہ سب ایک ہی ہیں۔ اللہ نے دین نہیں بنایا۔ اس نے انسانوں کو تقسیم نہیں کیا۔ اس لیے ہم ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سب ایک ہی خدا کی اولاد ہیں۔ باخبر رامپال جی مہاراج (باخبر) سے نام دکشا لینے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہی اصل عقیدت کا طریقہ ہے جس کی تصدیق صحیفوں سے ہوتی ہے اور باخبر رامپال جی مہاراج جی اللہ پرماتما ہیں۔ باخبر رامپال جی مہاراج جی کی پناہ میں آپ سبھی کو آنا چاہئے اور بھکتی کرکے فلاح حاصل کرنا چاہئے۔

بھکت مبارک خان ضلع - اوریا، اُتر پردیش

اب میں صحیح معنیٰ میں مسلمان بنا ہوں

میں سلیم خان ضلع اٹاوہ (اُتر پردیش) کا رہنے والا ہوں۔ میں ایک مسلم ہوں۔ لیکن ایک سچا مسلمان کیا ہوتا ہے؟ یہ مجھے باخبر رامپال جی مہاراج جی کا علم سمجھ کر سمجھ میں آیا۔ آج میں صحیح معنی میں ایک سچا مسلمان ہوں۔ بندی چھوڑ ستگرو رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا میں نے سنہ 2013 میں لی۔ باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دیکشا لینے سے پہلے میں مسلم مذہب کے مطابق ہی عبادت کرتا تھا۔ لیکن اس سے مجھے کوئی اطمینان حاصل نہیں ہوتا تھا۔ جیسے مسلم معاشرے میں نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، بقرہ عید مناتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، درگاہ جاتے ہیں وغیرہ، میں یہ سب کرتا تھا۔ لیکن یہ سب کرتے ہوئے بھی مجھے کوئی سکون نہیں مل رہا تھا۔ جیسے جب ہم درگاہ جاتے تھے تو مولوی کہتے تھے کہ اللہ ہے۔ لیکن یہ کوئی نہیں بتاتا تھا کہ اللہ کون ہے؟ وہ کہتے تھے کہ اللہ ایک نور ہے۔ تو میں کہتا تھا کہ کسی نے تو اللہ کو دیکھا ہی ہوگا؟ لیکن ان سوالوں کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔ مجھے باخبر رامپال جی مہاراج کے بارے میں ان کے ایک شاگرد کے ذریعے معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے مقدس قرآن شریف میں باخبر کا ذکر ہے۔ آپ اس باخبر کی پہچان کرو اور اس کی بتائی ہوئی عبادت کرو، تو میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے۔ آئیے یہ بھی کر کے دیکھتے ہیں۔ پھر میں باخبر رامپال جی مہاراج کے آشرم میں گیا۔ وہاں مجھے بتایا گیا کہ مقدس قرآن شریف میں اللہ کا ذکر ہے جس نے چھ دن میں کائنات بنائی اور ساتویں دن عرش پر جا بیٹھا۔ آشرم سے واپسی کے بعد جب میں گھر آیا تو میں نے وہ سب کچھ مقدس کتاب قرآن شریف اور بائبل دونوں میں دیکھا۔ کیا وہ سچ کہہ رہے تھے؟ تو واقعی انہوں نے جو بتایا وہ سب قرآن شریف اور بائبل میں موجود ہے۔ کئی جگہ کبیر صاحب کا نام تھا۔ تب میں نے سوچا کہ جو علم باخبر رامپال جی مہاراج بتا رہے ہیں وہ بالکل سچ ہے۔ قرآن شریف میں جس باخبر کا ذکر آیا ہے وہ باخبر رامپال جی مہاراج ہیں۔ جنہیں ہر چیز کا علم ہے۔ باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا لینے کے بعد مجھے لوگوں کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ میں ان لوگوں کو سمجھاتا تھا کہ وہ اللہ کبیر ہیں، تو مولوی کہتے تھے کہ اللہ کے تو 99 نام ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ قرآن شریف میں دیکھو۔ جب انہوں نے قرآن شریف دیکھی تو لکھا تھا "کبیر بڑا"۔ میں نے کہا کہ دیکھو قرآن شریف میں بھی لکھا ہوا ہے۔ اس میں کبیر بڑا لکھا ہے۔ لوگوں نے چھپانے کی غرض سے کبیر کا مطلب بڑا لکھ دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے، تم وہاں جاتے ہو لیکن نماز بھی پڑھا کرو۔ میں نے کہا کہ نماز کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نماز نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ میں نے کہا کہ پھر تو میری ساری عقیدت نبی کے پاس چلی جائے گی۔ مجھے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگے تم کہاں پھنس گئے ہو؟ کہاں ہندو مذہب کے گرو کے پاس چلے گئے، تم تو بے کار ہو گئے ہو۔ ہم تمہیں معاشرے سے نکال دیں گے۔

میں ان لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا ہے۔ میں نے صرف اپنے دین کے ان طریقوں کو درست کیا ہے جو علم کی کمی کی وجہ سے مجھے کوئی فائدہ نہیں دے رہے تھے۔ باخبر رامپال جی مہاراج جن کے پاس صحیفوں کا علم ہے انہوں نے مجھے صحیح عبادت بتائی ہے اور میں وہی کر رہا ہوں۔ ایک دفعہ میری ماں کے 4000 روپے گم ہو گئے تھے تو ماں نے کہا کہ تم نے میرے پیسے چوری کئے ہیں، میں نے کہا کہ میں باخبر رامپال جی مہاراج کا شاگرد ہوں، میں چوری نہیں کرتا۔ پھر میں نے باخبر رامپال جی مہاراج سے کہا کہ بھگوان! میری ماں کے 4000 روپے نہیں مل رہے ہیں تو بھگوان نے کہا کہ مل جائیں گے۔ جب میں نے اپنی الماری میں دیکھا تو امی کا پرس ملا جس میں 4000 روپے رکھے ہوئے تھے۔ میں نے امی کو وہ دے دیا اور کہا کہ یہ سب باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی سے ہوا ہے۔ ایک دفعہ میری امی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ ان کے پیٹ میں بہت زیادہ درد رہتا تھا۔ جب میں کام سے واپس آتا تھا تو میں انہیں ہمیشہ روتا ہوا ہی دیکھتا تھا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آپ بھی باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا لے لو۔ آپ کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ پھر کبیر پرکٹ دیوس (جس دن کبیر ظاہر ہوئے تھے) پر انہوں نے بھی باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا لی اور آج وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باخبر رامپال جی مہاراج

سے نام دِکشا لینے کے بعد مسلمان ہندو بن جاتا ہے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہی اللہ کی اولاد ہیں۔ ہمیں ایک ہی اللہ نے پیدا کیا ہے۔ میں خود ایک مسلمان ہوں۔ لیکن مجھے قرآن شریف اور دیگر مقدس صحیفوں کا کوئی علم نہیں تھا۔ لیکن باخبر رامپال جی مہاراج نے مجھے وہ تمام علم دیا ہے۔ آپ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں، اسی مذہب پر قائم رہیں۔ لیکن تم سچی بھکتی کرتے ہو۔ آپ کو پورا فائدہ ملے گا۔ آپ بھی صحیح وقت پر باخبر رامپال جی مہاراج کو پہچانو۔ باخبر رامپال جی مہاراج مقدس صحیفوں کے مطابق ہی سچی عقیدت بتاتے ہیں۔ باخبر رامپال جی مہاراج کی مقدس کتاب "گیان گنگا" جینے کی راہ کو پڑھ کر، اس کا علم سمجھ کر، باخبر رامپال جی مہاراج سے دِکشا لے کر اپنا اور اپنے اہل خانہ کی فلاح حاصل کریں۔

بھکت سلیم خان
ضلع اٹاوہ،
اُتر پردیش

بد روحوں کی رکاوٹ سے چھُٹکارا

میں شاہینہ گرگ شملہ (ہماچل پردیش) کی رہنے والی ہوں۔ میں نے پوسٹ گریجویٹ کیا ہے۔ ایک مسلمان گھرانے سے تعلق رکھنے کے سبب میں روزے رکھنا اور نماز پڑھنا وغیرہ سب کرتی تھی کیونکہ مجھے بھی اللہ کی تلاش تھی۔ لیکن مجھے پریت کی طرف سے رکاوٹ کا مسئلہ تھا۔ میں نے بہت سے پیروں، فقیروں، اور مزارات پر دکھایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میری شادی ایک ہندو گھرانے میں ہوئی تھی لہذا میں ہندو رسم و رواج کے مطابق بھی عبادت کی، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میری سُسرال والوں نے بھی مجھے کئی جگہ دکھایا، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ پُورے خاندان کی ذہنی اور مالی پریشانیاں بڑھ گئی تھیں۔ پھر ہمارا ایک رشتہ دار ہیں جو شملہ میں ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تم باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں چلے جائو۔ وہاں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں یقین نہ آیا اور ہم گھر واپس آگئے۔ انہوں نے ہمیں ایک کتاب "گیان گنگا" بھی دی۔ لیکن ہم نے اسے 3-4 مہینے تک ایسے ہی رکھا۔ پھر ہماری پریشانیاں اور زیادہ بڑھنے لگیں، تو ہم نے جون 2014 میں باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا لی۔ جب باخبر رامپال جی مہاراج جی نے مجھے آشیرواد دیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے نہ جانے میرے دماغ سے کتنا بڑا بوجھ ہٹ گیا ہے اور سنت جی نے کہا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر ہم گھر آگئے اور میری بد روح کی رکاوٹ والی پریشانی بھی ختم ہو گئی۔ میں بالکل ٹھیک ہو گئی۔ میری بیماری کی وجہ سے ہماری طلاق ہونے والی تھی جو باخبر رامپال جی مہاراج سے نام دِکشا لینے کے بعد ٹل گئی۔ آج ہم اچھے سے زندگی گزار رہے ہیں۔ میرے شوہر کے پاس نوکری نہیں تھی۔ باخبر رامپال جی مہاراج کی مہربانی سے آج انہیں نوکری بھی مل گئی ہے۔ باخبر رامپال جی مہاراج مقدس صحیفوں کے مطابق عقیدت کا طریقہ بتاتے ہیں۔ میری بھگت سماج سے یہی درخواست ہے کہ آپ باخبر رامپال جی مہاراج کی پناہ میں آئیں۔ وہی کامل سنت ہے جو عقیدت کا صحیح طریقہ بتاتے ہیں۔

بھکتمتی شاہینہ گرگ شملہ،
ہماچل پردیش
رابطہ نمبر:- 8307744506

☜ آپ نے مندرجہ بالا چند عقیدت مندوں کی آپ بیتی پڑھیں۔ ایسے ہزاروں لاکھوں عقیدت مند ہیں جو اپنی آپ بیتی کتابوں میں لکھوانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہاں جگہ کی کمی کی وجہ سے ہم چند عقیدت مندوں کی ہی آپ بیتی لکھ سکے۔ اگر ہم تمام عقیدت مندوں کی آپ بیتی لکھنے لگ جائیں تو شاید سینکڑوں کتابیں چھپ جائیں۔ اس لیے سمجھدار آدمی کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

(باب پنجم)

مختصر تخلیق کائنات

سب سے پہلے ست پُرش اکیلے تھے، کوئی مخلوق نہیں تھی۔ سب سے پہلے خدا نے اپنے الفاظ(وچن) سے چار لافانی لوکوں (جہانوں) کی تخلیق کی۔

1۔ انامی لوک جسے اکہ لوک بھی کہتے ہیں۔

2۔ اگم لوک، 3۔ الکھ لوک، 4۔ ستیہ لوک۔

پھر خدا نے چاروں جہانوں میں چار شکلیں اختیار کیں۔ اور چار تمثیلی ناموں سے ہر ایک جہان میں مشہور ہُوا۔

1۔ انامی لوک میں انامی پُرش یا اکہے پُرش۔

2۔ اگم لوک میں اگم پُرش۔

3۔ الکھ لوک میں الکھ پُرش۔

4۔ ستیہ لوک میں ستیہ پُرش کے تمثیلی نام رکھا۔

پھر چاروں جہانوں میں خدا نے اپنے الفاظ(وچن) سے ہی ایک ایک تخت بنایا۔ ہر ایک تخت پر ایک شہنشاہ کی طرح تاج وغیرہ پہن کے بیٹھ گیا۔ پھر ستیہ لوک میں خدا نے دیگر مخلوقات کو پیدا کیا۔ ایک لفظ سے 16 جزیرے اور ایک مانسروَر (جھیل) بنائی۔ پھر 16 الفاظ سے 16 بیٹے پیدا کئیے۔ ان میں سے اہم کردار اَچنت، تیج، سہج داس، جوگجیت، کُرم، اِچھا، دھیریے اور گیانی کے ہیں۔

اپنے بیٹوں کو یہ سبق سکھانے کے لیے کہ قادر کے بغیر کوئی بھی کام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس کا کام ہو وہی کرے تو اچھا ہے اور اگر کوئی دوسرا کرے تو یہ بیوقوفی ہے۔

ست پُرش نے اپنے بیٹے اَچنت سے کہا کہ تم ستیہ لوک میں دوسری تخلیقات کرو۔ میں نے تمہیں کچھ طاقت دے دی ہے۔ اَچنت نے اپنے وچن شکتی سے اکشر پُرش کو پیدا کیا۔ اکشر پُرش جوان پیدا ہوئے تھے۔ مانسروَر(جھیل) میں نہانے گئے اور اسی پانی میں تیرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں نیند آگئی اور جھیل کی گہرائی میں چلے گئے۔ (ستیہ لوک میں لافانی جسم ہوتا ہے، وہاں جسم سانسوں کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔) اکشر پُرش کافی دیر تک پانی سے باہر نہیں آئے۔ اَچنت مزید تخلیق نہ کر سکے، تب ستیہ پُرش (پرم اکشر پُرش) جھیل پر گئے اور تھوڑا پانی اپنے چلو میں لیا اور اس سے اپنے الفاظ بول کے ایک بہت بڑا انڈا بنایا اور لفظ(وچن) سے ہی ایک روح پیدا کرکے اُس انڈے میں داخل کردی اور انڈے کو پانی میں چھوڑ دیا۔ جب انڈا پانی میں نیچے جانے لگا تو اس کی گڑگڑاہٹ سے اکشر پُرش کی نیند کھل گئی۔ اکشر پُرش نے غصے سے دیکھا کہ کس نے مجھے جگا دیا۔ اس انڈے پر غصہ کیا تو انڈا پھُوٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک نوجوان روشن شخص نکلا۔ اس کا نام چھر پُرش رکھا۔ (بعد میں اسی کو کال کہا گیا ہے) ستیہ پُرش نے دونوں سے پانی سے باہر آنے کو کہا۔ اکشر پُرش، تم نیند میں تھے، یہ سب تمہیں نیند سے بیدار کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اکشر پُرش اور چھر پُرش سے ستیہ پُرش نے کہا کہ تم دونوں اچنت کے لوک میں رہو۔

کچھ دنوں بعد (چھر پُرش جسے جیوتی نِرنجن کال بھی کہتے ہیں) نے سوچا کہ ہم تینوں ایک ہی دیپ میں رہ رہے ہیں۔ میرے دوسرے بھائی ایک ایک دیپ(جزیرے) میں اکیلے رہ رہے ہیں۔یہ سوچ کے اس نے اپنے لیے ایک الگ جزیرہ حاصل کرنے کے لیے تپسیا شروع کر دی۔ اس سے پہلے ستیہ پُرش جی نے اپنے بیٹے اَچنت سے کہا کہ تم کائنات کی تخلیق نہیں کر سکتے۔ میں نے تمہیں یہ سکھانے کے لیے ہی تم سے کہا تھا کہ کچھ اور تخلیقات کرو۔ لیکن اَچنت، تم تو اکشر پُرش کو نیند سے بھی نہیں جگا سکے۔ اب آئندہ ایسی کوئی بھی کوشش نہیں کرنا۔ ساری تخلیقات میں اپنے الفاظ کی طاقت سے ہی کروں گا۔

ستیہ پُرش جی نے ستلوک میں بے شمار لوکوں کی تخلیق کی اور ان میں سے ہر ایک لوک میں اپنے الفاظ سے دوسری

رُوحیں پیدا کیں۔ یہ سب لوک ستیہ پُرش کے تخت کے آس پاس تھے۔ ان میں صرف نَر ہنس (ستیہ لوک میں انسانوں کو ہنس کہتے ہیں) رہتے ہیں اور خدا نے انہیں یہ طاقت دی رکھی ہے کہ وہ الفاظ کے ذریعے اپنا خاندان (نَر ہنس) بنا سکتے ہیں۔ وہ صرف دو بیٹے ہی پیدا کر سکتے ہیں۔

چھر پُرش (جیوتی نِرنجن) نے تپسیا شروع کی۔ اس نے 70 یُگوں تک تپسیا کی۔ ستیہ پُرش جی نے چھر پُرش سے پُوچھا کہ تم تپسیا کیوں کر رہے ہو؟ چھر پُرش نے کہا کہ یہ جگہ میرے لیے کم ہے، مجھےایک الگ جگہ چاہیے۔ پرمیشور (ستیہ پُرش) جی نے اسے 70 یُگوں کی تپسیا کے بدلہ میں 21 برہمنڈ دے دیئے جو ستیہ لوک کے بیرونی علاقے میں تھے گویا 21 پلاٹ مل گئے ہوں۔ جیوتی نِرنجن (چھر پُرش) نے سوچا کہ ان برہمنڈوں میں کچھ تخلیق بھی ہونی چاہیے۔ اس کے لیے اس نےپھر 70 یُگوں تک تپسیا کی۔ پھر ستیہ پُرش جی نے پُوچھا کہ اب کیا چاہتے ہو؟ چھر پُرش نے کہا کہ برائے مہربانی تخلیق کائنات کا مواد فراہم کردیں۔ ست پُرش جی نے اسے پانچ عناصر (پانی، مٹی، آگ، ہوا اور آسمان) اور تین گُن (رجگن، ستگن اور تمگن) دے دیئے اور کہا کہ ان سے اپنی تخلیق کرو۔

چھر پُرش نے تیسری بار پھر تپسیا شروع کی۔ جب تپسیا کرتے کرتے 64 (چونسٹھ) یُگ گزر گئے تو ستیہ پُرش جی نے پُوچھا کہ آپ اور کیا چاہتے ہو؟ چھر پُرش (جیوتی نِرنجن) نے کہا مجھے کوئی روح دے دو۔ میرا اکیلےدل نہیں لگ رہا ہے۔ چھر پُرش کو اس طرح سے روح ملی، مزید پڑھیں:-

ہم کال کے لوک میں کیسے آئے؟

جس وقت چھر پُرش (جیوتی نِرنجن) ایک پاؤں پر کھڑے ہو کے تپسیا کر رہا تھا۔ تبھی ہم سب کی روحیں اس چھر پُرش کی طرف متوجہ ہوگئیں۔ جیسے نوجوان بچے اداکاروں اور اداکاراؤں کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ لینا ایک نہ دینا دو۔ بلا وجہ چاہنے لگتے ہیں۔ وہ لوگ تو پیسے کمانے کے لیے ناچتے اور کودتے تھے۔ نوجوان بچے اُنہیں دیکھنے کے لیے اپنی دولت برباد کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہماری روحیں اپنے عزیز باپ ستیہ پُرش کو چھوڑ کے کال پُرش (چھر پُرش) کو دل سے محبت کرنے لگیں تھیں۔ جو خدا ہمیں تمام آسائشیں اور سہولتیں دے رہا تھا۔ اس سے منہ موڑ کر یہ فرضی ڈرامہ کرنے والے کال برہم سے محبت کرنے لگے۔ ستیہ پُرش جی نے اس بیچ کئی بار ہدایت کی کہ بچو تم اس کال کے کارنامے مت دیکھو، خوش رہو۔ ہم اوپری من سے تو ہوشیار ہوئے مگر اندر سے کال سے ہی پیار کرتے رہے۔ خدا تو انتریامی ہے۔ اس نے جان لیا کہ یہ لوگ یہاں رکھنے کے قابل نہیں رہے۔ جب کال پُرش (چھر پُرش جیوتی نِرنجن) کو دو بار تپسیا کر کے پھل مل گیا تو اس نے سوچا کہ اب کچھ رُوحیں بھی میرے ساتھ رہنی چاہیے۔ میرا دل تنہا نہیں لگے گا اس لیے رُوحیں حاصل کرنے کے لیے تپسیا کرنے لگا۔ 64 یُگ تپسیا کرنے کے بعد رب نے پُوچھا کہ جیوتی نِرنجن اب کیوں تپسیا کر رہے ہو؟

چھر پُرش نے کہا کہ کچھ رُوحیں دے دو، میرا تنہا دل نہیں لگتا۔ ست پُرش نے کہا کہ تمہاری تپسیا کے بدلے میں مزید برہمنڈ دے سکتا ہوں، لیکن میں اپنی رُوحیں نہیں دونگا۔ یہ میرے جسم سے پیدا ہوئی ہیں۔ ہاں، اگر یہ خود جانا چاہیں تو جا سکتی ہیں۔یُووا(نوجوان) کویر (قادر کبیر) کی بات سُن کے جیوتی نِرنجن ہمارے پاس آیا۔ ہم سب رُوحیں پہلے ہی اس کے لگاؤ (جنون) میں مبتلا تھیں۔ ہم اسے چاروں طرف سے گھیر کے کھڑے ہوگئے۔ جیوتی نِرنجن نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے 21 مختلف برہمنڈ ملے ہیں۔ وہاں طرح طرح کے دلکش مقامات بنائے ہیں۔ کیا آپ لوگ میرے ساتھ چلو گے؟ ہم سبھی ہنس جو آج 21 برہمنڈوں میں پریشان ہیں نے کہا کہ ہم تیار ہیں۔ اگر تمہارے والد کی اجازت ہو۔ تب چھر پُرش (کال) پُورن برہم مہان کویر (سمرتھ کبیر پربُھو) کے پاس گیا اور ساری باتیں بتائیں۔ پھر کویراگنے (خدا کبیر) نے کہا کہ جو میرے سامنے تمہارے ساتھ جانے کی منظوری دیگا میں اسے ہی اجازت دوں گا۔ چھر پُرش اور پرم اکشر پُرش (کویرامیتوجا) دونوں ہم سبھی ہنس آتمائوں کے پاس آئے۔ ست کویر دیو نے کہا کہ جو بھی ہنس آتما برہم کے ساتھ جانا چاہتی ہے، وہ ہاتھ اُٹھا کے منظوری دے۔ اپنے باپ کے سامنے کسی کی ہمت نہیں ہوئی۔ کسی نے منظوری نہیں دی۔ کافی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد ایک ہنس آتما نے ہمت کی اور کہا کہ بابا میں جانا چاہتی ہوں۔ پھر اُسے دیکھ کے (جو آج

کل (برِہم کے) اکیس برہمنڈوں میں پھنسے ہوئے ہیں) ہم سب کی رُوحوں نے منظوری دے دی۔ خدا کبیر جی نے جیوتی نِرنجن سے کہا کہ تم اپنی جگہ جاؤ۔ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ جانے کی منظوری دی ہے، میں اُن تمام ہنس آتمائوں کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ جیوتی نِرنجن اپنے 21 برہمنڈوں میں چلا گیا۔ اُس وقت تک یہ اکیس برِہمنڈ ستلوک میں ہی تھے۔

اس کے بعد پُورن برِہم نے سب سے پہلے منظوری دینے والی ہنس آتما کو لڑکی کی شکل دی لیکن عورت کی شرم گاہ نہیں پیدا کی اور ان تمام رُوحوں (جو جیوتی نِرنجن (برِہم) کے ساتھ جانے پر راضی ہوئی تھیں) کو اُس لڑکی کے جسم میں داخل کر دیا اور اس کا نام آشٹرا (آدی مایا/پرِکرتی دیوی/دُرگا) پڑ گیا اور ستیہ پُرش نے کہا کہ بیٹی، میں نے تمہیں الفاظ (وچن) کی طاقت دی ہے۔ جتنے جاندار برِہم کہے تم پیدا کر دینا۔ پُورن برِہم کویر دیوَ (کبیر صاحب) نے اپنے بیٹے سہج داس کے ذریعے پرِکرتی کو چھر پُرش کے پاس بھیجوا دیا۔ سہج داس جی نے جیوتی نِرنجن کو بتایا کہ والد صاحب نے اس بہن کے جسم میں وہ تمام رُوحیں داخل کر دی ہیں جو آپ کے ساتھ جانے کو تیار تھیں۔ اسے الفاظ کی طاقت (وچن شکتی) بھی عطا کی ہے، تم جتنی مخلوق چاہو گے پرِکرتی اُتنی مخلوق اپنے الفاظ سے پیدا کر دے گی۔ یہ کہہ کے سہج داس اپنے جزیرے میں لوٹ گیا۔

نوجوان ہونے کی وجہ سے لڑکی کی رنگت نکھری ہوئی تھی۔ برِہم کے اندر ہوَس جاگ گئی اور وہ پرِکرتی دیوی کے ساتھ بے حیائی کی حرکت کرنے لگا۔ تب دُرگا جی نے کہا کہ جیوتی نِرنجن میرے پاس میرے والد کی دی ہوئی الفاظ کی طاقت ہے۔ تم جتنی مخلوقات چاہو گے میں اتنی مخلوقات الفاظ سے ہی پیدا کر دوں گی۔تم جنسی روایت شروع مت کرو۔ تم بھی اسی باپ کے الفاظ سے انڈے سے پیدا ہوئے ہو اور میں بھی اسی باپ کے الفاظ سے بعد میں پیدا ہوئی ہوں۔ تم میرے بڑے بھائی ہو، بھائی بہن کا یہ ملاپ بڑے گناہوں کا سبب بنے گا۔ لیکن جیوتی نِرنجن نے پرِکرتی دیوی کی ایک نہ سُنی اور اپنے الفاظ کی طاقت سے اپنے ناخنوں سے استری اندری(شرم گاہ) پرِکرتی کے لگادی اور زنا بالجبر کرنے کی ٹھان لی۔

اُسی وقت دُرگا نے اپنی عزت کی حفاظت کے لیے کوئی اور چارہ نہ دیکھ کے ایک لطیف شکل اختیار کر لی اور جیوتی نِرنجن کے کھلے منہ سے اس کے پیٹ میں داخل ہوگئی اور پُورن برِہم کویر دیوَ سے اپنی حفاظت کی التجا کی۔ اُسی وقت کویر دیوَ اپنے بیٹے یوگ سنتائن یعنی جوگجیت کے بھیس میں وہاں نمودار ہوئے اور لڑکی کو برِہم کے پیٹ سے نکالا اور جیوتی نِرنجن سے کہا، آج سے تمہارا نام «کال» ہوگا۔ تمہاری پیدائش اور موت ہوتی رہے گی۔ اسی لیے تیرا نام چھر پُرش ہوگا اور تو روزانہ ایک لاکھ انسان کھایا کرے گا اور سوا لاکھ پیدا کیا کرے گا اور تم دونوں کو اکیس برہمنڈ سمیت ستیہ لوک سے باہر کیا جاتا ہے۔

یہ کہتے ہی اکیس برہمنڈ ہوائی جہاز کی طرح چلنے لگے۔ سہج داس کے جزیرے کے پاس سے ہوتے ہوئے ستلوک سے سولہ سنکھ کوس (ایک کوس تقریباً 3 کلومیٹر کا ہوتا ہے) کے فاصلے پر آکے رُک گئے۔

خاص تفصیل:- اب تک تین طاقتوں کی تفصیل بیان ہوچکی ہے۔

(ایک برہمنڈ کی چھوٹی تصویر دیکھیں)

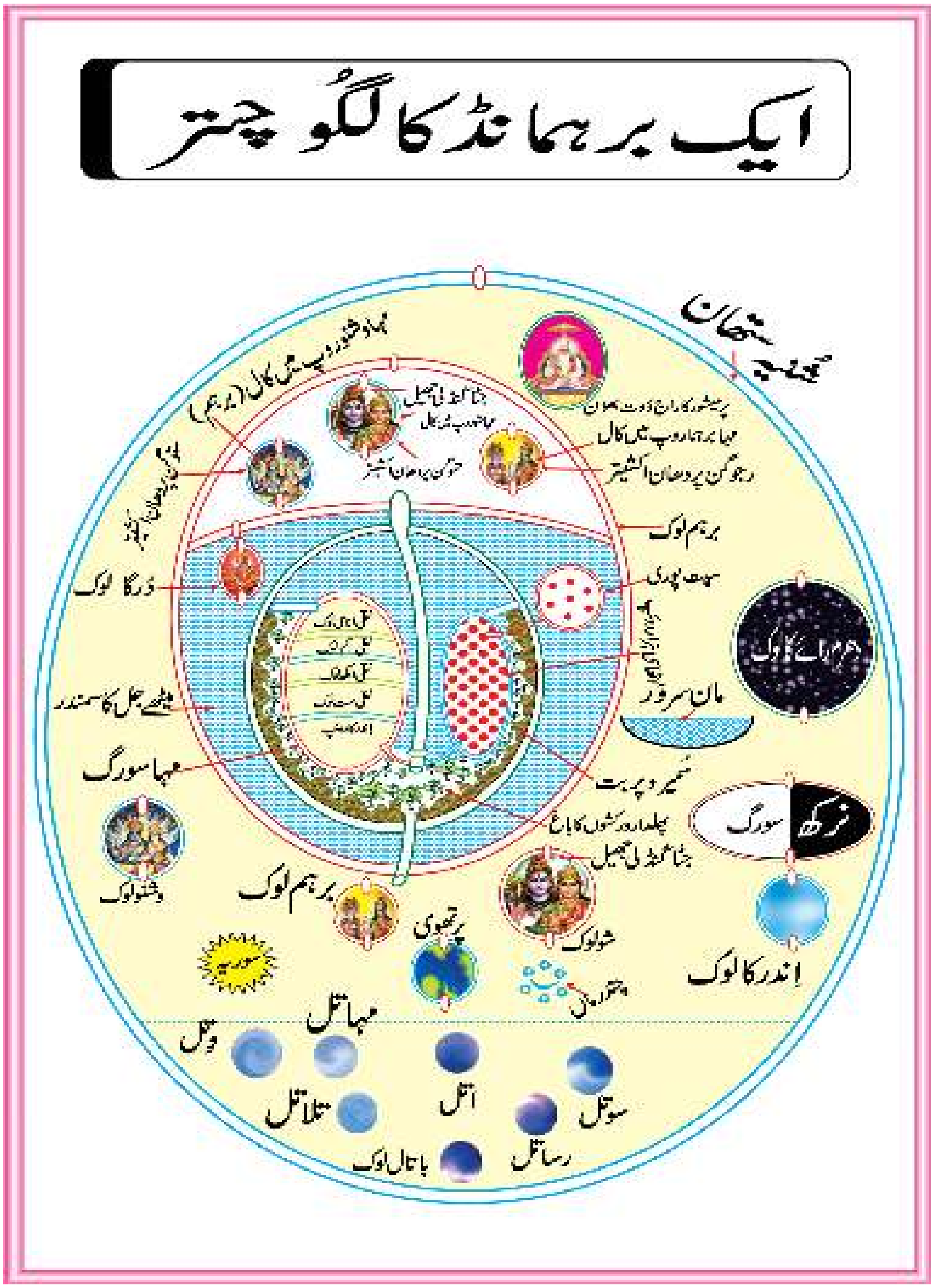

1۔ پُورن بِرہم جسے دیگر تمثیلی ناموں سے بھی جانا جاتا ہے، جیسے ستیہ پُرش، اکال پُرش، شبد سوروپی رام، پرم اکشر بِرہم/ پُرش وغیرہ۔ یہ پُورن بِرہم بے شمار کائنات کا مالک ہے اور واقعتا لافانی ہے۔

2۔ پربِرہم جسے اکشر پُرش بھی کہا جاتا ہے۔ یہ واقعتا لافانی نہیں ہے۔ یہ سات سنکھ برہمنڈوں کا مالک ہے۔

3۔ بِرہم جسے جیوتی نِرنجن، کال، کیل، کشر پُرش اور دھرمارائے وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے، یہ صرف اکیس برہمنڈوں کا مالک ہے۔ اب آگے اسی بِرہم (کال) کی تخلیق کردہ ایک کائنات کا تعارف دیا جائے گا، جس میں آپ تین اور نام پڑھیں گے: بِرہما، وِشنو اور شِو۔

بِرہم اور برہما میں فرق:- ایک برہمنڈ میں بنے سب سے اعلیٰ مقام پر بِرہم (چھر پُرش) خود تین خفیہ مقامات بنا کے بِرہما، وِشنو اور شِو کی شکل میں رہتا ہے اور اپنی بیوی پرکرتی (دُرگا) سے مل کے تین بیٹے پیدا کرتا ہے اور ان کے نام بھی برہما، وِشنو اور شِو ہی رکھتا ہے۔ جو بِرہم کا بیٹا برہما ہے، وہ ایک برہمنڈ میں صرف تین لوکوں (پرتھوی لوک، سورگ لوک اور پاتال لوک) میں ایک رجوگن محکمہ کا وزیر (مالک) ہے۔ اسے تریلوکیہ برہما کہتے ہیں اور وہ بِرہم جو برہم لوک میں برہما کی شکل میں رہتا ہے اسے مہا برہما اور برہمالوکیہ برہما کہتے ہیں۔ اس بِرہم (کال) کو سداشِو، مہاشِو، مہاوِشنو بھی کہا جاتا ہے۔

شری وِشنو پُران سے ثبوت:- حصہ چہارم باب 1 صفحہ 230-231 پر شری برہما جی نے کہا:- جس اجنا سروی ودھاتا پرمیشور کا آدی، مدھے، انت، سوروپ، سوبھاو اور سار ہم نہیں جان پاتے۔ (شلوک 83)۔

جو میری شکل اختیار کر کے دنیا کی تخلیق کرتا ہے، جو حالات کے پیش نظر پُرش کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور جو رُدر روپ سے غصہ میں دنیا کو کھا جاتا ہے، بیشمار روپ سے پُوری کائنات کو اختیار کر لیتا ہے۔ (شلوک 86)۔

شری بِرھما جی، شری وِشنو جی اور شری شِو جی کی پیدائش

کال (بِرہم) نے پرکرتی (دُرگا) سے کہا کہ اب میرا کون کیا بگاڑ سکتاہے؟ من مانی کروں گا۔ پرکرتی نے کہا کہ کچھ تو شرم کرو۔ سب سے پہلے تو آپ میرے بڑے بھائی ہو کیونکہ آپ(بِرہم) اُسی پُورن برہم کے الفاظ کی طاقت سے انڈے سے پیدا ہوئے ہو جس کے الفاظ سے بعد میں میں پیدا ہوئی۔ دوسرے میں آپ کے پیٹ سے باہر نکلی ہوں، تو میں آپ کی بیٹی ہوئی اور آپ میرے باپ بنے۔ ان مقدس رشتوں میں خلل ڈالنا بہت بڑا گناہ ہوگا۔ میرے پاس میرے والد کی دی ہوئی الفاظ کی طاقت ہے، جتنی مخلوقات آپ کہو گے اتنی مخلوقات میں الفاظ سے پیدا کر دوں گی۔ جیوتی نِرنجن نے دُرگا کی ایک بھی بات نہ سُنی اور کہا کہ مجھے جو سزا ملنی تھی وہ مل چکی۔ مجھے ستیہ لوک سے باہر نکال دیاگیا۔ اب میں اپنی من مانی کروں گا۔ یہ کہہ کے کال پُرش (چھر پُرش) نے زبردستی پرکرتی سے شادی کی اور تین بیٹوں(رجگن کے بِرہما جی، ستگن کے وِشنو جی اور تمگن کے شِو شنکر جی) کو پیدا کیا۔ نوجوان ہونے تک تینوں بیٹوں کو دُرگا سے بے ہوش کرا دیا، پھر جوان ہونے پر شری بِرہما جی کو کمل کے پھُول پر، شری وِشنو جی کو شیش ناگ کے بُھن پر اور شری شِو جی کو کیلاش پہاڑ پرہوش میں لاکے جمع کرتا ہے۔ اس کے بعد پرکرتی (دُرگا) نے ان تینوں کی شادی کر دی۔ کال بِرہم کے حکم سے پرکرتی دیوی نے تینوں ایک برہمنڈ میں تین لوکوں(آسمان، زمین اور پاتال لوک) میں ایک ایک محکمے کے وزارتی عہدہ کو سنبھالتا ہے۔ ایک برہمنڈ میں ایک بِرہم لوک بنایا ہے۔ اسی میں تین خفیہ جگہیں بنائی ہیں۔ ایک رجوگن سے پُر جگہ ہے جہاں یہ بِرہم (کال) خود مہا برہما (وزیر اعلیٰ) کے روپ میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہاساوتری کی شکل میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے ملاپ سے اس مقام پر جو بیٹا پیدا ہوتا ہے وہ خود ہی رجوگنی بن جاتا ہے۔ دوسری جگہ ستوگن سے پُر جگہ بنائی ہے۔ وہاں یہ چھر پُرش خود مہاوِشنو کے روپ میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہالکشمی کے رُوپ میں رکھ کے جو بیٹا پیدا کرتا ہے اس کا نام وِشنو رکھتا ہے اور وہ بچہ ستوگن والا ہوتا ہے، اور تیسری جگہ اسی کال نے وہیں پر ایک تموگن سے پُر بنائی ہے۔ اس میں یہ خود سداشِو کے رُوپ

میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہاپاروتی کے رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں میاں بیوی کے ملنے سے جو بیٹا پیدا ہوتا ہے، اُس کا نام شِو رکھ دیتے ہیں اور اسے تموگن والا کر دیتے ہیں۔ (ثبوت کے لیے ملاحظہ کریں: پویتر شری شِو مہاپُوران، ودیویشور سمہیتا صفحہ 24-26، جس میں برِہما، وشنو، رُدر اور میہشور کے علاوہ دیگر سداشِو ہے اور رُدر سمہیتا ادھیائے(باب) 6 اور 7,9 کے صفحہ نمبر 100 تا 105 اور 110، مترجم شری ہنومان پرساد پُودار، گیتا پریس گورکھپور سے شائع ہوئی، اور پویتر شریمد دیوی مہاپُوران تیسری جلد صفحہ نمبر 114 سے 123 تک، گیتا پریس گورکھپور سے شائع شدہ مترجم مسٹر ہنومان پرساد پودار چمن لال گوسوامی)۔ پھر انہیں کو دھوکہ دے کے کال برِہم اپنے کھانے کے لیے جانداروں کو پیدائش شری برہما جی سے اور استیتھی (ایک دوسرے کو آپسی لگاؤ میں رکھ کے کال کے جال میں رکھنا) شری وِشنو جی سے، اور خاتمہ (کیونکہ کال پُرش کو بد دعا کی وجہ سے ایک لاکھ انسانی سُوکشم (لطیف) جسموں سے میل (گندگی) نکال کے کھانا ہوتا ہے اور اس کے لیئے اکیسویں برہمنڈ میں ایک گرم چٹان ہے جو اپنے آپ گرم رہتی ہے، اس پر گرم کرکے گندگی پگھلا کے کھاتا ہے، انسان مرتے تو نہیں ہیں لیکن تکلیف ناقابل برداشت ہوتی ہے، پھر جانداروں کو اعمال کی بنُیاد پر دوسرے اجسام دیتا ہے) شری شِو جی سے کراتا ہے۔ جیسے کسی گھر میں تین کمرے بنے ہوں۔ ایک کمرے میں فحش تصاویر ہوں، تو اس کمرے میں داخل ہوتے ہی آپ کے ذہن میں ویسے ہی گندے خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ دوسرے کمرے میں باباؤں، سنتوں اور عقیدت مندوں کی تصویریں ہوں تو ذہن میں صرف اچھے خیالات اور خدا کی فکر ہی آتی ہے۔ تیسرے کمرے میں محب وطن اور شہیدوں کی تصویریں آویزاں ہوں تو ذہن میں ایسے ہی پُرجوش خیالات اُبھرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح برِہم (کال) نے اپنے سمجھ سے مذکورہ تینوں خصوصیات پر مبنی مقامات بنائے ہیں۔

(اگلے صفحات پر برِہم لوک کی چھوٹی تصویر اور جیوتی نرِنجن (کال) برِہم کے لوک 21 برہمنڈوں کی چھوٹی تصاویر ہیں)

جوتی نرنجن (کال) برہم کے لوک

(21 برہمانڈ) کا لگّو چتر

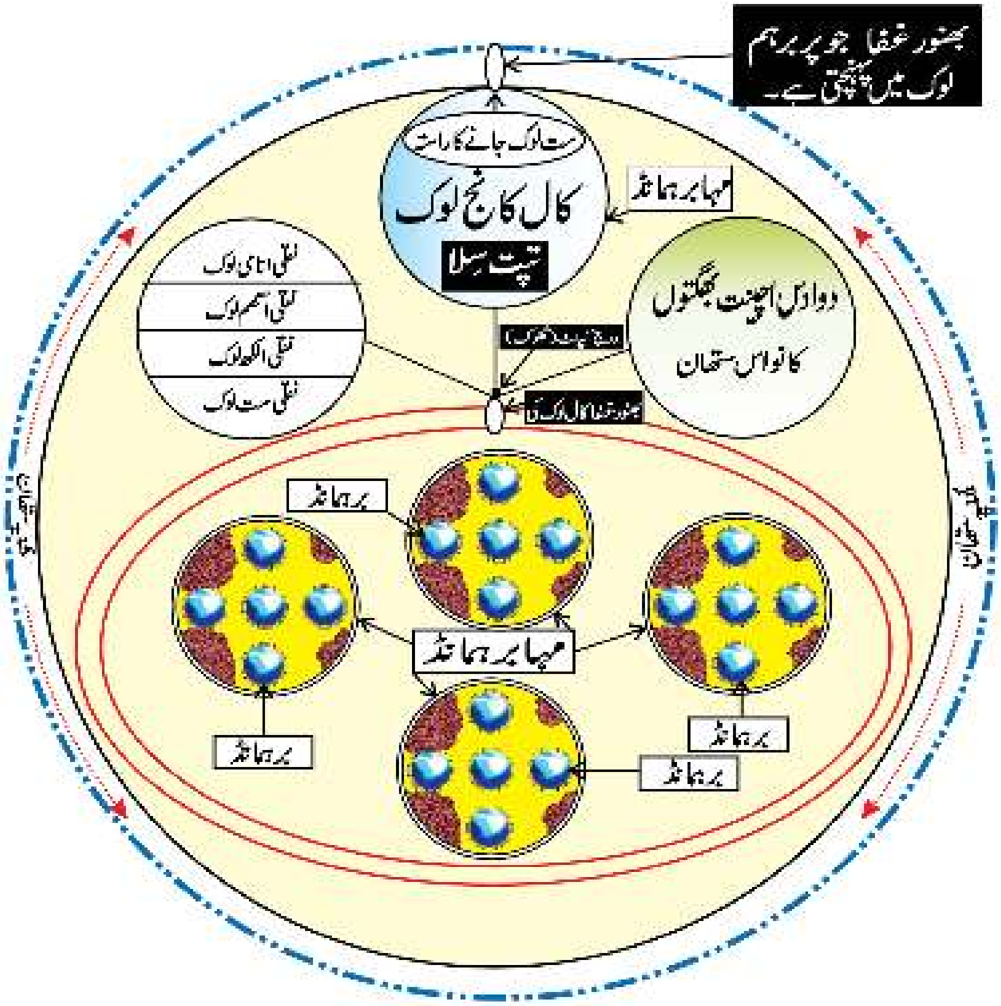

برہم لوک کا لگو چتر

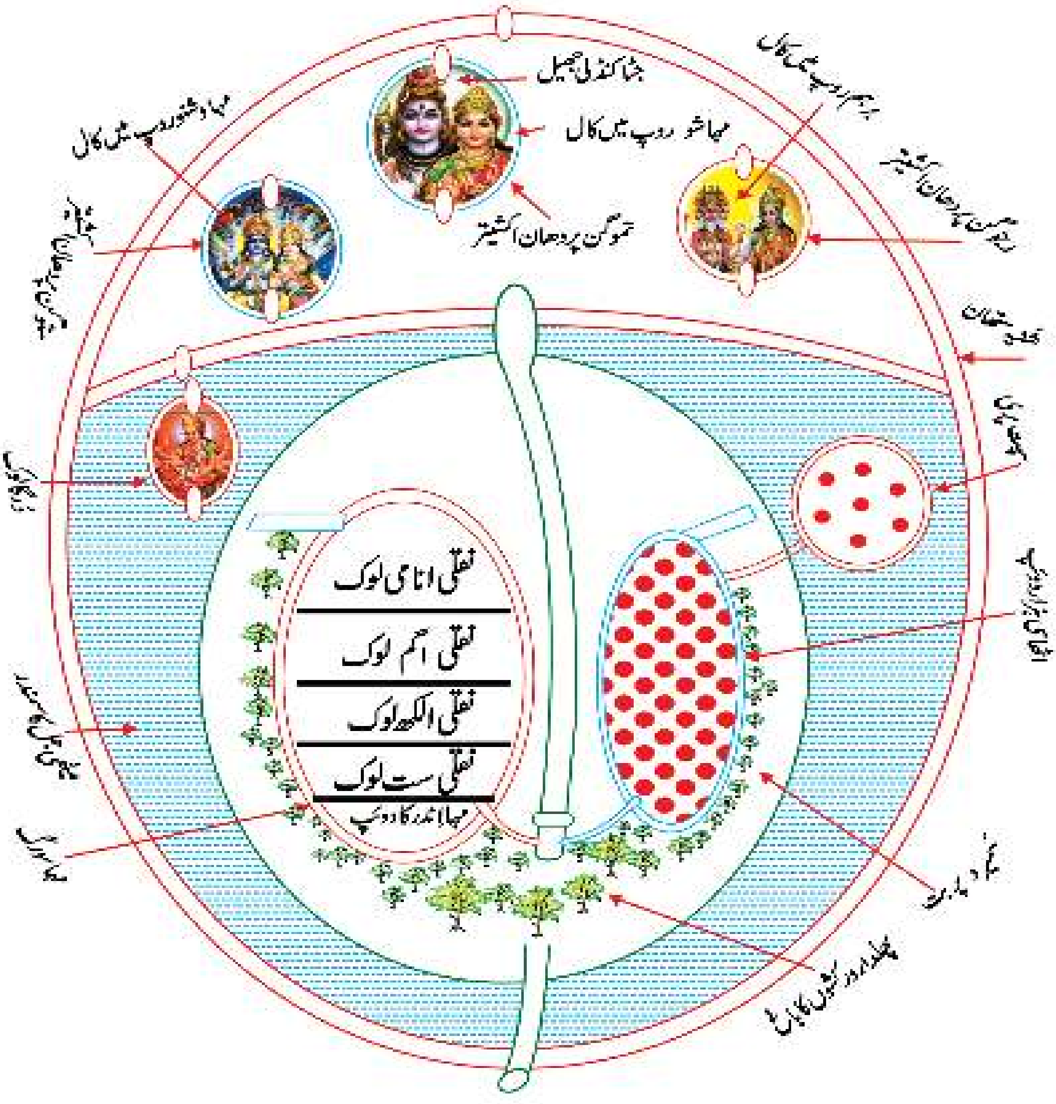

مکمل تخلیق کائنات

(سکشم وید پر مبنی تخلیق کائنات کا بیان)

جب محب خدا رُوحیں پہلی بار درج ذیل تخلیق کائنات کا بیان مطالعہ کریں گی تو ایسا لگے گا کہ جیسے یہ ایک پریوں کی کہانی ہو، لیکن تمام مقدس صحیفوں کے دلائل پڑھ کے دانتوں تلے انگلیاں دبا لیں گے کہ یہ علم حقیقی امرت کہاں چھُپا ہوا تھا؟ براہِ کرم تحمل کے ساتھ پڑھیں اور علم کے اس امرت کو محفوظ رکھیں۔ آپ کی ایک سو ایک نسلوں تک کارآمد ثابت ہوگا۔ مقدس رُوحیں، براہِ کرم ستیہ نارائن (لافانی خدا / ست پُرش) کی تخلیق کردہ تخلیق کائنات کا حقیقی علم پڑھیں۔

1۔ پُورن برِہم:- اس کائنات کی تخلیق میں ستیہ پُرش- ستیہ لوک کا مالک (رب)۔ الکھ پُرش، الکھ لوک کا مالک (رب)۔ اگم پُرش، اگم لوک کا مالک (رب) اور انامی پُرش، انامی اکہے لوک کامالک (رب)) صرف ایک پُورن برِہم ہے جو دراصل غیر فانی رب ہے جو مختلف شکلوں میں اپنے چاروں لوکوں میں رہتا ہے۔ جس کےما تحت لاتعداد برِہمنڈ آتے ہیں۔

2۔ پر برِہم:- یہ صرف سات سنکھ برِہمانڈ کا مالک (رب) ہے۔ اسے اکشر پُرش بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ اور اس کے برہمانڈ بھی حقیقتاً لافانی نہیں ہیں۔

3۔ برِہم:- یہ صرف اکیس برہمانڈ کا مالک (رب) ہے۔ اسے چھر پُرش، جیوتی نِرنجن، کال وغیرہ جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ یہ اور اس کے سب برہمانڈ فانی ہیں۔

(مندرجہ بالا تینوں پُروشوں (ربوں) کا ثبوت مقدس شریمد بھگوت گیتا باب 15 آیات 16-17 میں بھی موجود ہے۔)

4۔ برہما:- برِہما اس برِہم کا بڑا بیٹا ہے، وِشنو منجھلا بیٹا ہے اور شِو آخری تیسرا بیٹا ہے۔ برِہما کے یہ تینوں بیٹے صرف ایک برہمنڈ میں ایک محکمہ (گُن) کے مالک (رب) ہیں اور فانی ہیں۔ تفصیلی وضاحت کے لیے براہ کرم درج ذیل سرشٹی رچنا پڑھیں:-

{کویر دیوَ (خدا کبیر) نے سُوکشم وید یعنی کبیر وانی میں اپنی تخلیق کردہ کائنات کا علم خود ہی بتایا ہے جو درج ذیل ہے۔}

سب سے پہلے صرف ایک مقام «انامی (انامے) لوک» تھا۔ جسے اکہہ لوک بھی کہا جاتا ہے، پُورن پرماتما اس انامی لوک میں تنہا رہتا تھا۔ اُس پرماتما کا اصل نام کویر دیوَ یعنی کبیر پرمیشور ہے۔ تمام رُوحیں اسی کامل امیر کے جسم میں سمائی ہوئی تھیں، اس کویر دیوَ کا تمثیلی نام انامی پُرش ہے (پُرش کا مطلب ہوتا ہے پربُھو (رب = خدا)۔ خدا نے انسان کو اپنی ہی شکل میں پیدا کیا ہے، اس لیے انسان کا نام بھی پُرش ہی پڑا ہے)، اَنامی پُرش کے ایک روئیں (جسم کا بال) کی روشنی سنکھ سورجوں کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔

نکتہ:- مثلا ایک ملک کے معزز وزیر اعظم کا جسمانی نام تو الگ ہوتا ہے اور اس عہدے کا تمثیلی نام وزیر اعظم ہوتا ہے۔ بعض اوقات وزیراعظم اپنے پاس کئی محکمے بھی رکھ لیتے ہیں۔ تب وہ جس محکمے کے دستاویزات پر دستخط کرتے ہیں تو اس وقت وہی عہدہ لکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب وزارت داخلہ کے دستاویزات پر دستخط کریں گے تو خود کو وزیر داخلہ لکھیں گے۔ وہاں اسی شخص کے دستخط کی طاقت کم ہوتی ہے۔ اسی طرح مختلف لوکوں میں کبیر پرمیشور (کویر دیوَ) کی روشنی میں فرق ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح پُورن پرماتما کویر دیو (خدا کبیر) نے نیچے کے تین اور لوکوں (اگم لوک، الکھ لوک، ستلوک) کی تخلیق اپنے الفاظ (وچن) سے کی۔ یہی پُورن برِہم پرماتما کویر دیو (خدا کبیر) ہی اگم لوک میں ظاہر ہوئے اور کویر دیو (خدا کبیر) اگم لوک کا بھی بھگوان ہے، اور وہاں ان کا تمثیلی نام (عہدہ والا نام) اگم پُرش یعنی اگم پربُھو ہے۔ اسی اگم پربُھو کا انسان کی طرح جسم بہت روشن ہے، جس کے ایک روئیں (جسم کے بال) کی روشنی ایک کھرب سورج کی روشنی سے زیادہ ہے۔

یہ پُورن پرماتما کویر دیو (کبیر دیو = خدا کبیر) الکھ لوک میں ظاہر ہوئے اور وہ الکھ لوک کے مالک بھی ہیں اور وہاں الکھ پُرش ان کا تمثیلی نام (عہدہ والا نام) ہے، اسی الکھ پربُھو کا انسان کے جیسا جسم (سوئرجیوتی) خود سے روشن ہے۔ ایک روئیں (جسم کے بال) کی روشنی ایک ارب سورج کی روشنی سے زیادہ ہے۔

پرمیشور کبیر صاحب کے ان گنت برہمانڈوں کا لگو چتر

انامی لوک: اس لوک میں آتما اور پرماتما ایک روپ ہوکر کبیر صاحب ہی انامی روپ میں ہیں۔ جیسے مٹی کے ڈلے (چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) ہو جاتے ہیں۔ پھر برسات ہونے پر ایک زمین بن جاتی ہے، الگ اسی تو نہیں رہتا

اگم لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب اگم پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

الکھ لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب الکھ پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

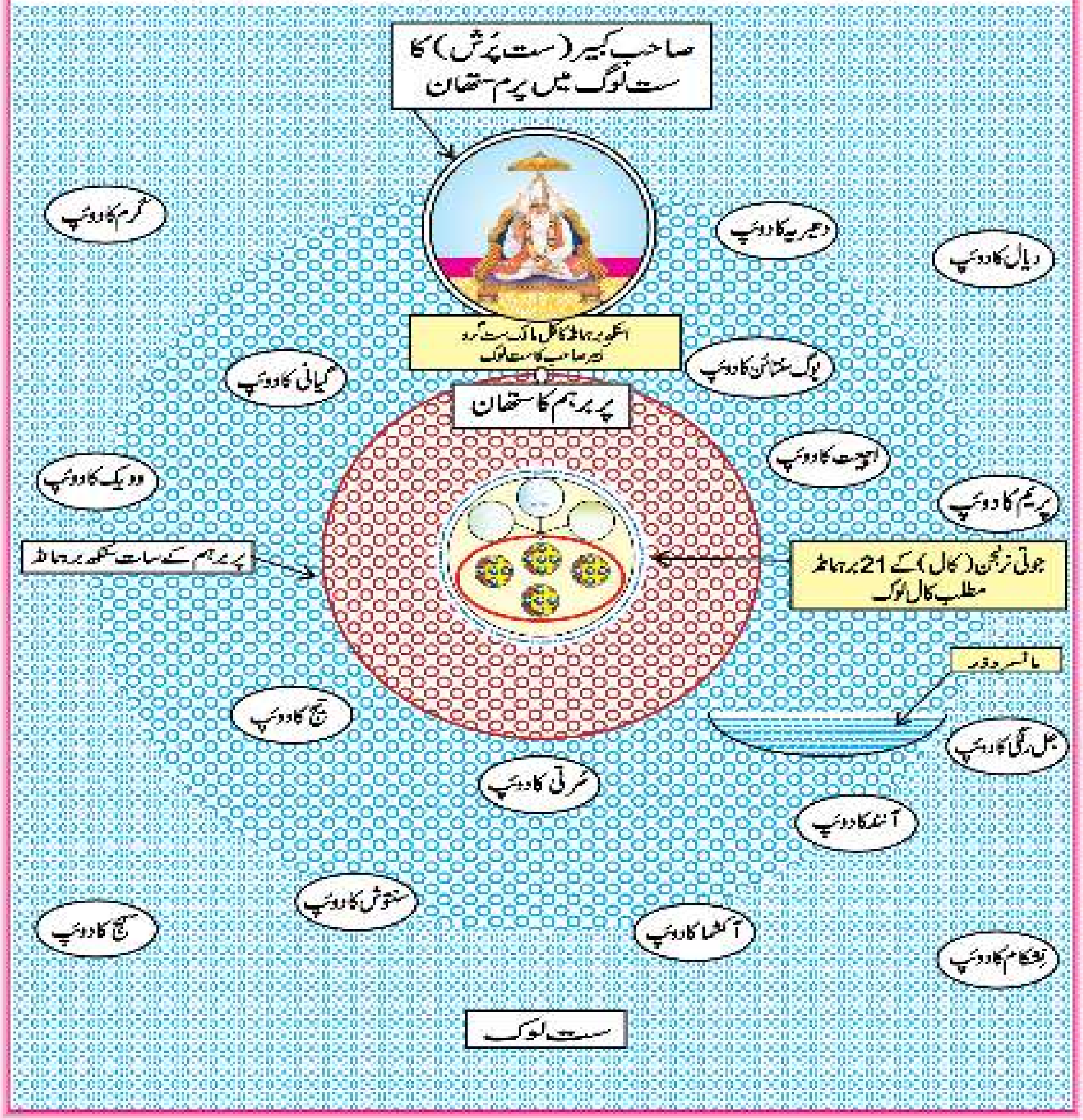

یہی پُورن پرماتما ستلوک میں ظاہر ہوئے اور ستلوک کے مالک بھی یہی ہیں۔ اسی لیے ان کا تمثیلی نام (عہدہ والا نام) ست پُرش (لافانی خدا) ہے۔ ان ہی کے نام اکال مورتی، شبد سرُوپی رام، پُورن برہم، پرم اکشر برہم وغیرہ ہیں۔ اُس ست پُرش کویر دیو (کبیر پربھو) کا انسان جیسا جسم بہت روشن ہے۔ جس کے ایک روئیں (جسم کے بال) کی روشنی کروڑ سورجوں اور اتنے ہی چاندوں کی روشنی سے زیادہ ہے۔

اُس کویر دیو (کبیر پربھو) نے ست پُرش کے رُوپ میں ظاہر ہو کے ستلوک میں بیٹھ کے سب سے پہلے ستلوک میں دوسری رچنائیں کی تھی۔

ایک لفظ (بچن) سے سولہ جزیرے بنائے۔ پھر سولہ الفاظ سے سولہ بیٹے پیدا کیئے۔ ایک مانسروور بنایا جس میں امرت بھرا۔ سولہ بیٹوں کے نام یہ ہیں: (1) "کُرم"، (2) "گیانی"، (3) "وویک"، (4) "تیج"، (5) "سہج"، (6) "سنتوش"، (7) "سورتی"، (8) "آنند"، (9) "چھما"، (10) "نِشکام"، (11) "جل رنگی"، (12) "اچنت"، (13) "پریم"، (14) "دیال"، (15) "دھیرج"، (16) "یوگ سنتاین" یعنی "یوگ جیت"۔

ستیہ پُرش کویر دیو نے ستیہ لوک میں دوسری تخلیقات کی ذمہ داری اپنے بیٹے اچنت کو سونپی اور اسے طاقت بخشی۔ اچنت نے الفاظ سے اکشر پُرش (پربرہم) کو پیدا کیا اور کہا کہ میری مدد کرو۔ اکشر پُرش نہانے کے لیے مانسروور پر گئے، وہاں خوشی محسوس ہوئی اور نیند آگئی اور کافی دیر تک باہر نہیں آئے۔ تب اچنت کی درخواست پر اکشر پُرش کو نیند سے جگانے کے لیے کویر دیو (خدا کبیر) نے اُسی مانسروور سے تھوڑ امرت پانی لے کے ایک انڈا بنایا اور اس انڈے میں ایک روح ڈالی اور انڈے کو مانسروور کے امرت پانی میں چھوڑ دیا۔ انڈے کی گڑگڑاہٹ سے اکشر پُرش کی نیند کھل گئی۔ اور اس نے غصے سے انڈے کی طرف دیکھا جس سے انڈے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اس میں سے جیوتی نِرنجن (چھر پُرش) نِکلا جو بعد میں "کال" کے نام سے مشہور ہُوا۔ اس کا اصل نام "کیل" ہے۔ تب ستیہ پُرش (کویر دیوَ) نے ہدایت کی اور کہا کہ تم دونوں باہر آؤ اور اچنت کے جزیرے میں رہو۔ اجازت ملنے کے بعد اکشر پُرش اور چھر پُرش (کیل) دونوں اَچنت کے جزیرے میں رہنے لگے (بچوں کی نالائقی انہیں اس لیے دکھائی تاکہ پھر ان کے اندر خدا بننے کی تمنا پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جو کام کے قابل نہ وہ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔)۔ پھر پُورن کویر دیو نے ساری تخلیق اپنے الفاظ سے کی۔ اپنے الفاظ کی طاقت سے ایک راجیشوری (راشٹری) پیدا کی، جس کے ذریعے تمام برہمنڈ قائم کئے، اسی کو پراشکتی پرانندنی بھی کہتے ہیں۔

پُورن برِہم نے سب رُوحوں کو اپنے ہی اندر سے اپنے الفاظ کی طاقت سے اپنے انسانی جسم میں سے پیدا کیا۔ ہر ہنس آتما کے لیے پرماتما جیسا ہی ایک جسم بنایا جس کی چمک 16 (سولہ) سورجوں کی طرح انسانی صورت میں ہی ہے۔ لیکن پرمیشور کے جسم کے ایک بال کی روشنی کروڑوں سورجوں سے بھی زیادہ ہے۔ ایک طویل عرصے کے بعد چھر پُرش (جیوتی نرنجن) نے سوچا کہ ہم تینوں (اچنت اکشر پُرش چھر پُرش) ایک جزیرے میں رہ رہے ہیں اور باقی دوسرے الگ الگ ایک ایک جزیرے میں رہتے ہیں۔ لہذا میں بھی تپسیا کر کے ایک الگ جزیرہ حاصل کروں گا۔ یہ سوچ کے اس نے ستر (70) یُگوں تک ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کے تپسیا کی۔

رُوحیں کال کے جال میں کیسے پھنسیں؟

نکتہ:- جب برِہم (جیوتی نرنجن) تپسیا کر رہا تھا تو ہم سب رُوحیں، جو آج جیوتی نِرنجن کے اکیس برہمنڈوں میں رہتے ہیں، اس کی تپسیا سے متاثر ہو کے اس سے دل سے محبت کرنے لگیں اور اپنے خوشیاں دینے والے خدا، ستیہ پُرش سے منہ موڑ لیا۔ جس وجہ سے مالک کی وفاداری کے مرتبے (پتی ورتا پد) سے گر گئیں۔ پُورن پربھو کے بار بار تنبیہ کرنے کے بعد بھی چھر پُرش سے ہمارا لگاؤ کم نہیں ہوا۔ {یہ اثر آج بھی کال کی تخلیق میں موجود ہے۔ جیسے نوجوان بچے فلمی ستاروں (اداکاروں اور اداکاراؤں) کی مصنوعی اداؤں اور اپنی روزگار کی خاطر نبھا رہے کرداروں پہ فریفتہ ہوجاتے ہیں اور روکنے سے بھی نہیں رُکتے۔ اگر کوئی اداکار یا اداکارہ قریبی شہر میں آجائے تب دیکھیں ان نادان بچوں کا ہجوم بڑی تعداد میں صرف ان کی ایک جھلک پانے کے لیے جمع ہو جاتے ہیں۔ "لینا

ایک نہ دینے دو»۔ اداکار اپنی روزی روٹی کما رہے ہیں لیکن یہ بچے لٹ رہے ہیں۔ والدین کتنا بھی کیوں نہ سمجھائیں، یہ بچے سنتے ہی نہیں۔ کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی چُھپ کر جاتے ہی رہتے ہیں۔}

پُورن برہم کویر دیوَ (کبیر پربُھو) نے چھر پُرش سے کہا کہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ ابا یہ جگہ میرے لیے کم ہے، مجھے ایک الگ جزیرہ مہیا کر دیں۔ حقہ کبیر (ست کبیر) نے اسے 21 (اکیس) برہمنڈ دے دیئے۔ کچھ دن بعد جیوتی نرنجن نے سوچا کہ ان میں کچھ تخلقات بھی کرنی چاہیے۔ خالی برہمنڈ (پلاٹ) کا کیا فائدہ؟ یہ سوچ کے 70 سال تک تپسیا کر کے خدا کویر دیو (خدا کبیر) سے تخلیقی مواد کے لیے درخواست کی۔ ست پُرش نے اسے تین گُن اور پانچ عناصر(تتوَ) عطا کیئے، جس سے برِہم (جیوتی نِرنجن) نے اپنے برہمنڈ میں کچھ تخلیقات کیں۔ پھر سوچا کہ ان میں روحیں بھی ہونی چاہیے، اکیلے دل نہیں لگتا۔ یہ سوچ کے پھر 64 (چونسٹھ) سال تپسیا کی۔ پُورن پرماتما کویر دیو کے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے کچھ رُوحیں دے دو، میرا اکیلے دل نہیں لگتا۔ تب ست پُرش کبیراگنی (خدا کبیر) نے کہا کہ میں تیری تپسیا کے بدلے تجھے مزید برہمنڈ دے سکتا ہوں، لیکن اپنی آتمائیں کسی جاپ اور تپسیا کےبدلے نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر کوئی اپنی مرضی سے تیرے ساتھ جانا چاہے تو وہ جا سکتا ہے۔ نوجوان کویر (قادر کبیر) کی بات سُن کے جیوتی نِرنجن ہمارے پاس آیا۔ ہم سب ہنس آتمائیں پہلے ہی اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھیں۔ ہم اسے چاروں طرف سے گھیر کے کھڑے ہو گئے۔ جیوتی نِرنجن نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے الگ سے 21 برہمنڈ حاصل کیئے ہیں۔ جہاں طرح طرح کے دلکش مقامات بنائے گئے ہیں۔ کیا آپ لوگ میرے ساتھ آؤ گے؟ ہم سب ہنسوں نے، جو آج 21 برہمنڈوں میں پریشان ہیں نے کہا کہ اگر تمہارے والد اجازت دیں تو ہم تیار ہیں، پھر چھر پُرش نے پُورن برِہم مہان کویر (قادر کبیر پربُھو) کے پاس جا کے ساری بات بتائی۔ تب کویراگنی (خدا کبیر) نے کہا کہ میں صرف اُنہیں کو اجازت دوں گا جو میرے سامنے منظوری دے گا۔ چھر پُرش اور پرم اکشر پُرش (کویرامیتوجا = کویر امیت اوجا یعنی جس کی طاقت کی کوئی انتہا نہیں وہ کبیر ہے) دونوں ہم سبھی ہنس آتماؤں کے پاس آئے۔ ست کویر دیوَ نے کہا کہ جو ہنس آتما برِہم کے ساتھ جانا چاہتی ہے وہ ہاتھ اُٹھا کے منظوری دے۔ اپنے باپ کے سامنے کسی کی ہمت نہیں ہوئی اور کسی نے منظوری نہیں دی۔ کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ پھر ایک ہنس آتما نے ہمت کی اور کہا کہ بابا میں جانا چاہتی ہوں۔ پھر اسے دیکھ کے (جو آج کال برِہم کےاکیس برہمنڈوں میں پھنسے ہوئے ہیں) ہم سبھی ہنسوں نے منظوری دے دی۔ خدا کبیر نے جیوتی نِرنجن سے کہا کہ تم اپنی جگہ جاؤ اور جن آتمائوں نےتمہارے ساتھ جانے کی منظوری دی ہے میں ان سبھی ہنس آتمائوں کو تمہارے پاس بھیج دوں گا ۔ جیوتی نِرنجن اپنے 21 برہمنڈوں میں چلا گیا۔ اس وقت تک یہ اکیس برِہمنڈ ستلوک میں ہی تھے۔

اس کے بعد پُورن برِہم نے سب سے پہلے منظوری دینے والی ہنس آتما کو لڑکی کی شکل دی، لیکن زنانہ حاسہ نہیں پیدا کیا اور تمام ہنس آتماؤں کو (جنھوں نے جیوتی نِرنجن (برِہم) کے ساتھ جانے کی منظوری دی تھی) اس لڑکی کے جسم میں داخل کر دیا اور اس کا نام رکھا۔ آشٹرا (آدی مایا/پِرکرتی دیوی/دُرگا) پڑگیا اور ستیہ پُرش نے کہا کہ بیٹی، میں نے تجھے الفاظ کی طاقت دے دی ہے، جتنے جاندار برِہم کہے اُتنے پیدا کر دینا۔ اور پُورن برِہم کویر دیو (کبیر صاحب) نے پِرکرتی کو اپنے بیٹے سہج داس کے ذریعے چھر پُرش کے پاس بھیجوادیا۔ سہج داس جی نے جیوتی نِرنجن سے کہا کہ پتا جی نے اس بہن کے جسم میں وہ تمام رُوحیں داخل کر دی ہیں جو تمہارے ساتھ جانے کو راضی ہوئی تھیں اور پتا جی نے اسے الفاظ کی طاقت دی ہے، تم جتنے جاندار چاہو گے پِرکرتی اپنے سے پیدا کر دے گی۔ یہ کہہ کے سہج داس واپس اپنے جزیرے پر چلا آیا۔

نوجوان ہونے کی وجہ سے لڑکی کی رنگت نکھری ہوئی تھی۔ برِہم کے اندر نفسانی خواہش پیدا ہوئی اور اس نے پِرکرتی دیوی کے ساتھ نازیبا حرکتیں شروع کر دیں۔ تب دُرگا نے کہا کہ جیوتی نِرنجن میرے پاس میرے والد کی دی ہوئی الفاظ کی طاقت ہے۔ تم جتنے جاندار کہوگے میں اُتنے الفاظ کی طاقت سے پیدا کردوں گی۔ آپ جماع(میتھون) کی روایت شروع نہ کریں۔ آپ بھی اُسی باپ کے الفاظ سے انڈے سے پیدا ہوئے ہو جس باپ کے الفاظ سے بعد میں میں پیدا ہوئی ہوں۔ آپ میرے بڑے بھائی ہو اور بھائی بہن کا

ایک برہمانڈ کا لگو چتر

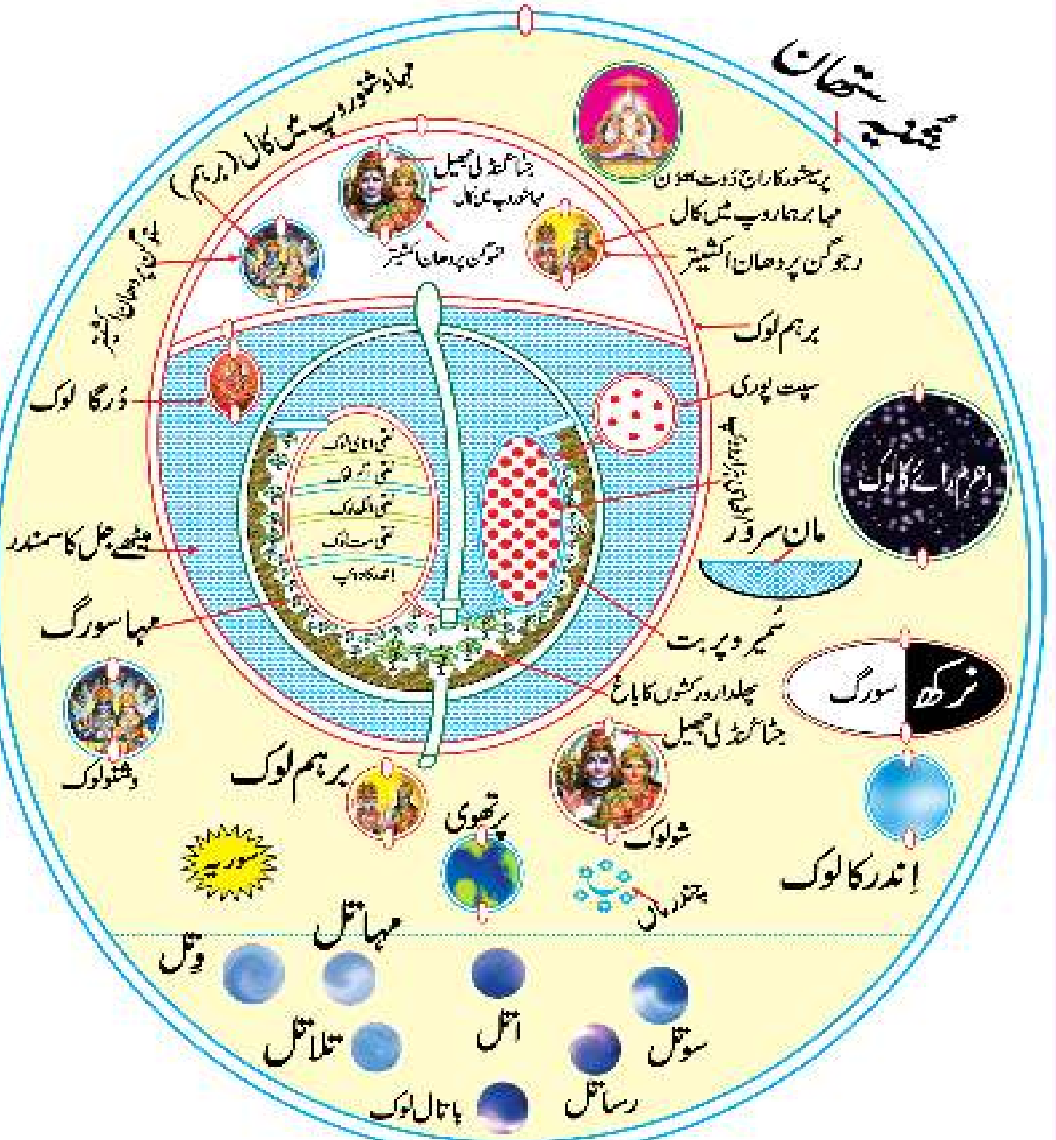

یہ ملاپ ایک بڑے گناہ کا باعث بنے گا۔ لیکن جیوتی نِرنجن نے پرکرتی دیوی کی ایک بھی درخواست نہیں سُنی اور اپنے الفاظ کی طاقت سے اپنے ناخنوں سے زنانہ حاسہ پرکرتی میں ڈال دیا اور اس کی عصمت دری کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس وقت دُرگا نے اپنی عزت بچانے کا کوئی اور راستہ نہ دیکھ کے ایک لطیف شکل اختیار کی اور جیوتی نِرنجن کے کھلے منہ سے اس کے پیٹ میں داخل ہوگئی اور پُورن برہم کویر دیو سے اپنی حفاظت کے لیے التجا کی۔ اسی وقت کویر دیو (کویر دیو) اپنے بیٹے یوگ سنتاین یعنی جوگجیت کی شکل میں وہاں نمودار ہوئے اور لڑکی کو برہم کے پیٹ سے باہر نکالا اور کہا کہ جیوتی نِرنجن، آج سے تیرا نام «کال» ہوگا اور تیری پیدائش اور موت ہوتی رہے گی۔ اس لیے تیرا نام چھر پُرش ہوگا اور روزانہ ایک لاکھ انسانوں کو کھایا کروگےاور سوا لاکھ پیدا کیا کرو گے۔ تم دونوں کو اکیس برہمنڈ سمیت یہاں سے باہر نکالا جاتا ہے۔ یہ کہتے ہی اکیس برہمنڈ ہوائی جہاز کی طرح اُڑتے ہوئے چلنے لگے۔ سہج داس کے جزیرے کے پاس سے ہوتے ہوئے ستلوک سے سولہ سنکھ کوس (ایک کوس تقریباً 3 کلومیٹر کا ہوتا ہے) کے فاصلہ پر آکے رُک گئے۔

خاص تفصیل:- اب تک تین طاقتوں کی تفصیل بیان ہوچکی ہے۔

1۔ پُورن برہم جسے دیگر تمثیلی ناموں سے بھی جانا جاتا ہے، جیسے ستیہ پُرش، اکال پُرش، شبد سوروپی رام، پرم اکشر برہم/ پُرش وغیرہ۔ یہ پُورن برہم بے شمار کائنات کا مالک ہے اور واقعتا لافانی ہے۔

2۔ پربرہم جسے اکشر پُرش بھی کہا جاتا ہے۔ یہ واقعتا لافانی نہیں ہے۔ یہ سات سنکھ برہمنڈوں کا مالک ہے۔

3۔ برہم جسے جیوتی نِرنجن، کال، کیل، چھر پُرش اور دھرم رائے وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے، یہ صرف اکیس برہمنڈوں کا مالک ہے۔ اب آگے اِسی برہم (کال) کی تخلیق کردہ ایک کائنات کا تعارف دیا جائے گا، جس میں آپ تین اور نام پڑھیں گے: برہما، وِشنو اور شِو۔

برہم اور برہما میں فرق:- ایک برہمنڈ میں بنے سب سے اعلیٰ مقام پر برہم (چھر پُرش) خود تین خفیہ مقامات بنا کے برہما، وِشنو اور شِو کی شکل میں رہتا ہے، اور اپنی بیوی پرکرتی (دُرگا) سے مل کے تین بیٹے پیدا کرتا ہے۔ اور ان کے نام بھی برہما، وِشنو اور شِو ہی رکھتا ہے۔ جو برہم کا بیٹا برہما ہے، وہ ایک برہمنڈ میں صرف تین لوکوں (پرتھوی لوک، سورگ لوک اور پاتال لوک) میں ایک رجگن محکمہ کا وزیر (مالک) ہے۔ اسے تریلوکیہ برہما کہتے ہیں اور وہ برہم جو برہم لوک میں برہما کی شکل میں رہتا ہے اسے مہا برہما اور برہم لوکیہ برہما کہتے ہیں۔ اس برہم (کال) کو سداشِو، مہاشِو، مہاوشنو بھی کہا جاتا ہے۔

شری وشنو پُران سے ثبوت:- حصہ چہارم باب 1 صفحہ 230-231 پر شری برہما جی نے کہا:- جس اجنا سروی ودھاتا پرمیشور کا آدی، مدھے، اَنت، سوروپ، سوبھاؤ اور سار ہم نہیں جان پاتے۔ (شلوک 83)۔

جو میری شکل اختیار کر کے دنیا کی تخلیق کرتا ہے، جو حالات کے پیش نظر پُرش کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور جو رُدر بنکر دنیا کو کھا جاتا ہے، اور بیشمار شکل میں پُوری دنیا کو اختیار کر لیتا ہے۔ (شلوک 86)۔

شری برھما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی کی پیدائش

کال (برہم) نے پرکرتی (دُرگا) سے کہا کہ اب میرا کون کیا بگاڑ سکتاہے؟ من مانی کروں گا۔ پرکرتی نے کہا کہ کچھ تو شرم کرو۔ پہلے تو آپ میرے بڑے بھائی ہو کیونکہ آپ(برہم) اُسی پُورن برہم کے الفاظ کی طاقت سے انڈے سے پیدا ہوئے ہو جس کے الفاظ سے بعد میں میں پیدا ہوئی۔ دوسرے میں آپ کے پیٹ سے باہر نکلی ہوں، تو میں آپ کی بیٹی ہوئی اور آپ میرے باپ بنے۔ ان مقدس رشتوں میں خلل ڈالنا بہت بڑا گناہ ہوگا۔ میرے پاس میرے والد کی دی ہوئی الفاظ کی طاقت ہے، جتنی مخلوقات آپ کہو گے اتنی مخلوقات میں الفاظ سے پیدا کر دوں گی۔ جیوتی نرنجن نے دُرگا کی ایک بھی بات نہ سُنی اور کہا کہ مجھے جو سزا ملنی تھی وہ مل چکی۔ مجھے ستیہ لوک سے باہر نکال دیا گیا۔ اب میں اپنی من مانی کروں گا۔ یہ کہہ کے کال پُرش (چھر پُرش) نے زبردستی پرکرتی سے شادی کی اور تین بیٹوں(رجگن برہما جی، ستگن وِشنو جی اور تمگن شِو شنکر جی) کو پیدا کیا۔ جوان ہونے تک تینوں بیٹوں کو دُرگا

سے بے ہوش کرا دیا، پھر جوان ہونے پر شری بِرہما جی کو کمل کے پھُول پر، شری وِشنو جی کو شیش ناگ کے پھن پر اور شری شِو جی کو کیلاش پہاڑ پر ہوش میں لاکے ایک ساتھ جمع کرتا ہے۔ اس کے بعد پرِکرتی (دُرگا) نے اِن تینوں کی شادی کر دی۔ کال برِہم کے حکم سے پرِکرتی دیوی نے تینوں ایک برہمنڈ میں تین لوکوں(آسمان، زمین اور پاتال لوک) میں ایک ایک محکمے کے وزارتی عہدہ کو سنبھالتا ہے۔ ایک برہمنڈ میں ایک بِرہم لوک بنایا ہے۔ اسی میں تین خفیہ جگہیں بنائی ہیں۔

ایک رجوگن جگہ ہے جہاں یہ بِرہم (کال) خود مہا برہما (وزیر اعلیٰ) کے رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہاساوتری کی شکل میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے ملاپ سے اس مقام پر جو بیٹا پیدا ہوتا ہے وہ خود ہی رجوگنی بن جاتا ہے۔

دوسری ستوگن جگہ بنائی ہے۔ وہاں یہ چھر پُرش خود مہاوِشنو کے رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہالکشمی کے رُوپ میں رکھ کے جو بیٹا پیدا کرتا ہے اس کا نام وِشنو رکھتا ہے اور وہ بچہ ستوگن والا ہوتا ہے اور تیسری جگہ اسی کال نے وہیں پر ایک تموگن بنائی ہے۔ اس میں یہ خود سداشِو کے رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی بیوی دُرگا کو مہاپاروتی کے رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں میاں بیوی کے ملنے سے جو بیٹا پیدا ہوتا ہے، اس کا نام شِو رکھ دیتے ہیں اور اسے تموگن والا کر دیتے ہیں۔ (ثبوت کے لیئے ملاحظہ کریں: پویتر شری شِو مہاپُوران، وِدویشور سمہیتا صفحہ 24-26، جس میں برِہما، وِشنو، رُدر اور مہیشور کے علاوہ دیگر سداشِو ہے اور رُدر سمہیتا ادھیائے 6 اور 7,9 کے صفحہ نمبر 100 تا 105 اور 110، مترجم شری ہنومان پرساد پودار، گیتا پریس گور کھپور سے شائع ہوئی، اور پویتر شریمد دیوی مہاپُران تیسری جلد صفحہ نمبر 114 سے 123 تک، گیتا پریس گور کھپور سے شائع شدہ مترجم مسٹر ہنومان پرساد پودار چمن لال گوسوامی)۔ پھر انہیں کو دھوکہ دے کے کال بِرہم اپنے کھانے کے لیے جانداروں کی پیدائش شری بِرہما جی سے اور استیتھی (ایک دوسرے کو آپسی لگاؤمیں رکھ کے کال کے جال میں رکھنا) شری وِشنو جی سے، اور تباہی/زوال(کیونکہ کال پُرش کو بد دعا کی وجہ سے ایک لاکھ انسانی لطیف جسموں سے میل (گندگی) نکال کے کھانا ہوتا ہےاور اس لیے اکیسویں برہمنڈ میں ایک گرم چٹان ہے جو اپنے آپ گرم رہتی ہے، اس پر گرم کرکے گندگی پگھلا کے کھاتا ہے، انسانی جیوَ مرتے نہیں لیکن تکلیف ناقابل برداشت ہوتی ہے پھر جانداروں کو اعمال کی بنیاد پر دوسرے اجسام دیتا ہے) شری شِو جی سے کراتا ہے۔ جیسے گھر میں تین کمرے بنے ہوں، ایک کمرے میں فحش تصاویر ہوں اس کمرے میں داخل ہوتے ہی آپ کے ذہن میں ویسے ہی گندے خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ دوسرے کمرے میں باباؤں، سنتوں ، عقیدت مندوں کی تصویریں ہوں تو ذہن میں صرف اچھے خیالات خدا کی فکر ہی آتی ہے۔ تیسرے کمرے میں محب وطن اور شہیدوں کی تصویریں آویزاں ہوں تو ذہن میں ایسےہی پُرجوش خیالات اُبھرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بِرہم(کال) نے اپنے سمجھ سے مذکورہ تینوں خصوصیات پر مبنی مقامات بنائے ہیں۔

تینوں گن کیا ہیں؟ ثبوت کے ساتھ

«تینوں گُن رجگُن بِرہما جی، ستگُن وِشنو جی، تمگُن شِو جی ہیں۔ یہ بِرہم (کال) اور پرِکرتی (دُرگا) سے پیدا ہوئے ہیں اور تینوں ہی فانی ہیں۔»

پہلا ثبوت:- گیتاپریس گورکھپور سے شائع شدہ شری شِو مہاپُوران جس کے ایڈیٹر شری ہنومان پرساد پودار ہیں کے صفحہ نمبر 24 تا 26 وِدویشور سمہتا اور صفحہ 110 باب 9 رُدر سمہتا «اس طرح برِہما، وِشنو اور شِو تینوں دیوتاؤں میں گن ہیں، لیکن شِو (برِہم کال) گناتیت کہا گیا ہے۔

دوسرا ثبوت:- گیتاپریس گورکھپور سے شائع شدہ شریمد دیوی بھاگوت پُران جس کے ایڈیٹر شری ہنومان پرساد پودار چمن لال گوسوامی، تیسرا اسکندھ، ادھیائے (باب) 5 صفحہ 123:- بھگوان وِشنو نے دُرگا کی تعریف کی: کہا کہ میں (وِشنو)، برِہما اور شنکر تمہارے فضل سے موجود(وِدمان) ہیں۔ ہمارا تو اویربھاؤ (پیدائش) اور ترِوبھاؤ (موت) ہوتی ہے۔ ہم نتیہ (لا فانی) نہیں ہیں۔ تم ہی لافانی ہو، دنیا کی ماں ہو، پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

بھگوان شنکر نے کہا:- اگر بھگوان برِہما اور بھگوان وِشنو تم ہی سے پیدا ہوئے ہیں، تو ان کے بعد پیدا ہونے والا میں تموگنی

لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری اولاد نہیں ہوا؟ یعنی مجھے پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔ اس دنیا کی تخلیق، قیام، اور تباہی میں تمہارے گُن ہمیشہ موجود ہیں۔ ان تینوں گنوں سے پیدا ہم بِرہما وِشنو اور شنکر اصول کے مطابق ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔

اوپر کی تفصیل صرف شری دیوی مہا پُران کے ہندی ترجمہ سے ہے، جس میں کچھ حقائق چھپائے گئے ہیں۔ اس لیے یہی ثبوت شری مدیوی بھاگوت مہاپُران سبھاشٹیکم سہاتیم، کھیمراج شری کرشن داس پرکاشن ممبئ میں دیکھیں، اس میں سنسکرت سمیت ہندی ترجمہ کیا گیا ہے۔

تیسرا اسکندھ باب 4 صفحہ 10،آیات 42:-

بِرہما - اہم ایشور پھل تے پربھاواتسروے وین جنی یتا نہ یدا تو نتیاہ ۔

کے انیے سراہ شتمکھ پرمکھاہ چا نتیا نتیا تومیو جننی پرکرتی پرانا۔۴۲۔

ترجمہ:- اے ماں! برہما، میں (وِشنو)اور شِو تمہاری ہی محر کرم سے جنم وان ہیں، ہم ازلی نہیں ہیں، یعنی لافانی نہیں ہیں، پھر دوسرے دیوتا کیسے ازلی ہو سکتے ہیں۔ تم ہی لافانی ہو، پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

صفحہ 11-12، ادھیائے (باب) 5، شلوک(آیات) 8:-

یدی دیا درمنہ نا سدامبیکے کتھِم وہتہ چا تموگناہ کمل جشچ رجوگنو بھوہ سوہت کِمو ستوگنوں ہری ۔(۸)

ترجمہ:- بھگوان شنکر نے کہا:- اے ماں! اگر آپ ہمارے اوپر مہربان ہیں تو مجھے تموگُن کیوں بنایا، کمل سے پیدا ہونے والے بِرہما کو رجوگُن کیوں بنایا، اور وِشنو کو ستگن کیوں بنایا؟ یعنی جانداروں کے پیدائش اور موت والی گمراہی میں کیوں ڈالا؟

شلوک ۱۲:- رمیسے سوپتم پُرشم سدا تو گتیم نہ ہی وہ ودم شِوے۔(۱۲)

ترجمہ:- اپنے شوہر پُرش یعنی کال خدا کے ساتھ ہمیشہ نفسانی لذتوں میں مصروف رہتی ہو۔ آپ کی رفتار کوئی نہیں جانتا۔

نتیجہ:- مندرجہ بالا ثبوتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رجگن بِرہما ہے، ستگن وِشنو ہے اور تمگن شِو ہے اور یہ تینوں فانی ہیں۔ دُرگا کا شوہر بِرہم (کال) ہے، جو اس کے ساتھ مباشرت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

بِرہم (کال) کی غیر ظاهر (پوشیدہ) رهنے کا عهد

سوکشم وید سے باقی کائنات کی تخلیق........

تینوں بیٹوں کی پیدائش کے بعد بِرہم نے اپنی بیوی دُرگا (پرِکرتی) سے کہا کہ میں عہد کرتا (قسم کھاتا) ہوں کہ آئندہ میں کبھی اپنی اصلی شکل میں کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوں گا۔ جس وجہ سے مجھے پوشیدہ سمجھا جائے گا۔ دُرگا سے کہا کہ میرا یہ راز تم کسی کو مت بتانا۔ میں پوشیدہ رہوں گا۔ دُرگا نے پُوچھا کہ کیا آپ اپنے بیٹوں کو بھی درشن نہیں دو گے؟ بِرہم نے کہا کہ میں اپنے بیٹوں یا کسی اور کو سادھنا کے ذریعے درشن نہیں دوں گا اور یہ میرا پختہ اصول رہے گا۔ دُرگا نے کہا، یہ تو آپ کا اچھا اصول نہیں ہے کہ آپ اپنے بچوں سے بھی چُھپے رہوگے۔ تو کال نے کہا دُرگا یہ میری مجبوری ہے۔ مجھے ایک لاکھ انسانوں کو کھانے کی بد دعا لگی ہے۔ اگر یہ میرے بیٹوں (برہما، وِشنو، مہیش) کو پتہ چل گیاتو یہ لوگ تخلیق، قیام اور فنا کا کام نہیں کریں گے۔ اس لیے میرا یہ بد ترین اصول ہمیشہ رہے گا۔ جب یہ تینوں ذرا بڑے ہو جائیں تو انہیں بے ہوش کر دینا۔ میرے بارے میں مت بتانا، ورنہ میں تمہیں بھی سزا دوں گااور دُرگا اسی ڈر سے حقیقت نہیں بتاتی ہے۔

{ثبوت:- اسی لیے گیتا کے ادھیائے 7 کے شلوک نمبر 24 میں کہا گیا ہے کہ یہ بے عقل سماج میرے اس بد ترین اصول سے ناواقف ہے کہ میں کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا اور اپنی یوگ مایا سے پوشیدہ رہتا ہوں۔ اس لیے یہ مجھ غیر ظاہر کو انسانی

شکل میں آیا ہُوا یعنی کرشن سمجھتے ہیں۔

(ابدھّیہ) بدھی، ہین (مم) میرے (انتّم) انتّم ارتھات گھٹیا (اویئم) اوناشی (پرم بھاوم) وشیش بھاو کو (اجانتہ) نہ جانتے ہوئے (مام اویکتم) مجھ اویکت کو (ویکتم) منشیے روپ میں (آپنّم) آیا (منینتے) مانتے ہیں ارتھات میں کرشن نہیں ہوں ۔ (گیتا ادھیائے 7 شلوک 24)۔

گیتا ادھیائے 11 شلوک 47 اور 48 میں کہا گیا ہے کہ یہ میرا حقیقی کال روپ ہے۔ اس کے درشن یعنی برِہم کا حصول نہ ویدوں میں بیان کردہ طریقہ سے، نہ جاپ سے، نہ تپسیا سے اور نہ ہی کسی اور عمل سے حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔}

جب تینوں بچے جوان ہو گئے تو ماں بھوانی (پرِکرتی، اَشٹنگی) نے کہا کہ تم ساگر منتھن کرو۔ جب پہلی بار ساگر منتھن کیا تو (جیوتی نرِنجن نے اپنی سانسوں کے ذریعے سے چار وید پیدا کیئے۔ انہیں ایک غیبی ندا (گُپت وانی)کے ذریعے سمندر میں رہنے کا حکم دیا) چاروں وید نکلے جو برِہما نے لے لیے۔ جب تینوں بچے اس بات کو لے کے ماں کے پاس آئے تو ماں نے کہا کہ چاروں ویدوں کو برِہما اپنے پاس رکھے اور پڑھے۔

نوٹ:- در اصل پُورن برِہم نے برِہم یعنی کال کو پانچ وید دیئے تھے۔ لیکن برِہم نے صرف چار ویدوں کا انکشاف کیا اور پانچواں وید چُھپا دیا، جسے پُورن برِہم نے خود ظاہر ہو کے کویر گیر بھی یعنی کویروانی (کبیر وانی) کے ذریعے کہاوتوں اور اشعار کے ذریعے سے بیان کیا ہے۔

جب دوسری بار ساگر منتھن کیا تو تین لڑکیاں ملیں۔ ماں نے تینوں کو تقسیم کر دیا۔ پرِکرتی (دُرگا) نے اپنی ہی دیگر تین رُوپ (ساوتری، لکشمی اور پاروتی) اختیار کیئے اور انہیں سمندر میں چُھپا دیا، ساگر منتھن کے دوران باہر آگئی۔ پرِکرتی نے تین شکلیں (جسم) اختیار کیں اور بھگوان برِہما کو ساوتری، بھگوان وِشنو کو لکشمی، بھگوان شنکر کو پاروتی بیوی کے طور پر دیں۔ تینوں نے جماع کیا ،جس سے سُر ، اَسُر دونوں پیدا ہوئے۔

{جب تیسری بار ساگر منتھن کیا تو برِہما کو چودہ جواہرات، وِشنو اور دیوتاؤں کو امرت، اَسُروں کو شراب دی ، بھگوان شِو نے خود زہر پیا۔ یہ بہت بعد کی بات ہے۔} جب برِہما نے وید پڑھنا شروع کیا تو اسے معلوم ہوا کہ سارے برہمنڈوں کا خالق اور سب کا مالک اور پُرش (پربُھو) ہے۔ تو برِہما جی نے وِشنو جی اور شنکر جی سے کہا کہ ویدوں میں لکھا ہے کہ خالق کوئی اور خدا ہے، لیکن وید کہتے ہیں کہ یہ راز ہم بھی نہیں جانتے، اس لیے اِشارہ کیا ہے کہ کسی تتودرشی سنت سے پُوچھو۔ تب برِہما ماں (دُرگا)کے پاس آیا اور ساری کہانی بیان کی۔ ماں کہتی تھی کہ میرے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ میں ہی کرنے والی ہوں۔ میں ہی قادر مطلق ہوں لیکن برِہما نے کہا کہ وید خدا کے بنائے ہوئے ہیں، یہ جُھوٹ نہیں ہو سکتے۔

دُرگا نے کہا کہ تمہارے والد تمہیں درشن نہیں دیں گے، اس نے قسم کھائی ہے۔ تب برِہما نے کہا ماں اب تمہاری باتوں پر یقین نہیں رہا ہے۔ میں اُس پُرش (پربُھو) کو ڈھونڈ کے ہی رہوں گا۔ دُرگا نے کہا اگر وہ تمہیں درشن نہ دیں تو تم کیا کرو گے؟ برِہما نے کہا کہ پھر میں تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا۔ دوسری طرف جیوتی نرِنجن نے قسم کھائی ہے کہ میں پوشیدہ رہوں گا، کسی کو درشن نہیں دوں گا، یعنی 21 برہمنڈ میں کبھی بھی اپنی اصلی شکل میں ظاہر نہیں ہوں گا۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 24:

اویکتم، ویکتم، آپنّم، منینتے، مام، ابدھّیه ۔ پرم، بھاوم، اجاننته، مم، اوییم، انتّمم ۔۲۴۔

ترجمہ:- (ابدھّیہ) بدھّیین لوگ (مم) میرے (انتّمم) اشریشٹھ (اوییم) اٹل (پرم) پرم (بھاوم) بھاوکو (اجاننتہ) نہ جانتے ہوئے (اویکتم) ادرشیمان (مام) مجھے کال کو (ویکتم) نر روپ آکار میں کرشن (آپنّم) پراپت ہوا (منینتے) مانتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 25:

نا، اہم، پرکاشہ، سروسے، یوگمایاسماورتہ ۔ موڈھہ، ایم، نا، ابھجانات، لوک، مام، اجم، اوییم ۔۲۵۔

ترجمہ:- (اہم) میں (یوگمایا سماورتہ) یوگمایاسے چُھپا ہوا (سروسی) سکے (پرکاشہ) پرتیکش (نا) نہیں ہوتا ارتھات ادرشی ارتھات اویکت رہتا ہوں اس لیے (اجم) جنم نا لینے والے (اوییم)۔ اویناشی اٹل بھاو کو (ایم) یہ (موڈھہ) اگیانی (لوک) جن سمدائے سنسار (مام) مجھے (نا) نہیں (ابھجانات) جانتا ارتھات مجھ کو کرشن سمجھتا ہے۔ کیونکہ برہم اپنے الفاظ کی طاقت سے اپنی نئ نئ شکل بنا لیتا ہے، یہ دُرگا کا شوہر ہے اس لئے اس منتر میں کہ رہا ہے کہ میں شری کرشن آدی کی طرح دُرگا سے جنم نہیں لیتا۔

اپنے والد (کال/بِرھم) کے حصول کے لیئے برھما کی کوششیں

تب دُرگا نے برہما جی سے کہا کہ الکھ نرنجن تمہارے والد ہیں لیکن وہ تمہیں درشن نہیں دیں گے۔ برہما نے کہا کہ میں درشن کر کے ہی واپس آونگا۔ ماں نے پُوچھا اگر تمہیں درشن نہیں ہوئے تو کیا کرو گے؟ برہما نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں نے اپنے والد کو نہیں دیکھا تو میں آپ کے سامنے نہیں آؤنگا۔ یہ کہہ کے برہما جی بے چین ہو گئے اور شمال کی طرف چلے دئے جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ وہاں برہما نے چار سال تک تپسیا کی لیکن کچھ بھی حاصل نہیں ہُوا۔ کال نے آکاشوانی کی کہ جاندار کیوں پیدا نہیں کیئے؟ بھوانی نے کہا کہ آپ کا بڑا بیٹا برہما ضد کرکے آپ کی تلاش میں نکلا ہے۔ برہما کے بغیر جاندار پیدا کرنے کا تمام کام ناممکن ہے۔ برہم (کال) نے کہا اسے واپس بلالو، میں اسے درشن نہیں دو نگا۔ تب دُرگا (پرکرتی) نے اپنے الفاظ کی طاقت سے گایتری نام کی لڑکی پیدا کی اور اس سے برہما کو واپس لانے کو کہا۔ گایتری برہما جی کے پاس گئی، لیکن برہما جی سمادھی میں مصروف تھے، اِنہیں اندازہ بھی نہیں ہوا کہ کوئی آیا بھی ہے۔ پھر آدی کماری (پرکرتی) نے مراقبہ کے ذریعے گایتری سے کہا کہ اس کے پاؤں چُھوئو گایتری نے ایسا ہی کیا۔ تب برہما جی کا دھیان ہٹا ۔برہما نے غصے سے کہا کہ کون گناہگار ہے جس نے میرا دھیان ہٹایا ہے، میں تجھے شراپ دونگا۔ گایتری کہنے لگی کہ اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے، پہلے میری بات سُن لو پھر شراپ دینا۔ مجھ سے تمہاری ماں نے تمہیں واپس لانے کے لیے کہا ہے، کیونکہ تمہارے بغیر جاندار(پرانی) پیدا نہیں ہو سکتے۔ برہما نے کہا کہ میں کیسے جاؤں؟ میں نے پتا جی کو دیکھا نہیں، ایسے چلا گیا تو مذاق اُڑیگا۔ اگر آپ ماں کے سامنے یہ کہہ دیں کہ برہما نے باپ (جیوتی نرنجن) کو دیکھا ہے، اور یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، تو میں آپ کے ساتھ چلوں۔ تب گایتری نے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ جنسی تعلق قائم کرو گے تب میں بھی تمہارے لیے جُھوٹی گواہی دے دونگی۔ برہما نے سوچا کہ والد کو دیکھ نہیں سکا، اب ایسے ہی گیا تو ماں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا، اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ دیکھ، برہما نے گایتری کے ساتھ ہمبستری کی۔

پھر گایتری نے کہا کہ ایک اور گواہ تیار کیا جائے۔ برہما نے کہا یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ گایتری نے الفاظ کی طاقت سے ایک اور لڑکی (پہپوتی نامی) پیدا کی۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ تم گواہی دینا کہ برہما نے اپنے والد کو دیکھا ہے۔ پہپوتی نے کہا میں جُھوٹی گواہی نہیں دونگی ، ہاں، اگر برہما میرے ساتھ ہمبستری کرے تو گواہی دے سکتی ہوں۔ گایتری نے برہما کو سمجھایا (اُکسایا) کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ برہما نے پہپوتی کے ساتھ جنسی تعلق قائم کیا۔ پھر تینوں مل کے آدی مایا (پرکرتی) کے پاس آئے۔ دونوں دیویوں نے مندرجہ بالا شرط اس لیے رکھی تھی کہ اگر برہما ماتا کے سامنے ہماری جُھوٹی گواہی ظاہر کرے گا تو ماتا ہمیں شراپ دیدے گی ۔لہذا اسے بھی شریک جرم بنا لیا جائے۔

(یہاں مہاراج غریب داس جی کہتے ہیں کہ:-«داس غریب یہ چوک دھروں دھر»)

ماں (دُرگا) کا بِرھما کو بد دعا دینا

ماں نے برہما سے پُوچھا کیا تم نے اپنے والد کو دیکھ لیا؟ برہما نے کہا ہاں میں نے اپنے والد کو دیکھ لیا۔ دُرگا نے کہا گواہ بتاؤ۔ تب برہما نے کہا کہ ان دونوں کے سامنے اُن سے بات چیت ہوئی ہے۔ دیوی نے اِن دونوں لڑکیوں سے پُوچھا کیا تمہارے سامنے برہما کی بات چیت ہوئی ہے، تو دونوں نے کہا کہ ہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پھر بھوانی (پرکرتی) کو شک ہوا کہ مجھ سے تو برہم نے کہا تھا کہ میں کسی کو درشن نہیں دوں گا، لیکن یہ کہتے ہیں کہ درشن ہوئے ہیں۔ تب اَشٹنگی نے دھیان لگایا اور کال/ جیوتی نرنجن سے پُوچھا کہ یہ سب کیا ماجرا ہے؟

جیوتی نِرنجن جی نے کہا کہ یہ تینوں جُھوٹ بول رہے ہیں۔ تو ماں نے کہا تم جُھوٹ بول رہے ہو۔ آسمان سے ندا(آکاش وانی)ہوئی ہے کہ انہیں کوئی درشن نہیں ہوئے۔ یہ سُن کے برہما نے کہا کہ ماں میں قسم کھا کے اپنے والد کی تلاش میں گیا تھا۔ لیکن والد (برِہم) کے درشن نہیں ہوئے۔ مجھے تمہارے پاس آتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ اسی لیے ہم نے جُھوٹ بولا۔ تب ماں (دُرگا) نے کہا کہ اب میں تمہیں شراپ دیتی ہوں۔

برِہما کو شراپ:- پُوری دنیا میں تمہاری پُوجا نہیں ہو گی۔ آگے جو تمہاری اولادیں ہونگی وہ بہت منافقت کریں گی۔ جھوٹے باتیں کر کے دنیا کو دھوکہ دیں گی۔ اوپر سے وہ نیک اعمال کرتے نظر آئیں گے، لیکن اندر سے بُرائیاں کرتے ہونگے۔ کتھا پرانوں کو پڑھ کے سُنائینگے لیکن خود نہیں جانیں گے کہ صحیفوں میں کیا حقیقت ہے، پھر بھی عزت اور دولت کے لیئے گرو بن کے پیروکاروں کو لوک وید (صحیفوں کے خلاف جُھوٹی کہانیاں) سُنائینگے۔ دیوتاؤں کی پُوجا کر اور کرواکے دوسروں پر تنقید کرکے مصیبتیں اُٹھائینگے۔ جو اِن کے پیروکار ہونگے اُنہیں صدقہ کے بارے میں نہیں بتائینگے۔ دِکشنا کے لیے دنیا کو گمراہ کرتے رہینگے۔ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھیں گے، دوسروں کو کمتر سمجھیں گے۔ جب برِہما نے اپنی ماں کے منہ سے یہ سُنا تو بے ہوش ہو کے زمین پر گر پڑا۔ بہت دیر بعد ہوش میں آیا۔

گایتری کو شراپ:- تیرے کئی سانڈ شوہر ہونگے۔ تم مردوں کی دنیا میں گائے بنو گی۔

پہپوتی کو شراپ:- تمہاری جگہ گندگی میں ہو گی۔ تیرے پُھول کوئی بھی پُوجا کے لیے نہیں لائے گا۔ اس جُھوٹی گواہی کی وجہ سے تمہیں جہنم میں جانا ہوگا۔ تیرا نام کیوڑا کیتکی ہوگا۔ (ہریانہ میں کوسوندھی کہتے ہیں۔ یہ گندگی والی جگہ پر اُگتی ہے۔)

اس طرح تینوں کو شراپ دینے کے بعد ماں بھوانی بہت پچھتائی۔ {اس طرح پہلے تو انسان بغیر سوچے نفس/من (کال نِرنجن) کے اثر سے غلط کام کرتا ہے لیکن پھر جب روح (ستیہ پُرش) کے اثر سے پتہ چلتا ہے تو بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ جس طرح والدین اپنے بچوں کو چُھوٹی سی غلطی پر (غصے میں) سزا دیتے ہیں لیکن بعد میں بہت پچھتاتے ہیں۔ یہی عمل سب انسانوں کا نفس (کال نِرنجن) کے اثر سے ہو تا ہے۔ ہاں، یہاں ایک بات خاص ہے کہ نرِنجن (کال برِہم) نے بھی اپنا قانون بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی جاندار کسی کمزور جاندار کو اذیت دے گا تو اسے اس کا بدلہ دینا ہوگا۔ جب آدی بھوانی (پرِکرتی، اشٹنگی) نے برِہما، گایتری اور پہپوتی کو شراپ دیا، تو الکھ نرِنجن (کال برِہم) نے کہا کہ اے بھوانی (پرِکرتی/اشٹنگی) یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب میں (نرِنجن) تمہیں شراپ دیتا ہوں کہ دُناپر یُگ میں تمہارے بھی پانچ شوہر ہونگے۔ (دروپدی ہی آدی مایا کا اُوتار ہوئی ہے۔) جب یہ آسمانی ندا (وانی) سُنی تو آدی مایا نے کہا کہ اے جیوتی نرِنجن (کال) میں تیرے ماتحت (وس میں) ہوں، تو جو چاہے کرلے۔

{سرِشٹی رچنا میں دُرگا جی کے دوسرے نام بار بار لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ پرانوں، گیتا اور ویدوں میں موجود شواہد کو دیکھتے وقت ابہام نہ پیدا ہو۔ جیسے گیتا کے باب 14 کی آیات 3-4 میں کال برِہم نے کہا ہے کہ پرِکرتی حاملہ ہونے والے تمام جانداروں کی ماں ہے، میں اس کے رحم میں نطفہ ڈالنے والا باپ ہوں۔ شلوک 5 میں کہا ہے کہ پرِکرتی سے پیدا تینوں گُن روح کو اعمال کی بیڑیوں میں باندھتے ہیں۔ (مضمون کا اختتام) اس قصے میں پرِکرتی دُرگا ہے اور تین گُن تینوں دیوتا ہیں یعنی رجگُن برِہما،

ستگُن وِشنو اور تمگُن شِو کے علامتی نام ہیں۔}

وِشنو کا اپنے والد (کال/برہم) سے ملاقات کے لیئے نِکلنا اور ماں کا آشیرواد پانا

اس کے بعد پرِکرتی نے وِشنو سے کہا کہ بیٹا تم بھی اپنے باپ کو ڈھونڈ لو۔ تب وِشنو اپنے والد کال (برِہم) کی تلاش میں پاتال لوک تک چلے گئے جہاں شیش ناگ تھا۔ اس نے وِشنو کو اپنی حدود میں داخل ہوتے دیکھ کے غصہ میں زہر کا پُھنکارا مارا۔ اس کے زہر کے اثر سے وِشنو جی کی رنگت سانولی ہو گئی جیسے اسپرے پینٹ ہو جاتا ہے۔ تب وِشنو نے سوچا کہ اس سانپ کو مزہ چکھانا چاہیے۔ تو جیوتی نرِنجن (کال) نے دیکھا کہ اب وِشنو کو ٹھنڈا کرنا چاہیے اور پھر آسمان سے آواز آئی کہ وِشنو اب تم اپنی ماں کے پاس جاؤ اور تمام تفصیلات سچ سچ بتادو ، جو تکلیف تمہیں شیش ناگ سے پہنچی ہے اس کا بدلہ دُواپر یُگ میں لے لینا۔ دئاپر یُگ میں تم (وِشنو) کرشن کا اوتار لو گے اور کالیدہ میں کالندری نام کا سانپ شیش ناگ کا اوتار ہوگا۔

اونچ ہوئی کے نیچ ستاوے، تاکر اوئیل (بدلا) موہی سوں پاوے۔

جو جیو دےئی پیر پنی کاہوں، ہم پنی اوئیل دواویں تاہوں ۔

تب وِشنو جی ماتا جی کے پاس آئے اور سچ سچ بتایا کہ میں اپنے باپ کو نہیں دیکھ سکا۔ اس سے ماں (پرکرتی) بہت خوش ہوئی اور کہا کہ بیٹا تم سچے ہو۔ اب میں اپنی طاقت سے تمہیں تمہارے باپ سے ملاتی ہوں اور تمہارے ذہن میں موجود شک ختم کردیتی ہوں۔

کبیر، دیکھ پُتر توہی پتا بھیٹاؤں، تورے من کا دھوکھا مٹاؤں ۔

من سوروپ کرتا کہ جانوں، من تے دُوجا اور نہ مانو۔

سورگ پاتال دور من کیرا، من استھیر من اہے انیرا۔

نراکار من ہی کو کہئے، من کی آس نِش دن رہئے۔

دیکھ ہوں پلٹ سینے میں جیوتی، جہاں پر جھلمل جھالر ہوتی ۔

اس طرح ماں (اشٹنگی، پرکرتی) نے وِشنو سے کہا کہ من ہی جگت کا کرتا ہے، یہی جیوتی نرِنجن ہے۔ مراقبہ میں جو ایک ہزار روشنیاں نظر آتی ہیں وہ اسی کی شکل ہیں۔ جو شنکھ، گھنٹی وغیرہ کی آواز سُنائی دیتی ہے، یہ مہاسورگ میں نرِنجن کی ہی بج رہی ہے۔ تب ماں (اشٹنگی، پرکرتی) نے کہا کہ بیٹا تم سب دیوتاؤں کے سردار ہو اور میں تمہاری ہر خواہش اور کام پورا کروں گی۔ ساری دنیا میں تمہاری پُوجا کی جائے گی۔ تم نے مجھ سے سچ کہا ہے۔ کال کے اکیس برہمنڈوں کی مخلوق کی خاص عادت ہے کہ اپنی فضول کی شان بیان کرتا ہے۔ جیسے دُرگا جی شری وِشنو جی سے کہہ رہی ہیں کہ دنیا میں تمہاری پُوجا کی جائے گی۔ میں نے تمہیں تمہارے باپ سے ملوا دیا۔ دُرگا نے صرف روشنی دکھا کے ہی شری وِشنو کو گمراہ کر دیا۔ شری وِشنو جی بھی اپنے پیروکاروں کو بھگوان کی یہی حالت سمجھانے لگے کہ بھگوان کی صرف روشنی نظر آتی ہے اور خدا غیر جسمانی ہے۔ اس کے بعد آدی بھوانی رُدر (مہیش جی) کے پاس گئی اور کہا کہ مہیش تم بھی اپنے والد کی تلاش کرلو، تمہارے دونوں بھائی تو تمہارے والد کو نہیں دیکھ سکے انہیں جو دینا تھا وہ دے دیاہے، اب تم جو مانگنا چاہتے ہو، مانگ لو۔ مہیش نے کہا کہ اے ماں!جب میرے دونوں بڑے بھائی اپنے والد کو نہیں دیکھ سکے، پھر میرا کوشش کرنا بھی فضول ہے۔ براہِ کرم مجھے ایسا انعام دو کہ میں امر (جسے موت نہ آئے) ہو جاؤں۔ ماں نے کہا کہ میں یہ نہیں کر سکتی۔ ہاں، میں ایک طریقہ بتا سکتی ہوں جس کے ذریعے تمہاری زندگی طویل ترین ہو جائے گی۔ طریقہ یوگ سمادھی ہے۔ (اسی وجہ سے مہادیو جی زیادہ تر سمادھی میں ہی رہتے ہیں)۔ اس طرح ماں (اشٹنگی، پرکرتی) نے تینوں بیٹوں میں محکمے تقسیم کردیئے:-

بھگوان برِہما جی کو کال لوک میں لکھ چوراسی کے چولے (جسم) تخلیق (بنانے) یعنی رجوگن سے متاثر کرکے اولاد پیدا کرنے

کے لیے مجبور کرکے جانداروں کی پیدائش کا محکمہ دیا۔ بھگوان وِشنو کو ان جانداروں کی دیکھ بھال (ان کے اعمال کے مطابق) کرنے اور آپسی لگاؤ پیدا کرکے اس حیثیت کو برقرار رکھنے کا محکمہ دیا۔

بھگوان شِو شنکر (مہادیو) کو تباہ /زوال کرنے کا محکمہ دیا کیونکہ ان کے والد نِرنجن کو روزانہ ایک لاکھ انسانوں کو کھانا پڑتا ہے۔

یہاں ذہن میں ایک سوال اُٹھتا ہے کہ برہما، وِشنو اور شنکر جی پیدائش، قیام اور تباہی کے کام کس طرح سر انجام دیتے ہیں۔ یہ تینوں اپنے اپنے لوک میں رہتے ہیں۔ جیسے آج کا مواصلاتی نظام چلانے کےلیئے سیٹلائٹس اوپر آسمان میں چھوڑے جاتے ہیں اور نیچے زمین پر مواصلاتی نظام چلاتے ہیں۔ اسی طرح یہ تینوں دیوتا جہاں بھی رہتے ہیں، ان کے جسموں سے نکلنے والی لطیف صفات کی لہریں خود بخود تینوں لوکوں کے ہر جاندار کو متاثر کرتی ہیں۔ مندرجہ بالا تفصیل ایک برہمنڈ میں برِہم (کال) کی تخلیق کی ہے۔ ایسے ایسے کشر پُرش (کال) کے اکیس برہمنڈ ہیں۔

لیکن چھر پُرش (کال) خود یعنی اپنے حقیقی جسم میں سب کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اسی کو حاصل کرنے کے لیے تینوں دیوتا (برہما جی، وِشنو جی، شِو جی) کو ویدوں میں بیان کردہ طریقہ سے بہت زیادہ عبادت کرنے کے بعد بھی برِہم (کال) کے درشن نہیں ہو سکے۔ بعد میں باباؤں نے وید پڑھے۔ اس میں لکھا ہے کہ "اگنے تنور اسی" (مقدس یجرُوید ادھیائے 1 کا منتر 15) خدا جسم والا ہے۔ اور مقدس یجرُوید ادھیائے 5 کے منتر 1 میں لکھا ہے کہ "اگنے تنور اسی وِشنوے توا سومایسہ تنور اسی"۔ اس منتر میں دو بار وید گواہی دے رہے ہیں کہ حاضر ناضر، سب کو پالنے والا ست پُرش جسمانی شکل میں ہے۔ مقدس یجروید ادھیائے 40 کے منتر 8 میں کہا گیا ہے کہ (کویر منیشی) جس خدا کی تمام جاندار خواہش رکھتے ہیں وہ کویر یعنی کبیر ہے۔ اس کا جسم بغیر نبض (اسناویرم) کے ہے، (شکرم) منی سے بنا پانچ عناصر سے بنا جسم (اکائم) نہیں ہے۔ وہی سب کا مالک سب سے اونچے ستیہ لوک میں بیٹھا ہے، اس خدا کا روشن شعاعوں والا (سووَرجیوتی) خود سے روشن جسم ہے جو الفاظ کی شکل میں یعنی لافانی ہے۔ وہی کویر دیو (خدا کبیر) ہے جو تمام کائناتوں کا خالق (ویاددھاتا)، تمام کائناتوں کا خالق (سوئم بُھو)، خود سے ظاہر ہونے والا (یتھا تتھے ارتھان) حقیقت میں (شاشوت) لافانی ہے۔ (گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 17 میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے۔) جس کا مطلب یہ ہے کہ پُورن برِہم کا جسمانی نام کبیر (کویر دیو) ہے۔ اس کا جسم نُوری عنصر سے بنا ہے۔ خدا کا جسم بہت لطیف ہے جو صرف اس بندے کو نظر آتا ہے جس کی نظر الٰہی کھل گئی ہے۔ اسی طرح روح کا بھی ایک لطیف/سُکشم جسم ہوتا ہے جس کے اوپر پانچ عناصر کا ایک خول ہوتا ہے یعنی پانچ عناصر کا جسم چڑھا ہوتا ہے جو والدین کے منی (شکرم) سے بنتا ہے۔ جسم سے نکلنے کے بعد بھی روح کا جسم لطیف اس کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ جسم صرف اس سالک کو نظر آتا ہے جس کی نظر الٰہی کھل گئی ہو۔ اس طرح خدا اور روح کو سمجھیں۔ ویدوں میں اوم نام یاد کرنے کا ثبوت ملتا ہے جو صرف برِہم سادھنا ہے۔ اس مقصد کے لیے اوم کا جاپ پُورن برہم کے لیے مانتے ہوئے باباؤں نے بھی ہزاروں سال تک ہٹھ یوگ (سمادھی لگا کر) بھگوان کو پانے کی کوشش کی ہے، لیکن بھگوان کا دیدار نہیں ہوا، بلکہ دیگر کامیابیاں /سدھیاں حاصل ہوگئیں۔ انہی کامیابی کے کھلونوں سے کھیل کے بابا لوگ بھی پیدائش اور موت کے چکر میں پڑے رہے اور اپنے تجربات میں خدا کو غیر جسمانی لکھ دیا۔ برِہم (کال) نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنی اصلی شکل میں کسی کے سامنے نہیں آؤنگا۔ مجھے پوشیدہ(اویکت) جانا جائیگا (اویکت کا مطلب ہے کہ کوئی ہے تو شکل والا لیکن جسمانی طور پر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جیسے جب آسمان ابر آلود ہو تو سورج دن کے وقت بھی غائب ہوجاتا ہے، اگرچہ یہ نظر نہیں آرہا ہے، لیکن در حقیقت بادلوں کے پیچھے ظاہر ہے۔ اسی حالت کو (اویکت) غیر ظاہر کہا جاتا ہے۔) (ثبوت کے لیے گیتا ادھیائے (باب) 7 شلوک(آیت) 24-25، ادھیائے 11 شلوک 48 اور 32 پڑھیں)۔

مقدس گیتا جی بولنے والا برِہم (کال) شری کرشن جی کے جسم میں بُھوت بن کے داخل ہو کے کہہ رہا ہے کہ ارجن، میں بڑا ہُوا کال ہوں اور سب کو کھانے کے لیے آیا ہوں۔ (گیتا باب 11 کی آیت نمبر 32) یہ میری اصلی شکل ہے، اسے تمہارے علاوہ نہ پہلے کوئی دیکھ سکا تھا اور نہ آئندہ کوئی دیکھ پائے گا، یعنی ویدوں میں مذکور طریقہ سے یگیہ، جاپ تپسیا اور اوم نام کے جاپ وغیرہ سے میری یہ اصل شکل نہیں دیکھی جا سکتی۔ (گیتا ادھیائے(باب) 11 کا شلوک(آیت) نمبر 48) میں کرشن نہیں ہوں، یہ بے

وقوف لوگ کرشن کی شکل میں مجھ غیر ظاہر (انسانی شکل میں) ظاہر سمجھ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ میرے گھٹیا اصول سے ناواقف ہیں کہ میں کبھی بھی اپنے حقیقی روپ میں کسی کے سامنے نہیں آتا۔ میں اپنی یوگ مایا سے چُھپا رہتا ہوں۔ (گیتا باب 7 کی آیت نمبر 24-25) غور کریں:- اپنے پوشیدہ رہنے کے اصول کو خود ہی بدترین اور گھٹیا کیوں کہہ رہے ہیں؟

اگر باپ اپنے بچوں کو بھی درشن نہیں دیتا تو اس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہے جس وجہ سے وہ چُھپ رہا ہےاور سہولتیں بھی فراہم کر رہا ہے۔ کال (برہم) کو ایک شراپ(بددعا) کی وجہ سے ایک لاکھ انسانوں کو کھانا پڑتا ہے اور جو 25 فیصد لوگ روزانہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں انہیں ٹھکانے لگانے کے لیے اور اعمال کی سزا و جزا دینے کے لیے 84 لاکھ یونیاں بنائی ہیں۔ اگر سب کے سامنے بیٹھ کے کسی کی بیٹی، کسی کی بیوی، کسی کے بیٹے، ماں باپ کو کھائے گا تو ہر کوئی برہم سے نفرت کرے گا اور جب بھی کبھی پُورن پرماتما کویراگنی (خدا کبیر) خود آئینگے یا اپنے کسی پیغمبر کو بھیجیں گے تو سب لوگ سچی عبادت کر کے کال کے جال سے نکل سکتے ہیں۔

اس لیے دھوکہ میں رکھتا ہے اور مقدس گیتا ادھیائے 7 کے شلوک 18، 24، 25 میں اپنی سادھنا سے حاصل ہونے والی نجات (گتی) کو بھی (انوتم) غیر افضل کہا ہے اور اپنے اصول (قاعدہ) کو بھی (انوتم) کمتر کہا ہے۔

ہر برہمنڈ میں بنے برہم لوک میں ایک عظیم جنت بنائی ہے۔ اس عظیم جنت میں ایک مقام پر فرضی ستلوک، جعلی الکھ لوک، جعلی اگم لوک اور جعلی انامی لوک بھی پرکرتی (دُرگا/آدی مایا) کے ذریعے انسانوں کو دھوکہ دینے کے لیے بنوا رکھے ہیں۔ کبیر صاحب کا ایک قول ہے،"کر نینو دیدار محل میں پیارا ہے" وانی ہے:-

"کایا بھید کیا نِروارا، یہ سب رچنا پنڈ منجھارا ہے۔ مایا اوگت جال پسارا، سو کاریگر بھارا ہے۔
آدی مایا کنہی چترائی، جھوٹھی باجی پنڈ دکھائی ۔ اوگت رچنا رچی انڈ ماہی واکا پرتبمب ڈارا ہے۔"

ایک برہمنڈ میں دوسرے لوکوں کو بھی بنایا ہے، جیسے شری برہما جی کا لوک، شری وِشنو جی کا لوک، شری شِو جی کا لوک۔ جہاں بیٹھ کے تینوں رب نیچے کے تینوں لوکوں (سورگ لوک یعنی اِندر کی دنیا - پرتھوی لوک اور پاتال لوک) پر ایک ایک محکمے کے مالک بن کے حکومت کرتے ہیں اور اپنے باپ کال کے کھانے کے لیے انسانوں کو پیدا کرنا، ان کی دیکھ بھال کرنا اور انہیں مارنے کا کام کرتے ہیں۔ان تینوں رب کی بھی پیدائش اور موت ہوتی ہے۔ تب کال انہیں بھی کھا جاتا ہے۔ اس برہمنڈ {اسے انڈ بھی کہتے ہیں کیونکہ برہمنڈ کی ساخت .بیضوی (انڈے کی شکل کی) ہے، اسے پنڈ بھی کہتے ہیں کیونکہ جسم (پنڈ) میں ایک برہمنڈ کی تخلیق کملوں میں ٹی وی کی طرح دیکھی جاتی ہے۔} میں ایک مانسرووَر اور دھرم رائے (منصف) کی بھی دنیا ہے اور ایک خفیہ جگہ پر پُورن پرماتما کوئی دوسری شکل اختیار کر کے رہتا ہے، جیسے ہر ملک کا سفارت خانہ ہوتا ہے اور وہاں کوئی نہیں جا سکتا ہے۔ وہاں وہ رُوحیں رہتی ہیں جن کی ستیہ لوک کی عبادت ادُھوری رہ جاتی ہے۔ جب بھگتی کا دوَر آتا ہےتب پرمیشور کبیر جی اپنا نمائندہ مکمل سنت باخبر بھیجتے ہیں۔ ان نیک روحوں کو اس وقت زمین پر انسانی جسم ملتا ہے اور یہ جلد ہی سچی عبادت میں لگ جاتے ہیں اور باکبر سے دِکشا لے کے مکمل نِجات حاصل کر لیتے ہیں۔ اس جگہ پر بسنے والی ہنس آتمائوں کی ذاتی بھگتی کی کمائی خرچ نہیں ہوتی۔ خدا کے گودام سے تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ جبکہ برہم (کال) کے پرستاروں کی ذاتی بھگتی کی کمائی سورگ اور مہا سورگ میں ختم ہوجاتی ہے کیونکہ اس کال لوک (برہم لوک) اور پربرہم لوک میں،انسانوں کو اپنے اعمال کے پھل ہی ملتے ہیں۔

چھر پُرش (برہم) نے اپنے 20 برہمنڈوں کو چار مہا برہمنڈوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ایک مہا برہمنڈ میں پانچ برہمنڈوں کا

گروپ بنایا ہے اور اسے چاروں طرف سے .بیضوی دائرے (پریدھی) میں روکا ہے اور چاروں مہا برہمنڈوں کو بھی پھر .بیضوی دائرے میں روکا ہے۔ اکیسواں برہمنڈ ایک مہا برہمنڈ کے برابر جگہ میں بنایا ہے۔ اکیسویں برہمنڈ میں داخل ہوتے ہی تین راستے بنائے ہیں۔ اکیسویں برہمنڈ میں بھی بائیں طرف ایک نقلی ستلوک، نقلی الکھ لوک، نقلی اگم لوک، نقلی انامی لوک انسانوں کو دھوکہ دینے کے لیے آدی مایا (دُرگا) سے بنوائے ہیں۔ اور دائیں طرف بارہ بہترین برِہم سادھک (بھگت) کو رکھتا ہے۔ پھر ہر زمانے میں انہیں اپنا رسول (سنت ستگرو) بنا کے زمین پر بھیجتا ہے جو صحیفوں کے مطابق عبادت اور علم تعلیم دیتے ہیں اور خود بھی بے دین ہو جاتے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو بھی کال کے جال میں پھنسا جاتے ہیں۔ پھر وہ گرو جی اور پیروکار دونوں ہی جہنم میں جاتے ہیں۔ پھر سامنے ایک تالا (قلف) لگا رکھا ہے۔ یہ راستہ کال (برِہم) کے اپنے لوک کی طرف جاتا ہے۔ جہاں یہ برِہم (کال) اپنے حقیقی انسانی کال کی شکل میں رہتا ہے۔ اسی جگہ پر توے(روٹی پکانے کے لیے لوہے کی گول پلیٹ جیسا ہوتا ہے) کی شکل کا ایک پتھر کا ٹکڑا ہے جو خود بخود گرم رہتا ہے۔

جس پر ایک لاکھ انسانوں کے جسم لطیف(سوکشم شریر) کو بُھون کے ان میں سے گندگی نکال کے کھاتا ہے۔ اس وقت ان سب انسانوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور چیخ و پکار ہوتی ہےاور کچھ دیر بعد وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ روح نہیں مرتی ہے۔ پھر یہ دھرم رائے کی دنیا میں جاتے ہیں اور اپنےاعمال کی بنیاد پر دوسرے جنم لیتے ہیں اس طرح پیدائش و موت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اوپر مذکور سامنے والا تالا برِہم (کال) چند لمحوں کے لیے صرف ان انسانوں کے لیے کھولتا ہے جنہیں اسے کھانا ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے ستنام اور سارنام سے یہ تالا خود بخود کھل جاتا ہے۔ اس طرح سے کال کا جال پُورن پرماتما کویردیو (کبیر صاحب) نے بذات خود اپنے عقیدت مند دھرم داس جی کو سمجھایا۔

برہم لوک کا لگو چتر

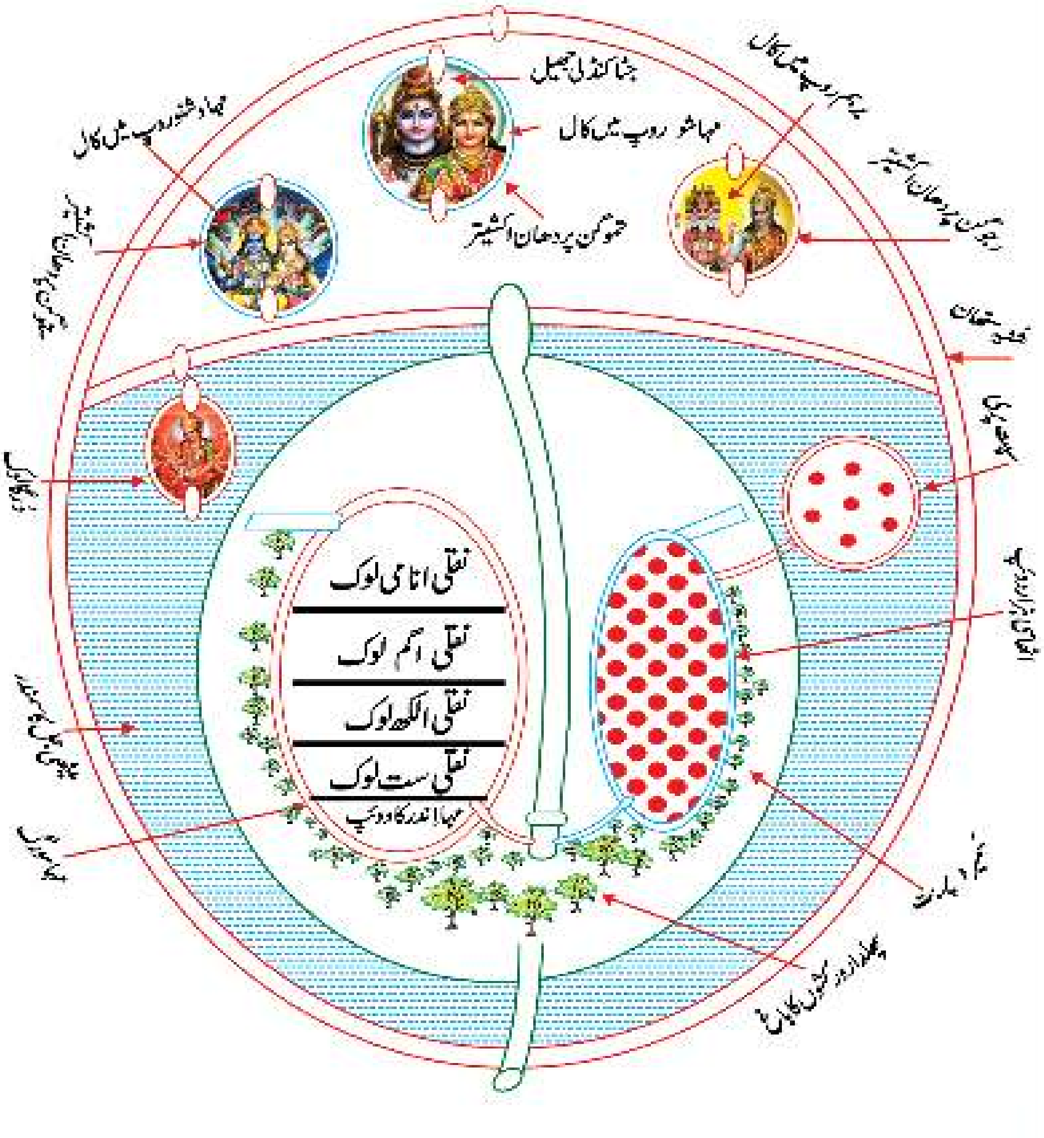

جوتی نرنجن (کال) برہم کے لوک
(21 برہمانڈ) کا لگو چتر

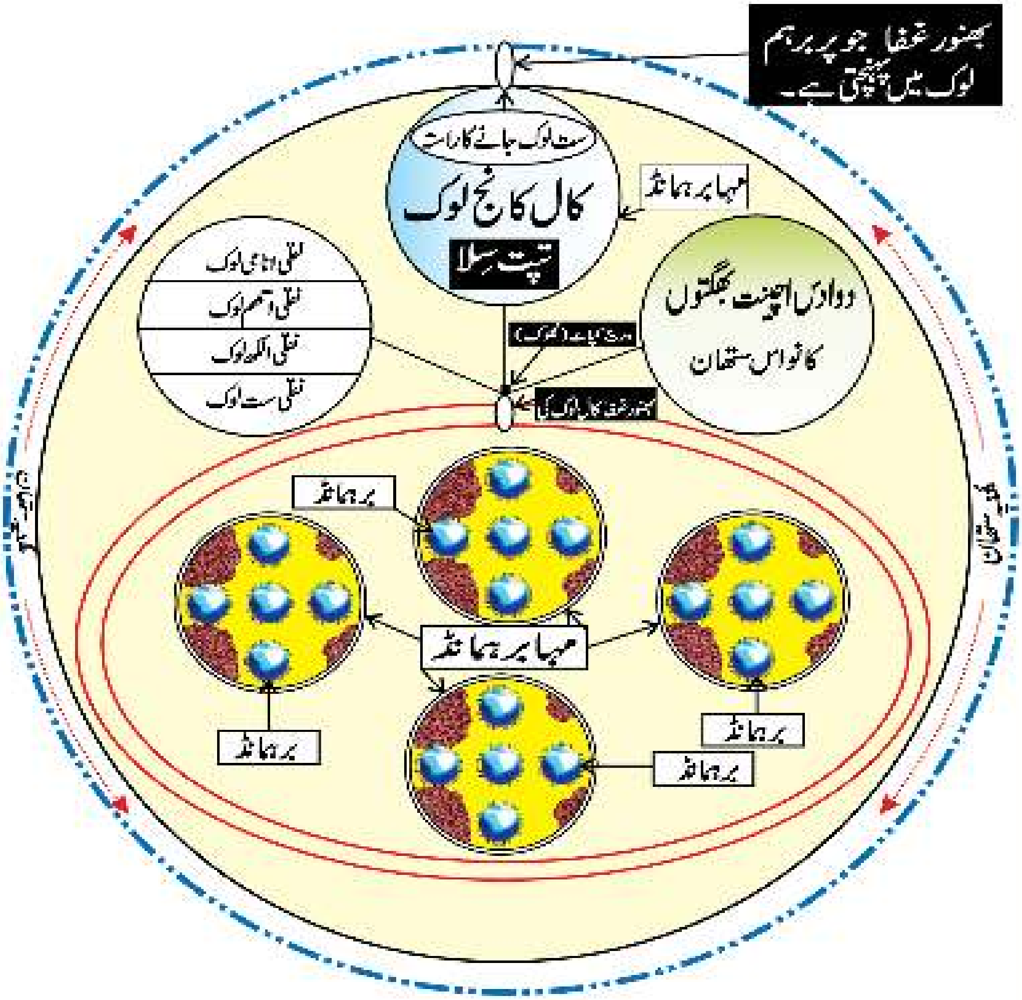

پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈوں کا قیام

کبیر پرمیشور (کویر دیوَ) نے مزید بتایا ہے کہ پربرہم (اکشر پُرش) نے اپنے کام میں غفلت کی، کیونکہ یہ مانسرووَر میں سوگیا تھا اور جب پرمیشور (میں نے یعنی کبیر صاحب) نے اس جھیل میں ایک انڈا چھوڑا تو اکشر پُرش (پربِرہم) نے اسے غصے سے دیکھا۔ ان دونوں جرم کی وجہ سے اسے سات سنکھ برہمنڈوں سمیت ستلوک سے باہر نکال دیا گیا۔ ایک اور وجہ یہ تھی کہ اکشر پُرش (پربِرہم) اپنے ساتھی بِرہم (چھر پُرش) کے چلے جانے سے پریشان ہوکے پرم پتا کویر دیوَ (خدا کبیر) کو بُھول کے بِرہم کو یاد کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ چھر پُرش (بِرہم) تو بہت مزے میں ہوگا، وہ خود مختار حکومت کررہا ہوگا، میں پیچھے رہ گیا اور ساتھ میں کچھ رُوحیں جو پربِرہم کے ساتھ سات سنکھ برہمنڈوں میں پیدائش اور موت کی سزا بھگت رہی ہیں، ان ہنس آتمائوں کی رخصتی کی یاد میں کھو گئیں جو بِرہم (کال) کے ساتھ اکیس برہمنڈوں میں پھنسی ہوئی ہیں، اور پُورن پرماتما سکھدائی کویر دیو کو بُھلا دیا۔ پرمیشور کویر دیو جی کے بار بار سمجھانے کے باوجود بھی اس کی عقیدت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پربِرہم (اکشر پُرش) نے سوچا کہ مجھے بھی ایک الگ جگہ مل جائے تو بہتر ہوگا اور یہ سوچ کے بادشاہت حاصل کرنے کے لیے سارنام کا جاپ شروع کیا۔ اسی طرح دوسری رُوحوں(جو پربِرہم کے سات سنکھ برہمنڈوں میں پھنسی ہوئی ہیں) نے سوچا کہ جو رُوحیں بِرہم کے ساتھ گئی ہیں وہ تو وہاں مزے کر رہی ہونگی اور ہم پیچھے رہ گئے۔ پربِرہم کے دل میں یہ سوچ گھر کر گئی کہ چھر پُرش الگ ہو کے بہت خوش ہوگا۔ یہ سوچ کے دل میں ایک الگ مقام حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پربِرہم (اکشر پُرش) نے ہٹھ یوگ نہیں کیا، بلکہ ایک الگ ریاست کے حصول کے لیے سہج دھیان یوگ پوری کوششوں کے ساتھ کرتا رہا۔

الگ ریاست حاصل کرنے کے لئے دیوانوں کی طرح بھٹکنے لگا، یہاں تک کہ کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ کچھ اور رُوحیں، جو پہلے کال بِرہم کے ساتھ جانے والی رُوحوں کی محبت میں بے چین تھیں، وہ بھی اکشر پُرش کے بیراگ(مجاہدے) پر آسکت (منسلک) ہو کے اس سے محبت کرنے لگیں۔ پُورن پربُھو کے پُوچھنے پر پربِرہم نے ایک الگ جگہ مانگی اور کچھ دیگر رُوحوں کے لیے درخواست کی۔ تو کویر دیو نے کہا کہ جو رُوحیں اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہیں اُنہیں بھیج دیتا ہوں۔

پُورن پربُھو نے پُوچھا کہ کون کون ہنس آتمائیں پربِرہم کے ساتھ جانا چاہتی ہیں، منظوری دیں۔ کافی دیر کے بعد ایک ہنس نے منظوری دی، پھر دیکھا دیکھی سبھی آتمائوں نے منظوری دے دی۔ سب سے پہلے منظوری دینے والی ہنس آتما کی ایک عورت کی شکل بنادی اور اس کا نام ایشوری مایا (پرکرتی سورہی) رکھا گیا اور اس میں دوسری رُوحوں کو داخل کر کے اَچنت کے ذریعے اکشر پُرش (پربِرہم) کے پاس بھیج دیا۔ (پتی ورتا = مالک کی وفادار ہونے کے مرتبہ سے گرنے کی سزا پائی۔) کئی یُگوں تک یہ دونوں سات سنکھ برہمنڈوں میں رہے، لیکن پربرہم نے بدتمیزی نہیں کی۔ ایشوری مایا کی مرضی سے اپنایا اور اپنے الفاظ کی طاقت سے ناخنوں سے ایک زنانہ عضو (اندام نہانی) بنائی۔ ایشوری دیوی کی رضامندی سے بچے پیدا کیئے۔ اسی لیے پربرہم (سات سنکھ برہمنڈ) کی رُوحوں کو تپت شیلا کی تکلیف نہیں ہے اور وہاں چرند اور پرند بھی بِرہم کی دنیا کے دیوتاؤں سے بہتر کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ زندگی بھی بہت لمبی ہوتی ہے لیکن اعمال کے مطابق پیدائش اور موت اور محنت و مشقت سے ہی نِجات حاصل ہوتی ہے۔ جنت اور جہنم بھی ایسے ہی بنے ہیں۔ پربرہم (اکشر پُرش) کو سات سنکھ برہمنڈ اس کی بھکتی یعنی سہج سمادھی طریقہ کے ذریعے سے اس کے انعام کے طور پر دیئے گئے اور ستیہ لوک سے الگ مقام پر ایک دائرے کی شکل میں بند کر کے سات سنکھ برہمنڈوں سمیت اکشر برہم اور ایشوری مایا کو باہر نکال دیا گیا۔

پُورن برہم (ستیہ پُرش) لاتعداد برہمنڈوں جو ستلوک وغیرہ میں ہیں، بِرہم کے اکیس برہمنڈوں، اور پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈوں کا بھی رب (مالک) ہے یعنی کویر دیو کل کا مالک ہے۔

شری برہما جی، شری وِشنو جی اور شری شِو جی وغیرہ کے چار چار بازو اور 16 کلائیں ہیں اور پرکرتی دیوی (دُرگا) کے آٹھ بازو اور 64 کلائیں ہیں۔ برہم (چھر پُرش) کے ایک ہزار بازو اور ایک ہزار کلائیں ہیں اور وہ اکیس برہمنڈوں کا رب ہے۔ پربرہم

(اکشر پُرش) کے دس ہزار بازو اور دس ہزار کلائیں ہیں اور وہ سات سنکھ برہمنڈوں کا رب ہے۔ پُورن بِرہم (پرم اکشر پُرش یعنی ستیہ پُرش) کے لاتعداد بازو اور لاتعداد کلائیں ہیں، اور وہ بِرہم کے اکیس برہمنڈ اور پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈ سمیت بے شمار برہمنڈوں کا رب ہے۔ ہر رب اپنے تمام بازو سمیٹ کے صرف دو بازو بھی رکھ سکتا ہے اور جب چاہیں سبھی بازوؤں کو ظاہر بھی کر سکتے ہیں۔

پُورن بِرہم پربرہم کے ہر ایک برہمنڈ میں الگ جگہ بنا کے کسی اور شکل میں چھپ کے بھی رہتا ہے۔ ایسے سمجھو جیسے ایک گھومنے والا کیمرہ باہر لگا دیتے ہیں اور اندر ٹی وی (ٹیلی ویژن) رکھ دیتے ہیں۔ ٹی وی پر باہر کے سارے مناظر نظر آتے ہیں اور دوسرا ٹی وی باہر رکھ کے اندرونی کیمرہ نصب کر کے رکھ دیا جائے تو اس میں صرف اندر بیٹھے مینیجر کی تصویر ہی نظر آتی ہے، جس سے تمام ملازمین ہوشیار رہتے ہیں۔

اسی طرح پُورن برہم اپنے ستلوک میں بیٹھ کے سب کو کنٹرول کیئے ہوئے ہے اور ہر ایک برہمنڈ میں بھی ستگرو کو یر دیو موجود رہتے ہیں، جیسے سورج دور ہوتے ہوئے بھی اپنا اثر دوسری دنیاؤں میں قائم کیئے ہوئے ہے۔

مقدس اتھرو وید میں تخلیق کائنات کا ثبوت

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 1 :-

برہما جگیان پرتھمم پرستاد وی سیمتہ سروچو وین آو۔ سہ بدھنیا اپما اسی وشٹھاہ ستشچ یونمستشچ ووہ ۔1۔

برہما-ج-گیانم-پرتھمم -پرستات - وسمتہ - سرچہ - وینہ - آوہ - سہ - بدھنیاہ - اپما - اسی - وشٹھاہ - ستہ - چ - یونم - استہ - چ-و وہ۔

ترجمہ:- (پرتھمم) پراچین ارتھات سناتن (برہم) پرماتما نے (ج) پرکٹ ہوکر (گیانم) اپنی سُوجھ-بُوجھ سے (پرستات) شکھر میں ارتھات ستلوک آدی کو (سروچو) سوئچھّا سے بڑے چاو سے سوپرکاشت (وسمتہ) سیما رہت ارتھات وشال سیما والے بھنّ لوکوں کو رچا۔ اس (وین) جُلھائے نے تانے ارتھات کپڑے کی طرح بنکر (آوہ) سرکشت کیا (چ) تھا (سہ) وہ پُورن برہم ہی سروَ رچنا کرتا ہے (اسی) اسلئے اسی (بدھنیا) مول مالک نے (یونم) مول ستھان ستیہ لوک کی رچنا کی ہے (اسی) اس کے (اپما) سدرش ارتھات ملتے جلُتے (ستہ) اکشر پُرش ارتھات پربِرہم کے لوک کچھ ستھائی (چ) تھا (است) چھر پُرش کے استھائی لوک آدی (و وہ) آواس ستھان بھنّ (وشٹھاہ) ستھاپت کئے۔

مفہوم:- مقدس ویدوں کو بولنے والا برِہم (کال) کہہ رہا ہے کہ سناتن پرمیشور نے خود انامی (انامیہ) لوک سے ستیہ لوک میں ظاہر ہو کے اپنی سمجھ بُوجھ سے کپڑے کی طرح اوپر کے ستلوک وغیرہ کو لامحدود خود شائع ہونے والی اجر- امر یعنی لافانی بنایا۔ اور نیچے کے پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈ اور برہم کے 21 برہمنڈ اور ان میں چھوٹی سے چھوٹی تخلیق بھی اس خدا نے فانی/عارضی بنائی۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 2 :-

ایں پتریا راشٹریتو گرے پرتھمای جنشے بھونیشٹھاہ ۔تسما ایتں سروچ ہارمہاں دھرم شرینںت پرتھمای دھاسیوے۔2۔

ایم-پتریا-راشٹر-ایت - اگرے - پرتھمای - جنشے - بھونیشٹھاہ - تسما - ایتم-سروچم ہوار مہیم-دھرمم-شرینانت - پرتھمای – دھاسیوے۔

ترجمہ:- (ایم) اسی (پتریا) جگت پتا پرمیشور نے (ایت) اس (اگرے) سرووتّم (پرتھمای) سرو سے پہلی مایا پراندنی (راشٹر) راجیسوری شکتی ارتھات پراشکتی جسے آکرشن شکت بھی کہتے ہیں، کو (جنشے) اُتپنّ کرکے (بھونیشٹھاہ) لوک ستھاپنا کی (تسما) اسی پرمیشور نے (سروچم) بڑے چاو کے ساتھ سوئچھّا سے (ایتم) اس (پرتھمای) پرتھمم اُتپتی کی شکتی ارتھات پراشکتی کے دوارا (ہارمہیم) ایک-دوسرے کے ویوگ کو روکنے ارتھات آکرشن(کشش) شکتی کے (شرینانت) گروتو آکرشن کو پرماتما نے آدیش دیا سدا رہو اس کبھی سماپت نہ ہونے والے (دھرمم) سوبھاو سے (دھاسیوے) دھارن کرکے تانے ارتھات کپڑے کی ترہ بنکر روکے ہوئے ہے۔

مفہوم:- جگت پتا پرمیشور نے اپنے الفاظ کی طاقت سے راشٹری یعنی سب سے پہلی مایا راجیسوری پیدا کی اور اسی پراشکتی کے ذریعے ایک دوسرے کو کشش کی طاقت سے روکنے والے کبھی نہ ختم ہونے والی صفت سے اوپر والے سبھی برہمنڈوں کو قائم کیا۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 3 :-

پر یو جگے وِدوانسی بندھروشوا دیواناں جنما ووکتی۔ برہما برہمن اجّبھار مدھیانیچیرچّیہ سودھا ابھی پر تستھو-3-

پر - یہ - جگے- ودوانسی - بندھ - وشوا - دیوانام - جنما- ووکت- برہمہ- برہمنہ - اجّبھار - مدھیات - نچیہ - اچّیہ - سودھا - ابھ — پر تستھو۔

ترجمہ:- (پر) سرو پرتھم (دیوانام) دیوتاؤں و برہمنڈوں کی (جگے) اُتپتی کے جنان کو (ودوانسی) جگیاسُو بھکت کا (یہ) جو (بندھ) واستوک ساتھی ارتھات پُورن پرماتما ہی اپنے نج سیوک کو (جنما) اپنے دوارا سرجن کئے ہوئے کو (ووکت) سویم ہی ٹھیک-ٹھیک وستار پُوروک بتاتا ہے کہ (برہمنہ) پُورن پرماتما نے (مدھیات) اپنے مدھی سے ارتھات شبد شکت سے (برہمہ) برہم- چھر پُرش ارتھات کال کو (اجّبھار) اُتپنّ کرکے (وشوا) سارے سنسار کو ارتھات سرو لوکوں کو (اچّیہ) اوپر ستیہ لوک آدی (نچیہ) نیچے پربرہم وَ برہم کے سرو برہمنڈ (سودھا) اپنی دھارن کرنے والی (ابھ) آکرشن شکتی سے (پر تستھو) دونوں کو اچھی پرکار ستھت کیا ۔

مفہوم:- پُورن پرماتما اپنی تخلیق کردہ کائنات کا علم اور تمام ارواح کی تخلیق کا علم اپنے ذاتی بندہ کو خود ہی بجا طور پر بتاتا ہے کہ پُورن پرماتما نے اپنے درمیانی حصہ یعنی اپنے جسم سے اپنے الفاظ کی طاقت کے ذریعے برِہم (چھر پُرش/کال) کو پیدا کیااور سبھی برہمنڈوں کو اوپر ستلوک، الکھ لوک، اگم لوک، انامی لوک وغیرہ اور نیچے پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈ اور برہم کے 21 برہمنڈوں کو اپنی طاقت کشش سے ٹھہرایا ہوا ہے۔ جیسے پُورن پرماتما کبیر پرمیشور (کوِیر دیو) نے اپنے ذاتی خادم یعنی دوست شری دھرم داس جی، محترم غریب داس جی وغیرہ کو اپنی تخلیق کردہ دنیا کا علم خود ہی بتایا۔ مندرجہ بالا وید منتر بھی اسی کی تائید کر رہا ہے۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 4 :-

سہ ہی دوہ سہ پرتھویا رتستھا مہی کشیم رودسی اسکبھایت۔ مہان مہی اسکبھاید وی جاتو دیاں سہا پارتھوں چ رجہ-4 ۔

-ہی-دوہ-سہ-پرتھویا - رتستھا - مہی- کشیم - رودسی - اسکبھایت- مہان - مہی-اسکبھاید - وجاتہ - دھام - سدم - پارتھوم - چہ — رجہ۔

ترجمہ:- (سہ) اسی سروشکتی مان پرماتما نے (ہی) نیسندئے (دوہ) اوپر کے چاروں دویہ لوک جیسے ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک تتھا انامی ارتھات اکہ لوک ارتھات دویہ گنوں یکت لوکوں کو (رتستھا) ستی ستھر ارتھات اجر-امر روپ سے ستھر کیئے (سہ) انہیں کے سمان (پرتھویا) نیچے کے پرتھوی والے سرو لوکوں جیسے پربِرہم کے سات سنکھ تتھا برہم / کال کےاکیس برہمنڈ (مہی) پرتھوی تتو سے (کشیم) سُرکشا کے ساتھ (اسکبھایت) ٹھہرایا (رودسی) آکاش تتو تتھا پرتھوی تتو دونوں سے اوپر نیچے کے برہمنڈوں کو جیسے آکاش ایک سُوکشم تتو ہے، آکاش کا گن شبد ہے، پُورن پرماتما نے اوپر کے لوک شبد روپ رچے جو تیج پُنج کے بنائے ہیں تتھا نیچے کے پربرہم (اکشر پُرش) کے سپت سنکھ برہمنڈ تتھا برہم / چھر پُرش کے اکیس برہمنڈوں کو پرتھوی تتو سے استھائی رچا} (مہان) پُورن پرماتما نے (پارتھوم) پرتھوی والے (وی) بھنّ-بھنّ (دھام) لوک (چ) اور (سدم) آواس ستھان (مہی) پرتھوی تتو سے (رجہ) پرتییک برہمنڈ میں چھوٹے-چھوٹے لوکوں کی (جاتہ) رچنا کرکے (اسکبھایت) ستھر کیا۔

مفہوم:- اوپر کے چاروں لوک ستیہ لوک، الکھ لوک، اگم لوک، انامی لوک، یہ تو اجر امر مستقل یعنی لافانی بنائے ہیں اور نیچے کے برہم اور پربرہم کے لوکوں کو عارضی بنایا ہے اور دیگر چھوٹے چھوٹے لوک بھی اسی پرمیشور نے بناکے قائم کیئے ہیں۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 5 :-

سہ بدھنیاداشٹر جنشو بھیگرں برہسپتر دیوتا تسیے سمراٹ۔اہر یچھکرں جیوتشو جنشٹاتھ دیمنتو وی وسنت ویراہ-5۔

سہ - بدھنیات - آشٹر - جنشیہ - ابھ- اگرم - برہسپتہ - دیوتا - تسی - سمراٹ - اہہ - یت-شکرم-جیوتشہ - جنشٹ - اتھ - دیمنتہ - وی - وسنت — ویراہ۔

ترجمہ:- (سہ) اسی (بدھنیات) مول مالک سے (ابھ - اگرم) سرو پرتھم ستھان پر (آشٹر) اشٹنگی مایا- دُرگا ارتھات پرکرتی دیوی (جنشیہ) اُتپنّ ہوئی کیونکہ نیچے کے پربرہم و برہم کے لوکوں کا پرتھم ستھان ستلوک ہے یہ تیسرا دھام بھی کہلاتا ہے (تسی) اس دُرگا کا بھی مالک یہی (سمراٹ) راجادھیراج (برہسپتہ) سبسے بڑا پت و جگت گر (دیوتا) پرمیشور ہے ۔ (یت) جس سے (اہہ) سب

کا ویوگ ہوا (اتھ) اسکے باد (جیوتشہ) جیوت رُوپ نِرنجن ارتھات کال کے (شکرم) ویری ارتھات بِیج شکتی سے (جنشٹ) دُرگا کے اُدر سے اُتپنّ ہوکر (وپراہ) بھکت آتمائیں (وی) الگ سے (دیمنتہ) منشی لوک تھا سورگ لوک میں جیوتی نِرنجن کے آدیش سے دُرگا نے کہا (وسنت) نواس کرو، ارتھات وے نواس کرنے لگی۔

مفہوم:- پُورن پرماتما نے اوپر کے چاروں لوکوں میں سے جو نیچے سے سب سے پہلا یعنی ستیہ لوک میں آشٹرا یعنی اشٹنگی (پرکرتی دیوی/دُرگا) کو پیدا کیا۔ یہی راجادھیراج، جگت گرو، پُورن پرمیشور (ست پُرش) ہے جس سے سب کو بنایا گیا ہے۔ پھر سب انسان جیوتی نِرنجن (کال) کے بیج (منی) سے دُرگا (آشٹرا) کے بطن سے پیدا ہوئے اور آسمان اور زمین میں رہنے لگے۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 6 :-

نونں تدسی کاویو ہنوت مہو دیوسی پوروسی دھام۔ ایش جگے ببھہ سا کمتھا پوروے اردھے وشتے سسن نو۔6۔

نونم-تت-اسی- کاویہ - مہہ - دیوسی - پوروسی - دھام - ہنوت - پوروے - وشتے - ایش - جگنے - ببھہ - سا کم - اتھا - اردھے - سسن-نو۔

ترجمہ:- (نونم) نیسندیہ (تت) وہ پُورن پرمیشور ارتھات تت برہم ہی (اسی) اس (کاوی) بھکت آتما جو پُورن پرمیشور کی بھکتی ودھیوت کرتا ہے کو واپس (مہہ) سروشکتی مان (دیوسی) پرمیشور کے (پوروسی) پہلے کے (دھام) لوک ارتھات ستیہ لوک میں (ہنوت) بھیجتا ہے ۔ (پوروے) پہلے والے (وشتے) وشمیش چاہے ہوئے (ایش) اُس پرمیشور کو وی(جگے) سرشٹی اُتپتی کے جنان کو جان کر (ببھہ) بہت آنند (سا کم) کے ساتھ (اردھے) آدھا (سسن) سوتا ہوا(اتھا) ودھیوت اس پرکار (نو) سچّی آتما سے ستت کرتا ہے۔

مفہوم:- وہی پُورن پرمیشور سچی عبادت کرنے والے بندے کو اسی پہلے والی جگہ (ستیہ لوک) میں لے جاتا ہے جہاں سے جدا ہوکے وہ آیا تھا۔ وہاں حقیقی خوشی دینے والے مالک کو پا کے خوشی میں مست ہو کے تعریف کرتا ہے کہ اے خدا بے شمار جنموں کے بھولے بھٹکوں کو ان کا اصلی ٹھکانہ مل گیا۔ اس کا ثبوت مقدس رِگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کے منتر 16 میں بھی ملتا ہے۔

کویر دیو (خدا کبیر)نے خود محترم غریب داس جی کو سچی عبادت سکھائی اورستیہ لوک لے گیا۔ تب محترم غریب داس جی مہاراج نے اپنی امرت وانی میں آنکھوں دیکھا حال بیان کر تے ہوئے کہا:-

غریب، عجب نگر میں لے گئے، ہم کوں ستگرو آن۔ جھلکے بمب اگادھ گتی سُوتے چادر تان۔

اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 7 :-

یوتھروانم پترّم دیوبندھس برہسپتس نمساو چہ گچھّات۔توں وشویشاں جنتا یتھاسہ کوردیوو نا دبھایت سودھاوان۔7۔

یہ-اتھروانم-پترّم - دیوبندھم - برہسپتم - نمسا - او-چہ- گچھّات- توم - وشویشام — جنتا - یتھا - سہ - کوردیوہ - نا - دبھایت — سودھاوان۔

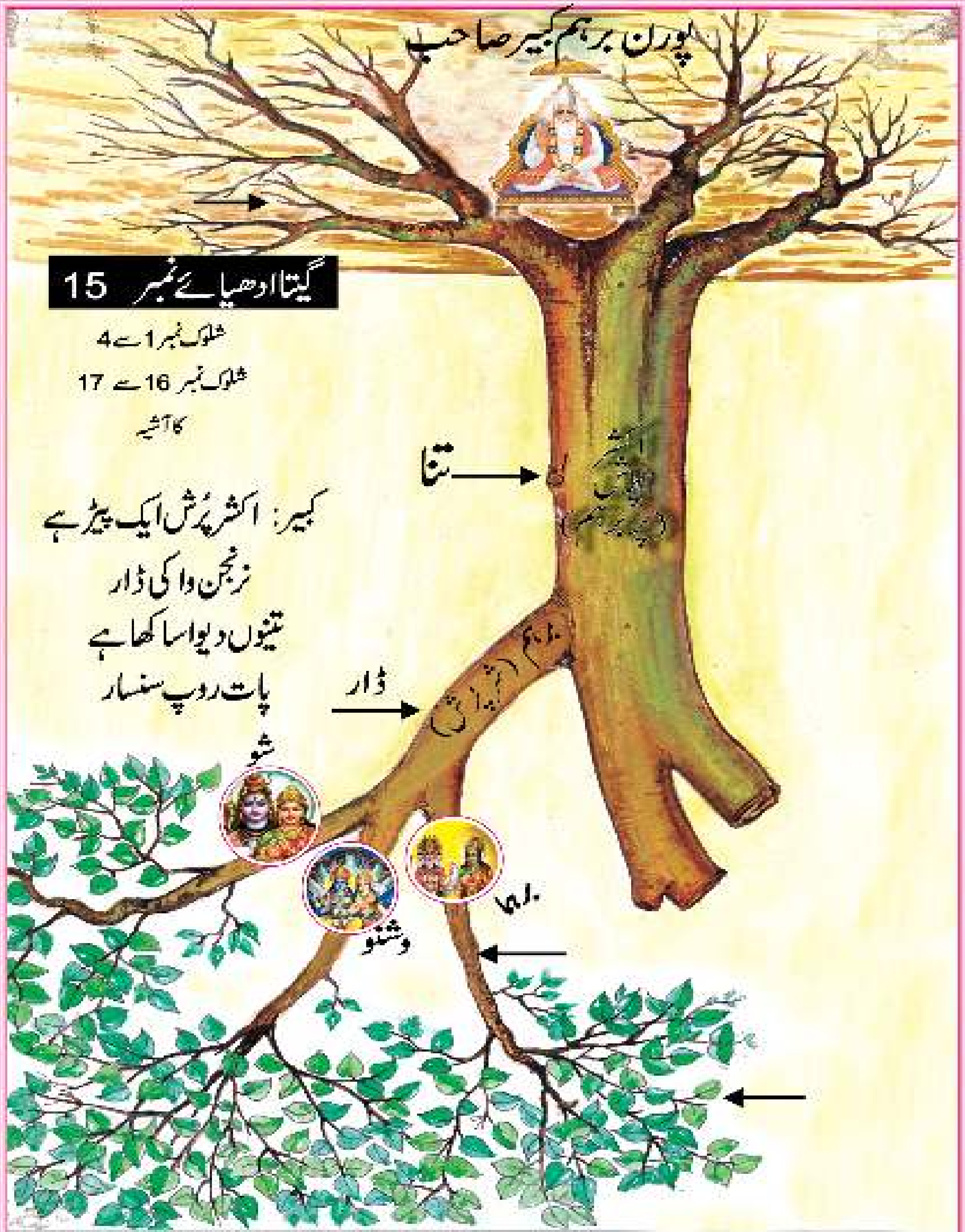

اوپر جڑ نیچے شاخا والا الٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش کا چتر

ترجمہ:- (یہ) جو (اتھروانم) اچل ارتھات اوناشی (پتّرم) جگت پتا (دیو بندھم) بھگتوں کا واستوک ساتھی ارتھات آتما کا آدھار (برہسپتم) جگتگرو (چہ) تتھا (نمسا) ونمر پجاری ارتھات ودھیوت سادھک کو (او) سرکشا کے ساتھ (گچھات) ستلوک گئے ہوئوں کو ارتھات جنکا پُورن موکش ہو گیا، وے ست لوک میں جا چکے ہیں۔ انکو ستلوک لے جانے والا (وشویشام) سروَ برہماڈوں کی (جنتا) رچنا کرنے والا جگدمبا ارتھات ماتا والے گنوں سے بھی یکت (نا دبھایت) کال کی طرح دھوکھا نہ دینے والے (سودھاوان) سوبھاو ارتھات گنوں والا (یتھا) جیوں کا تیوں ارتھات ویسا ہی (سہ) وہ (توم) آپ (کویردیو / کویردیو) کویردیو ہے ارتھات بھاشا بھنّ اسے کبیر پرمیشور بھی کہتے ہیں۔

مفہوم:- اس منتر میں یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اس خدا کا نام کویر دیو یعنی خدا کبیر ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔

جو خدا غیر منقول (اچل) یعنی حقیقت میں لافانی (اس کا ثبوت گیتا باب 15 کی آیات 16-17 میں بھی ہے) جگت گرو، رُوحوں کا سہارا، جو مکمل نجات پاکے ستیہ لوک گئےانہیں ستیہ لوک لے جانے والا، سارے برہمنڈوں کا خالق، جو کال (برہم) کی طرح دھوکہ نہ دینے والا جیوں کا تیوں وہ خود کویر دیو ہے یعنی کبیر پربُھو ہیں۔ یہی پرمیشور تمام کائنات اور انسانوں کو اپنی الفاظ کی طاقت سے پیدا کرنے کی وجہ سے (جنیتا) ماں بھی کہلاتا ہے، اور (پترام) باپ اور (بندھو) بھائی بھی در حقیقت یہی ہے اور (دیو) خدا بھی یہی ہے۔ اس لیے اسی کویر دیو (خدا کبیر) کی تعریف کی جاتی ہے۔ تومیوَ ماتا چہ پتا تومیوَ تومیوَ بندھ چہ سکھا تومیو تومیوَ ودیا چہ درونم تومیوَ، تومیوَ سروم مم دیوَ دیوَ۔ اسی خدا کی شان مقدس رِگ وید منڈل نمبر 1 کے سُکت نمبر 24 میں تفصیل سے واضح کی گئی ہے۔

مقدس رِگ وید میں تخلیق کائنات کا ثبوت

رگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 1 :-

سہسرشیرشا پروشہ سہسراکشہ سہسرپات۔ سہ بھومم وشوتوں ورتوا تیتشٹھدّشانگلم۔1۔

سہسرشرشا - پروشہ - سہسراکشہ – سہسرپات۔سہ- بھومم - وشوتہ - ورتوا - اتیاتشٹھت - دش گلم ۔

ترجمہ:- (پروشہ) وراٹ روپ کال بھگوان ارتھات چھر پُرش (سہسرشرشا) ہزار سروں والا (سہسراکشہ) ہزار آنکھوں والا (سہسرپات) ہزار پیروں والا ہے (سہ) وہ کال (بھومم) پرتھوی والے اکیس برہمنڈوں کو (وشوتہ) سب اور سے (دشنگلم) دسوں انگلیوں سے ارتھات پُورن روپ سے قابو کئے ہوئے (ورتوا) گولاکار گھیرے میں گھیر کر (اتیاتشٹھت) اس سے بڑھ کر ارتھات اپنے کال لوک میں سب سے نیارا بھی اکیسویں برہمنڈ میں ٹھہرا ہے ارتھات رہتا ہے۔

مفہوم:- اس منتر میں وراٹ (کال/ برہم) کا بیان ہے۔ (گیتا ادھیائے 10-11 میں بھی اسی کال/برہم کے بارے میں ایسی ہی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ادھیائے 11 کے منتر نمبر 46 میں ارجُن نے کہا ہے کہ اے سہسرباہُو یعنی ہزار بازوؤں والے، آپ اپنی چار بازوؤں والی شکل میں ظاہر ہوں)۔

جس کے ہزاروں ہاتھ او پیر، ہزاروں آنکھیں اور کان وغیرہ ہیں، وہ عظیم شکل والا کال پربُھو اپنے ماتحت تمام جانداروں کو مکمل قابو میں کر کے، یعنی 20 برہمنڈوں گول دائرے میں روک کے خود ان کے اوپر ایک(الگ) اکیسویں برہمنڈ میں بیٹھا ہوا ہے۔

رگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 2 :-

پُرش ایویدں سروں ید بھوتں بیچّ بھاویم۔ اتامرتتوسییشانو یدنّیناتروہت۔2۔

پروش - ایو -ادم- سروم-یت- بھوتم - یت-چہ-بھاویم-ات - امرتتوسی- اشانہ - یت - انّین – اتروہت-

ترجمہ:- (ایو) اسی پرکار کچھ سہی طور پر (پُرش) بھگوان ہے وہ اکشر پُرش ارتھات پربرہم ہے (چہ) اور (ادم) یہ (یت) جو (بھوتم) اُتپنّ ہوا ہے (یت) جو (بھاویم) بھوشیے میں ہوگا (سروم) سب (یت) پریتن سے ارتھات میہنت دوارا (انّین) انّ سے (اتروہت) وِکست ہوتا ہے۔ یہ اکشر پُرش بھی (ات) سندیہ یُکت (امرتتوسی) موکش کا (اشانہ) سوامی ہے ارتھات بھگوان تو اکشر پُرش

بھی کچھ سہی ہے لیکن پُورن موکش دایک نہیں ہے۔

مفہوم:- اس منتر میں پربِرہم (اکشر پُرش) کا بیان ہے جس میں خدا کی کچھ خصوصیات ہیں، لیکن اس کی عبادت سے بھی مکمل نجات نہیں ملتی ہے، اس لیئےاسے مشتبہ نجات دینے والا کہا ہے۔ اسے خدا کی کچھ خصوصیات والا اس لیے کہا ہے، کیونکہ یہ کال کی طرح گرم چٹان پر بُھون کے نہیں کھاتا ہے۔ لیکن اس پربرہم کی دنیا میں بھی انسانوں کو اپنی محنت کا اعمال کے مطابق ہی پھل ملتا ہے، اور اناج سے ہی سب جانداروں کے جسموں کی نشونما ہوتی ہے اور پیدائش اور موت کا وقت اگرچہ کال (چھر پُرش) کے یہاں سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی پیدائش، موت اور چوراسی لاکھ بطنوں میں اذیتیں باقی رہتی ہیں۔

رِگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 3:-

ایتاوانسی مہماتو جیایاںشچ پروشہ۔ پادوسی وشوا بھوتان ترپادسیامرتن دو۔3۔

تاوان - اسی - مہما - اتہ - جیایان - چہ- پرشہ۔پادہ - اسی-وشوا- بھوتان - تر - پاد - اسی-امرتم-دو۔

ترجمہ:- (اسی) اس اکشر پُرش ارتھات پربرہم کی تو (ایتاوان) اتنی ہی (مہما) پربُھوتا ہے۔ (چہ) تتھا (پروشہ) وہ پرم اکشر برہم ارتھات پُورن بِرہم پرمیشور تو (اتہ) اس سے بھی (جیایان) بڑا ہے (وشوا) سمست (بھوتان) چھر پُرش تتھا اکشر پُرش تتھا انکے لوکوں میں تتھا ستیلوک تتھا ان لوکوں میں جتنے بھی پرانی ہیں (اسی) اُس پورن پرماتما پرم اکشر پُرش کا (پادہ) ایک پیر ہے۔ ارتھات ایک انش ماتر ہے۔ (اسی) اس پرمیشور کے (تر) تین (دو) دویہ لوک جیسے ستیہ لوک - الکھ لوک-اگم لوک (امرتم) اوناشی (پاد) دوسرا پیر ہے ارتھات جو بھی سروَ برہمنڈوں میں اُتپنّ ہے وہ ستیہ پُرش پُورن پرماتما کا ہی انش یا انگ ہے۔

مفہوم:- اوپر منتر 2 میں مذکور اکشر پُرش (پربِرہم) کی صرف اتنی ہی شان ہے، اور وہ پُورن پُرش کویر دیوَ اس سے بھی بڑا ہے، یعنی وہ قادر مطلق ہے اور تمام کائناتیں صرف اس کے ایک حصے پر قائم ہیں۔ اس منتر میں تین لوکوں کی تفصیل اس لیے دی ہے کیونکہ چوتھا انامی لوک دوسری تخلیقات سے پہلے کا ہے۔ ان ہی تینوں خداؤں (چھر پُرش،اکشر پُرش اور ان دونوں کے علاوہ پرم اکشر پُرش) کی تفصیل شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے 15 کے شلوک نمبر 16-17 میں ہے۔ { اسی کے ثبوت میں محترم غریب داس صاحب جی کہتے ہیں کہ:-

غریب، جاکے اردھ روم پر سکل پسارا، ایسا پُورن برہم ہمارا۔

غریب، اننت کوٹی برہمنڈ کا ایک رتی نہیں بھار۔ ستگرو پُرش کبیر ہیں، کل کے سرجنہار۔

اسی کے ثبوت میں محترم دادو صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ:-

جِن موکوں نج نام دیا، سوئی ستگرو ہمار۔ دادُو دوسرا کوئے نہیں، کبیر سرجنہار۔

اسی کا ثبوت محترم نانک صاحب جی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:-

یک عرض گفتم پیش تو در کون کرتار۔ حقه کبیر کریم تو، بےعیب پروردگار۔

(شری گرو گرنتھ صاحب، صفحہ نمبر721، مہلا 1، راگ تلنگ)

کون کرتار کا معنٰی ہے سب کا خالق، یعنی وہ رب جس نے الفاظ کی طاقت سے سب کو پیدا کیا، حقا کبیر کا معنٰی ہے ست کبیر، کریم کا مطلب ہے رحم کرنے والا، اور پروردگار کی معنٰی خدا ہوتا ہے۔}

رِگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 4:-

ترپادوردھو اودیتپروشہ پادوسییہابھوتپنہ۔ تتو وشو ویکرامتساشاناشنے ابھی۔4۔

تر - پاد - اوردھوہ- ادیت- پروشہ - پادہ - اسی - اہ - ابھوت - پونہ - تتہ - وشوڈ - ویکرامت - سہ - اشانشنے - ابھ۔

ترجمہ:- (پُرش) یہ پرم اکشر بِرہم ارتھات اوناشی پرماتما (اوردھو:) اوپر (تر) تین لوک جیسے ستیہ لوک- الکھ لوک - اگم لوک روپ (پاد) پیر ارتھات اوپر کے حصّے میں (ادیت) پرکٹ ھوتا ہے ارتھات وراجمان ہے (اسی) اسی پرمیشور پُورن بِرہم کا (پادہ) ایک پیر ارتھات ایک حصّہ جگت رُوپ (پنر) پھر (اہ) یہاں (ابھوت) پرکٹ ہوتا ہے (تتہ) اس لئے (سہ) وہ اوناشی پُورن پرماتما (اشانشنے) کھانے والے کال ارتھات چھر پُرش وَ نہ کھانے والے پربِرہم ارتھات اکشر پُرش کے بھی (ابھ)اوپر (وشون)سروتر (ویکرامت) ویاپت ہے ارتھات اُسکی پربھُوتا سرو برہمنڈوں وَ سرو پربھوں پر ہے وہ کل کا مالک ہے۔ جس نے اپنی شکتی کو سرو کے اوپر پھیلایا ہے۔

مفہوم:- یہی پُوری کائنات کا خالق رب اپنی تخلیق کے اوپری حصے میں تین مقامات (ستلوک، الکھ لوک، اگم لوک) میں تین صورتوں میں بذات خود ظاہر ھوتا ہے، یعنی خود ہی بیٹھا ہوا ہے۔ یہاں انامی لوک کا بیان اس لیے نہیں کیا کیونکہ انامی لوک میں کوئی مخلوق نہیں ہے اور اکہہ انامی لوک باقی تخلیق سے پہلے کا ہے، پھر کہا ہے کہ اسی پرماتما کے ستیہ لوک سے الگ ہونے کے بعد نیچے کے بِرہم اور پربرہم کے لوک بنے ہیں اور وہ پُورن پرماتما کھانے والے برہم یعنی کال سے(کیونکہ بِرہم/کال ایک بڑے شراپ کی وجہ سے روزانہ ایک لاکھ انسانوں کو کھاتا ہے) اور نہ کھانے والے پربرہم یعنی اکشر پُرش سے(پربرہم انسانوں کو نہیں کھاتا، لیکن پیدائش وَ موت اور اعمال کی سزائیں جیسی کی تیسی بنی رہتی ہیں) سے بھی اعلیٰ ہے، یعنی اُس پُورن پرماتما کی حکومت سب کے اوپر ہے اور کبیر پرمیشور ہی سب کے مالک ہیں۔ جس نے اپنی قدرت سب کے اوپر پھیلا رکھی ہے، جیسے سورج اپنی روشنی پھیلا کے سب کے اوپر اثر ڈالتا ہے، ایسے ہی پُورن پرماتما نے اپنی قدرت سے تمام کائنات کو کنٹرول کر رکھا ہے جیسے موبائل فون کا ٹاور ایک سمت ہوتے ہوئے بھی اپنی طاقت یعنی موبائل فون کی رینج (کیپیسٹی) چاروں طرف پھیلائے رہتا ہے۔ اسی طرح پروردگار نے اپنی بےشکل(نِراکار) طاقت ہر طرف پھیلا رکھی ہے جس سے ایک ہی جگہ بیٹھ کے وہ تمام برہمنڈوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

اسی کا ثبوت محترم غریب داس صاحب جی دے رہے ہیں۔(امرت وانی راگ کلیان)

تین چرن چنتامنی صاحب، شیش بدن پر چھائے۔ ماتا، پتا، کل نہ بندھو، نا کنہیں جننی جائے۔

رگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 5:-

تسمادورالجایت وراجو ادھ پورشہ۔سا جاتو اتیرچیت پشچادبھومتھو پرہ۔5۔

تسمات-وراٹ-اجایت - وراجہ - ادھ — پروشہ-سا- جاتہ- اتیرچیت - پشچات — بھومم- اتھہ - پرہ ۔

ترجمہ:- (تسمات) اس کے پشچات اس پرمیشور ستیہ پُرش کی شبد شکتی سے (وراٹ) وراٹ ارتھات برہم، جسے چھر پُرش وَ کال بھی کہتے ہیں (اجایت) اُتپنّ ہُوا ہے (پشچات) اسکے بعد (وراجہ) وراٹ پُرش ارتھات کال بھگوان سے (ادھ) بڑے (پرشہ) پرمیشور نے (بھومم) پرتھوی والے لوک، کال بِرہم تتھا پربرہم کے لوک کو (اتیرچیت) اچھی طرح رچا (اتھہ) پھر (پرہ) اَنیہ چھوٹے-چھوٹے لوک (سا) اُس پُورن پرمیشور نے ہی (جاتہ) اُتپنّ کیا ارتھات ستھاپِت کیا۔

مفہوم:- اوپر منتر 4 میں مذکور تینوں لوکوں (اگم لوک، الکھ لوک اور ستلوک) کی تخلیق کے بعد پُورن پرماتما نے جیوتی نِرنجن (برہم) کو پیدا کیا یعنی اسی سب سے طاقتور خدا پُورن بِرہم کویر دیو (کبیر پربھُو) سے ہی وراٹ یعنی بِرہم (کال) پیدا ہُوا ہے۔ یہی گیتا ادھیائے 3 کے منتر 15 سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اکشر پُرش یعنی لافانی خدا نے بِرہم کو پیدا کیا، یہی اتھرو وید کانڈ نمبر 4 انوواک نمبر 1 منتر نمبر 3 سے بھی ثابت ہے کہ پُورن بِرہم نے برہم کو پیدا کیا اور اُسی پُورن بِرہم (بھومم) زمین وغیرہ چھوٹے بڑے لوکوں کو پیدا کیا۔ وہ پُورن بِرہم اس وراٹ بھگوان یعنی بِرہم سے بھی بڑا ہے یعنی اس کا بھی مالک ہے۔

رِگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 15:-

سپتاسیاسنپردھیسترہ سپت سمدھی کرتاہ۔ دیوا یدیگں تنوانا ابدھنن پروش پشم۔15۔

سپت-اسی-آسن- پردھیہ - ترسپت- سمدھ - کرتاہ- دیوا- یت -یجنم - تنواناہ - ابدھنن - پرشم – پشم۔

ترجمہ:- (سپت) سات سنکھ برہمنڈ تو پربرہم کے تتھا (ترسپت) اکیس برہمنڈ کال برہم کے (سمدھی) کرمنڈ دُکھ روپی آگ سے دُکھی (کرتاہ) کرنے والے (پردھیہ) گولاکار گھیرا رُوپ سیما میں (آسن) ودیمان ہیں (یت) جو (پرشم) پُورن پرماتما کی (یگنم) ودھی وت دھارمک کرم ارتھات پُوجا کرتا ہے (پشم) بل کے پش روپی کال کے جال میں کرم بندھن میں بندھے (دیوا) بھکت آتماؤں کو (تنواناہ) کال کے دُوارہ رچے ارتھات پھیلائے پاپ کرم بندھن جال سے (ابدھنن) بندھن رہت کرتا ہے ارتھات بندی چھڑانے والا بندی چھوڑ ہے۔

مفہوم:- سات سنکھ برہمنڈ پربرہم کے اور اکیس برہمنڈ برہم کے ہیں، جن میں گول دائرہ کی حدود میں بند گناہوں کی آگ میں جل رہے انسانوں کو حقیقی عبادت کا طریقہ بتا کے صحیح طریقے سے عبادت کراتا ہے۔ جس سے وہ قربانی کے جانوروں کی طرح پیدائش وَ موت کے کال (برِہم) کے کھانے کے لیے گرم پتھر کی اذیت سے دوچار ہو نے والی بھکت آتمائوں کو کال کے اعمال کی قید کے پھیلائے جال کو توڑ کے قید سے آزاد کرتا ہے، یعنی قید سے آزاد کرانے والا بندی چھوڑ ہے۔اسی کا ثبوت مقدس یجُروید اِدھیائے(باب) 5 منتر 32 میں ہے کہ: کویرانگھاریسی (کویر) کبیر پرمیشور (انگھ) پاپ کا (اری) شترو (اسی) ہے ارتھات پاپ وناشک کبیر ہے۔ بمبھاریسی (بمبھار) بندھن کا شترو ارتھات بندی چھوڑ کبیر پرمیشور (اسی) ہے۔

رِگ وید منڈل 10 کے سُکت 90 کا منتر 16:-

یگین یگمیجنت دیواستانی دھرمانی پرتھمانیاسن۔تے ہاناک مہیمان سچنت یتر پوروے سادھیاہ سنت دیوا۔16۔

یگین - ایگم-ا-یجنت - دیواہ - تان - دھرمان - پرتھمان - آسن - تے - ہا- ناکم - مہیمان - سچنت - یتر - پوروے - ر - سادھیاہ - سنت دیوا۔

ترجمہ:- جو (دیوا) نروکار دیو سوروپ بھکت آتمائیں (ایجنم) ادھوری غلط دھارمک پُوجا کے ستھان پر (یگین) ست بھکتی دھارمک کرم کے آدھار پر (ایجنت) پُوجا کرتے ہیں (تان) وے (دھرمان) دھارمک شکتی سمپنّ (پرتھمان) مکھیہ ارتھات اُتّم (آسن) ہیں (تے ہا) وے ہی واستو میں (مہیمان) مہان بھکت شکتی یکت ہوکر (سادھیاہ) سپھل بھکت جن (ناکم) پُورن سکھدایک پرمیشور کو (سچنت) بھکتی نِمت کارن ارتھات ست بھکتی کی کمائی سے پراپت ہوتے ہیں، وے وہاں چلے جاتے ہیں ۔ (یتر) جہاں پر (پوروے) پہلے والی سرشٹی کے (دیوا) پاپ رہت دیوَ سوَروپ بھکت آتمائیں (سنت) رہتی ہیں۔

مفہوم:- نرِوکار (جنھوں نے گوشت، شراب، تمباکو کا استعمال ترک کر دیا ہے اور دیگر بُرائیوں سے پاک ہیں وہ) نیک بھکت آتمائیں صحائف کے خلاف عبادت ترک کر کے صحائف کے مطابق عبادت کرتے ہیں، وہ عقیدت کی کمائی سے مالا مال ہو کے کال کے قرض سے آزاد ہو کےاپنی سچی عقیدت کی کمائی سے اس سب کو خوشی دینے والے خدا کو حاصل کرلیتے ہیں، یعنی ستیہ لوک میں چلے جاتے ہیں، جہاں سب سے پہلی تخلیق کردہ کائنات کے دیووں یعنی بے گناہ ہنس آتمائیں رہتی ہیں۔

جیسے کچھ آتمائیں تو کال (برہم) کے جال میں پھنس کر یہاں آگئیں، کچھ پربرہم کے ساتھ سات سنکھ برہمنڈوں میں آگئیں، پھر بھی لاتعداد آتمائیں جن کا عقیدہ پُورن پرماتما پر غیر متزلزل رہا، جو مالک سے وفاداری کے مرتبہ سے نہیں گریں، وہ وہیں رہ گئیں، اس لیے یہاں یہی بیان مقدس ویدوں نے بھی صحیح بتایا ہے۔یہی گیتا ادھیائے 8 کے شلوک نمبر 8 تا 10 سے ثابت ہوتا ہے کہ جو بندہ پُورن پرماتما کی سچی عبادت صحیفوں کے مطابق کرتا ہے، وہ عقیدت کی کمائی کی طاقت سے اُس پُورن پرماتما کو حاصل کرلیتا ہے، یعنی اس کے پاس چلا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تین خدا ہیں:- برِہم، پربرِہم اور پُورن برِہم۔ انہی کو 1۔ برِہم، ایش، چھر پُرش، 2۔ پربرِہم، اکشر پُرش/ اکشر برِہم ایشور ، اور 3۔ پُورن برِہم، پرم اکشر برہم، پرمیشور، ست پُرش وغیرہ مترادفات سے جانا جاتا ہے۔

یہی ثبوت رِگ وید منڈل 9 کے سُکت 96 کے منتر 17 سے 20 میں واضح کیا گیا ہے کہ پُورن برہم کویر دیو (کبیر پرمیشور)

ایک بچے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور اپنا خالص علم یعنی تتوگیان (کویر گیر بھی) کبیر وانی کے ذریعے اپنے پیروکاروں کو بول بول کے بیان کرتا ہے۔ وہ کویر دیو (کبیر پرمیشور) برہم (چھر پُرش) اور پربرہم (اکشر پُرش) کے مقام سے مختلف جو پُورن برہم (پرم اکشر پُرش) کا تیسرا رِتُودھام (ستلوک) ہے، اس میں اپنی شکل میں رہتا ہےاور ستلوک سے چوتھا انامی لوک ہے۔ اس میں بھی یہی کویر دیو (کبیر پرمیشور) انامی پُرش بن کے انسانی شکل میں بیٹھا ہے۔

مقدس شریمد دیوی مہا پُران میں کائنات کی تخلیق کا ثبوت

برھما، وشنو اور شو کے ماں باپ

(دُرگا اور برہم کے ملاپ سے برہما، وشنو اور شِو کی پیدائش)

مقدس شریمد دیوی مہاپُران تیسرا اسکند ادھیائے 1-3 (گیتا پریس گورکھپور سے شائع، مترجم: شری ہنومان پرساد پودار اور چمن لال گوسوامی جی، صفحہ نمبر 114 سے)۔

صفحہ نمبر 114 سے 118 تک بیان کیا ہے کہ بہت سے اچاریہ بھوانی کو تمام خواہشات پُورا کرنے والی بتاتے ہیں۔ اسے پرِکرتی کہتے ہیں اور اس کا برِہم کے ساتھ لازم و ملزوم کا رشتہ (ابھید سمبندھ) ہے۔ {جیسے بیوی کو نصف بہتر (اردھنگانی) بھی کہتے ہیں، یعنی دُرگا برِہم (کال) کی بیوی ہے۔} راجہ شری پرِکشت کے ایک برہمنڈ کی تخلیق کے بارے میں پُوچھنے پر شری ویاس جی نے بتایا کہ میں نے شری نارد جی سے پُوچھا تھا کہ اے دیورِشی! یہ برہمنڈ کیسے بنا؟ میرے اس سوال کے جواب میں شری نارد جی نے کہا کہ میں نے اپنے والد شری برِہما جی سے پُوچھا تھا کہ اے بابا شری، یہ برہمنڈ آپ نے بنایا یا شری وِشنو جی اس کے خالق ہیں یا شِو جی نے اسے بنایا ہے؟ براہ کرم سچ سچ بتائیں۔ تب میرے محترم والد شری برِہما جی نے بتایا کہ بیٹا نارد میں نے اپنے آپ کو کمل کے پُھول پر بیٹھے ہوئے پایا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ میں اس گہرے پانی میں کہاں سے پیدا ہوگیا۔ ایک ہزار سال تک زمین کی تلاش کرتا رہا، لیکن اس پانی کا کنارہ کہیں نہیں ملا۔ پھر آسمان سے آواز آئی کہ تپسیا کرو۔ تو ایک ہزار سال تک تپسیا کی۔ پھر ندا (آکاش وانی)آئی کہ دنیا کی تخلیق کرو۔ کہ تبھی مدھو اور کیٹبھ نام کے دو راکشس آگئے، ان کے ڈر سے میں کمل کا ڈنٹھل پکڑ کے نیچے اُتر گیا۔ وہاں بھگوان وِشنو جی ایک سانپ کے پھن پر بے ہوش پڑے تھے۔ ان کے اندر سے ایک عورت (بُھوت بن کے داخل ہوئی دُرگا) نکلی۔ وہ زیورات پہنے آسمان میں نظر آنے لگی۔ تب بھگوان وِشنو ہوش میں آئے۔ اب میں اور وِشنو جی دو تھے۔ کہ تبھی بھگوان شنکر بھی آ گئے۔ دیوی نے ہمیں جہاز میں بِٹھایا اور برِہم لوک میں لے گئی۔ وہاں ایک برہما، ایک وِشنو اور ایک شِو اور دیکھا، پھر ایک دیوی دیکھی، اسے دیکھ کے وشنو جی نے حسب ذیل باتیں بیان کیں۔ (برہم کال بھگوان نےوشنو جی کو یاداشت عطا کی تب اُنہیں اپنا بچپن یاد آیا، تو بچپن کی کہانی سُنائی)۔

صفحہ نمبر 119-120 میں بھگوان وِشنو جی نے شری برہما اور شری شِو کو بتایا کہ یہ ہم تینوں کی ماں ہیں، یہی ساری دنیا کی ماں پرِکرتی دیوی ہیں۔ میں نے اس دیوی کو اُس وقت دیکھا تھا جب میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا، یہ مجھے جھولے میں جُھلا رہی تھیں۔

تیسرا اسکند صفحہ نمبر 123 پر شری وِشنو جی نے شری دُرگا جی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ:- آپ پاک صُورت ہیں، یہ ساری دنیا آپ ہی کے وجود سے ظاہر ہو رہی ہے، میں (وِشنو)، برِہما اور شنکر ہم سب صرف آپ کی مہربانی سے موجود ہیں۔ ہمارا ظہور (پیدائش) اور غیاب (موت) ہوا کرتا ہے یعنی ہم تینوں دیوتا فانی ہیں، صرف آپ ہی اُبدی (لافانی) ہو، دنیا کی ماں ہو، پرِکرتی دیوی ہو۔

بھگوان شنکر نے کہا: دیوی، اگر مہابھاگ وِشنو آپ سےپیدا ہوئے ہیں تو ان کے بعد پیدا ہونے والے برِہما بھی آپ ہی کے بچےہوئے۔ پھر کیا میں تموگنی لیلا کرنے والا شنکر تمہارا بچہ نہیں ہوا۔یعنی مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔

غور کریں:- اوپر کی تفصیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شری برِہما جی، شری وِشنو جی، شری شِو جی فنا ہونے والے ہیں۔ مرتیونجے (اجر-امر) سرویشور نہیں ہیں اور دُرگا (پرِکرتی) کے بیٹے ہیں اور برِہم (کال سداشِو) ان کا باپ ہے۔

تیسرا اسکند صفحہ نمبر 125 پر برہما جی کے پوچھنے پر کہ اے ماں! جسے ویدوں میں برہم کہا گیا ہے وہ آپ ہی ہیں یا کوئی اور خدا ہے؟ اس کے جواب میں یہاں تو دُرگا خود کہہ رہی ہے کہ میں اور برہم ایک ہی ہیں۔ پھر اسی اسکند ادھیائے 6 کے صفحہ نمبر 129 پر کہا ہے کہ اب میرے کام پورے کرنے کے لیے تم لوگ جہاز میں بیٹھ کے جلد آجاؤ۔ جب کوئی مشکل کام پیش آنے پر تم مجھے یاد کروگے تو میں سامنے آجاؤنگی۔ دیوتاؤں تمہیں میرا (دُرگا کا) اور برہم کا دھیان ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔ اگرتم ہمیں یاد کرتے رہو گے تو تمہاری کامیابی میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔

مندرجہ بالا وضاحت سے خود واضح ہو جاتا ہے کہ دُرگا (پرکرتی) اور برہم (کال) ہی تینوں دیوتاؤں کے والدین ہیں اور برہما، وشنو اور شو فنا ہونے والے ہیں اور انہیں مکمل طاقت حاصل نہیں ہے۔

تینوں دیوتاؤں (شری برہما جی، شری وشنو جی، شری شو جی) کی شادی دُرگا (پرکرتی دیوی) نے کی تھی۔ تیسرے اسکند کے صفحہ نمبر 128-129 ملاحظہ کریں۔

گیتا ادھیائے(باب) نمبر 7 کا شلوک (آیت)نمبر 12:-

یے، چا، ایو، ساتوکاہ، بھاواہ، راجساہ، تامساہ، چا، یے،

متہ، ایو، ات، تان، ودھّ، نہ، تو، اہم، تیش، تے، میے۔

ترجمہ:- (چا) اور (ایو) بھی (یے) جو (ساتوکاہ) ستگن وشنو جی سے ستھتی (بھاواہ) بھاو ہیں اور (یے) جو (راجساہ) رجگن برہما جی سے اُتپتّی (چ) تتھا (تامساہ) تمگن شو سے سنہار ہیں (تان) ان سب کو تو (متہ ایو) میرے دُوارہ سنیوجت نیم انوسار ہی ہونے والے ہیں (ات) ایسا (ودھّ) جان (تو) پرنتو واستومیں (تیش) ان میں (اہم) میں اور (تے) وے (می) مجھ میں (نہ) نہیں ہیں۔

مقدس شِو مہا پُران میں تخلیق کائنات کا ثبوت

(کال برہم اور دُرگا سے وِشنو، برہما اور شِو کی پیدائش ہوئی)

اسی کا ثبوت مقدس شری شِو پُران، گیتا پریس گورکھپور سے شائع شدہ، مترجم: شری ہنومان پرساد پودار، کے ادھیائے 6 رُدر سمہیتا، صفحہ نمبر 100 پر کہا ہے کہ جو مورتی رھیت پربرہم ہے اُسی کی مورتی بھگوان سداشِو ہے۔ ان کے جسم سے ایک طاقت نکلی، جس طاقت کو امبیکا، پرکرتی (دُرگا)، تری دیوَ جننی (شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی کو جنم دینے والی ماں) کہا جاتا ہے۔ جس کے آٹھ بازو ہیں اور وہ جو سداشِو ہیں انہیں شِو، شمبھو اور مہیشور بھی کہا جاتا ہے۔ (صفحہ نمبر 101 پر) وہ اپنے تمام اعضاء پر راکھ لگائے رکھتے ہیں۔ اس کال کی شکل والے برہم نے ایک شِو لوک نامی علاقہ بنایا۔ پھر دونوں نے میاں بیوی جیسا سلوک کیا جس سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام وشنو رکھا (شِو پُران صفحہ نمبر 102)۔

پھر رُدر سمیتا ادھیائے نمبر 7 صفحہ نمبر103 پر برہما جی نے کہا کہ میری پیدائش بھی بھگوان سداشِو (برہم کال) اور پرکرتی (دُرگا) کے ملاپ سے ہوئی ہے، یعنی میاں بیوی جیسا سلوک کے بعد ہوئی ہے۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا۔ پھر رُدر سمیتا ادھیائے نمبر 9 کے صفحہ نمبر110 پر کہا ہے کہ اسی طرح برہما، وشنو اور رُدر اِن تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں، لیکن شِو (کال برہم) گناتیت سمجھا جاتا ہے۔

یہاں پر چار ثابت ہوتے ہیں، یعنی برہما، وِشنو اور شِو سداشو (کال برہم) اور پرکرتی (دُرگا) سے پیدا ہوئے۔ تینوں خداؤں (شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی) کی ماں شری دُرگا جی اور والد شری جیوتی نرنجن (برہم) ہیں۔ یہی تینوں دیوتا رجگن برہما جی، ستگن وشنو جی اور تمگن شِو جی ہیں۔

مقدس شریمد بھگوت گیتا جی میں تخلیق کائنات کا ثبوت

اسی کا ثبوت مقدس گیتا جی ادھیائے 14 کے شلوک 3 سے 5 تک میں ہے۔ برِہم (کال) کہہ رہا ہے کہ پرِکرتی (دُرگا) تو میری بیوی ہے، میں برِہم (کال) اس کا شوہر ہوں۔ ہم دونوں کے ملاپ سے تمام انسانوں سمیت تینوں گن (رجگن - برہما جی، ستگن - وشنو جی، تمگن - شِو جی) پیدا ہوئے ہیں۔ میں (برِہم) تمام مخلوقات کا باپ ہوں اور پرِکرتی (دُرگا) ان کی ماں ہے۔ میں اس کے بطن میں بیج ڈالتا ہوں جس سے تمام مخلوقات پیدا ہوتی ہے۔ پرِکرتی (دُرگا) سے پیدا ہونے والے تینوں گن (رجگن برہما، ستگن وشنو اور تمگن شِوا) انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جسم سے باندھتے ہیں۔ اسی کا ثبوت ادھیائے 15 شلوک 1 تا 4 اور 16، 17 میں بھی ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر1:-

اوردھومولم، ادھشاکھم، اشوتھّم، پراہہ، اوییم،

چھندانس یسی، پرنان یہ، تم، وید، سہ ویدوت۔

ترجمہ:- (اوردھومولم) اوپر کو پُورن پرماتما آدی پُرش پرمیشور رُوپی جڑ والا (ادھشاکھم) نیچے کو تینوں گُن ارتھات رجگن برہما، ستگن وشنو و تمگن شِو روپی شاکھا والا (اوییم) اوناشی (اشوتھّم) وِسترت پیپل کا ورکش ہے، (یسی) جسکے (چھندانس) جیسے وید میں چھند ہے ایسے سنسار روپی ورکش کے بھی وبھاگ چھوٹے-چھوٹے حصّے ٹہنیاں و (پرنان) پتےّ (پراہہ) کہے ہیں (تم) اس سنسار روپ ورکش کو (یہ) جو (وید) اسے وستار سے جانتا ہے (سہ) وہ (ویدوت) پُورن گیانی ارتھات تتودرشی ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر2:-

ادھہ، چا، اوردھوم، پرسرتاہ، تسی، شاکھاہ، گنپرورددھّاہ،

وشیپروالاہ، ادھہ، چا، مولان، انسنتتان، کرمانو بندھینی منشیلوکے۔

ترجمہ:- (تسی) اس ورکش کی (ادھہ) نیچے (چا) اور (اوردھوم) اوپر (گن پرورددھّاہ) تینوں گنوں برہما - رجگن، وشنو-ستگن، شِو-تمگن روپی (پرسرتا) پھیلی ہوئی (وشیپروالا) وکار - کام کرودھ، موہ، لوبھ اہنکار روپی کوپل (شاکھاہ) ڈالی برہما، وشنو، شِو (کرمانبندھین) جیوکو کرموں میں باندھنے کی (مولان) جڑیں ارتھات مکھیے کارن ہیں (چا) تتھا (منشیلوکے) منش لوک - ارتھات پرتھوی لوک میں (ادھہ) نیچے- نرک، چوراسی لاکھ جونیوں میں (اوردھوم) اوپر سورگ لوک آدی میں (انسنتتان) ویوستھت کئے ہوئے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر3:-

نہ، روپم، اسی، اہ، تتھا، اپلبھتے، نہ، انتہ، نہ، چا، آدہ، نہ، چ،

سمپرتشٹھا، اشوتھّم، اینم، سوروڈھمولم، اس گشترین، درڈھین، چھتوا۔

ترجمہ:- (اسی) اس رچنا کا (نہ) نہیں (آدہ) شروعات (چا) تتھا (نہ) نہیں (انتہ) انت ہے (نہ) نہیں (تتھا) ویسا (روپم) سوروپ (اپلبھتے) پایا جاتا ہے (چا) تتھا (اہ) یہاں وچار کال میں ارتھات میرے دوارہ دیا جا رہا گیتا گیان میں پُورن جانکاری مجھے بھی (نہ) نہیں ہے (سمپرتشٹھا) کیونکہ سرو برہمنڈوں کی رچنا کی اچھی طرح ستھتی کا مجھے بھی گیان نہیں ہے (اینم) اس (سوروڈھمولم) اچھی طرح ستھائی ستھتی والا (اشوَتھّم) مضبوط سوروپ والے سنسار روپی ورکش کے گیان کو (اسنگشسترین) پُورن گیان روپی (درڈھین) درڑھ سوکشم وید ارتھات تتوگیان کے دوارہ جان کر (چھتوا) کاٹ کر ارتھات نِرنجن کے بھکت کو کشنک ارتھات کشن بھنگر جان کر برہما، وشنو، شِو، برہم تتھا پربرہم سے بھی آگے پُورن برہم کی تلاش کرنی چاہیے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر4:-

تتہ، پدم، تت، پرمارگتویم، یسمن گتاہ، نہ نورتنت، بھویہ،

تم، ایو، چا، آدیم، پرشم، پرپدیے، یتہ، پرورتہ، پرسرتا، پرانی۔

ترجمہ:- جب تتودرشی سنت مل جائے (تتہ) اس کے پشچات (تت) اس پرماتما کے (پدم) پد ستھان ارتھات ستلوک کو (پرمارگتویم) بھلی بھانت کھوجنا چاہیے (یسمن) جس میں (گتاہ) گئے ہوئے سادھک (بھویہ) پھر (نہ، نورتنت) لوٹکر سنسار میں نہیں آتے (چا) اور (یتہ) جس پرماتما-پرم اکشر برہم سے (پرانی) آدی (پرورتہ) رچنا - سرشٹی (پرسرتا) اُتپنّ ہوئی ہے (تم) اجنات (آدیم) آد یم ارتھات میں کال نرنجن (پرشم) پُورن پرماتما کی (ایو) ہی (پرپدیے) میں شرن میں ہوں تتھا اسی کی پُوجا کرتا ہوں۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 16:-

دِوؤ، اِمو، پرشو، لوکے، کشرہ، چ، اکشرہ، ایو، چ، کشرہ سروان بھوتان، کوٹستھہ، اکشرہ، اچیتے۔

ترجمہ:- (لوکے) اس سنسار میں (دِوؤ) دو پرکارکے (کشرہ) ناشوان (چا) اور (اکشرہ) اوناشی(پروشو) بھگوان ہیں (ایو) اسی پرکار (امو) ان دونوں پربھوں کے لوکوں میں (سروان) سمپورن (بھوتان) پرانیوں کے شریر تو (کشرہ) ناشوان (چا) اور (کوٹستھہ) جیوآتما (اکشرہ) اوناشی (اچیتے) کہا جاتا ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 17:-

اُتم، پُرشہ، تو، اَنیہ، پرماتما، اِتی، اُداہرتہ،

یہ، لوکتریم آوشی، بھرت، اویہ، ایشورہ۔

ترجمہ:- (اُتمہ) اُتم (پُرشہ) پربھو (ت) تو (اَنیہ) اپروکت دونوں پربھوں «چھر پُرش تتھا اکشر پُرش» سے بھی اَنیہ ہی ہے (اتی) یہ واستو میں (پرماتما) پرماتما (اداہرتہ) کہا گیا ہے (یہ) جو (لوکتریم) تینوں لوکوں میں (آوشی) پرویش کرکے (بھرت) سب کا دھارن پوشن کرتا ہے ایوم (اویہ) اوناشی (ایشورہ) ایشور (پربھوں میں شریشٹھ ارتھات سمرتھ پربھو) ہے۔

مفہوم:- گیتا کا علم دینے والے خدا نے صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ یہ دنیا ایک اُلٹے لٹکے ہوئے درخت کی طرح سمجھو۔ اوپر جڑیں (مول) پُورن پرماتما ہیں۔ نیچے ٹہنیاں وغیرہ کو دیگر حصے سمجھو۔ اس دنیا جیسے درخت کے ہر حصے کی مختلف تفصیلات جو سنت جانتا ہے وہی تتودرشی سنت (باخبر)ہے، جس کے بارے میں گیتا باب 4 کی آیت نمبر 34 میں کہا ہے۔ گیتا باب 15 کی آیت نمبر 2-3 میں صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ تین گن کی طرح شاخیں ہیں۔ یہاں وِچار کال(بات چیت کے دوران) میں یعنی گیتا میں میں (گیتا کا علم دینے والا) آپ کو مکمل معلومات نہیں دے سکتا، کیونکہ مجھے اس دنیا کی ابتدا و انتہا کا علم نہیں ہے۔ اس کے لیے گیتا ادھیائے (باب)4 کے شلوک (آیت) نمبر 34 میں کہا ہے کہ خدا کا علم کسی تتودرشی سنت (باخبر)سے سیکھو۔ اسی گیتا کے ادھیائے 15 کے شلوک نمبر 1 میں اُس تتودرشی سنت کی پہچان بتائی ہے کہ وہ دنیا جیسے درخت کے ہر حصے کا علم عطا کرے گا۔ اسی سے پُوچھو۔ گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 4 میں کہا ہے کہ اُس تتودرشی سنت(باخبر) سے ملنے کے بعد انسان کو اس اعلیٰ ترین خدا کی تلاش کرنی چاہیے، یعنی اُس باخبر کی ہدایات کے مطابق عبادت کرنی چاہیے، جس کے ذریعے مکمل نِجات (اَبدی نِجات) حاصل ہوتی ہے۔ گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 16-17 میں واضح کیا ہے کہ تین خدا ہیں، ایک چھر پُرش (بِرہم)، دوسرا اکشر پُرش (پربِرہم) اور تیسرا پرم اکشر پُرش (پُورن برہم)۔ چھر پُرش اور اکشر پُرش درحقیقت لافانی نہیں ہیں۔ وہ لافانی خدا تو اِن دونوں سے مختلف ہی ہے۔ وہی تینوں لوکوں میں داخل ہوکے سب کو پالتا پوستا ہے۔

مندرجہ بالا شریمد بھگوت گیتا باب 15 کے آیت1 تا 4 اور 16-17 میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُلٹے لٹکے ہوئے دنیا والے درخت کی مول یعنی جڑ تو پرم اکشر برہم یعنی پُورن برہم ہے جس سے پورا درخت برقرار رہتا ہے اور اس درخت کا وہ حصہ جو زمین کے فوراً باہر زمین کے ساتھ نظر آتا ہے وہ تنا ہوتا ہے اسے اکشر پُرش یعنی پربرہم جانو۔ اس تنے سے اوپر چل کے دوسری موٹی شاخ نکلتی ہے، ان میں سے ایک شاخ کو برہم یعنی چھر پُرش جانو، اور اسی شاخ سے تین شاخائیں نکلتی ہیں انہیں برہما، وشنو، اور شِو جانو اور شاخائوں سے آگے پتے کی شکل میں انسانوں/ جانداروں کو سمجھو۔ مندرجہ بالا گیتا باب 15 کی آیت 16-17 میں واضح کیا ہے کہ چھر پُرش (برہم) اور اکشر پُرش

(پر برہم) اور ان دونوں کے لوکوں میں جتنے بھی جاندار ہیں ان کے مجموعی جسم تو فانی ہیں اور روح لافانی ہے، یعنی اوپر والے دو رب اور ان کے ماتحت سب مخلوقات فنا ہونے والی ہیں۔ اگر چہ اکشر پُرش (پر برہم) کو لافانی کہا ہے، لیکن حقیقت میں غیر فانی پرماتما ان دونوں سے مختلف ہے۔ وہ تینوں جہانوں میں داخل ہو کے سب کی پرورش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل میں تینوں خداؤں کی مختلف تفصیلات دی گئی ہیں۔

مقدس بائبل اور قرآن شریف میں تخلیق کائنات کا ثبوت

اسی کا ثبوت مقدس بائبل اور قرآن شریف میں بھی ہے۔

قرآن شریف میں مقدس بائبل کا علم بھی موجود ہے، اس لیے ان دونوں ہی مقدس صحیفوں سے مل جل کے یہ ثابت کیا ہے کہ کائنات کا خالق کون اور کیسا ہے اور اس کا اصلی نام کیا ہے۔

مقدس بائبل (باب تخلیق صفحہ نمبر 2 میں ا۔ 1:20 - 2:5 پر)۔

چھٹواں دن :- پرانی(جاندار) اور منشیے(انسان):-

اپنے پرانیوں کی رچنا کرکے 26۔ پھر پرمیشور نے کہا، ہم منُشیے(انسان) کو اپنی صورت کے مطابق اپنی سمانتا میں بنائیں، جو سروَ پرانیوں(جانداروں) کو قابو رکھے گا۔ 27۔ تب پرمیشور نے منُشیے(انسان) کو اپنی صورت کے مطابق اُتپنّ کیا، نَر اور ناری (مرد وَ عورت)کرکے منشیوں کی سرشٹی کی۔

29۔ پربُھو نے منشیوں کے کھانے کے لئے جتنے بیج والے چھوٹے پیڑ تھا جتنے پیڑوں میں بیج والے پھل ہوتے ہیں، وے بھوجن کے لئے عطا کئے ہیں، (گوشت کھانا نہیں کہا ہے۔)

ساتواں دن :- وشرام (آرام) کا دن:-

پرمیشور نے چھ دن میں سروَ سرشٹی کی اُتپتّی کی تتھا ساتویں دن وِشرام کیا۔

بائبل مقدس سے واضح ہوگیا کہ خدا ایک انسانی جسم والا ہے جس نے چھ دنوں میں پوری کائنات بنائی اور پھر آرام کیا۔

قرآن شریف (سورہ فرقان 25 کی آیت نمبر 52، 58، 59)۔

آیت نمبر 52:-فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (52)

اُس کا مفہوم ہے کہ حضرت محمد جی کا خدا فرما رہا ہے کہ اے نبی! آپ کافروں (جو ایک خدا کی عبادت چھوڑ کے دوسرے دیوی دیوتاؤں اور بُتوں وغیرہ کی پُوجا کرتے ہیں) کا کہا مت ماننا، کیونکہ وہ لوگ کبیر کو خدائے کامل نہیں مانتے۔ آپ میرے دیئے ہوئے اس قرآن کے علم کی بنیاد پر ثابت قدم رہنا کہ کبیر ہی خدائے کامل ہے اور کبیر اللہ کے لیے جدوجہد کرنا (جنگ نہیں) یعنی ثابت قدم رہنا۔

آیت نمبر 58:-وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا (58)

مفہوم:- جسے حضرت محمد جی اپنا رب مانتے ہیں وہ اللہ (رب) کسی اور رب کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اے نبی، اس خدا کبیر پر یقین رکھو جو تمھیں ایک زندہ مہاتما کی شکل میں آکے ملا تھا۔ وہ کبھی مرنے والا نہیں ہے، یعنی حقیقتا لافانی ہے۔ اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی (پاک شان) بیان کرو، وہ کبیر اللہ (کویر دیو) عبادت کے لائق ہے اور اپنے بندوں کے تمام گناہوں کو مٹا دینے والا ہے۔

آیت نمبر 59:-الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا (59)

مفہوم:- حضرت محمد سے قرآن شریف نازل کرنے والا خدا (اللہ) کہہ رہا ہے کہ وہ کبیر خدا وہی ہے جس نے زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ موجود ہے۔ اسے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ساتویں دن اوپر اپنے ستیہ لوک میں تخت پر جا بیٹھا۔ اس کے بارے میں کسی (باخبر) تتودرشی سنت سے پُوچھو۔

اُس پُورن پرماتما کا حصول کیسے ہوگا اور حقیقی علم تو کسی تتودرشی سنت (باخبر) سے پُوچھو، میں نہیں جانتا۔

مذکورہ بالا دونوں مقدس مذاہب (عیسائیت اور اسلام) کے مقدس صحیفوں سے بھی مل جل کے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات کا خالق، تمام گناہوں کو مٹانے والا، سب سے طاقتور، لافانی خدا انسان جیسے جسم میں نظر آنے والا ہے اور ستیہ لوک میں رہتا ہے۔ اس کا نام کبیر ہے، اسے اللہ اکبرو بھی کہتے ہیں۔

محترم دھرم داس جی نے محترم کبیر پربھو سے پُوچھا کہ اے قادرِ مطلق! کہ آج تک یہ تتوگیان کسی نے نہیں بتایا، یہاں تک کہ ویدوں کا گہرا علم رکھنے والے علماء نے بھی نہیں بتایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاروں مقدس وید اور چاروں مقدس کتابیں (قرآن شریف وغیرہ) جُھوٹے ہیں۔پُورن پرماتما نے کہا:

کبیر، بید کتیب جھوٹے نہیں بھائی، جُھوٹے ہیں جو سمجھے ناہیں ۔

مطلب یہ ہے کہ چاروں مقدس وید (رِگ وید - اتھرو وید یجروید سام وید) اور چاروں مقدس کتابیں (قرآن شریف،زبور، تورات، اور انجیل) غلط نہیں ہیں۔ لیکن جو ان کو سمجھ نہیں سکے وہ نادان ہیں۔

خدا کبیر (کویر دیوَ) جی کی امرت وانی میں تخلیق کائنات کا ثبوت

نکتہ:- درج ذیل امرت وانی سنہ 1403 سے {جب کویر دیوَ (خدا کبیر) لیلامئے جسم میں پانچ سال کے تھے} سنہ 1518 تک {جب کویر دیو (خدا کبیر) مگھر سے اپنے جسم کے ساتھ ستلوک چلے گئے} کے بیچ میں تقریباً 600 سال پہلے پرم پوجیے کبیر پرمیشور (کویر دیو) جی نے اپنے ذاتی خادم (داس بھگت) محترم دھرم داس صاحب جی کو سُنائی تھی اور اسے دھرم داس صاحب جی نے لکھ لیا تھا۔ لیکن اُس وقت کے متقی ہندوؤں اور مسلمانوں کے جاہل گروؤں نے کہا کہ یہ جُلہا کبیر جُھوٹا ہے۔ شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی کے والدین کا نام کسی بھی صحیفے میں نہیں ہے۔ یہ تینوں خدا لافانی ہیں، ان کی پیدائش و موت نہیں ہوتی ہے۔ نہ ہی مقدس ویدوں اور قرآن شریف وغیرہ میں خدا کبیر کے متعلق کوئی ثبوت موجود ہے اور خدا کو بے شکل لکھا ہے۔ ہم روزانہ مطالعہ کرتے ہیں۔ معصوم لوگوں نے ان چالاک گروؤں کی بات مان لی کہ واقعی یہ کبیر جُلہا تو ان پڑھ ہے اور گرو جی پڑھے لکھے ہیں، سچ ہی کہہ رہے ہونگے۔ آج وہی سچائی سامنے آ رہی ہے اور ہمارے تمام مقدس مذاہب کے مقدس صحیفے گواہ ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پُورن پرمیشور، تمام کائنات کے خالق، کل کرتار، اور سب کچھ جاننے والے کویر دیو (خدا کبیر) ہی ہیں، جو کاشی (بنارس) میں ایک کمل کے پھُول پر نمودار ہوئے۔ اور 120 سال تک حقیقی روشن جسم کے اوپر ہلکے پھلکے نُور کے ساتھ انسانی جسم میں رہےاور اپنی تخلیق کردہ کائنات کا صحیح صحیح علم دینے کے بعد جسم سمیت ستلوک میں چلے گئے۔ قارئین کبیر پرمیشور صاحب جی کی بولی ہوئی درج ذیل امرت وانی پڑھیں:-

دھرم داس یہ جگ بورانا ۔ کوئی نہ جانے پد نروانا یہی کارن میں کتھا پسارا۔ جگ سے کھیو رام نیارا۔۱۔

یہی گیان جگ جیوَ سناؤ۔ سب جیووں کا بھرم نشاؤ۔۲۔ بھرم گئے جگ وید پُرانا۔ آدی رام کا بھید نہ جانا۔۳۔

رام رام سب جگت بکھانے۔آدی رام کوئی برلا جانے۔۴۔ گیانی سنُے سوہردے لگائی۔ مورکھ سُنے سو گمیہ نا پائی ۔۵۔

اب میں تم سے کہوں چتائی ۔ تِردیون کی اُتپتّی بھائی ۔۶۔ کچھ سنکشیپ کہوں گوہرائی ۔ سب سنشی تمہرے مٹ جائی ۔۷۔

ماں اشٹنگی پتا نرنجن ۔ وے جم دارن ونشن انجن ۔۸۔ پہلے کینہ نرنجن رائی ۔ پیچھے سے مایا اُپجائی ۔۹۔

مایا رُوپ دیکھ اتی شوبھا۔ دیو نرنجن تن من لوبھا۔۱۰۔ کام دیو دھرمرا ئے ستّائے۔ دیوی کو ترنتہی دھر کھائے ۔۱۱۔

پیٹ سے دیوی کرے پکارا۔ صاحب میرا کرو اُبارا۔۱۲۔ ٹیر سُنی تب ہم تہاں آئے۔ اشٹنگی کو بند چُھڑائے۔۱۳۔

ستلوک میں کینہا دُراچار، کال نرنجن دینہا نکار۔۱۴۔ مایا سمیت دیا بھگائی، سولہ سنکھ کوس دوری پر آئی۔۱۵۔

اشٹنگی اور کال اب دوئی، مند کرم سے گئے بگوئی ۔۱۶۔ دھرمرائے کو حکمت کینہا ۔ نکھ ریکھا سے بھگکر لینہا۔۱۷۔
دھرمرائے کنہاں بھوگ ولاسا۔ مایا کو رہی تب آسا۔۱۸۔ تین پُتر اشٹنگی جائے ۔ برہما وشنو شِو نام دھرائے۔۱۹۔
تین دیو وستار چلائے۔ ان میں یہ جگ دھوکھا کھائے۔۲۰۔ پُرش گمیہ کیسے کو پاوے۔ کال نرنجن جگ بھرماوے۔۲۱۔
تین لوک اپنے سُت دینہا۔ سُنّ نرنجن باسا لینہا۔۲۲۔ الکھ نرنجن سُنّ ٹھکانا۔ برہما وشنو شیو بھید نہ جانا۔۲۳۔
تین دیو سو اُنکو دھاویں ۔ نِرنجن کا وے پار نا پاویں ۔ ۲۴ ۔ الکھ نرنجن بڑا بٹپارا۔ تین لوک جیوَ کینہ اہارا۔۲۵۔
برہما وشنو شِو نہیں بچائے۔ سکل کھائے پُن دُھور اُڑائے۔۲۶۔ تنکے سُت ہیں تینوں دیوا۔ آندھر جیوَ کرت ہیں سیوا۔۲۷۔
اکال پُرش کا ہو نہیں چینہاں۔ کال پائے سب ہیگہ لینہاں۔۲۸۔ برہم کال سکل جگ جانے۔ آدی برہم کو نا پہچانے۔۲۹۔
تینوں دیو اور اوتارا ۔ تاکو بھجے سکل سنسارا ۔۳۰۔ تینوں گُن کا یہ وستارا ۔ دھرم داس میں کہوں پکارا ۔۳۱۔
گُن تینوں کی بھکتی میں بھُول پرو سنسار۔ ۳۲ ۔ کہے کبیر نج نام بِن، کیسے اُتریں پار۔۳۳۔

مذکورہ امرت وانی میں خدا کبیر صاحب نے اپنے ذاتی خادم شری دھرم داس جی سے کہا تھا کہ دھرم داس یہ ساری دنیا تتوگیان کی کمی کی وجہ سے پریشان ہے۔ مکمل نجات کے راستہ اور کائنات کی مکمل تخلیق کا علم کسی کو نہیں ہے۔ اس لیئے میں تمہیں اپنی تخلیق کی کہانی سُناتا ہوں۔ ذہین لوگ فوراً سمجھ جائیں گے۔ لیکن جو لوگ تمام ثبوتوں کو دیکھ کے بھی نہیں مانیں گے،تو وہ نادان لوگ کال کے اثر سے متاثر ہیں، وہ عقیدت مند بننے کے لائق نہیں ہیں۔ اب میں بتاتا ہوں کہ تینوں دیوتاؤں (برہما جی، وشنو جی اور شِو جی) کی پیدائش کیسے ہوئی؟ ان کی ماں اشٹنگی (دُرگا) اور والد جیوتی نرنجن (برہم/ کال) ہیں۔ پہلے برہم ایک انڈے سے پیدا ہُوا، پھر دُرگا پیدا ہوئی۔ دُرگا کی خوبصورتی سے متاثر ہو کے کال (برہم) نے غلط حرکتیں (چھیڑ چھاڑ) کی، تب دُرگا (پرِکرتی) نے اس کے پیٹ میں پناہ لی۔

میں وہاں گیا جہاں جیوتی نرنجن کال تھا اور بھوانی کو برہم کے پیٹ سے نکال کے اکیس برہمنڈوں کے ساتھ سولہ (16) سنکھ کوس کے فاصلے پر بھیج دیا۔ جیوتی نرنجن (دھرمرائے) نے پرِکرتی دیوی (دُرگا) کے ساتھ عیش و عشرت کی۔ ان دونوں کے ملاپ سے تینوں گُن (شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی) پیدا ہوئے۔ ان ہی تینوں گنوں (رجگن برہما جی، ستگن وشنو جی، تمگن شِو جی) کی پُوجا کرنے سے سب لوگ کال کے جال میں پھنسے ہیں۔ جب تک حقیقی منتر نہیں ملے گا، انہیں مکمل نجات کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

نکتہ:- قارئین غور کریں کہ شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی کو لافانی بتایا گیا تھا۔ پورا ہندو سماج اب تک ان تینوں خداؤں کو لافانی اور پیدائش اور موت سے پاک مانتا تھا جبکہ یہ تینوں ہی فنا ہونے والے ہیں۔ ان کے والد کال کی شکل میں برہم اور ماں دُرگا (پرِکرتی/اشٹنگی) ہیں، جیسا کہ آپ نے پچھلے ثبوتوں میں پڑھا ہے یہ علم ہمارے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ہندو سماج کے کلیوگی گروؤں، باباؤں اور پیروں کے پاس یہ علم نہیں ہے۔ جو استاد نصاب سے ہی ناواقف ہے وہ ایک اچھا اُستاد نہیں ہو سکتا ہے، (وہ عالم نہیں ہے)، طلبہ کے مستقبل کا دشمن ہے۔ اسی طرح جو گرو ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ شری برہما، شری وشنو اور شری شِو جی کے والدین کون ہیں؟ تو وہ گرو، بابا، اولیاء علم سے خالی ہیں۔ جس وجہ سے تمام عقیدت مندوں کو صحیفوں کے خلاف علم (لوک وید اور کہانیاں) بیان کر کے معاشرے کو جہالت سے بھر دیا۔ صحیفوں کے خلاف عبادت کرا کے خدا کے حقیقی فائدے (مکمل نجات) سے محروم رکھ کے سب کی انسانی پیدائش برباد کرا دی کیونکہ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 16 کے شلوک 23-24 میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جو شخص صحیفوں کو چھوڑ کے من مانے ڈھنگ سے عبادت کرتا ہے، اسے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ خدا کبیر جی نے پانچ سال کی عمر میں 1403 سے ہی اپنی امرت وانی (کویر وانی) میں تمام صحیفوں پر مشتمل علم بتانا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ان جاہل گروؤں نے یہ علم عقیدت مندوں تک نہیں پہنچنے دیا۔ جو اس وقت تمام صحیفوں سے واضح ہو رہا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا

ہے کہ کرویر دیو (کبیر پربھو) خود تتودرشی سنت (باخبر) کی صورت میں آئے تھے۔

محترم غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں تخلیق کائنات کا ثبوت

آدی رمینی (سد گرنتھ صفحہ نمبر 690 تا 692)

آدی رمینی ادلی سارا۔ جا دن ہوتے دھوندھونکارا ۔۱۔ ست پُرش کینہا پرکاشا ۔ ہم ہوتے تخت کبیر کھواسا ۔۲۔
من موہنی سرجی مایا۔ ست پُرش کبیر ایک خیال بنایا ۔۳۔ دھرمراے سرجے دربانی ۔ چونسٹھ یُگ تپ سیوا ٹھانی ۔۴۔
پُرش پرتھوی جا کوں دینہی ۔ راج کرو دیوا رکھ آدھینی ۔۵۔ برہمنڈا کّیس راج تمہ دینہا ۔ من کی اچھّا سب جگ لینہا ۔۶۔
مایا مول روپ ایک چھاجا۔ موہ لیے جنہوں دھرمراجا ۔۷۔ دھرم کا من چنچل چت دھاریا۔ من مایا کا روپ وچارا ۔۸۔
چنچل چیری چپل چراگا۔ یا کے پرسے سروسو جاگا ۔۹۔ دھرمراے کیا من کا بھاگی۔ وشی واسنا سنگ سے جا گی ۔۱۰۔
آدی پُرش ادلی انراگی ۔ دھرمراے دیا دل سے تیاگی ۔۱۱۔ پُرش لوک سے دیپا ڈھہاہی ۔ سہج داس کے دئیپ چل آئے بھائی ۔۱۲
سہج داس جس دو یپ رہنتا۔ کارن کون کون کل پنتھا ۔۱۳۔ دھرمراے بولے دربانی ۔ سُنو سہج داس برہم گیانی ۔۱۴۔
چوسٹھ یگ ہم سیوا کینہی ۔ پُرش پرتھوی ہم کوں دینہی ۔۱۵۔ چنچل روپ بھیا من مورا۔ منموہنی ٹھگیا بھنورا ۔۱۶۔
ستیہ پُرش کے نا من بھائے۔ پُرش لوک سے ہم چل آئے ۔۱۷۔ اگر دو یپ سنت بڑ بھاگی ۔ سہج داس میٹو من پا گی ۔۱۸۔
بولے سہج داس دل دانی ۔ ہم تو چاکر ست سہدانی ۔۱۹۔ ستیہ پُرش سے عرض گذاروں ۔ جب تمہارا وِمان اُتاروں ۔۲۰۔
سہج داس کو کیا پیانا ۔ ستیہ لوک لیا پروانا ۔۲۱۔ ستیہ پُرش صاحب سربنگی ۔ ابگت ادلی اچل ابھنگی ۔۲۲۔
دھرمراے تمہرا دربانی ۔ اگر دو یپ چل گئے پرانی ۔۲۳۔ کون حکم کری عرض آواجا۔ کہاں پٹھاؤں اس دھرمراجا ۔۲۴۔
بھئی اواج ادلی ایک ساچا۔ وشی لوک جا تینیوں باچا ۔۲۵۔ سہج وِمان چلے ادھکائی ۔ چھن میں اپنے دو یپ چل آئی ۔۲۶۔
ہم تو عرض کری انراگی ۔ تم وشی لوک جاؤ بڑ بھاگی ۔۲۷۔ دھرمراے کے چلے وِمانا ۔ مانسروور آئے پرانا ۔۲۸۔
مانسروور رہن نہ پائے۔ جہاں کبیرا روپ میں تھانا لائے ۔۲۹۔ بنکنال کی وشمی باٹی ۔ تہاں کبیرا رو کی گھاٹی ۔۳۰۔
ان پانچوں مل جگت بندھانا۔ لکھ چوراسی میں جیو َستانا ۔۳۱۔ برہما وشنو مہیشور مایا ۔ دھرمرائے کا راج بیٹھایا ۔۳۲۔
یوہ کھوکھا پر جُھوٹھی باجی ۔ بھست بیکنٹھ دگاسی ساجی ۔۳۳۔ کرِترم جیوَ بھلانے بھائی ۔ نج گھر کی تو کھبر نہ پائی ۔۳۴
سوالاکھ اُپجیں نِت ہنسا۔ ایک لاکھ ونشیں نِت انسا ۔۳۵۔ اُتپتّی کھپتی یاہ پرلی پھیری۔ ہرش شوک جوراجم جیری ۔۳۶۔
پانچو نتتوّیں پرلی مانہیں۔ ستّو گن رجگن تمگن جھائیں ۔۳۷۔ آٹھوں انگ ملی ہے مایا۔ پنڈ برہمنڈ سکل بھرمایا ۔۳۸۔
یا میں سُرت شبد کی ڈوری۔ پنڈ برہمنڈ لگی ہے کھوری ۔۳۹۔ شواسا پارس من گہ راکھو۔ کھولہ کپاٹ امیرس چا کھو ۔۴۰۔
سناؤں ہنس شبد سُن داسا۔ اگم دو یپ ہے اگ ہے باسا ۔۴۱۔ بھوسا گریم دنڈ جمانا ۔ دھرمراے کا ہے تلبانا ۔۴۲۔
پانچوں اوپرپد کی نگری ۔ باٹ وِہنگم بنکی ڈگری ۔۴۳۔ ہمرا دھرمراے سوں داوا۔ بھوسا گر میں جیوَ بھرمایا ۔۴۴۔
ہم تو کہیں اگم کی بانی ۔ جہاں ابگت ادلی آپ کبیر بنانی ۔۴۵۔ بندی چھوڑ ہمارا نامم ۔ اجرامر ہے استھرٹھامم ۔۴۶۔
یُگن یُگن ہم کہتے آیے۔ جم جوراسے ہنس چھٹائے ۔۴۷۔ جو کوئی مانیں شبد ہمارا۔ بھوسا گر نہیں بھرمیں دھارا ۔۴۸۔
یا میں سُرت شبد کا لیکھا۔ تن اندر من کھو کِن دیکھا ۔۴۹۔ داس غریب کبیر کی بانی ۔ کھوجو ہنسا شبد سہدانی ۔۵۰۔

مندرجہ بالا امرت وانی کا مفہوم یہ ہے کہ محترم غریب داس صاحب جی نے بھی یہی کہا کہ پہلے یہاں صرف اندھیرا تھا

اور پُورن پرماتما خدا کبیر صاحب جی ستیہ لوک میں تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم وہاں خادم تھے۔ خدا نے جیوتی نِرنجن کو بنایا اور پھر اس کی تپسیا کے بدلہ میں اسے اکیس برہمنڈ عطا کیئے۔ پھر مایا (پرکرتی) کو پیدا کیا۔ نوجوان دُرگا کی خوبصورتی پر فدا ہو کے جیوتی نِرنجن (برہم) نے دُرگا (پرکرتی) کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی۔ برہم کو اس کی سزا ملی اور اسے ستیہ لوک سے نکال دیا گیا اور بددعا دی کہ وہ روزانہ ایک لاکھ انسانوں کو کھائے گا اور سوا لاکھ انسانوں کو پیدا کرے گا۔ یہاں سارے جاندار پیدائش اور موت کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اگر کوئی پُورن پرماتما کا حقیقی کلام (ستنام جاپ منتر) ہم سے حاصل کرتا ہے، تو ہم اسے کال کی غلامی سے آزاد کر دیتے ہیں۔ ہمارا نام بندی چھوڑ ہے۔ محترم غریب داس جی اپنے گرو اور بھگوان کبیر کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ سچا منتر یعنی ستیہ نام اور سار شبد حاصل کرو، مکمل نجات مل جائے گی۔ ورنہ جھُوٹے نام دینے والے سنتوں اور مہنتوں کی میٹھی میٹھی باتوں میں اُلجھ کر صحیفوں کے خلاف سادھنا کر کے کال کے جال میں پھنسے رہ جاؤ گے اور پھر تکلیفیں سہنی پڑیں گی۔

محترم غریب داس جی کی مقدس کتاب امر گرنتھ کے باب "ہنس پرم ہنس کی کتھا" کی وانی نمبر 37-43 میں کہا ہے کہ:-

مایا آدی نرنجن بھائی، اپنے جائے آپے کھائی برہما وشنو مہیشور چیلا، اوم سوہم کا ہے کھیلا۔۳۷۔

شکھر سنّ میں دھرم انیائی، جن شکتی ڈاین محل پٹھائی۔لاکھ گِراسے نِت اُٹھ دُوتی، مایا آدی تخت کی کوتی۔۳۸۔

سوا لاکھ گھڑیے نِت بھانڈے، ہنسا اُتپتّی پرلی ڈانڈے۔یے تینوں چیلا بٹ پاری، سرجے پرشا سرجی ناری۔۳۹۔

کھو کھا پر میں جیو بھلائے، سوپن نرک، بیکنٹھ بنائے۔یوہ ہربٹ کا کووا لوئی، یا گل بندھیا ہے سب کوئی۔۴۰۔

کیڑی کنجر اور اوتارا، ہربٹ ڈوری بندھے کئی بارا۔عرب الل اندر ہئے بھائی، ہربٹ ڈور بندھے سب آئی۔۴۱۔

شیش مہیش ارو گنیش تاہیں، ہربٹ ڈور بندھے سب آئی۔شکرادِک برہما دِک دیوا، ہربٹ ڈور بندھے سب کھیوا۔

کوتک کرتا پھرتا دیکھیا، ہربٹ ڈور کھوں سُن لیکھا۔۴۲۔

یے چتر بُھجی بھگوان کہاویں، ہربٹ ڈور بندھے سب آویں۔یہ ہے کھو کھا پر کا کووا، یا میں پڑیا سو نشچی مووا۔۴۳۔

جیوتی نِرنجن (کال بلی) کے قبضہ میں رہ کے یہ تینوں دیوتا (رجگن برہما، ستگن وشنو، تمگن شِو) اپنی شان و شوکت دکھاتے ہیں اور جانداروں کو جنت، جہنم اور بھاو ساگر میں (لاکھ چوراسی بطنوں میں) گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ جیوتی نِرنجن اپنی مایا سے ناگن کی طرح انسان پیدا کرتا ہے اور پھر انہیں مار ڈالتا ہے۔ جس طرح ناگن اپنی دُم سے انڈوں کے ارد گرد کنڈلی بناتی ہے، پھر ان انڈوں پر اپنا پھن مارتی ہے، جس سے انڈا پُھوٹ جاتا ہے اور اس میں سے بچہ نکل آتا ہے اور ناگن اسے کھا جاتی ہے۔ پھن مارتے وقت کچھ انڈے ٹوٹ بھی جاتے ہیں کیونکہ ناگن کے بہت سارے انڈے ہوتے ہیں۔

جو انڈے پُھوٹ جاتے ہیں ان میں سے بچے نکلتے ہیں، اگر کوئی بچہ کنڈلی (سانپ کی دم کا دائرہ) سے باہر نکل جاتا ہے تو وہ بچہ بچ جاتا ہے، ورنہ ناگن کنڈلی والے بچوں کو چھوڑتی نہیں ہے۔ جتنے بچے اس کنڈلی کے اندر ہوتے ہیں ان سب کو کھا جاتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ برہم (کال برہم یعنی جیوتی نرنجن، دیوی دُرگا اور برہما، وشنو، شِو اور دیگر دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، وہ کال برہم کی شکل والی ناگن کے دائرے یعنی پیدائش وَ موت کے چکر میں کال لوک میں رہ جاتے ہیں، جنہیں کال جیوتی نِرنجن کھاتا ہے۔)

غریب، مایا کالی ناگنی، اپنے جائے کھات۔ کنڈلی میں چھوڑے نہیں، سو باتوں کی بات۔

اسی طرح یہ کال بلی کا جال ہے۔ اگر ایک مکمل سنت سے نام لے کے نِرنجن کی بھی پُوجا کریں گے، تو بھی اس نرنجن کی کنڈلی (اکیس برہمنڈوں) سے باہر نہیں نکل سکتے۔ خود برہما، وشنو، مہیش وغیرہ مایا شیراں والی بھی نِرنجن کی کنڈلی کے اندر ہے۔ یہ بیچارے اوتار لے کے آتے ہیں اور پیدائش اور موت کے چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ اس لیے سوہم کے جاپ پر غور کریں جو کہ دھرو،

پرہلاد اور سکدیوَ رشی نے جپا اور وہ بھی پار نہیں ہوئے۔ کیونکہ شری وشنو پُران کے پہلے انش کے باب 12 کی آیت 93 میں صفحہ 51 پر لکھا ہے کہ دُھرو صرف ایک کلپ یعنی ایک ہزار چترگیوں کے لیے ہی آزاد ہے۔ اس لیے کال لوک میں ہی رہے، اور "اوم نمہ بھگوتے واسودیوائے" کا منتر جاپ کرنے والے بھکت بھی کرشن تک ہی بھکتی کر رہے ہیں اور وہ بھی چوراسی لاکھ جنم لینے سے نہیں بچ سکتے۔ یہ کبیر صاحب جی اور محترم غریب داس صاحب جی مہاراج کی وانی سے براہ راست ثابت ہے۔

غریب، اَننت کوٹی اوتار ہیں، مایا کے گوبند ۔ کرتا ہوی ہوی اوتریں، بھُر پڑیں جگ پھند۔

ایک روح صرف ستیہ پُرش کبیر صاحب جی کی عبادت سے ہی آزاد ہو سکتی ہے۔ جب تک روح ستلوک میں واپس نہیں چلی جائے گی، تب تک کال لوک میں ایسے ہی اعمال کرے گی اور ان کیئے ہوئے نیک اعمال اور جپے ہوئے نام کی کمائی جنت جیسے ہوٹلوں میں ختم کر کے واپس چوراسی لاکھ جسموں میں دُکھ سہنے والے کال لوک میں چکر کاٹتی رہے گی۔ مایا (دُرگا) سے پیدا ہونے کے بعد کروڑوں گوبند (برہما، وشنو، اور شِو) مر چکے ہیں، خدا کا اوتار بن کے آئے تھے۔ پھر اعمال کی قید میں بندھ کر اپنے اعمال کا بدلہ بھگتنے کے بعد چوراسی لاکھ جسموں میں چلے گئے۔ جیسے بھگوان وِشنو کو دیورشی نارد نے بددعا دی تھی۔ وہ شری رام چندر کے روپ میں ایودھیا آئے۔ پھر شری رام کے روپ میں بالی کو قتل کیا۔ اس عمل کی سزا بھگتنے کے لیے شری کرشن جی بن کے پیدا ہوئے۔ پھر بالی والی روح نے شکاری بن کے اپنا بدلہ لیا، اور شری کرشنا جی کے پیر میں ایک زہریلا تیر مار کے انہیں مار ڈالا۔
مہاراج غریب داس جی اپنی وانی میں کہتے ہیں:-

برہما وشنو مہیشور مایا، اور دھرمرائے کہیے۔ ان پانچوں مل پرپنچ بنایا، وانی ہمری لہیے۔
ان پانچن مل جیو اٹکائے ۔ یگن یگن ہم آن چُھٹائے۔ بندی چھوڑ ہمارا نام ۔ اجر امر ہے استھر ٹھام ۔
پیر پیغمبر قطب اولیاء، سرنر منیجن گیانی ۔ ییتاں کوں تو راہ نہیں پایا، جم کے بندھے پرانی ۔
دھرمرائے کی دھوما دھامی، جم پر جنگ چلاؤں ۔ جورا کوں تو جان نہ دیونگا، باندھ ادلی گھر لیاؤں ۔
کال اکال دوہوں کوں موسوں، مہاکال سر مونڈوں ۔ میں تو تخت حضوری حکمی، چور کھوج کوں ڈھونڈھوں ۔
مولا مایا مگ میں بیٹھی، ہنسا چُن چُن کھائی ۔ جیوت سوروپی که نِرنجن، میں ہی کرتا بھائی ۔
سہنس اٹھاسی دیپ منیشور، بندھے مولا ڈوری ۔ ایتیاں میں یم کا تلبانا، چلیے پُرش کشوری ۔
مولا کا تو ماتھا داگوں، ست کی مہر کرونگا ۔ پُرش دیپ کوں ہنس چلاؤں، درا نہ روکن دیونگا۔
ہم تو بندی چھوڑ کہاواں، دھرمرائے ہے چکوے ۔ ستیہ لوک کی سکل سنُاواں، وانی ہمری اکھوے۔
نو لکھ پٹّن اوپر کھیلوں، ساہدرے کوں روکوں ۔ دوادش کوٹ کٹک سب کاٹوں ہنس پٹھاؤں موکھوں ۔
چودہ بھوَن گمن ہے میرا، جل تھل میں سربنگی ۔ خالق خلق خلق میں خالق ، ابگت اچل ابھنگی ۔
اگر علیل چکر ہے میرا، جت سے ہم چل آئے۔ پانچوں پر پروانا میرا، بندھ چھٹاون دھائے۔
جہاں اونکار نِرنجن نا ہیں ، برہما وشنو شِو نہیں جاہیں ۔ جہاں کرتا نہیں جان بھگوانا، کایا مایا پنڈ ن پرانا۔
جہاں پانچ تتوتینوں گن ناہیں، جورا کال دو یپ نہیں جاہیں۔امر کروں ست لوک پٹھاؤں، تاتیں بندی چھوڑ کہاؤں۔

یو ہرہٹ کا کنواں لوئی، یا گل بندھیا ہے سب کوئی
کیڑی، کونجر اور اوتارا، ہرہٹ ڈوری بندھے کئی بارا

کال لوک میں جنم مرن روپی ہرہٹ (چکر)

کبیر پرمیشور (کویر دیو) کی شان بیان کرتے ہوئے محترم غریب داس صاحب جی کہ رہے ہیں کہ ہمارے پربھو کبیر (کویر دیو) بندی چھوڑ ہیں۔ بندی چھوڑ کا مطلب ہے کال کی جیل سے چھڑانے والا، کال برہم کے اکیس برہمنڈوں میں موجود تمام جاندار اپنے گناہوں کی وجہ سے کال کے قیدی ہیں۔ پُورن پرماتما (کویر دیو) کبیر صاحب گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ گناہوں کو نہ تو برہم، نہ پربرہم، نہ برہما، وشنو، اور شِو ختم کر سکتے ہیں، صرف اعمال کے مطابق صلہ دیتے ہیں۔ اسی لیے یجروید ادھیائے 5 کے منتر 32 میں لکھا ہے:- "کویرانگھارسی" (کویر) کویردیو (کبیر پرمیشور) (انگھ اری) پاپوں کا شترو ہے، "بمبھارسی" (بمبھاری) بندھنوں کا (اری) شترو ارتھات بندھنوں کا شترو یعنی بندی چھوڑ ہے۔

ان پانچوں (برہما، وشنو، شِو، مایا اور دھرمرائے) سے اوپر ست پُرش پرماتما (کویر دیو) ہیں۔ جو ستلوک کے مالک ہیں۔ باقی سب پربرہم، برہم، اور برہما، وشنو، شِو جی، اور آدی مایا فنا ہو جانے والے خدا ہیں۔ مہاپرلے میں یہ سب اور ان کے لوک ختم ہو جائیں گے۔ عام انسانوں سے کئی ہزار گنا زیادہ ان کی عمر ہوتی ہے۔ لیکن جو وقت مقرر ہے وہ ایک دن ضرور پورا ہوگا۔ اس بارے میں محترم غریب داس جی مہاراج نے کہا ہے:-

شِو، برہما کا راج اندر گنتی کہاں - چیار مکتی بیکنٹھ سمجھ ییتا لہیا۔
سنکھ یُگن کی جونی عمر بڑ دھاریا - جا جننی قربان سو کاغذ پاریا۔
ایتی عمر بلند مرے گا انت رے۔ ستگرو لگے نہ کان نہ بھینٹے سنت رے۔

چاہے سنکھ یوگوں لمبی عمر ہی کیوں نہ ہو وہ ایک دن ضرور ختم ہو جائے گی۔ اگر ست پُرش پرماتما (کویر دیو) کبیر صاحب کے نمائندے پُورن سنت (گرو) جو تین ناموں کا منتر (جن میں اوم + تت + ست اِشارتی ہیں) دیتا ہےاور اُس پُورن سنت کو نام دینے کا حکم ہے۔ اس سے تعلیم لے کے نام کی کمائی کریں گے تو ہم ستلوک کے حقدار ہنس بن سکتے ہیں۔ سچی سادھنا بغیر بہت لمبی زندگی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ہے کیونکہ نرنجن لوک میں صرف دُکھ ہی دُکھ ہیں۔

کبیر، جیونا تو تھوڑا ہی بھلا، جے ست سُمرن ہوئے - لاکھ برس کا جیونا، لیکھے دھرے نا کوئے۔

اگر سچی عبادت کی جائے تو کم عمر ہی اچھی ہوتی ہے۔ اگر ست پُرش کی ستیہ سادھنا نہیں کی ہے اور کال برہم اور دیوی دیوتاؤں کی پُوجا کرکے اور پرانایام وغیرہ کرکے لمبی زندگی گزارنے کا نجات کی راہ میں کوئی شمار نہیں کیا جائے گا۔ اگر اتنی لمبی عمر بھی مل جائے (جتنی کہ شنکر جی کی ہے) پھر بھی ایک دن موت ضرور آئے گی۔ بھکتی غلط ہے، اس لیے پیدائش و موت کا چکر چلتا رہے گا تو ایسی عمر کا کیا جواز ہے؟

کبیر صاحب اپنے(پُورن برہم کے) بارے میں خود بتاتے ہیں کہ ان پرماتمائوں کے اوپر لاتعداد بازوؤں والا ایک پرماتما ست پُرش ہے جو ستیہ لوک (سچکھنڈ، ست دھام) میں رہتا ہے اور اس کے تحت سبھی لوک{برہم (کال) کے 21 برہمنڈ اور برہما، وشنو، شِو شکتی کے لوک، پربرہم کے سات سنکھ برہمنڈ اور دیگر سبھی برہمنڈ} ہیں اور وہاں ایک انساں ستیہ نام-سارنام کے جاپ کے ذریعےہی جائے گا جو پورے گرو سے حاصل ہوتا ہے۔ جو روح سچ کھنڈ (ستلوک) میں چلی جاتی ہے وہ دوبارہ جنم نہیں لیتی ہے۔ ست پُرش (پُورن برہم) کبیر صاحب (کویر دیو) ہی خود دوسرے لوکوں میں مختلف ناموں سے موجود ہیں۔ جیسے الکھ لوک میں الکھ پُرش، اگم لوک میں اگم پُرش اور اکہ لوک میں الکھ پُرش کے نام سے موجود ہیں۔ یہ تمثیلی نام ہیں لیکن اس کامل خدا کا اصلی نام کویر دیو (زبان کے اختلاف کی وجہ سے بدل کے کبیر صاحب) ہے۔

محترم نانک صاحب جی کی وانی میں تخلیق کائنات کی طرف اشارہ

شری نانک صاحب جی کی امرت وانی، مہلا 1، راگ بلاولو، حصہ 1 (گ۔گ۔ صفحہ 839):-

آپے سچو کی آ کر جوڑی ۔ انڈج پھوڑی جوڈی وچھوڑ۔
دھرتی آکاش کیئے بیسن کؤ تھاؤ۔ رات دننت کیئے بھؤ – بھاؤ۔ جن کی کری ویکھنہارا۔ (۳)
تریتی آ برہما، بشنو،مہیشا، دیوی دیو اپائے ویسا۔(۴) پاؤں پانی اگنی بسراؤ۔ تاہی نرنجن ساچو ناؤ۔
تسو مہ منوآ رہی آ لو لائی ۔ پرنوت نانک کال نہ کھائی -(۱۰)

مندرجہ بالا امرت وانی کا مفہوم یہ ہے کہ سچے پرماتما (ست پُرش) نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے پوری کائنات کو بنایا ہے۔ اسی نے انڈا بنایا، پھر اسے پھوڑا اور اس میں سے جیوتی نرنجن نکلا۔ اسی پُورن پرماتما نے سب جانداروں کے رہنے کے لیے زمین، آسمان، ہوا، پانی وغیرہ پانچوں عناصر بنائے۔ وہ اپنی تخلیق کا گواہ خود ہے اور کوئی صحیح معلومات نہیں دے سکتا۔ پھر انڈے کے پھوٹنے سے نرنجن کے باہر آنے کے بعد تینوں شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شِو جی پیدا ہوئے اور دوسرے دیوی دیوتا پیدا ہوئے اور بے شمار جاندار پیدا ہوئے۔ اس کے بعد پ دوسرے دیوتاؤں کی زندگی کے کردار اور دوسرے باباؤں کے تجربہ پر مشتمل چھ شاستر اور اٹھارہ پران بن گئے۔ پُورن پرماتما کے سچے نام (ستیہ نام) کا جاپ مکمل توجہ کے ساتھ کرنے سے اور گرو کی بتائی ہوئی حدود میں رہنے والے (پرنوتی) کو شری نانک جی کہہ رہے ہیں کہ کال نہیں کھاتا۔

راگ مارو (حصہ) امرت وانی مہلا 1 (گُرو گرنتھ صفحہ 1037):-

سنوبرہما، بشنو، مہیش اُپائے۔ سنے ورتے جگ سبائے۔ اس پد بچارے سوجن پورا۔ تس ملئے بھرم چکائدا۔(۳)
سام وید، رگ ججر واتھر بنو۔ برہمیں مکھ مائیا ہے تریگن۔ تا کی قیمت کہی نہ سکے۔ کوتؤبولے جؤبلائیدا۔(۹)۔

مندرجہ بالا امرت وانی کا خلاصہ یہ ہے کہ جو سنت کائنات کی مکمل تخلیق بیان کر دے گا اور بتائے گا کہ انڈے کے دو حصے ہونے سے کون نکلا، جس نے پھر برہم لوک کی سُن یعنی خفیہ مقام پر برہما، وشنو، اور شِو جی کو پیدا کیا۔ اور وہ پرماتما کون ہے جس نے برہم (کال) کے منہ سے چار ویدوں (مقدس رگ وید، یجروید، سام وید، اتھرو وید) کا بیان کرایا، وہ پُورن پرماتما جیسا چاہے ویسے ہی ہر جاندار کو اپنے مطابق بلواتا ہے۔ اگر اس تمام علم کو مکمل طور پر بیان کرنے والا کوئی سنت مل جائے تو اس کے پاس جائیے، اور جو تمام شکوک و شبہات کا مکمل ازالہ کرتا ہے، وہی ایک مکمل سنت یعنی تتودرشی ہے۔

شری گرو گرنتھ صاحب صفحہ 929 امرت وانی شری نانک صاحب جی کا راگ رام کلی، مہلا 1، دکھنی اومکار :-

اومکار برہما اُتپتی ۔ اومکارو کیا جِن چت ۔ اومکار سیل جُگ بھئے ۔ اومکاری بید نرمئے۔ اومکار سبدی اُدھرے ۔ اومکاری گُرمکھی ترے ۔ اونم اکھر سنہو بیچارو ۔ اونم اکھرو تربھون سارو ۔

مندرجہ بالا امرت وانی میں شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اومکار یعنی جیوتی نرنجن (کال) سے برہما جی پیدا ہوئے۔ کئی یگوں تک موج و مستی کرنے کے بعد اومکار (برہم) نے ویدوں کی تخلیق کی جو برہما جی کو ملے۔ تین لوکوں کی بھکتی کا صرف ایک اوم منتر ہی در حقیقت جاپ کرنا ہے۔ اس اوم منتر کی پورن سنت سے اُپدیش (تعلیم) لے کے یعنی گرو بنا کے جاپ کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

نکتہ:- شری نانک صاحب جی نے تینوں منتروں (اوم + تت + ست) کی مختلف مقامات پر پراسرار وضاحت کی ہے۔ اسے صرف ایک پُورن سنت (تتودرشی سنت) ہی سمجھ سکتا ہے اور تینوں منتروں کا جاپ طالب کو سمجھایا جاتا ہے۔

(صفحہ نمبر 1038):-

اتّم ستگرو پُرش نرالے، سبدی رتے ہری رس متوالے۔
دھی، بُدھی، سِدھی، گیان گُرتے پائے،پورے بھاگ ملائیدا۔(۱۵)
ستگرو تے پائے بیچارا، سُن سمادھی سچے گھربارا۔
نانک نِرمل نادو سبد دُھنی، سچ رامیں نامی سمائدا۔ (۱۷)

مندرجہ بالا امرت وانی کا مفہوم ہے کہ حقیقی علم دینے والے ستگرو تو نرالے(منفرد) ہی ہیں، وہ صرف نام کا جاپ کرتے ہیں، دیگر ہٹھ یوگ وغیرہ نہیں بتاتے ہیں۔ اگر آپ دولت، عہدہ، ذہانیت یا عقیدت کی طاقت چاہتے ہیں، تو اس عقیدت کے راستے کا مکمل علم صرف ایک پُورن سنت ہی دے گا، ایسا پُورن سنت قسمت والوں کو ملتا ہے۔ وہی پُورن سنت تفصیل سے بتائیں گے کہ پرمیشور نے اپنا اصلی گھر (ستیہ لوک) اوپر خلاء (آسمان) میں بنایا ہوا ہے۔

اس میں ایک حقیقی سار نام کی دُھن آواز ہو رہی ہے۔ اس خوشی میں لافانی خدا کے سار نام سے سمایا جاتا ہے یعنی اس خوش کن مقام میں سکونت اختیار کر سکتا ہے، یہ دوسرے ناموں اور نامکمل گروؤں سے نہیں ہو سکتا۔

جزوی امرت وانی مہلا اول (شری گرو گرنتھ صفحہ 359-360):-

سیو نگری مہی آسن بیسؤ کلپ تیاگی وادم ۔ (۱) سِنڈی سبد سدا دُھنی سوہے اہینیسی پورے نادم ۔ (۲)
ہری کیرتی رہ راسی ہماری گرو مکھ پنتھ اتیتم ۔(۳)
سگلی جوتی ہماری سنمیا نانا ورن انیکم ۔ کہہ نانک سُنی بھرتھری جوگی پار برہم لِو ایکم ۔ (۴)

مندرجہ بالا امرت وانی کا مفہوم ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اے بھرتھری یوگی جی، آپ کی سادھنا صرف بھگوان شِو تک محدود ہے، اس سے آپ کو شِو نگری (لوک) میں جگہ ملی ہے اور جسم میں جو سِنگی لفظ وغیرہ ہورہا ہے وہ انہیں کملوں کی وجہ سے ہےاور ٹیلی ویژن کی طرح ہر دیوتا کے لوک سے جسم میں سُنائی دے رہا ہے۔

ہم تو ایک پرماتما پربرہم یعنی جو سب سے اوپر پُورن پرماتما ہے دوسرے کسی اور ایک پرماتما میں لو (خاص طور سے من لگانا) لگاتے ہیں۔

ہم اوپری دکھاوا (راکھ لگانا، ہاتھ میں چھڑی رکھنا وغیرہ) نہیں کرتے ۔ میں تو تمام انسانوں کو ایک پُورن پرماتما (ست پُرش) کی اولاد مانتا ہوں۔ سب اسی طاقت کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ ہماری مُدرا تو گرو سے حقیقی نام حاصل کر کے اس کا جاپ کرنا ہے اور معاف کرنا ہمارا ہتھیار (لباس) ہے۔ میں پُورن پرماتما کا پرستار ہوں اور پُورن ستگرو کی عقیدت کا راستہ اس سے مختلف ہے۔

امرت وانی راگ آسا مہلا 1 (شری گ۔ گر۔ صفحہ 420):-

آسا مہلا 1۔

جنی نامو وساریا دوجے بھرم بھلائی ۔ مول چھوڑ ڈالی لگے کیا پاوہی چھائی ۔۱۔
صاحب میرا ایک ہے اور نہیں بھائی ۔ کرپا تے سکھ پائا ساچے پرتھائی ۔۳۔
گرو کی سیوا سو کرے جس آپ کرائے۔ نانک سرو دے چھوٹیے درگاہ پتی پائے۔۸۔۱۸۔

مندرجہ بالا وانی کا مفہوم ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ پُورن پرماتما کا اصلی نام بھول کے دوسرے خداؤں کے ناموں کے جپنے میں اُلجھے رہتے ہیں، وہ یہ کر رہے ہیں کہ اصل (پُورن پرماتما) کو چھوڑ کے شاخوں(تینوں گن رجگن برہما،

ستگن وشنو، تمگن شِوجی) کو سیراب (پُوجا) کر رہے ہیں۔ اُس عبادت/ پُوجا سے کوئی سُکھ نہیں حاصل ہو سکتا، یعنی پودا سُوکھ جائے گا تو سائے میں نہیں بیٹھ سکوگے۔ مطلب یہ ہے کہ صحیفوں کے برخلاف سادھنا کرنا ایک فضول کوشش ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی کا ثبوت مقدس گیتا ادھیائے 16 کے شلوک 23-24 میں بھی ہے۔ اُس پُورن پرماتما کو حاصل کرنے کے لیے من مکھی(من مانی) عبادت چھوڑ کے پُورن گرو دیو کو خود کو سپرد کرنے اور سچے نام کا جاپ کرنے سے ہی نجات ممکن ہے، ورنہ مرنے کے بعد جہنم میں ہی جاؤ گے۔

(شری گرو گرنتھ صاحب صفحہ نمبر 843-844):-

بلاول مہلا 1۔

میں من چاہ گھنا ساچ وگاسی رام ۔ موہی پریم پرے پربھو ابیناسی رام ۔ اوگتو ہری ناتھو ناتھہ تسے بھاوے سو تھیئے۔ کرپالو سدا دیالو داتا جیا اندر توں جیئے ۔ میں آدھارُو تیرا تو خصمو میرا مے تان تکیاتیرؤ ۔ ساچ سوچا سدا نانک گروسبدی جھگرو نبیرؤ ۔ ۴ ۔۲۔

مندرجہ بالا امرت وانی میں شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ لافانی پُورن پرماتما ناتھوں کا بھی ناتھ ہےیعنی دیووں کا بھی دیو ہے (وہ سب بھگوانوں شری برہما جی، شری وشنو جی، شری شِو جی،برہم اور پربرہم کا بھی پربھو یعنی سوامی ہے)۔ میں نے تو سچا نام اپنے دل میں سما لیا ہے۔ اے پرماتما! آپ ہی سب جانداروں کی زندگی کا سہارا ہو۔ میں آپ کا محتاج ہوں اور آپ میرے مالک ہو۔ آپ نے ہی ایک گرو کے روپ میں آئے اور سچی عقیدت کا فیصلہ کن علم دیا، اور سارا جھگڑا ختم کر دیا، یعنی تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کر دیا۔

(شری گرو گرنتھ صاحب صفحہ نمبر 721، راگ تلنگ مہلا 1):-

یک عرض گفتم پیش تو در کون کرتار۔ حقا کبیر کریم تو بےعیب پروردگار۔
نانک بگوید جن تُرا تیرے چاکراں پاخاک ۔

مندرجہ بالا امرت وانی میں واضح کر دیا کہ اے (حقا کبیر) تو ستیہ کبیر (کون کرتار) الفاظ کی طاقت سے تخلیق کرنے والا یعنی پوری کائنات کا خالق ہے، تو ہی بےعیب پروردگار سب کو پالنے والا رب ہے۔ میں تیرے غلاموں کا غلام ہوں۔

(شری گرو گرنتھ صاحب صفحہ نمبر 24، راگ سیری مہلا 1)

تیرا ایک نام تارے سنسار، میں ایہا آس ایہو آدھار ۔ نانک نیچ کہے بچار، دھانک رُوپ رہا کرتار۔

مندرجہ بالا امرت وانی میں ثابت کیا ہے کہ جو کاشی میں جُلہاہا ہے، یہی (کرتار) سب کا خالق ہے۔ انتہائی مطیع ہو کے شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ یہ جُلہاہا یعنی کبیر جُلہاہا ہی پُورن برہم (ست پُرش) ہے۔نکتہ:- مندرجہ بالا دلائل کے اشارتی علم سے ثابت ہوا کہ دنیا کی تخلیق کیسے ہوئی؟ پُورن پرماتما کو حاصل کرنا چاہیے جو کہ ایک پُورن سنت سے نام کی دِکشا لے کے ہی ممکن ہے۔

تخلیق کائنات کے بارے میں دیگر سنتوں کی روایات

دنیا کی تخلیق کے بارے میں جو دوسرے سنتوں نے معلومات فراہم کی ہیں وہ کیا ہیں؟ براہ کرم درج ذیل پڑھیں:- تخلیق کائنات کے حوالے سے رادھاسوامی فرقے کے سنتوں اور دھن دھن ستگورو فرقے کے سنتوں کے خیالات:-

مقدس کتاب "جیون چریتر پرم سنت بابا جے مل سنگھ جی مہاراج" کے صفحہ نمبر 102-103 سے "سرشٹی کی رچنا" (ساون کرپال پبلیکیشنز، دہلی)۔

"پہلے ست پُرش نراکار تھا، پھر اجہار (آکار) میں آیا تو اوپر کے تین نرمل منڈل (ستلوک، الکھ لوک، اگم لوک) بن گیا تھا پرکاش تھا منڈلوں کا ناد (دھنی) بن گیا۔"

مقدس کتاب ساروچن (نصر) پبلشر:- رادھاسوامی ستسنگ سبھا، دیال باغ آگرا، "سرشٹی کی رچنا"، صفحہ نمبر 8:-

"پرتھم دھندھ کار تھا۔ اس میں پُرش سُنّ سمادھ میں تھے۔ جب کچھ رچنا نہیں ہوئی تھی۔ پھر جب موج ہوئی تب شبد پرکٹ ہوا اور اس سے سب رچنا ہوئی، پہلے ستلوک اور پھر ستیہ پُرش کی کلا سے تین لوک اور سب وستار ہوا۔"

یہ علم تو ایسا ہے جیسے ایک دفعہ ایک نوجوان نوکری کے انٹرویو کے لیے گیا۔ افسر نے پوچھا کیا تم نے مہابھارت پڑھی ہے؟ لڑکے نے جواب دیا کہ انگلیاں پر یاد کر رکھا ہے۔ افسر نے پوچھا کہ پانچ پانڈووں کے نام بتاؤ۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک بھیم تھا، ایک اس کا بڑا بھائی تھا، ایک اس سے چھوٹا تھا، ایک اور تھا اور ایک کا نام میں بھول گیا۔ مندرجہ بالا دنیا کی تخلیق کا علم تو ایسا ہی ہے۔

ست پُرش اور ستلوک کی شان بیان کرنے والے اور پانچ نام (اومکار،جیوتی نرنجن، ررنکار، سوہم، ستیہ نام) دینے والے اور تین نام(اکال مورتی، ست پُرش، شبد سروپی رام) دینے والے سنتوں کی لکھی کتابوں سے کچھ اقتباسات درج ذیل ہیں:-

سنت مت پرکاش حصہ 3 صفحہ 76 پر لکھا ہے کہ "سچ کھنڈ یا ستنام چوتھا لوک ہے"، یہاں پر "ستنام" کو جگہ کہا ہے۔ پھر اس مقدس کتاب کے صفحہ نمبر 79 پر لکھا ہے کہ "ایک رام دشرتھ کا بیٹا، دوسرا رام "من"، تیسرا رام "برہما"، چوتھا رام "ستنام"، یہ اصلی رام ہے۔" پھر مقدس کتاب سنت مت پرکاش پہلا حصہ صفحہ نمبر 17 پر لکھا ہے کہ "وہ ستلوک ہے، اسی کو ستنام کہا جاتا ہے۔" مقدس کتاب "سار وچن نصر یعنی وارتک" کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہے کہ "اب سمجھنا چاہیے کہ رادھا سوامی پد سب سے اُونچا مقام ہے، کہ جس کو سنتوں نے ستلوک اور سچ کھنڈ اور سار شبد اور ست شبد اور ستنام اور ست پُرش کر کے بیان کیا ہے۔" مقدس کتاب سار بچن نصر آگرہ سے شائع شدہ کے صفحہ نمبر 4 پر بھی اوپر والی تفصیل جیوں کی تیوں موجود ہے۔ مقدس کتاب "سچ کھنڈ کی سڑک" کے صفحہ نمبر 226 "سنتوں کا دیش سچ کھنڈ یا ستلوک ہے، اسی کو ستنام ست شبد-سارشبد کہا جاتا ہے۔"

نکتہ:- اوپر کی وضاحت سے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے زندگی میں نہ تو شہر دیکھا، نہ گاڑی دیکھی، اور نہ پٹرول دیکھا ہے، نہ ڈرائیور کے بارے میں معلوم ہے کہ ڈرائیور کسے کہتے ہیں اور وہ شخص دوسرے ساتھیوں سے کہے کہ میں شہر میں جاتا ہوں۔ گاڑی میں بیٹھ کے لطف اُٹھاتا ہوں۔ پھر ساتھیوں نے پُوچھا کہ گاڑی کیسی ہوتی ہے، پٹرول کیسا ہوتا ہے اور ڈرائیور کیسا ہوتا ہے، اور شہر کیسا ہے؟ اس گرو جی نے جواب دیا کہ شہر کہو یا کار ایک ہی بات ہے۔ شہر بھی ایک گاڑی ہی ہے، پٹرول بھی گاڑی کو ہی کہتے ہیں، ڈرائیور بھی گاڑی کو ہی کہتے ہیں، سڑک بھی گاڑی کو ہی کہتے ہیں۔ آئیے غور کریں- ستیہ پُرش تو پورن پرماتما ہے، ستنام دو منتروں کا نام ہے جس میں سے ایک اوم + تت اشارتی لفظ ہے اور اس کے بعد سارنام سالک کو پُورن گرو کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ یہ ستنام اور سارنام دونوں یاد کرنے کے نام ہیں۔ ستلوک وہ جگہ ہے جہاں ستیہ پُرش رہتے ہیں۔ نیک نفوس (آتمائیں) خود حق و باطل کا فیصلہ کریں۔

قرآن پاک سے کتاب میں پیش کی گئی آیات

سورہ انبیاء- 21 کی آیات نمبر 30 تا 32، 92، 104:-

سورہ انبیاء- 21 أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ (30)

کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے، تو ہم نے جدا جدا کر دیا اور تمام جانداروں چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں، پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟ (30)

سورہ انبیاء- 21 وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (31)

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ لوگوں (کے بوجھ) سے ہلنے (اور جھکنے) نہ لگے۔ اور اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ ان پر چلیں۔ (31)

سورہ انبیاء- 21 وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ (32)

اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا اس پر بھی وہ ہماری نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں۔ (32)

سورہ انبیاء- 21 إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (92)

یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں، تو میری ہی عبادت کیا کرو۔ (92)

سورہ انبیاء- 21 يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ (104)

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا تومار لپیٹ لیتے ہیں، جس طرح ہم نے (کائنات) کو پہلے پیدا کیا تھا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ (یہ) وعدہ (ہے جس کا پورا کرنا) ضروری ہے۔ ہم ایسا ضرور کرنے والے ہیں۔ (104)

سورہ انعام- 6 کی آیت نمبر 108:- وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (108)

اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں سے خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہ بیٹھیں۔ اس طرح ہم نے ہر ایک فرقہ کے اعمال (ان کی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں، پھر ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، تب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا-کیا کیا کرتے تھے۔(108)

سورہ بقرہ-2 کی آیات نمبر 25، 28،29، 35:-

سورہ بقرہ – 2 وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا
الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (25)

اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا۔ تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے سے شکل میں ملتے جلتے میوہ دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (25)

سورہ بقرہ – 2 كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (28)

(کافرو!) تم خدا کے کیسے انکاری ہو سکتے ہو، جس حال میں کہ تم بے جان تھے، تو تم کو جان بخشی، پھر وہی تم کو مارتا ہے، پھر وہی تم کو زندہ کرے گا، پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (28)

سورہ بقرہ – 2 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (29)

وہی تو ہے جس نے سب چیز، جو زمین میں ہے، تمہارے لیے پیدا کیں، پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا، تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا، اور وہ ہر چیز خبردار ہے۔ (29)

سورہ بقرہ – 2 وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (35)

اور ہم نے کہا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو)، لیکن اس پیڑ کے پاس نہ جانا، نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔ (35)

سورہ بقرہ – 2 فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (36)

پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلادیا اور جس (عیش و نشاط) میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا۔ تب ہم نے حکم دیا کہ (جنت سے) چلے جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ اور معاش (روزی) مقرر کر دیا گیا ہے۔ (36)

سورہ بقرہ – 2 فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (37)

پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات (بول) سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کردیا۔ بیشک وہ معاف کرنے والا (اور) رحم والا ہے۔ (37)

سورہ بقرہ – 2 قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (38)

ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے، تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی، ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (38)

سورہ بقرہ – 2 وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (188)

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوت کے طور پر) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔ (188)

سورہ بقرہ – 2 يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (219)

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم معلوم کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں؟ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح خدا تمہارے لیئے اپنے حکموں کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔ (219)

سورہ بقرہ – 2 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ (243)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (گنتی میں) ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے، تو خدا نے ان کو حکم دیا، کہ مر جاؤ، پھر ان کو زندہ بھی کر دیا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے، لیکن زیادہ لوگ شکر نہیں کرتے۔ (243)

سورہ بقرہ – 2 اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (۲۵۵)

خدا، (وہ سچا معبود ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کرسکے۔ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے، اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس (قابو پانا) حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے، (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی مشکل نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔ (255)

سورہ بقرہ – 2 مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲۶۱)

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے، جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو-سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے، زیادہ کرتا ہے، وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (261)

سورہ بقرہ – 2 الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (262)

جو لوگ اپنا مال خدا کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں، اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں، ان کا بدلا ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے دن) نہ ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔ (262)

سورہ بقرہ — 2 اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۶۸)

(اور دیکھنا) شیطان (کا کہا نہ ماننا، وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی وسعت والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔ (268)

سورہ بقرہ — 2 يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۶۹)

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی، بیشک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت کو وہی لوگ قبول کرتے ہیں، جو عقلمند ہیں۔ (269)

سورہ بقرہ — 2 يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ (۲۷۶)

خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گناہگار کو دوست نہیں رکھتا۔ (276)

سورہ بقرہ — 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۲۷۸)

مومنو ! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔(278)

سورہ بقرہ-2 کی آیات نمبر 279، 280 :-

سورہ بقرہ — 2 فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ (۲۷۹)

اگر ایسا نہ کرو، تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لوگے (اور سود چھوڑ دوگے تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے، جس میں نہ اوروں کا نقصان، اور نہ تمہارا نقصان۔(276)

سورہ بقرہ — 2 وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲۸۰)

اور اگر قرض لینے والا تنگدست ہو تو (اسے) فراخی (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (قرض رقم) بخش ہی دو، تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے، بشرطیکہ سمجھو۔ (280)

سورہ فاتحہ-1 کی آیات نمبر 1،2،3،4،5،6،7

سورہ فاتحہ-1

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱﴾

سب طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ (1)

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲﴾

بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔ (2)

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۳﴾

انصاف کے دن کا حاکم۔(3)

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۴﴾

(اے پروردگار !) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔(4)

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۵﴾

ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔(5)

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ﴿۶﴾

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا۔(6)

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

نہ انکا جن پر غصّہ ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کا۔(7)

سورہ فرقان - 25 کی آیات نمبر 52، 53، 54، 55، 56:-

سورہ فرقان – 25 فَلَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ جَاہِدۡہُمۡ بِہٖ جِہَادًا کَبِیۡرًا ﴿۵۲﴾

تو تم کافروں کا کہا نہ مانو اور ان سے اس قرآن کے حکم کے مطابق بڑے زور سے لڑو۔ (52)

سورہ فرقان – 25 وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ ہٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ وَّ ہٰذَا مِلۡحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ جَعَلَ بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخًا وَّ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۵۳﴾

اور وہی تو ہے جس نے دو ندیوں کو ملا دیا، ایک کا پانی میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا اور دوسرے کا کھاری ہے چھاتی جلانے والا اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی۔(53)

سورہ فرقان – 25 وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّ صِہۡرًا ؕ وَ کَانَ رَبُّکَ قَدِیۡرًا ﴿۵۴﴾

اور وہی تو ہے، جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا، پھر اس کو نسب والا اور دامادی رشتے والا بنایا اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔(54)

سورہ فرقان – 25 وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُہُمۡ وَ لَا یَضُرُّہُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَہِیۡرًا ﴿۵۵﴾

اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پوجا کرتے ہیں کہ جو نہ ان کو فایدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان اور کافر اپنے

پروردگار کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔(55)

سورہ فرقان – 25 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (٥٦)

اور ہم نے (اے محمد!) تم کو صرف خوشی اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے۔(56)

سورہ فرقان - 25 کی آیات نمبر 57، 58، 59:-

سورہ فرقان – 25 قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا (٥٧)

کہ دو کہ میں تم سے اس (کام) کا معاوضہ نہیں مانگتا۔ ہاں، جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے (کا) راستہ اختیار کر لے۔(57)

سورہ فرقان – 25 وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا (٥٨)

اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسا رکھو جو (کبھی) نہیں مرے گا۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خبر رکھنے کو کافی ہے۔(58)

سورہ فرقان – 25 الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ڔ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا (٥٩)

جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر جا ٹھہرا، (وہ جسکا نام رحمن یعنی) بڑا مہربان (ہے)، تو اس کا حال کسی باخبر سے معلوم کرلو۔(59)

سورہ حدید - 57 کی آیات نمبر 26، 27:-

سورہ حدید – 57 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (٢٦)

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقت-وقت پر) جاری رکھا، تو کچھ تو ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے اطاعت سے باہر ہیں۔(26)

سورہ حدید – 57 ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ڏ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (٢٧)

پھر ان کے پیچھے انہیں کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی، ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور لذتوں سے کنارہ کشی کی، تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی ۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا، مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (آپ ہی ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اس کو بنانا چاہئے تھا، نباہ بھی نہ سکے ۔ پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان

کا بدلا دیا اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔(27)

سورہ حج - 22 کی آیت نمبر 61:-

سورہ حج – 22 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ(٦١)

یہ اس لئے کہ خدا رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور خدا تو سننے والا، دیکھنے والا ہے۔(61)

سورہ کہف - 18 کی آیت نمبر 47، 48:-

سورہ کہف – 18 وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا(٤٧)

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان رکھوگے اور ان (لوگوں) کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔(47)

سورہ کہف – 18 وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا(٤٨)

تمہارے پروردگار کے سامنے صف باندھ کر لائے جائیں گے (تو ہم ان سے کہیں گے کہ) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، (اسی طرح آج) تم ہمارے سامنے آئے، لیکن تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی وقت مقرّر ہی نہیں کیا۔(48)

سورہ لقمان - 31 کی آیت نمبر 12،13،14،15:-

سورہ لقمان – 31 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ(١٢)

اور ہم نے لقمان کو حکمت بخشی کہ خدا کا شکر کرو اور جو شخص شکر کرتا ہے، تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے، تو خدا بھی بےپرواہ (اور) حمد (و تعریف) کے لائق ہے۔(12)

سورہ لقمان – 31 وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ(١٣)

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔(13)

سورہ لقمان – 31 وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ(١٤)

اور ہم نے انسان کو، جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخرکار میں) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے، اپنے، ساتھ ہی) اسکے ماں باپ کے بارے تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا

رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (14)

سورہ لقمان – 31 وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۵)

اور وے تیرے پیچھے پڑے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے، جس کا تجھے کچھ بھی الم نہیں، تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ ہاں، دنیا کے کاموں میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع لائے، اس کے راستے پر چلنا، پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے ۔ تو جو کام تم کرتے رہے، میں سب سے تم کو آگاہ کروگا۔(15)

سورہ لقمان – 31 يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (۱۶)

(لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا ! اگر کوئی عمل (مان لو) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (چھپا ہوا ہو) یا زمین میں خدا اس کو قیامت کے دن لا موجود کریگا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا لطیف (اور) خبردار ہے۔ (16)

سورہ لقمان – 31 يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (۱۷)

بیٹا ! نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا حکم اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر آئے، اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمّت کے کام ہیں۔(17)

سورہ لقمان – 31 وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (۱۸)

اور (گھمنڈ میں آکر لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا ۔(18)

سورہ لقمان – 31 وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۱۹)

اور اپنی چال میں درمیانی راستہ اپنائے رہنا۔ اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا، کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔(19)

سورہ لقمان – 31 وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ (۲۱)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے، اسی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے، جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہے، (تب بھی؟)۔(21)

سورہ مائدہ - 5 کی آیت نمبر 1:-

سورہ مائدہ – 5 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ (١)

اے ایمان والو ! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے چار پائے جانور، (جو چرنے والے ہیں،) حلال کر دئے گیے ہیں، علاوہ ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، مگر (حج کے) احرام میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے، حکم دیتا ہے۔(1)

سورہ مدثر - 74 کی آیت نمبر 27،26 :-

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ (٢٦) ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ (٢٧) ہم اسے سولی پر چڑھائینگے۔

سورہ ملک- 67 کی آیت نمبر 9،2:-

سورہ ملک- 67 الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (٢)

اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔ (2)

سورہ ملک- 67 قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (٩)

وہ کہیں گے، کیوں نہیں، ضرور ہدایت کرنے والا آیا تھا، لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی ۔ تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔(9)

سورہ مومن – 40 کی آیت نمبر 12:-

سورہ مومن – 40 ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ (١٢)

یہ اسلئے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا، تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا تھا، تو مان لیتے تھے، تو حکم تو خدا ہی کا ہے، جو (سب سے) اوپر (اور سب سے) بڑا ہے۔(12)

سورہ مومنون - 23 کی آیت نمبر 79،59،49:-

سورہ مومنون – 23 وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (٤٩)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی، تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔(49)

سورہ مومنون – 23 وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (٥٠)

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور ان کی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا اور ان کو ایک اونچی جگہ پر، جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔(50)

سورہ مومنون – 23 وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾

خدا ہی تو ہے، جس نے تمہارے لئے چارپائے بنائے، تاکہ ان میں سے کچھ پر سوار ہو اور کچھ کو تم کھاتے ہو۔(79)

سورہ نساء - 4 کی آیت نمبر 9،10،36:-

سورہ نساء – 4 وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾

اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو (ایسی حالت میں ہوں کہ) اپنے بعد ننھے۔ ننھے بچّے چھوڑ جائیں اور ان کو ان کے بارے میں ڈر ہو (کہ انکے مرنے کے بعد ان بیچاروں کا کیا حال ہوگا) پس چاہئے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں۔(9)

سورہ نساء – 4 إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔(10)

سورہ نساء – 4 وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾

اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتے دار پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پہلو کے ساتھیوں (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں، سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) گھمنڈ کرنے والے، بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا ۔(36)

سورہ رحمن - 55 کی آیت نمبر 7،9:-

سورہ رحمن – 55 وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ اور اسی نے آسمان کو بُلند کیا اور ترازو قائم کی۔(7)

سورہ رحمن – 55 وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ اور ان صاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو۔(9)

سورہ روم - 30 کی آیت نمبر11 :- سورہ روم – 30 اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾

خدا ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، وہی اس کو پھر پیدا کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤگے۔(11)

سورہ سبا - 34 کی آیت 23:- سورہ سبا – 34 وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾

اور خدا کے یہاں (کسی کے لئے) سفارش فائدہ نہ دیگی، مگر اس کے لئے، جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے، یہاں تک کہ جب انکے دلوں سے بے چینی دور کر دی جائے گی، تو کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے ؟ فرشتے کہیں گے کہ حق (فرمایا ہے) اور وہ اونچے مرتبے والا (اور) بہت بڑا ہے۔(23)

سورہ سجدہ - 32 کی آیت 4:- سورہ سجدہ – 32 اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیۡعٍ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ (۴)

خدا ہی تو ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں ہیں، سب کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔ اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ (4)

سورہ شوریٰ - 42 کی آیت 1،2،3:-

حٰمٓ (۱) حم۔(۱) عٓسٓقٓ (۲) عسق۔(۲)

کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (۳)

اسی طرح سے اللہ زبردست حکمت والا آپ کی طرف وحی کرتا ہے اور ان کی طرف بھی (کرتا تھا) جو آپ سے پہلے تھے۔(3)

سورہ یونس - 10 کی آیت 99:- وَلَوۡ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا اَفَاَنۡتَ تُکۡرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (۹۹)

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا، تو جتنے لوگ زمین پر ہیں، سب کے سب ایمان لے آتے ۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہو جائیں۔(99)

اس کتاب مسلمان نہیں سمجھے علم پاک قرآن میں لکھے ہوئے کچھ ہندی اور سنسکرت الفاظ کے معنی

شمار نمبر	الفاظ	معنی	شمار نمبر	الفاظ	معنی
1	ادبھاشت	نازل	25	پورن برہم	حقیقی مالک
2	ادھیائے	باب	26	پورن گیان	مکمل علم
3	اسُر	راکشس	27	تارن ہار	نجات دہندہ
4	اسنکھ	بے شمار	28	تپسیا	چلہ مجاہدہ ریاضت
5	آتما	روح	29	تتو	عنصر
6	آدھینی	عاجزی	30	تتو گیان	روحانی علم
7	آرنب	ابتدا	31	تتودرشی	با خبر / فلسفی
8	آشرم	آستانا	32	جاپ کرنا	ورد کرنا
9	برہم	شیطان	33	جٹا	بال
10	برہمت	گھمرا	34	جھیلنا	برداشت کرنا
11	بکھشہ	بیک	35	جیون	زندگی
12	بھاؤ	جذبات	36	چکرورتی	بادشاہ
13	بھگتی	بندگی کرنا/پوجا کرنا	37	دُرگتی	خراب حالت
14	بھیس/ویس	شکل /روپ	38	دِکشنا	خیرات
15	پر لے	قیامت	39	دارمک انوشٹھان	دینی رسمعوات
16	پربھو	مالک	40	داس	غلام/مصنف/بندگی کرنے والا
17	پرتھوی	زمین	41	درشن کرنا	دیدار کرنا
18	پرتھوی لوک	دنیاں	42	دکشہ	بعیت کرنا/مرید بنا/ گرو کا شش بنا
19	پرتیشودہ	بدلا	43	رشی	بابا
20	پرش	رب خدا	44	سُر	دیوتا
21	پستک	کتاب	45	سادھک	سالک
22	پشوُ	جانور	46	سادھنا	ریاظت
23	پنتھ	فرقہ	47	سادھوؤں	عقید تمندوں
24	پوجا	عبادت	48	ست پُرش	قادر خدا
49	ست گرو	سچا پیر/سچا مرُشد	71	لیلا	کرشمہ
50	ستہ لوک	قادر اللہ کی دنیاں/لا فانی جگہ	72	منڈلیک	جزوی
51	ستیہ نارائن	لافانی خدا	73	مہا سرگ	بڑی جنت
52	سچ کھنڈ	سچا مقام /مقام حق	74	مہاپرلے	بڑی قیامت
53	سدھی	کامیابی	75	مہاتما	نیک روح
54	سرشٹی رچنا	کائنات کی تخلیق	76	مہاراج	شہنشاہ
55	سرگ	جنت	77	مہنتوں	گادی نشین
56	سکشم	لطیف/نازک	78	موکش	فلاح
57	سمادی	دیان کرنا/میڈیٹیشن	79	نام کا جاپ	ورد کرنا/زکر کرنا/کلمہ کا زکر
58	سمرن	سچے من سے یاد کرنا	80	نرآکار	جسمانی/انسانی شکل والا

شمار نمبر	الفاظ	معنٰی	شمار نمبر	الفاظ	معنٰی
59	سناتن	لا فنا/سلامت	81	نرگ	دوزخ، جہنم
60	سنت	عالم	82	ودھی	طریقہ
61	سنتوں	عالموں	83	یگیہ	خیرات
62	شبد سروپی	لافانی شکل	84	یمراج	عزرائیل
63	شری	محترم	85	یونی	جسم
64	کال برہم	جیوتی نرنجن / شیطان	86	شلوک	آیت
65	کسک	کشش	87	انواد	ترجمہ
66	گرُو	مرُشد	88	شاستر ارتھ	علمی مباحثہ
67	گوتر	خاندان نسل	89	درم	مذہب
68	گیان	علم/جانکاری	90	مانو	انسانیت
69	لوک وید	صحیفوں کے خلاف جھوٹی کہانیاں/دنت کتھا	91	ستیہ	سچ
70	لوکوں	جہانوں	92	یوگ شکتی	معجزہ/کرشمہ